

قَوَائِدُ عَالَمِيَّةٌ
إِسْلَامِيَّةٌ قَانُونِيَّةٌ اِمْتِيَاِزٌ

اِخْتِصَارٌ عَادِلٌ قَاسِمِيٌّ

دوم

مَنَاسِبُ

مُتَّحِقٌ وَمَلِيفٌ
جَامِعَةُ بَانِي مُنَوَّرٍ وَاشْرِيفِ سَمَسْتِي پُورِ بَهَارِ اِنْدِيَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا“ (القرآن)
”آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے دین کے لیے اسلام کو پسند کیا“

قوانین عالم میں اسلامی قانون کا امتیاز جلد دوم

مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی
مہتمم جامعہ ربانی منور و اشرف

شعبہ نشر و تحقیق

جامعہ ربانی منور و اشرف

پوسٹ سوہما، وایا، بیتھان۔ ضلع سمستی پور۔ ۸۴۸۲۰۷ (بہار)

RESERCH & PUBLISHING CENTER

P.O. SOHMA. VIA. BITHAN.

DIST. SAMASTIPUR. 848207-BIHAR-(INDIA)

PHONE. 0091- 9934082422 (Off.) 9431883368 (Pres) 9431208629 (Res)

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	قوانین عالم میں اسلامی قانون کا امتیاز
مصنف	:	مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی (ایم۔ اے)
بہعاون مالی	:	جناب حاجی عرفان داؤد دلال بولٹن برطانیہ
بتوجہ خاص	:	حضرت مولانا داؤد مفتاحی صاحب دامت برکاتہم بولٹن برطانیہ
صفحات	:	جلد دوم: ۶۴۴
سن اشاعت	:	۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء
تعداد	:	۱۱۰۰
قیمت	:	۳۵۰
کمپوزنگ	:	شعبہ کمپیوٹر جامعہ ربانی منور و اشرف
ناشر	:	شعبہ نشر و تحقیق جامعہ ربانی منور و اشرف
طباعت	:	ایچ ایس آف سیٹ پرنٹرز، دہلی۔ ۲، موبائل: 9811122549

ملنے کے پتے

- (1) Maktaba Jamia Rabbani Manorwa Sharif P.O. Sohma. Via. Bithan. Dist. Samastipur 848207- Bihar (India)
- (2) Kutub Khana Naeemiah Deoband 247554 U.P.
- (3) Darulkitab Deoband 247554 U.P.
- (4) Qazi Publishers & Distributors B-35-Basement, Opp. Mongra Guest House, Nizamuddin West New Delhi-110025
- (5) Branch Office Jamia Rabbani C/212 Abul Fazal II Jamia Nagar New Delhi 110025
- (6) Farid Book Depot (t) Delhi

برطانیہ میں ملنے کا پتہ

- (6) Haji Irfan Daud Dalal Bolton Halal Butcher's 253,255, Derby Street, Bolton BL3 6LA . England (U.K.)
Phone: 0044-1204-520482. (M.) 044-7931829998-07791181665

یہ کتاب محترم جناب حاجی عرفان داؤد دلال صاحب (برطانیہ) کے مالی تعاون سے شائع ہوئی، ادارہ ان کی اس عظیم خدمت پر تحسین و تہنیت پیش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

فہرست مضامین جلد دوم

سلسلہ	مضامین	صفحات	سلسلہ	مضامین	صفحات
☆	باب سوم	۶	۱۷	برطانوی روایات پر توہمات کا سایہ	۱۹
۱	دنیا کے مشہور غیر اسلامی قوانین	۷	۱۸	جرم و سزائے متعلق برطانوی روایات	۲۱
	کا تعارف اور خصوصیات		۱۹	بے معنی نظریات و روایات	۲۲
۱	تمہید	۸	۲۰	غریبوں کے متعلق نظریہ	۲۲
۳	برطانوی آئین کی تاریخ پس	۹	۲۱	حدود میں داخلہ کی روایت	۲۳
	منظر اور خصوصیات		۲۲	قانون خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ	۲۷
۴	برطانوی آئین کے مآخذ	۱۰	۲۳	نامناسب سزائیں	۳۱
۵	ضوابط یا پارلیمان کے پاس	۱۳	۲۴	برطانوی بادشاہوں کی ترتیب فہرست	۳۹
	کردہ قوانین		۲۵	فہرست وزراء اعظم برطانیہ	۴۲
۶	عدالتی فیصلہ جات	۱۴	۲۶	امریکی آئین پس منظر اور	۴۷
۷	عام قوانین	۱۵		خصوصیات	
۸	روایات اور رسم و رواج	۱۵	۲۷	تحریری اور مختصر ترین آئین	۴۸
۹	برطانوی آئین پر تبصرے	۱۵	۲۸	عوامی آئین	۴۹
۱۰	برطانوی آئین کی اہم خصوصیات	۱۵	۲۹	آئین کی بالادستی	۴۹
۱۱	ارتقائی	۱۶	۳۰	غیر لچک دار آئین	۴۹
۱۲	وحدانی طرز حکومت	۱۶	۳۱	وفاقی حکومت	۵۰
۱۳	لچک دار آئین	۱۶	۳۲	صدارتی طرز نظام	۵۱
۱۴	پارلیمانی طرز حکومت	۱۷	۳۳	جمہوریت	۵۱
۱۵	استزاجی نظام حکومت	۱۷	۳۴	بنیادی حقوق	۵۱
۱۶	اصول اور عمل کا فرق	۱۸	۳۵	دوہری شہریت	۵۲

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
۶۷	جنگ کے پروپیگنڈے پر پابندی	۵۲	تقسیم اختیارات	۳۶
۶۷	نظریاتی تعلق پر زور	۵۳	نگرانی اور توازن کے اصول	۳۶
۶۷	سویت نظام	۵۴	عدلیہ کی برتری	۳۸
۶۸	شہریوں کے بنیادی حقوق	۵۴	حکومت کے محدود اختیارات	۳۹
۷۰	کمزور عدلیہ	۵۵	بہت سی قابل ذکر باتوں کی کمی	۴۰
۷۰	ایک جماعتی نظام	۵۶	امریکی وفاق میں شامل ریاستیں	۴۱
۷۱	سوزر لینڈ کا آئین پس منظر	۵۸	فہرست صدور امریکہ	۴۲
۷۱	یورپ کی قدیم ترین جمہوریت	۶۰	سویت یونین کا آئین	۴۳
۷۲	تحریری آئین	۶۰	مختصر تاریخ	۴۴
۷۲	سوئس آئین نے سویت یونین کو ایک وفاق قرار دیا	۶۳	تحریری آئین	۴۵
۷۲	آئین لچک دار نہیں	۶۳	عوامی اشتراکی ریاست	۴۶
۷۲	براہ راست جمہوریت	۶۴	جمہوری مرکزیت	۴۷
۷۲	غیر لچک دار آئین	۶۴	غیر لچک دار آئین	۴۸
۷۳	دونوں ایوانوں کے مساوی اختیارات	۶۴	پارلیمانی جمہوریت	۴۹
۷۳	اجتماعی عاملہ	۶۵	عوامی رائے شماری اور واپسی کا طریقہ	۵۰
۷۴	غیر جانبداری	۶۵	وفاقی نظام	۵۱
۷۴	غیر مذہبی اور آزاد آئین	۶۶	منصوبہ بند معیشت	۵۲
۷۴	عدلیہ کی حیثیت کمزور	۶۶	معاشی نظام کا تعین	۵۳
۷۵	حق شہریت اور حق رائے دہی	۶۶	نجی جائیداد کا حق	۵۴
۷۵		۶۷	اشتراکی جمہوریت	۵۵

صفحہ	مضامین	صفحہ	سلسلہ	صفحہ	مضامین	سلسلہ
۹۶	آسٹریلیا کا آئین، پس منظر	۷۶	۹۲	۷۶	سوئس وفاق	۷۴
	اور خصوصیات	۷۷		۷۷	سوئزرلینڈ کی مخصوص پارٹیاں	۷۵
۹۶	خصوصیات	۷۸	۹۳	۷۸	فرانس کا آئین، پس منظر	۷۶
۹۹	آئین ہند کی خصوصیات		۹۴		اور خصوصیات	
۱۰۰	طریقہ ترمیم	۷۹	۹۵	۷۹	دستوری تاریخ	۷۷
۱۰۳	مذکورہ قوانین پر ایک نظر	۸۱	۹۶	۸۱	خصوصیات	۷۸
۱۱۱	باب چہارم	☆		۸۵	جاپانی آئین، پس منظر اور خصوصیات	۷۹
۱۱۱	اسلامی قانون کی اہم بنیادی کتابیں	۸۷	۹۷	۸۷	تمہید	۸۰
۱۱۲	تمہید	۸۷	۹۸	۸۷	ترک جنگ	۸۱
۱۱۳	فقہ اسلامی کے مذاہب اربعہ	۸۸	۹۹	۸۸	عوام کے حقوق و فرائض	۸۲
	تعارف اور خصوصیات	۸۸		۸۸	پارلیمانی طرز حکومت	۸۳
۱۱۵	حنفی مکتب فقہ	۸۸	۱۰۰	۸۸	طریقہ ترمیم	۸۴
۱۲۰	فقہ حنفی کی خصوصیات	۸۸	۱۰۱	۸۸	آئین کی برتری	۸۵
۱۲۲	امام ابو یوسفؒ	۸۹	۱۰۲	۸۹	ڈائنٹ	۸۶
۱۲۲	امام محمدؒ	۹۰	۱۰۳	۹۰	کناڈا کا آئین، پس منظر	۸۷
۱۲۳	امام زفرؒ		۱۰۴		اور خصوصیات	
۱۲۴	فقہ مالکی	۹۳	۱۰۵	۹۳	آئین کی خصوصیات	۸۸
۱۲۶	فقہ شافعی	۹۳	۱۰۶	۹۳	آئین وفاقی ہے	۸۹
۱۲۷	فقہ حنبلی	۹۴	۱۰۷	۹۴	پارلیمانی طرز نظام	۹۰
		۹۴		۹۴	آئین کا طریق ترمیم	۹۱

صفحہ	مضامین	سلسلہ	صفحہ	مضامین	سلسلہ
۴۹۶	اردو زبان میں اہم فقہی کتابیں	۱۲۴	۱۳۰	عربی زبان میں اسلامی قانون کی مشہور و معتبر کتابیں	۱۰۸
۵۲۸	انگریزی زبان میں اہم قانونی کتابیں اور مقالات	۱۲۵	۱۳۱	فقہ القرآن	۱۰۹
۵۲۸	قانون اور اصول قانون	۱۲۶	۱۳۵	فقہ الحدیث	۱۱۰
۵۳۱	اسلامی قانون	۱۲۷	۱۳۶	حدیث کی وہ عام کتابیں جن میں قانونی احکام بھی آگئے ہیں	۱۱۱
۵۳۷	باب پنجم	☆			
۵۳۷	فرہنگ اصطلاحات	۱۲۸	۱۵۱	اصول فقہ حنفی	۱۱۲
	(عربی، اردو، انگریزی)		۲۱۴	کتب قواعد فقہیہ (مسک حنفی)	۱۱۳
	یعنی اسلامی قانون کی بعض اہم اصطلاحات کا اردو انگریزی ترجمہ		۲۱۹	اصول فقہ (مالکی)	۱۱۵
			۲۴۳	اصول فقہ (شافعی)	۱۱۶
۵۳۸	عربی زبان کی وسعت اور لغات و اصطلاحات پر لکھی گئی کتابیں	۱۲۹	۳۰۶	اصول فقہ (حنبل)	۱۱۷
				اصول فقہ پر جدید کتابیں	
۵۴۰	اصطلاحات کی اہمیت	۱۳۰	۳۲۳	کتب فقہ حنفی	۱۱۸
۵۴۹	فرہنگ اصطلاحات فقہیہ	۱۳۱	۴۲۰	کتب فتاویٰ (حنفی)	۱۱۹
۵۴۹	(عربی، اردو، انگریزی)	۱۳۲	۴۳۸	کتب فقہ مالکی	۱۲۰
۶۳۰	مراجع و مصادر	۱۳۳	۴۵۹	کتب فقہ شافعی	۱۲۱
			۴۸۱	کتب فقہ حنبلی	۱۲۲
			۴۹۰	فقہی کتابیں جو مختلف مذاہب کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہیں	۱۲۳

باب سوم

دنیا کے مشہور غیر اسلامی قوانین
کا تعارف اور خصوصیات

یعنی دنیا کے بڑے غیر مسلم ممالک!

☆ برطانیہ

☆ امریکہ

☆ سویت یونین (روس)

☆ سوئزرلینڈ

☆ فرانس

☆ جاپان

☆ کناڈا

☆ آسٹریلیا

☆ اور ہندوستان

کے قوانین کا اجمالی تعارف اور خصوصیات

تمہید

اسلامی قانون کے تقابلی مطالعہ کے ضمن میں غیر مسلم ملکوں کے قوانین کا مطالعہ بڑی اہمیت رکھتا ہے، اسی لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے بعض اہم ممالک کی مختصر دستوری تاریخ پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے، تاکہ ان قوانین کے تاریخی پس منظر اور اسباب و محرکات کا اندازہ ہو، نیز کوئی صاحب نظر اس پر بھی غور کر سکے کہ بعد میں مرتب ہونے والے قوانین اسلامی قانون سے کس حد تک متاثر ہوئے ہیں؟

مختلف ملکوں کے قوانین کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ موجودہ قوانین میں برطانوی آئین کو اساسی حیثیت حاصل ہے، اور ان کے زیادہ تر مرتبین نے قانون کی ترتیب و تدوین کے وقت برطانوی قانون کو بنیادی رہنما کے طور پر سامنے رکھا ہے، اس لیے اس بحث کا آغاز برطانوی آئین سے کیا جانا مناسب ہے، (اس موضوع پر انگریزی، ہندی اور اردو میں متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں، مگر میرے پیش نظر اس وقت جناب شجاع الدین فاروقی (علیگ) کی کتاب ”منتخب دساتیر کا تقابلی مطالعہ“ اور ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی کی کتاب ”دنیا کی حکومتیں“ ہیں اور اس مضمون کا بڑا حصہ انہی کتابوں سے ماخوذ ہے)

برطانوی آئین کی تاریخ۔ پس منظر اور خصوصیات

برطانیہ کو ”گریٹ برٹین“ اور ”یونائیٹڈ کنگڈم“ کہا جاتا ہے، اس میں انگلینڈ، ویلز، اسکاٹ لینڈ، اور شمالی آئرلینڈ (الستر) کے علاوہ آبنائے برطانیہ کے کچھ جزائر شامل ہیں، برطانوی مجمع الجزائر یورپ کے شمال مغرب میں واقع ہیں، اس کا رقبہ ۹۴۲۱۲ مربع میل اور آبادی تقریباً چھ (۶) کروڑ ہے، برطانیہ کے چاروں طرف سمندر ہے، اس وجہ سے یہ خارجی حملوں سے محفوظ رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ برطانوی مسلح افواج میں بحریہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے، بیرونی حملوں سے محفوظ رہنے کی وجہ سے برطانوی آئین اور روایات کا مسلسل ارتقا ہوا ہے، جہاز رانی کی بدولت برطانیہ تجارت میں ہمیشہ ترقی یافتہ رہا، اور اسی کی بدولت دنیا کے بڑے حصے پر قابض ہو سکا۔

آبادی و رقبہ کے لحاظ سے یہ دنیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے، تاہم اس کی سیاسی اہمیت بہت زیادہ ہے، انیسویں صدی اور بیسویں صدی کے نصف اول تک برطانیہ کی حکومت دنیا کے وسیع و عریض حصے پر پھیلی ہوئی تھی، پورا برصغیر، مشرق وسطیٰ کا بڑا حصہ مشرق بعید کے اکثر ممالک، افریقہ کا بہت بڑا علاقہ اس کے زیر نگیں تھا، دنیا کے سمندروں پر اس کی حکمرانی تھی، اور اس کی سلطنت کے بارے میں مشہور تھا کہ برطانیہ کی حکومت میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا، کیوں کہ ایک طرف پرانی دنیا کا بڑا حصہ اس کے قبضے میں تھا تو دوسری طرف جدید امریکہ پر بھی اس کی حکمرانی تھی۔

آج بھی برطانیہ دنیا کے اہم ممالک میں سے ایک ہے، اس کا شمار ایٹمی طاقتوں میں کیا جاتا ہے، یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن ہے، اس کے علاوہ برطانوی آئین، جمہوری ممالک کے لیے ایک مثال ہے، برطانوی آئین اور نظام حکومت نے دنیا کے بیشتر

ممالک کو متاثر کیا ہے، برطانیہ جمہوریت کی آماجگاہ ہے، پروفیسر منرو کے الفاظ میں:

”برطانوی دستور، دساتیر کی ماں ہے، اور برطانوی پارلیمان مادر ہے

(GOVERNMENT OF EUROPE P. 1. 11. MUNRO. WB.)

جدید ریاستوں کے دساتیر میں برطانوی دستور سب سے قدیم ہے، اگر یوں کہا جائے تو بھی بچانہ ہوگا کہ برطانیہ ہی وہ جدید ریاست ہے جہاں آئینی حکومت کا سب سے پہلے ظہور ہوا، امریکہ، فرانس، روس، اور اکثر ممالک انقلاب کے نتیجے میں وجود میں آئے، لیکن برطانوی آئین اور نظام حکومت گزشتہ ایک ہزار سال سے بھی زائد عرصہ کے تاریخی واقعات کا ثمرہ ہیں، اس نے سینکڑوں ارتقائی منازل طے کئے ہیں۔

برطانیہ نے دنیا کے تمام ممالک کے نظام حکومت کو بڑی حد تک متاثر کیا ہے، دولت مشترکہ کے تقریباً تمام ممالک میں برطانوی نظام حکومت کی تقلید کی گئی ہے، دواویائی مجلس قانون ساز، پارلمانی طرز حکومت، جواب دہ حکومت، اجتماعی جواب دہی، اسپیکر، کمیٹی سسٹم، قانون کی حکمرانی، مالی طریقہ کار وغیرہ برطانیہ ہی کی دین ہیں، مقامی خود اختیار حکومتوں کا قیام اور ان کا طریقہ کار اکثر ممالک میں برطانیہ کی مقامی خود مختار حکومتوں کے طرز پر منظم کیا گیا ہے۔

برطانوی آئین میں روایات اور رسم و رواج کی بڑی اہمیت ہے، گوان کا کوئی تحریری اور قانونی وجود نہیں ہے، لیکن چوں کہ یہ صدیوں سے رائج ہیں اس لیے ان کی اہمیت قانون سے کم نہیں ہے، ان روایات کی بدولت برطانوی آئین غیر تحریری کہلاتا ہے، آئینی ارتقاء میں ان روایات کی بڑی اہمیت ہے۔

برطانوی آئین کے مأخذ

برطانوی آئین کو ایک خاص مدت میں کسی آئین ساز ادارے نے ترویج نہیں دیا ہے، بلکہ یہ مختلف حالات و واقعات کا نتیجہ ہے، اسی لیے اکثر علماء قانون نے اسے آئین تسلیم کرنے ہی سے

انکار کیا ہے۔

مشہور فرانسیسی مصنف ”ٹاکولے“ کا قول ہے ”انگلینڈ میں آئین جیسی کوئی شے نہیں ہے،

(BERNARD SHAW, GEORGE QUOTED BY MAHAJAN V.D.

SELECT MODERN GOVERNMENTS. P. 2. V. EDITION (1962)

تھامس پین نے بھی ایک بار برک سے سوال کیا تھا کیا مسٹر برک انگریزی آئین کی دستاویز مہیا کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں کر سکتے تو پھر ہم، بجا طور پر یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اگرچہ اس کا تذکرہ تو بہت کیا گیا مگر آئین جیسی کوئی شے نہ موجود ہے اور نہ پہلے کبھی تھی، (JENNINGS,

(1. THE LAW AND THE CONSTITUTION P. 8 (1948)

برطانوی آئین کی تعریف پروفیسر منرون نے ان الفاظ میں کی ہے:

جارج برنارڈ شا نے بھی ایک بار کہا تھا ”ہمارا آئین ہے مگر کوئی نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے، اس کی کوئی تحریری شکل نہیں ہے مگر امریکہ کا آئین واضح اور قابل مطالعہ مسودہ ہے، اور میں آپ کو اس کا ہر جملہ سمجھا سکتا ہوں

DE- TOEQUEVILLES, QUOTED BY MUNRU W.B. THE
GOVERNMENT OF EUROPE P. 14.11 EDITION (1931).

برطانوی آئین کی تعریف پروفیسر منرون نے ان الفاظ میں کی ہے:

”یہ اداروں، اصولوں، اور عمل کا عمدہ اختلاط ہے، یہ فرامین، ضوابط، عدالتی فیصلے جات، رواجی قوانین اور رسوم و رواج کا مجموعہ ہے، یہ ہزاروں مسودات کا مرکب ہے، اس کا ذریعہ حصول ایک ہی سرچشمہ نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ (۱)

مختصر ابرطانوی آئین کے پانچ اہم ماخذ ہیں، جن سے اس کی تعمیر ہوئی ہے۔

(۱) شاہی فرامین اور عہد آفریں واقعات:

CHARATERS AND LAND MARKS,

یہ فرامین برطانوی آئین کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔
(الف) میگنا کارٹا:

ان میں سب سے اہم میگنا کارٹا (Magna Carta) ہے، بادشاہ جان کو اپنے بڑے جاگیرداروں (Barons) کے مطالبات سے مجبور ہو کر ۱۲۱۵ء میں ایک فرمان جاری کرنا پڑا، جسے ”میگنا کارٹا“ کہا جاتا ہے، یہ فرمان انگریزوں کی آزادی کی بنیاد مانا جاتا ہے، یہ پارلیمنٹ کے اختیارات کی ابتدا تھی، اور بعض مبصرین کے بقول ”میگنا کارٹا“ برطانوی جمہوریت کی بنیاد ہے۔ (۱)

(ب) عرضداشت حقوق: (Petition of Rights)

یہ وہ عرضداشت ہے جسے ۱۶۲۸ء میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے بادشاہ چارلس کے سامنے حقوق کے لیے پیش کی تھی۔

(ج) حقوق کا بل: (Bill of Rights)

عظیم انقلاب ۱۶۸۸ء کے بعد تاج اور پارلیمنٹ کو اختلاف سے بچانے کے لیے ایک مسودہ تیار کیا گیا جسے ۱۶۸۹ء کا ”حقوق کا بل“ کہا جاتا ہے، اس مسودے میں پارلیمنٹ کی برتری کا اعلان پوشیدہ ہے۔

(د) ۱۷۰۱ء کا سیشنل منٹ ایکٹ: اس ایکٹ کے ذریعہ شہنشاہ کی جانشینی کے مسئلہ کو طے کیا گیا۔

(ه) ۱۷۰۱ء کے ایکٹ کے مطابق انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کے درمیان متحدہ ریاست قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(۲) ضوابط یا پارلیمان کے پاس کردہ قوانین

برطانوی پارلیمان نے وقتاً فوقتاً بہت سے اہم قوانین پاس کئے ہیں، جن کی آئینی حیثیت ہے، یہ قوانین بھی برطانوی آئین کے ماتخذ سمجھے جاتے ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- (۱) قوانین اصلاحات (Reforms ACT of 1832-1867-1884)
- (۲) ہبیس کارپس ایکٹ (Habeas Corpus ACT 1679)
- (۳) سپینل ایکٹ (Septinnal ACT of 1716)
- (۴) پارلیمانی اور میونسپل انتخابات کا (Parliamentary And Municipal Election ACT of 1872) قانون
- (۵) مقامی حکومت کے قوانین (The local Government ACT of 1888)
- (۶) ایڈیکیشن ایکٹ (ABdication ACT. 1936-1884)
- (۷) تاج کے وزراء کا ایکٹ ۱۹۳۷ء (The Ministers of Crown ACT 1937 Statutes of West Ministers 1913)
- (۸) آئرستان کی آزاد حکومت کا (The Irish Free State ACT of 1922) قانون ۱۹۲۲ء
- (۹) پبلک آرڈر ایکٹ ۱۹۳۶ء (Public Order ACT 1936)

(۱۰) عوامی نمائندگی کا قانون ۱۹۳۸ء (Peoples Representation

ACT 1948)

(۱۱) ۱۹۱۱ء اور ۱۹۳۹ء کے ترمیمی بل برائے پارلیمنٹ، جن کے تحت ایوان امراء کے

اختیارات کم کئے گئے

(۱۲) آزادی ہند کا قانون ۱۹۴۷ء

(۳) عدالتی فیصلہ جات: JUDICIAL DECISIONS

یہ برطانوی آئین کا تیسرا ماخذ ہے، ان عدالتی فیصلوں کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

(۱) جمہوری کی آزادی ۱۹۷۰ء کے مشہور مقدمے بوشل کے ذریعے قائم ہوئی۔

(۲) ویلکز بنام ووڈ (Wilkes, V, Wood) مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کسی

نامعلوم مصنف کی تلاش یا اس کے کاغذات کو قبضہ میں کرنے کے لیے عام وارنٹ غیر آئینی سمجھا جائے گا۔

(۳) لیچ بنام منی (Leach V Money) مقدمہ میں یہ طے کیا گیا کہ کسی نامعلوم

شخص کی گرفتاری کے لیے جاری کیا گیا وارنٹ غیر قانونی ہوگا۔

(۴) سومر سیٹ (Somer Set) کے مقدمہ میں برطانیہ سے غلامی کے خاتمہ کا

اعلان کیا گیا ہے۔

(۵) ہاول (Howell) کے مقدمہ میں ججوں کو آزادی کی گارنٹی دی گئی۔

(۶) بیجز بنام پوسٹ ماسٹر جنرل (۷) بیٹی بنام گل بنکس (۸) وائز بنام ڈنگ

(۹) گوڈن بنام ہیلنس (۱۰) اسٹاک ڈیل بنام ہنسا رڈ (۱۱) شرلے بنام نیگ

(۱۲) ریشلے بنام وائٹ وغیرہ:

پروفیسر ڈائسی نے کہا ہے:

برطانوی آئین قوانین کی پیداوار نہیں، بلکہ لوگوں نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے جو مقدمات دائر کئے ہیں ان کا ثمرہ ہے، (Quoted by Mahajan VD Select Modern Government P 4 V Edition 1962)

(۴) عام قوانین (Common Laws)

پروفیسر فریڈرک آئسن اوگ نے لکھا ہے:
 ”عام قوانین ان قانونی اصولوں اور روایات کا مجموعہ ہیں جو صدیوں سے جاری رہنے کی وجہ سے ناقابل تبدیل ہو چکے ہیں، (Quoted by Mahajan V D Select Modern Govern Ments P 4 V 1962)

(۵) روایات اور رسم و رواج:

برطانوی آئین کا اہم ترین حصہ رسم و رواج اور روایات ہیں، جنہوں نے آئین کے طریقہ کار کو بڑی حد تک متاثر کیا ہے اور بعض کو یکسر بدل دیا ہے۔

(۶) برطانوی آئین پر تبصرے

برطانوی آئین کا ایک اور اہم ماخذ آئین سے متعلق لکھے ہوئے تبصرے بھی ہیں، جو برطانوی آئین کو سمجھنے میں خصوصیت سے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

☆ برطانوی آئین کی اہم خصوصیات

برطانوی آئین کی درج ذیل اہم خصوصیات ہیں:

(۱) غیر تحریری: - دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں باقاعدہ تیار کردہ اور تحریر شدہ آئین

ہیں، لیکن برطانیہ جیسے اہم ملک کا آئین غیر تحریری ہے، برطانوی آئین کے چار اہم اجزاء فرامین، ضوابط، ججوں کے فیصلے اور روایات ہیں، ان میں فرامین، پارلیمان کے پاس کردہ قوانین اور ججوں کے فیصلے تحریری طور پر موجود ہیں، مگر روایات غیر تحریری ہیں، چوں کہ برطانوی آئین کا زیادہ تر حصہ روایات پر مبنی ہے، اس لیے اکثر لوگ اسے غیر تحریری کہتے ہیں، اسے کسی آئین ساز اسمبلی نے مخصوص مدت میں نہیں بنایا ہے، اس لیے اس کی کوئی ایسی دستاویز نہیں ملتی، جس میں تمام اصول آئین باقاعدہ تحریری شکل میں درج ہوں۔

(۲) ارتقائی:

برطانوی دستور چوں کہ باضابطہ مرتب نہیں ہے اس لیے یہ ہر وقت ترقی پذیر حالت میں ہے، اور بقول پروفیسر مزد:

”یہ ایک مکمل شے نہیں ہے، بلکہ ترقی پذیر عمل ہے، یہ فہم و فراست اور وقت کی پیداوار ہے، جس کی رہنمائی کبھی اچانک اور کبھی اعلیٰ درجے کے منصوبوں کے ذریعہ ہوئی۔ (۱)

(۳) وحدانی طرز حکومت:

برطانیہ میں وحدانی طرز حکومت ہے، جب کہ دنیا کے بہت سے ملکوں میں وفاقی طرز حکومت ہے، جس میں مرکز کے اختیارات محدود ہوتے ہیں، برطانیہ میں ریاستوں کے اختیارات بہت محدود ہیں، اور مرکز ہی کو اصل اقتدار اعلیٰ حاصل ہے، برطانوی پارلیمان کے پاس کردہ قوانین کو کوئی بھی عدالت غیر آئینی قرار نہیں دے سکتی۔

(۴) چک دار آئین

عام طور پر دو طرح کے آئین ہوتے ہیں، چک دار اور غیر چک دار، غیر چک دار آئین میں ترمیم کا طریقہ مشکل ہوتا ہے، برطانوی آئین انتہائی چک دار ہے، فائز کے بقول آزاد ممالک میں برطانیہ کا آئین سب سے زیادہ چک دار آئین ہے۔ (۲)

چوں کہ برطانوی پارلیمان کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہے اس لیے وہ آئین میں عام قوانین کی طرح معمولی اکثریت سے ترمیم کر سکتی ہے، ۱۹۳۶ء کا ایڈیکشن ایکٹ پیش ہونے کے صرف آدھا گھنٹہ بعد ہی پاس ہو گیا تھا۔

برطانوی آئین میں ترمیم کے لیے کوئی خاص طریقہ کار نہیں ہے۔

(۵) پارلیمانی طرز حکومت:

برطانیہ میں پارلیمانی طرز حکومت ہے، پارلیمانی طرز حکومت میں صدر ریاست یا بادشاہ کے پاس برائے نام اختیارات ہوتے ہیں، اور حکومت کا سربراہ (وزیراعظم) حقیقی اختیارات کا مالک ہوتا ہے، وزیراعظم اور اس کے ساتھی وزراء بادشاہ کے تمام اختیارات کا استعمال اس کے نام سے خود کرتے ہیں، اور وہ اپنے تمام کاموں کے لیے پارلیمان کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

برطانوی آئین میں پارلیمان کو برتری حاصل ہے، برطانیہ میں عام قوانین اور آئین میں کوئی فرق نہیں ہے، پارلیمان دونوں میں معمولی اکثریت سے ترمیم کر سکتی ہے، اس طرح پارلیمان کو آئین پر بھی برتری حاصل ہے، پارلیمان کا فیصلہ آخری ہے اور اس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

فائز کے بقول پارلیمان کے الفاظ ہی قانون ہیں۔ (۱)

اور ڈیلوم کے مطابق ”پارلیمان سب کچھ کر سکتی ہے صرف مرد کو عورت اور عورت کو مرد نہیں بنا سکتی۔“

(۶) امتزاجی نظام حکومت

بظاہر بادشاہت، جمہوریت اور اشرافیہ اقسام حکومت میں تضاد نظر آتا ہے، مگر برطانوی

آئین کی یہ اہم خصوصیت ہے کہ اس میں حیرت انگیز طور پر ان تینوں اقسام کا امتزاج پیدا کیا گیا ہے، برطانیہ میں بادشاہت اور اثرافہ کے ہوتے ہوئے بھی مکمل جمہوریت رائج ہے، دراصل بادشاہ اور اثرافہ کے مظہر ایوان امراء کے اختیارات بہت محدود ہو گئے ہیں، اور جمہوریت کی علامت پارلیمانی ایوان عام اور وزارت کے اختیارات وسیع سے وسیع تر ہو گئے ہیں۔

(۷) اصول اور عمل کا فرق

برطانوی آئین کی ایک اہم خصوصیت اصول اور عمل کا فرق ہے، (۱) اصولی طور پر اختیارات کا سرچشمہ بادشاہ ہے، لیکن عملاً وہ کسی اختیار کا استعمال نہیں کرتا، بلکہ اس کے نام سے وزراء اس کے اختیارات کا استعمال کرتے ہیں، بادشاہ کی حکومت، بادشاہ کی فوج، بادشاہ کی عدالت، اور بادشاہ کی وفادار حزب مخالف وغیرہ کے جملے محض استعمال کے لیے ہیں، عملاً بادشاہ کا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی حقیقت میں کچھ نہیں ہے، ان جملوں کے ساتھ ایک اور جملہ بھی بہت مشہور ہے کہ، بادشاہ کبھی غلطی نہیں کرتا (King Can Do Not Wrong) لیکن یہ محض بے معنی جملہ ہے، دراصل بادشاہ کو کوئی اختیار ہی حاصل نہیں، اور نہ وہ اپنی مرضی سے کچھ کر سکتا ہے، اس لیے وہ غلطی بھی نہیں کر سکتا۔

(۲) مگر اس کا ایک دوسرا معنی بھی ہے، وہ یہ کہ بادشاہ قانون سے بالاتر سمجھا جاتا ہے، بادشاہ کے خلاف کوئی دیوانی یا فوجداری کارروائی نہیں ہو سکتی، ڈائری کے بقول اگر بادشاہ وزیراعظم کو بھی گولی مار دے تو کوئی قانونی کارروائی اس کے خلاف نہیں ہو سکتی، جب کہ برطانوی آئین کی رو سے قانون کی نظر میں امیر و غریب، بادشاہ و فقیر، چھوٹا اور بڑا سب برابر ہیں، قانون کسی کے ساتھ امتیاز نہیں برتے گا، اس کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

(۳) برطانوی آئین کی رو سے بادشاہ ہر طرح کے اختیارات کا سرچشمہ ہے، لیکن بادشاہ کے اختیارات برائے نام ہیں، ایک بار ایک درباری نے بادشاہ چارلس دوم کے سونے کے

کمرے (Roya Bed Chamber) کے باہر درج ذیل جملے لکھ دیئے تھے۔

”یہاں پر ایک عظیم اور با اقتدار شہنشاہ آرام فرما ہیں، جن کی کسی بات کا کوئی بھی یقین نہیں کرتا جو نہ کبھی احمقانہ بات کہتا ہے اور نہ ہی عقلمندی کا کام کرتا ہے“

اس پر چارلس دوم نے جواب دیا کہ یہ بات صحیح ہے کیوں کہ اس کے الفاظ اس کے ہیں مگر اس کے کام وزراء کے۔ (۱)

(۴) برطانوی باشندے عام طور پر روایت پرست کہے جاتے ہیں، بلکہ بعض مرتبہ ان کی روایت پرستی تو ہم پرستی کے دائرے میں داخل ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں آئینی طور پر روایات اور رواجوں کا بڑا احترام ملحوظ رکھا گیا ہے، لیکن بادشاہ کے اختیارات کی قدیم روایت ان کے یہاں باقی نہیں رہی، قانونی طور پر اس کو توڑ دیا گیا، برطانیہ میں بادشاہت اینگلو سیکسن کے دور سے قائم ہے، اس وقت بادشاہ جو چاہتا تھا کرتا تھا، اس کی مرضی ہی قانون تھی، وہ حکومت اور ملک کا مختار کل ہوتا تھا، لیکن سترہویں صدی سے اس کے اختیارات کم ہوتے ہوتے اس کی حیثیت محض آئینی رہ گئی، اسی لیے پروفیسر مزونے کہا ہے کہ: برطانوی آئین میں کوئی بات جیسی دکھائی دیتی ہے حقیقت میں ویسی نہیں ہے، اور جیسی ہے نظر نہیں آتی۔ (۲)

برطانوی روایات پر توہمات کا سایہ

برطانوی آئین روایات کا حامل ہے، یہ روایات درسوم ضبط تحریر میں نہیں لائے گئے ہیں، لیکن چوں کہ یہ برسوں سے قائم ہیں اس لیے ان کی اہمیت تحریری مسودات سے بھی زیادہ ہے، ان روایات کا ایک بڑا حصہ محض توہمات و خیالات یا بھولی بسری یادوں پر مبنی ہیں، جن کی فی الواقع کوئی اصلیت نہیں ہے، اس کی کئی مثالیں برطانوی روایات میں ملتی ہیں، صرف پارلیمان سے متعلق چند روایات ملاحظہ ہوں:

(۱) تقریباً تین سو پچاس (۳۵۰) سال قبل بادشاہ کے دشمنوں نے پارلیامنٹ کے کسی کمرے میں بارود بچھا دی تھی، جب سے ہی یہ روایت چلی آرہی ہے کہ نئی پارلیمان کے پہلے دن بارہ (۱۲) سپاہیوں کی ایک جماعت قدیم پوشاک پہن کر سولہویں صدی کے طرز کی لائٹینیں ہاتھ میں لے کر لارڈ چیمبرلین کی رہنمائی میں پورے ایوان کی تلاشی لیتی ہے، اس روایت پر ہر نئی پارلمان کے اجلاس کے موقع پر مستقل عمل کیا جاتا ہے۔

(۲) ایوان کا اجلاس ہر روز اسپیکر کے جلوس پر آنے کے بعد دعا سے شروع ہوتا ہے، دعا کے بعد دربان زور سے اعلان کرتا ہے، ”اسپیکر رونق افروز ہو چکے ہیں“ ان کی میز پر ایک عصائے شاہی (Mace) قدیم دور سے آج تک برابر رکھا جاتا ہے۔

(۳) ایوان میں ممبر ہیٹ پہن کر آ سکتے ہیں، مگر تقریر کرتے وقت نہیں پہن سکتے، کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لایا جاسکتا، کسی تقریر کی تعریف تالی بجا کر نہیں کی جاسکتی۔

(۴) ایوان کا اجلاس پیر کو ۲ بج کر ۳۰ منٹ سے شروع ہوتا ہے، اور شب ۱۰-۱۱ بجے ختم ہوتا ہے، قدیم دور میں ویسٹ منسٹر (پارلیمنٹ کی جگہ) سے لندن جانے میں ڈرر ہوتا تھا اس لیے ممبر گرپ بنا کر جاتے تھے، ان کے ساتھ حفاظتی دستہ بھی ہوتا تھا، اب پارلیمان عظیم تر لندن کے قلب میں واقع ہے، لیکن آج بھی ممبر اکٹھے ہو کر جاتے ہیں، اور دربان آواز لگاتا ہے ”گھر کون جاتا ہے“ (Who Go The Home)

(۵) تمام ممبروں کو معلوم ہے کہ اجلاس کل بھی اسی وقت سے شروع ہوگا، مگر دروازے پر دربان ضرور آواز لگاتا ہے ”کل بھی حسب معمول“ (The Usual Time Tomorrow)

(۶) عام انتخابات کے بعد اجلاس کے پہلے دن ایوان عام کے ممبر اپنے ایوان میں جمع ہو جاتے ہیں، انہیں اس وقت اسپیکر منتخب کرنا ہوتا ہے، مگر روایت یہ ہے کہ ایوان امراء کا ایک نمائندہ جس کے ہاتھوں میں کالا ڈنڈا ہوتا ہے Gentleman Usher of The Black Rod انہیں بلا کر ایوان امراء میں لاتا ہے، یہ ممبران ایوان کے کلرک کی سرکردگی میں وہاں خاموش

جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں، لارڈ چانسلر اعلان کرتا ہے کہ بادشاہ یا ملکہ کی خواہش ہے کہ آپ ایک قابل اور لائق شخص کو اپنا اسپیکر منتخب کر لیں، ایوان عام کے ممبران خاموش واپس آ کر اپنا اسپیکر منتخب کر لیتے ہیں، اس کے بعد وہ نو منتخب اسپیکر کی رہنمائی میں دوبارہ ایوان امراء میں جاتے ہیں، جہاں لارڈ چانسلر بادشاہ یا ملکہ کی طرف سے اسپیکر کو منظوری دیتا ہے، اس کے بعد اسپیکر حلف وفاداری لیتا ہے، یہ محض رسمی کارروائی ہے۔ (۱)

اس طرح ایک انتہائی روشن خیال اور وسیع النظر کہلانے والی قوم اپنی تمام ترقیات کے باوجود آج تک ذہنی پسماندگی میں مبتلا ہے، اور اس کا آئین اس کو اس سے نکلنے کی اجازت نہیں دیتا۔ صحیح ہے کہ اسلام میں بھی بعض روایات اور یادگاری چیزوں کی بڑی اہمیت ہے، مگر اس کا دائرہ صرف عبادات تک محدود ہے، جن کی بنیاد ہی روایت پر ہے، مگر نظام حکومت یا عام معاملات زندگی میں بھی واقعیت کے بجائے محض روایات و توہمات کو آئین کا درجہ دے دینا بڑی عجیب بات ہے، کیا یہ دقیانوسیت اور رجعت پسندی نہیں ہے؟

جرم و سزا سے متعلق برطانوی روایات

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ غیر اسلامی دنیا کے تمام ملکوں کے دساتیر میں برطانوی دستور کو کلیدی حیثیت حاصل ہے، اور دنیا کے اکثر ملکوں کے آئین سازوں نے آئین کی ترتیب کے وقت برطانوی آئین کو رہنما آئین کے طور پر سامنے رکھا ہے، گویا موجودہ دنیا کے اکثر دساتیر کا بنیادی مأخذ برطانوی دستور ہے، اور خود برطانوی دستور غیر تحریری ہے، اور اس کا بڑا مأخذ رسوم و روایات ہیں، برطانوی آئین جن روایات سے عبارت ہے وہ باہم اتنی متعارض، اور بعض اس قدر احمقانہ ہیں کہ آج کی مہذب دنیا میں ان کی حیثیت مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہے۔

میرے سامنے اس وقت جرم و سزا اور الفاظ دیگر ضابطہ فوجداری سے متعلق برطانیہ کے

عہد قدیم کی روایات ہیں، جناب امداد صابری (چوڑی والاں دہلی) کی کتاب ”تاریخ جرم و سزا“ جلد سوم میرے سامنے ہے جو انگلستان سے متعلق ہے، اور دلی سے ۱۹۴۵ء میں چھپی ہے، کتاب بڑی معلوماتی اور مدلل ہے، اس کتاب سے جرم و سزائے متعلق بعض روایات، اور عدالتی کارروائیوں کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں ان روایات میں خاص طور پر دو باتیں توجہ طلب ہیں:

(۱) قانونی نظریات معنویت پر مبنی نہیں ہیں بلکہ سراسر خواہشات نفس کے تابع ہیں۔

(۲) بعض سزائیں حد درجہ نامناسب، غیر انسانی اور سخت وحشیانہ ہیں۔

(۱) بے معنی نظریات و روایات

عدالتوں کے لیے انگلستان میں جو قانون رائج ہوئے اور عہد قدیم میں جس قانون نے زور پکڑا تھا، وہ قانون زیادہ تر جرمنی قانون سے ماخوذ تھا، عہد قدیم میں بحرموں کو تدریجاً تین (۳) قسم کی سزائیں دی گئی ہیں، جرمانہ، قصاص، جلاوطنی۔

(۱) عام طبقے کے لوگ جرم کرتے تھے تو ان کو بید کی سزا دی جاتی تھی، یا ان کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ (ص: ۸)

قانون میں عام و خاص کی تقسیم کے کیا معنی؟

غریبوں کے متعلق نظریہ

(۲) غریب و مفلس لوگ غلامی کے لیے پیدا ہوئے ہیں، یہ اس وقت کا عام نظریہ تھا، چنانچہ ان کو آزادی کے ساتھ بلا وجہ بھی غلام بنایا جاتا تھا، ان سے اٹھارہ گھنٹہ کام کرا کر صرف کھانا کھلایا جاتا تھا، اور خاندان کی اترن ان کو پہنائی جاتی تھی، اور بدترین جگہ ان کے رہنے کے لیے مقرر کی جاتی تھی۔ (۱)

حدود میں داخلہ کی روایت

(۳) انگریز چھوٹی چھوٹی بستیوں میں رہتے تھے، جن کی چھوٹی چھوٹی پنچایتی حکومتیں قائم تھیں، جس میں ہر ایک کی حد بندی کے لئے خاص نشان مقرر ہوتے تھے ”یعنی وہ جنگل“ ”دیرانہ“ یا جھاڑی سے محصور ہوتی تھیں، یہ نشان قصبات کے درمیان حد فاصل ہوتے تھے اور ان میں مشترک سمجھے جاتے تھے، آباد کاروں میں سے کسی کا ان پر خاص تصرف نہیں ہوتا تھا البتہ کبھی کبھی ان سے قتل کا کام لیا جاتا تھا، اور وہیں مجرموں کو ان کے جرم کی سزا دی جاتی تھی۔

اگر کوئی اجنبی اس جنگل یا دیرانے سے گذرتا تو رواجاً اس پر لازم آتا کہ اس میں قدم رکھتے ہی اپنا قرنا بجا دے ورنہ اگر وہ خفیہ طور سے داخل ہوتا تو دشمن سمجھا جاتا تھا، اور ہر شخص اسے قتل کر دینے کا مجاز تھا۔

(۴) جو شخص اپنی غربت کے باعث قرضہ ادا نہ کر پاتا اسے غلام بنا لیا جاتا تھا، جس مجرم کے رشتہ دار جرمانے ادا نہ کرتے تو وہ بادشاہ کا جرمی غلام ہو جاتا تھا۔

(۵) بعض اوقات ضرورت سے تنگ آ کر لوگ خود اپنے بچوں کو غلامی میں فروخت کر ڈالتے تھے۔

(۶) غلام کا مار ڈالنا مالک کے اختیار میں تھا، اس کی حیثیت گھر کے اٹائے سے زیادہ نہ تھی، نہ عدالت انصاف میں اس کا گذر تھا اور نہ کوئی اس کا قرا بدار تھا، جو اس کے انتقام کا خواہاں ہو۔

(۷) ملزم کسی وکیل سے اپنے مقدمے میں مشورہ نہیں لے سکتا تھا مشورہ لینا جرم تھا۔ (۱)

(۸) ایسی مثالیں تو بکثرت ہیں کہ ایک جرم میں اگر دو شخص شریک ہوں تو حسب

موقعہ ایک کو کچھ نہیں کہا جاتا اور دوسرے کو بدترین سزا دی جاتی، جس کی بنیاد کسی واقعی مصلحت پر نہیں، بلکہ محض نفسانیت پر ہوتی تھی مثلاً:

☆ بادشاہ ایڈوی (۹۳۰ء) ایک حسین و جمیل شاہی خاندان کی عورت پر فریفتہ ہو گیا

اس نے اس سے شادی کرنے کے لیے اپنے وزراء اور مشیروں سے مشورہ لیا، چوں کہ اس کا رشتہ اس عورت سے اس قسم کا تھا کہ وہ قانون مذہبی کے مطابق اس سے شادی نہیں کر سکتا تھا، اس بنا پر اس کے مشیروں نے شادی سے اس کو منع کیا، لیکن وہ نہ مانا تخت نشینی کے روز وہ اپنی بیوی کے کمرے میں گیا اور اس سے تفریح میں مشغول ہو گیا، پادری ڈن سٹن کو معلوم ہوا تو اس نے اس کو ملامت کی بادشاہ کو یہ بات بری لگی، بعض لوگ پادری سے جلتے تھے، بادشاہ کو اس کے خلاف بھڑکا دیا، بادشاہ نے گزشتہ بادشاہ کی سلطنت کا اس سے حساب مانگا، اس نے حساب دینے سے انکار کیا، بادشاہ نے ڈن سٹن سے تمام ملکی و مذہبی اختیارات چھین کر اس کو جلا وطنی کی سزا دی، اس سزا دینے پر لارڈ پادری بادشاہ سے بگڑ گیا، اور اس نے فتویٰ دیا کہ بادشاہ نے جس عورت سے شادی کی ہے اور جس کو ملکہ بنا رکھا ہے وہ ناجائز اور خلاف شرع ہے، اس لیے بادشاہ کو چاہئے کہ اس کو فوراً اطلاق دیدے۔

بادشاہ لارڈ پادری کے اس حکم کی خلاف ورزی نہ کر سکا اور اس کے حکم پر عمل درآمد کر کے ملکہ کو طلاق دیدی، اور محل میں سپاہی بھیج کر ملکہ کو گرفتار کرایا، اور اس کے چہرے کو گرم لوہے سے داغا اور آئر لینڈ میں جلا وطن کرنے کا حکم دیا۔

ملکہ کا زخم جب اچھا ہو گیا تو وہ بادشاہ کے پاس آئی، لیکن مخالفین نے اس کو وہاں جمنے نہیں دیا، پھر دوبارہ گرفتار کرایا اور بے رحمی سے اس کے پاؤں کی رگیں کاٹ کے اس کے جسم کو قیمہ قیمہ کر کے نعش کو پھینک دیا۔ (۱)

(۹) نورمنز کے عہد حکومت میں فوجداری معاملات میں فیصلہ کرنے کے دو طریقے تھے، یا تو ملزم کی برادری کے کچھ معتبر آدمی اس کی بیگناہی کا حلف اٹھاتے تھے، یا ملزم خود لوہے کی گرم کی ہوئی سلاخوں پر ننگے پیر چلتا تھا، اگر مقررہ وقت میں ٹھہر جائے تو قصور وار قرار دیا جاتا تھا، پہلے طریقے کو پنچایتی اور دوسرے کو قدرتی کہتے تھے۔ (۲)

(۱۰) ہنری دویم کے زمانے میں کوئی انجی مفص سوائے قصہ کے اور کہیں ظہر نہیں
سکتا تھا، وہاں بھی صرف ایک رات کے لیے البتہ جب اس کے چال چلن کی ضمانت دی جاتی تو اس
حالت میں وہ زیادہ قیام کر سکتا تھا۔ (۱)

(۱۱) ۱۱۴۹ء میں کچھ لوگوں نے سونے چاندی کے سکوں میں کھوٹ ملا دیا، اس سے
سکوں کی قیمت کم ہو گئی، خفیہ تحقیقات کرنے پر نکسال کے کئی کارکن مجرم قرار دیئے گئے، لیکن بعض
وجوہات کی بنا پر ان ملزمان پر مقدمہ نہیں چلایا گیا، بلکہ تعجب کی بات یہ ہوئی کہ ان کو بشپ آف ساس
بری سے دعوت نامے موصول ہوئے، اور ان کو بڑے دن پر مانتھسٹر آنے کی دعوت دی گئی، اور بڑا
اعزاز بخشا گیا، لیکن وہ وہاں پہونچے تو معاملہ برعکس نظر آیا، ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے گئے اور
کچھ عرصہ کے بعد ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے، اور ان کو بتایا گیا کہ لوگوں کے پاس سونے کے سکے
موجود ہونے کے باوجود وہ اس کو استعمال نہیں کر سکتے، کیوں کہ تم نے اس میں کھوٹ ملا دیا ہے۔ (۲)

(۱۲) ایک فرم غی وائرزنائی شخص نے شراب میں پانی ملا دیا ایسے شخص کو سزا یہ دی جاتی
تھی کہ شراب کے بڑے اور گول پیسے کا ڈھکنا اور تلائنکال کر اسے پہنا دیا جاتا، جس سے وہ چل
پھر سکتے تھے، اور اس کی شکل دکھائی دیتی تھی، اس شکل میں اس کو تین یا سات دن یا اس سے زیادہ
دنوں بازار میں پھرایا جاتا تھا، مجرم کے آگے ٹیلی ڈھول بجاتا جاتا تھا، تاکہ بے خبر و انجان لوگ
واقف ہو جائیں۔ (۳)

(۱۳) ہنری دویم کے زمانے میں جرم پہچاننے کا طریقہ یہ تھا کہ مجرم کا ہاتھ کھولتے
ہوئے پانی میں ڈالواتے، اگر اس کا ہاتھ جل جاتا تو وہ قصور وار ٹھہرتا اور سزا دی جاتی تھی۔ (۴)

(۱۴) دیوانی مقدمات فریقین کی کشتی کرانے سے طے ہوتے تھے، جو مر جاتا وہ گنہگار
سمجھا جاتا تھا، اور خیال کیا جاتا تھا کہ اسے خدا کی طرف سے سزا ملی ہے، کشتی کرانے میں کمزور ہمیشہ
نقصان میں رہتا تھا۔ (ہنری دوم نے اس طریقے کو بند کیا)

(۱۵) ۱۱۶۴ء میں ہنری دوم نے دستور کلیئرڈن مرتب کیا جس کی رو سے کلیسا کے اختیارات محدود کر کے اپنے ہاتھ میں وسیع اختیارات لے لیے، اس پر اسقف اعظم ٹامس بکٹ نے اختلاف کیا، تو بادشاہ نے اس پر سخت غیظ و غضب کا اظہار کیا اسقف نے پوپ کی عدالت میں مرافعہ پیش کیا، مگر بے سود ثابت ہوا، آخر اس نے فرار ہونے میں عافیت سمجھی، اور راتوں رات شہر سے فرار ہو گیا، اس کے فرار کے بعد اس کے اعزاء و اقرباء کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کیا گیا، پھر لوگوں کے دباؤ سے اسقف کی واپسی ہوئی اور بادشاہ نے اس واپسی کو منظور کیا، پھر ایک اختلاف پر بالآخر اسقف اعظم کو وحشیانہ طور پر قتل کر دیا گیا، اس سے عام عیسائی ملکوں میں تہلکہ مچ گیا، ہنری کو خوف ہوا کہ اس کے انتقام میں خارج از مذہب قرار دیا جائے گا، مگر پوپ کی فوری اطاعت اختیار کرنے سے وہ بچ گیا، دستور کلیئرڈن کے عدالتی قوانین بظاہر منسوخ کر دیئے گئے، جماعت اساتفہ اور خانقاہوں کی آزادی بحال کر دی گئی، اور انگلستان میں ہنری، مقتول اسقف اعظم کے مزار پر سر بسجود ہوا اور اپنے گناہ کے کفارے میں برسر عام اپنے آپ کو کوڑوں سے پٹوایا اور توبہ کی۔ (۱)

(۱۶) ایڈورڈ کے دور (۱۲۹۱ء) تک چوری کی سزا آنکھ نکالنا اور ہاتھ کاٹنا تھی۔ (۲)

(۱۷) ۱۳۴۹ء میں غریب اور بد حال مزدوروں کے لیے فرمان شاہی کے ذریعہ ایک قانون جاری ہوا جس کو ”قانون مزدور“ کہا جاتا ہے، اس کی ایک دفعہ یہ تھی:

”ہر تندرست مرد اور عورت جس کی عمر ساٹھ (۶۰) برس کے اندر ہو خواہ آزاد ہو یا غلام اگر اس کے پاس اپنے رہنے کے لیے خود اپنا مکان یا کاشت کے لیے ذاتی زمین نہ ہو اور وہ کسی دوسرے شخص کا ملازم بھی نہ ہو تو اس کا فرض ہے کہ جو شخص اس سے کام لینا چاہے اس کا کام کرے، اور وہی مزدوری قبول کرے جو دبا کے شروع ہونے سے دو برس پیشتر قرب و جوار میں رائج تھی“

جو شخص اس قانون کی اطاعت سے انکار کرتا اس کو سخت سزا دی جاتی ۱۳۵ء کی پارلیمنٹ نے اس کی شرح معین کر دی کہ مزدوری کی تلاش میں انہیں اپنے قبے سے باہر جانے سے روک دیا گیا تھا، اگر وہ اس کی خلاف ورزی کرتے تو مفروضہ قرار دیئے جاتے اور ناظمین امن انہیں قید کر سکتے تھے۔ (۱)

(۱۸) ۱۵۳۰ء میں اپاچ اور کنگال لوگوں کے لیے یہ قانون نافذ کیا گیا کہ وہ بھیک مانگنے کے لئے لائسنس حاصل کریں اور بلا لائسنس بھیک مانگنا خلاف قانون قرار دیا گیا، یہ لائسنس فقیروں کو عدالت سے ملتے تھے اور وہ صرف اپنے علاقے میں بھیک مانگ سکتے تھے، اپنے علاقہ کے علاوہ اگر دوسرے علاقے میں جا کر بھیک مانگتے تو ان کو دو دن اور دو راتیں قید میں رکھا جاتا تھا، جہاں صرف روٹی اور پانی ملتا، کپڑے نہیں دیئے جاتے تھے۔

بلا لائسنس بھیک مانگنے والوں کو کوڑے کی سزا دی جاتی تھی، ورنہ اس کو تین رات دن قید میں رہنا پڑتا تھا۔ (۲)

(۱۹) قانون خواہشات کی تکمیل کا آلہ تھا

ہنری ہفتم کو اپنی ملکہ کیتھرائن کچھ زیادہ پسند نہیں تھی، اس لیے کہ وہ عمر میں اس سے پانچ سال بڑی تھی، اور اس کے اب تک کوئی لڑکا بھی نہیں ہوا تھا، کچھ عرصہ کے بعد دربار میں ایک خوبصورت عورت ”اینے بولن“ پر بادشاہ کی نظر پڑی جس سے وہ محبت کرنے لگا اور شادی کرنے کی غرض سے اس نے کیتھرائن کو طلاق دینی چاہی، مگر شادی کے لیے پوپ کی خاص اجازت کی ضرورت تھی، مگر پوپ نے اجازت دینے میں پس و پیش کیا، تحقیقات کی خواہش کی، پھر تحقیقات بھی بند کر دی گئی، ہنری کو امید تھی کہ اس کا وزیر ”ولز لے“ اس معاملے میں اس کی مدد کرے گا، مگر وہ روم کی عدالت سے بادشاہ کی مرضی کے مطابق فیصلہ لینے میں ناکام رہا، اس نے غصے میں ایک قلم

”وہ لے“ کو سب عہدوں سے معزول کر دیا، پھر بغاوت کا الزام لگا کر اسے لندن کی عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا، جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی زندگی کے آخری الفاظ یہ تھے۔

”جس طرح میں نے بادشاہ کی خدمت کی تھی اس طرح اگر میں خدا تعالیٰ کی خدمت کرتا تو اس بڑھاپے میں وہ میرے ساتھ ایسا ظلم نہ کرتا“

ہنری اپنے بولن سے شادی کرنے کے لیے اس قدر دیوانہ ہو رہا تھا کہ وہ کیتھرائن کو طلاق دینے سے باز نہ رہ سکا، پوپ کو دھمکی دینے کی غرض سے ہنری نے پارلیمنٹ سے ایک قانون پاس کرایا جس سے فائدہ اٹھا کر ہنری نے ”کنٹر بری“ کے بڑی پادری ”کریمر“ سے کیتھرائن کو طلاق دینے کی اجازت حاصل کی اور فوراً ”اپنے بولین“ سے شادی کر لی، پوپ کریمر کے اس قسم کی اجازت دینے کے مجاز کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا تھا، اس نے فوراً فیصلہ کر دیا کہ اپنے بولین کی شادی ناجائز ہے، اب ہنری خوب سمجھ گیا کہ جب تک پوپ سے تعلق رہے گا اس وقت تک میری خواہشوں کی تکمیل پر قدم قدم پر رکاوٹیں پیدا ہوں گی، اس لیے اس نے ”قانونِ عظمت“ کے ذریعہ اعلان کیا کہ آئندہ حکمران انگلستان ہی انگریزی چرچ کے منتظم ہوں گے اور اس قانون سے انکار بغاوت قرار دیا جائے گا، اس طرح کیتھرائن کی طلاق کو قانونی قرار دیا گیا، اور پھر جب پوپ نے اپنے خیالات سے توبہ نہ کی تو اسے سزائے موت دے دی گئی، جب جلاد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگا تو اس نے جلاد سے پٹی بندھوانے سے انکار کیا اور خود ہی پٹی باندھی، جلاد نے کلہاڑے سے اس کی گردن اڑادی پھر بعد میں خود ملکہ ”اپنے بولین“ کو بھی بدکاری کے الزام میں قتل کر دیا گیا، اور اس طرح بادشاہ شادی پر شادی کرتا رہا، اور قانون کو اپنی خواہشات کے مطابق تبدیل کرتا رہا۔ (۱)

(۲۰) آوارہ گرد عورتوں کو سرتاپا پرہنہ کر کے گھوڑے کی دم سے باندھ کر بازاروں میں

گھسٹوایا جانا ایک کھیل سمجھا جاتا تھا، امراء اس تماشا کو بڑے ذوق و شوق سے دیکھتے تھے (۲)

(۲۱) چارلس دوم اپنے عہد کا بدکردار حکمران تھا اس کا نظریہ تھا:

”ایک مرتبہ اس نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر کوئی شخص ذرا سائیش پرست ہو کر مسرت حاصل کرے گا تو خدا اسے مصیبتوں کا آماجگاہ بنادے گا“

اس کی رائے یہ تھی کہ نلوداری ایک طری کی عیاری ہے، جس سے ہوشیار اور مکار بے وقوفوں سے اپنا کام نکال لیتے ہیں، وہ سمجھتا تھا کہ عورتوں میں عفت اور مردوں میں عزت کا دعویٰ محض ظاہر داری ہے، بنی نوع انسان کے متعلق اس کی طبیعت کی کیفیت یہ تھی کہ وہ ان کی توہین سے خوش ہوتا تھا۔ (۱)

(۲۲) ۱۷۷۲ء میں ممتاز مدبروں کا بڑا گروہ ایسا تھا بداخلاقی و بداطواری جس کا تمغہ افتخار تھا، اور مناکحت پر پاکبازی کے ساتھ قائم رہنا وضع کے خلاف سمجھتا تھا ”لارڈ چمرھ فیلڈ“ نے اپنے لڑکے کو جو خطوط لکھے ہیں ان میں عورتوں کے اغواء کو بھی وضع داری کا ایک فن ظاہر کرنے کی تلقین کی ہے۔ (۲)

(۲۳) ایک آلو کا درخت کاٹنے پر پھانسی کی سزا دی جاتی تھی، اور نیوگیٹ کے سامنے ایک جج کے حکم سے تیس (۳۰) نو عمر چور پھانسی پر لٹکا دیئے گئے تھے۔ (۳)

(۲۴) ۱۸۱۸ء کے ہنگامہائے گرسنگی میں تیس قحط زدہ اشخاص روٹی یا خون کا جھنڈا لئے ہوئے گشت لگا رہے تھے، ان کا مطالبہ تھا کہ روٹی کی قیمت مقرر کر دی جائے، ان میں سے چوبیس (۲۴) شخصوں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا، اور پانچ کو پھانسی دی گئی۔ (۴)

(۲۵) انیسویں صدی کے ابتدائی دور ۳۶-۱۸۳۵ء میں ایک ریل گاڑی جا رہی تھی، اس سے حادثہ ہوا، دو آدمی مر گئے، جج کے سامنے مقدمہ گیا اس نے فیصلہ دیا کہ سزا کے طور پر انتقامی جذبے کے ماتحت انجن کو سزا دی جائے، یعنی اس کو مسما کر دیا جائے، چنانچہ انجن کو یہ سزا دی گئی، اور اس کو مسما کر دیا گیا۔ (۵)

(۲۷) گھانس کے کسی انبار میں آگ لگا دینے کے جرم میں لوگوں کی نعشیں عبرت کی غرض سے بازاروں میں گھنٹوں پھانسی پر لٹکی ہوئی چھوڑ دی جاتی تھیں۔
(۲۷) کسی کی جیب سے رومال نکالنے کی سزاسات سال کی جلا وطنی تھی، ملزم کو جواب دہی کا موقعہ نہیں دیا جاتا تھا۔

(۲۸) ایک تیر کے چرانے پر سات (۷) برس کی قید کی سزا دی جاتی تھی۔
سر ”سمویل“ رامیلی نے جو پھانسی کے خلاف قوانین لکھنے میں مشہور ہے، بہت کوشش کی کہ قوانین ملک میں کچھ شائبہ انسانیت آئے، مگر اس کی تمام کوششیں بیکار ہو گئیں۔
(۲۹) انیسویں صدی کے شروع تک جو ضابطہ فوجداری ملک میں رائج تھا، وہ انگلینڈ کے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ تھا، جن میں اکثر و بیشتر معمولی نوعیت کے جرم ہوتے تھے، مثلاً کسی ممنوعہ جگہ سے پھلی پکڑنا، چھوٹے چھوٹے درخت و پودے کاٹنا، دھمکی آمیز خطوط لکھنا، خرگوش مارنا، پانچ شیلنگ کی چوری کرنا، جھوٹے دستخط بنانا، توہین کرنا، گالی دینا، ناک کاٹنا، دھوکہ دینا، اور شراب پینا وغیرہ کی سزاسات تھی۔

بھوٹی قسم اور آوارہ گردی کے جرم میں لوہا گرم کر کے داغا جاتا تھا، چھوٹے چھوٹے اور معمولی معمولی جرموں پر حتیٰ کہ تمباکو نوشی پر بیدوں کی سزا دی جاتی تھی۔ (۱)

(۳۰) اخبار ٹائمز مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۷۱ء میں خبر درج ہے:

”ایک تیرہ (۱۳) سالہ بچے کو مکان میں داخل ہو کر ایک چچہ چرانے کے الزام میں پھانسی کی سزا دی گئی۔ (۲)

نامناسب سزائیں

چھوٹے چھوٹے جرائم کی وحشیانہ اور بدترین سزائیں دی جاتی تھیں۔

- (۱) غلام بھاگ جاتا تو شکاری درندوں کی مانند اس کا تعاقب کیا جاتا اور اس جرم کی پاداش میں کوڑوں سے اس کی جان لی جاتی اور اگر عورت ہوتی تو آگ میں جلادی جاتی تھی۔ (۱)
- (۲) اٹھلتان کے عہد حکومت میں اوپر کا ہونٹ کاٹا جاتا تھا، اور آنکھیں نکال دی جاتی تھیں، اور دیواروں میں زندہ انسانوں کو چن دیا جاتا تھا، تاکہ ان کی روحمیں بھٹکتی نہ پھریں، اور محفوظ ہو جائیں۔ (۲)

(۳) چوتھی صدی سے سولہویں تک یورپ کے ہر شعبہ زندگی پر لاطینی مسیحیت غالب تھی، پاپائیت نہ صرف جسم پر حکومت کرتی تھی بلکہ ذہنوں اور رگوں پر بھی اس کا قبضہ تھا، کوئی ہمت نہیں کر سکتا تھا کہ پاپائیت کی مخالفت کرے، لاطینی پاپائیت اپنے ہر لفظ کو الہام سمجھتی تھی، اس الہام کے خلاف کوئی زبان کھولتا تو اس کو احتساب کے محکمہ کے بیچ کے سپرد کر دیا جاتا تھا، ہر معترض و نکتہ چیں اور مخالف کو نذر آتش کر دیا جاتا تھا، ملزم پر الزام لگانے والے کا نام ظاہر نہیں کیا جاتا تھا، احتساب کے فیصلوں کے خلاف اپیل نہیں ہو سکتی تھی۔

(۴) غیر ملکی حکومت کے دور میں الفرڈ کے ہمراہیوں میں ہر دسواں شخص قتل کر دیا گیا، اور بقیہ غلاموں کی طرح بیچ ڈالے گئے، خود الفرڈ کو اندھا کر کے چھوڑ دیا گیا ”ہار تھا کیوٹ“ شاہ سابق سے بھی زیادہ وحشی ثابت ہوا، اس نے اپنے بھائی کی نعش تک نکال کر دلدل میں پھینک دی۔

اور دوسٹر میں اس کے خانگی سپاہی اور سپاہی والوں میں جھگڑا ہو گیا، تو اس نے یہ سزا دی کہ

کہ سارے شہر کو جلا کر خاکستر کر دیا جائے۔ (۱)

(۵) ولیم نارمن ۱۰۶۶ء کے دور میں مجرموں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا، بلکہ ان کو اپاہج

کر دیا جاتا تھا، تاکہ اگر وہ زندہ رہیں تو دوسروں کے لیے باعث عبرت بنیں۔ (۲)

(۶) ذرا سی شکایت پر عمر بھر قید میں سڑنا پڑتا تھا، کوئی طاقت نہیں تھی، جو رہائی

دلا سکے۔ (۳)

(۷) نانبائی اگر وزن سے کم روٹیاں بیچتے تھے تو اکثر اوقات ایسے مجرموں کے کانوں

میں کیلیں گزار کر دروازوں میں ٹھوک دی جاتی تھی، تاکہ وہ اپنا چہرہ گھنٹوں نہ چھپا سکیں، اس دور میں امیروں کو بھی کافی سخت سزائیں دی جاتی تھیں، مثلاً ان کو بھوبل پر سلایا جاتا تھا، اور مہینوں فقیروں کے آگے گڑگڑانے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

(۸) مجرموں کو زہریلے جانوروں میں چھوڑ دیا جاتا تھا۔ (۴)

(۹) بادشاہ رچرڈ اول (۱۱۹۹ء) ایک دن گھوڑے پر سوار تھا، کہ اچانک ایک تیر انداز

مرٹیم ڈی گورڈن نامی نے اپنے باپ اور بھائیوں کے قتل کے انتقام میں قلعہ سے تاک کر ایک تیر مارا، جو بادشاہ کو لگا، جراح کی نادانی سے زخم سڑ گیا، اور علامات مرگ نمودار ہونے شروع ہوئے جنرل مارگڈھی نے اس کی سزا میں تیر انداز کی کھال اترا کر پھانسی دلوائی۔ (۵)

(۱۰) جان بادشاہ (متوفی ۱۲۱۶ء) کے دور کا ذکر ہے کہ وہ وحشیانہ طور پر اپنے لیے

اظہار وفاداری کرنے والوں کی ڈاڑھیاں نوچوا دیتا تھا، وہ اپنے بھائی کے حق میں غدار ثابت ہوا، اپنے بھتیجے آر تھر آف برینی کو مروایا تھا، بچوں کو بھوکا مار ڈالتا تھا، بوڑھوں کے سر پر جست کے ٹوپ رکھ کر انہیں کچل ڈالتا تھا، اس کا دربار حرام کاری کا اڈہ تھا، جہاں کوئی عورت شاہی ہوس پرستی سے محفوظ نہیں تھی، اس پر ستم یہ کہ وہ یہ پسند کرتا تھا کہ اس کے ستم رسیدوں کی شرمناک خبریں اچھی طرح شائع ہوں۔ (۶)

(۱) جرم ہزار: ۱۹ (۲) جرم ہزار: ۲۰ (۳) انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا (۴) لندن لائف (۵) جرم ہزار: ۵ (۶) ہسٹری انگلش پیپلز

اسی کے مظالم کے خلاف عوامی تحریک کے بعد ”میکنہ کارتا“ کے فرمان آزادی کو اسے منظور کرنا پڑا، اس کے مرنے کے بعد اس کے ہمعصروں کی رائے تھی کہ:

”دورخ اگرچہ ناپاک ہے مگر جان کے ناپاک تر وجود سے اور بھی ناپاک ہو جائے گی“

(۱۱) بادشاہ ایڈورڈ (۱۲۹۱ء) کے دور میں انگلستان میں ٹیمپلز کو اذیت پہونچانے کے لیے یورپ سے خاص قسم کی مشینیں منگوائی گئی تھیں، ایک مورخ کے الفاظ میں مسیحی دنیا کے کسی گوشہ میں بھی کسی ٹیمپلر نے اذیت پہونچے بغیر کسی قسم کا اعتراف نہیں کیا۔ (۱)

(۱۲) ملزم کو صفائی کا موقعہ نہیں دیا جاتا تھا، جب ملزم اپنی بے گناہی کا ثبوت دیتا تو اسے جسمانی اذیت دی جاتی، ان ملزموں کی طرف سے صفائی پیش کرنے والوں پر بھی بے دینی کا الزام لگادیا جاتا تھا۔

(۱۳) ملزموں کے لیے قانون میں کوئی گنجائش نہیں تھی، اگر کوئی ملزم عدالت میں اپنے جرمی لئے ہوئے بیان کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا تو اسے زندہ جلادیا جاتا تھا، بد نصیب ملزم شکستہ دل ہو جاتا تھا، اس کے جسم کو کمزور کر دیا جاتا تھا، جس عدالت نے ٹیمپلروں کے خلاف فیصلہ دیا تھا وہ ایک بہت بڑی مشین تھی، ایسی مشین جو معصوم کو مجرم بنانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ (۲)

(۱۴) ایڈورڈ دوم ۱۳۰۷ء کے مظالم کے خلاف بغاوت ہوئی تو پارلیا منٹ نے اس کی معزولی کو منظور کیا اور جیل کی سزا دی گئی، جیل میں ایک روز ایک گندی نالی سے غلیظ و ناپاک اور بدبودار پانی سے اس کی حجامت بنائی گئی۔

تھوڑے عرصہ کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ بادشاہ کو اس طرح قتل کیا جائے کہ علامت قتل ظاہر نہ ہو، چنانچہ دو آدمیوں نے اس کو پکڑ کر فرش پر لٹایا اور ایک میخ اس کے اوپر رکھ دی اور فوراً ایک سیخ اس کے پیٹ میں گھسیڑ کر ایک گرم سیخ اس میں چلایا جس سے اس کی تمام انتریاں جل گئیں اور بادشاہ چیخیں مار کر تڑپ تڑپ کر جاں بحق ہو گیا۔

(۱۵) رچرڈ دوم متونی ۱۳۹۹ء کو سزا کے طور پر جیل میں بھوکا مارا گیا۔ (۳)

(۱۶) جون آف آرک فرانس کی چندرہویں صدی کی مسلمہ ہیرو شمار کی جاتی ہے، جس نے فرانس میں وطنیت کی نہ بچھنے والی آگ روشن کی اور انگریزی اقتدار کے خاتمہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی، یہی وہ لڑکی تھی جس کے بارے میں پیشین گوئی کی گئی تھی کہ ایک کنواری لڑکی فرانس کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلائے گی، چنانچہ جون چار ہزار سپاہیوں کے ساتھ ۲۹ اپریل ۱۴۲۹ء کو اورلیسٹر میں داخل ہوئی اور انگریزوں کو دریائے لوائر سے بھگا دیا، یہ بہادر عورت درباری سازشوں کی وجہ سے انگریزوں کے ہاتھ فروخت کر دی گئی، چنانچہ انگریزوں نے تین جنوری ۱۴۳۱ء کو پیرس یونیورسٹی کے ایماء پر اسے احتساب کے حوالہ کیا اور بالآخر مقدمات کے مختلف مرحلوں سے گذرتے ہوئے اس کو جیل بھیج دیا گیا، جیل میں ایک دن اس کو مردانہ لباس میں دیکھا گیا، اس کی شکایت پہونچی، ۳۰ مئی ۱۴۳۱ء کو اس الزام میں جون کے سر پر کاغذ کا تاج رکھا گیا، اس تاج پر علیحدہ لکھا ہوا تھا، ”آگ جل رہی تھی“ جون مسکرائی، صلیب کو چوما، اور آگ میں کود پڑی۔

(۱۷) ہنری پنجم (۱۴۱۲ء) کا مصاحب ”سرجان اولڈ کیسل“ مذہبی اصلاح کا حامی تھا، مذہبی لوگ اس کی مخالفت کرتے تھے، چنانچہ آرج بشپ کنٹیری نے اس کے خیالات سن کے ملزم قرار دیا، اور حکم دیا کہ اس کو زندہ جلایا جائے چنانچہ اس کی کمر میں زنجیر باندھ کر لٹکایا اور دھیمی دھیمی آگ سے بھون کر اس کو زندہ جلایا۔

(۱۸) ہنری ششم کے زمانے میں چوکیداروں کو غفلت کرنے کی سزا یہ دی جاتی تھی کہ ایک روٹی دے کر اور ساتھ میں تھوڑی شراب رکھ کر ایک نوکرے میں بند کر دیا جاتا تھا، جس کو توڑ کر چوکیدار یا تو نکل آتا ورنہ اس میں گھٹ کر مر جاتا تھا۔

(۱۹) بہتان لگانے کی سزا میں جلتے لوہے سے زبان میں چھید کر دیا جاتا تھا، اور قاتل کو مقتول کی لاش کے ساتھ باندھ کر سمندر کی نذر کر دیتے تھے۔

(۲۰) ایڈورڈ چہارم کے محل میں بدکاری کا زور تھا، بادشاہ اگر آج ایک عورت پر عاشق ہوتا تو دوسرے دن اس کو مار ڈالتا اس نے اس پر ٹوکنے کی خاطر اپنے بھائی سے بھی دشمنی کر لی اور

شراب کے ایک پیپے میں ڈبو کر مار دیا۔

(۲۱) لگونیڈر ششم نے ۱۹۹۳ء میں لوئی دہم نے ۱۵۲۱ء میں اڈرین ششم نے ۱۵۲۲ء

میں محض جادو کے الزام میں جس بے دردی کے ساتھ عورتوں اور ان کے بچوں کو سحر کے الزام میں ذبح کیا، اس سے تاریخ یورپ کے صفحات رنگین ہیں، ملکہ الزبتھ اور جیمس اول کے عہد میں ہزاروں عورتوں کو اس جرم میں جلایا جاتا تھا، اور لانگ پارلیمنٹ کے زمانہ میں سولی دیا جانا تاریخ کے کھلے ہوئے واقعات ہیں۔

بقول ڈاکٹر اسپرنگر صرف اس الزام میں عیسائیوں نے نوے (۹۰) لاکھ عورتوں کو زندہ

جلادیا۔ (۱)

(۲۲) ایڈورڈ ششم کے دور میں کچھ عرصہ کے لیے یہ قانون بھی پاس ہوا کہ ہر توانا گداگر

جو روزگار میں لگنے سے بھاگے اس کی پیشانی پر داغ لگایا جائے، اور جو شخص اس کی اطلاع دے گا، اس کی دو برس تک اسے غلامی کرنا پڑے گی، اور اگر اس کے درمیان وہ مفروضہ ہونا چاہے تو پہلی مرتبہ کی سزا دائمی غلامی اور دوسری مرتبہ کی سزا موت، اس اثنا میں مالک اس کا مجاز تھا کہ اس کے گلے میں طوق آہنی ڈالے اسے پابہ زنجیر رکھے اور اسے کوڑے لگائے۔ (۲)

(۲۳) ملکہ الزبتھ کے زمانے میں باغیوں کو شکنجہ میں کس کر ان سے اقبال جرم کرایا

جاتا تھا، ان کے جسم کے نازک و خطرناک حصوں میں سوئیاں چبھوئی جاتی تھیں، اور معصوم و بے گناہ لوگوں سے نہ کئے ہوئے جرموں کا اقبال کرایا، اور بے گناہ لوگوں کو ان کا شریک گناہ بنایا جاتا تھا۔

(۲۴) چنانچہ ”مارگرٹ کلٹھ رو“ یارک شائر کی معزز عورت کے سینہ پر بھاری وزن رکھ کر

اقبال جرم کرانے کی کوشش کی گئی، آخر اس پر اتنا وزن رکھا گیا کہ وہ موت کی شکار ہو گئی، جو لوگ نہ اقبال جرم کرتے اور نہ جرم سے انکار کرتے، اور خاموش رہتے ان کو اولڈ نیوگیٹ کے قید خانہ میں لیجایا جاتا تھا، جہاں ان کو تختے سے باندھ کر اس کے جسم کے نیچے ایک نوکدار پتھر رکھ دیتے تھے،

اس کے بعد اس پر دہائی پتھروں کا ڈھیر لگایا جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ اقبال جرم کرتے یا جان دے دیتے تھے۔

(۲۵) ایک عجیب طریقہ آوارہ عورتوں کو سزا دینے کا یہ تھا کہ مجرمہ کے سر کو لوہے کے ہنجرے میں بند کر دیا جاتا تھا، اور اس کے منہ اور تالو کے درمیان نوکدار کانٹے پھنسا دیئے جاتے تھے، تاکہ مجرمہ کا دہانہ کھلا کا کھلا رہے، اس حالت میں مجرمہ کو گاؤں کے تمام بازاروں میں پھرایا جاتا تھا، یا ادبائش عورت کو گاڑی سے باندھ کر بھگایا جاتا تھا، اور کوڑے مارے جاتے تھے۔ (۱)

(۲۶) سزا کا ایک طریقہ یہ تھا کہ عورت تین دن تک برہنہ رہ کر ہر اتوار کو متواتر گر جا کے آگے کھڑی رہتی اور صرف ایک چادر اوڑھ سکتی تھی، پبلک گر جا کے دروازے پر اس سے تمسخر کرتی، نیز عورتیں خاص طور پر اس کا مذاق اڑاتی تھیں۔

ایک نوے (۹۰) سالہ بوڑھے مرد کو جس نے ایک نوجوان دوشیزہ کی عصمت دری کی یہی سزا دی گئی تھی، اس کو بھی برہنہ کر کے صرف ایک چادر اوڑھا کے چرچ کے سامنے کھڑا کر کے توبہ کرائی گئی تھی۔ (۲)

(۲۷) ۱۵۷۲ء میں فقیروں کے بھیک مانگنے سے پریشان ہو کر ایک انسدادی قانون بنایا گیا، جس کا منشا یہ تھا کہ فقیر زبردستی بھیک نہ مانگیں، چنانچہ جو فقیر زبردستی بھیک مانگتا اور آوارہ گردی کرتا ہوا نظر آتا تھا، اس کو جیل بھیج دیا جاتا تھا، اور اس کی کوئی ضمانت نہیں لی جاتی تھی، جیل میں لے جا کر اس کے کوڑے مارے جاتے تھے اور داہنے کان میں ایک گرم لوہا ایک انچ گھسیڑ دیا جاتا خواہ وہ عورت ہوئی یا مرد۔ (۳)

(۲۸) ۱۶۴۱ء میں آئیر لینڈ کی بغاوت کے سلسلے میں لوگوں نے حلفیہ بیان کیا کہ کس طرح شوہروں کو بیویوں کے سامنے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا، ان کی آنکھوں کے سامنے بچوں کے

سرتوڑ ڈالے گئے، لڑکیوں کی عصمت دری کی گئی، اور انہیں بے بسہ میدان میں ہلاک ہونے کے لیے برہنہ باہر نکالا گیا، بعض آدمیوں کو بالقصد جلایا گیا، بعضوں کو تفتن طبع کے لیے پانی میں ڈبوایا گیا، اور اگر انہوں نے تیر کر نکلنا بھی چاہا تو انہیں بلیوں اور گولیوں سے مار کر خشکی پر آنے سے روکا گیا، وہ پانی ہی میں مر گئے، بعضوں کو زندہ دفن کیا گیا، اور بعضوں کو کمر تک گاڑ کر چھوڑ دیا گیا، اور وہ بھوکے پیاسے مر گئے۔ (۱)

(۲۹) چارلس دوم نے اپنے باپ کے قتل کے انتقام میں بہت سے ان لوگوں کی لاشوں کو قبر سے نکال کر پھانسی دی جن پر اس کو قتل میں ملوث ہونے کا شبہ تھا۔
(۳۰) اسی کے عہد میں ایک باعزت شخص ”لارڈ لوٹ“ کے خلاف عدالت نے یہ سزا سنائی۔

”تم کو اسی قید خانے میں لے جایا جائے، جہاں سے تم یہاں لائے گئے ہو، اور پھر وہاں تم کو پھانسی پر لٹکایا جائے اور اس سے پہلے کہ تم مرد تمہارا پیٹ چاک کر کے تمہاری انتزیاں باہر کاٹ کر نکال لی جائیں، اور تمہاری آنکھوں کے سامنے انہیں جلایا جائے، اور جب تم مر جاؤ تو تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں جو بادشاہ سلامت کے رحم پر چھوڑے جائیں خدا تمہاری روح پر کرم کرے۔ (۲)

(۳۱) چارلس دوم نے ۱۶۶۵ء میں ہنری چہارم کے فرمان ”نائٹ“ کو منسوخ کیا تو اس کے لیے جو ظالمانہ کاروائیاں ہوئیں، انہوں نے سابقہ خنزریوں کو شرمادیا، پروٹسٹنٹ خاندانوں کے مکانات کو قیامگاہ بنا دیا گیا تھا، عورتیں بستر علالت سے اٹھا اٹھا کر سڑکوں پر ڈال دی گئیں، بچے کیتھولک بنانے کے لیے ماؤں کی گودوں سے چھین لئے گئے، پادری ملاح بنا کر جہازوں پر بھیج دیئے گئے۔ (۳)

(۳۲) جیفر نامی جج نے اپنی عدالت سے ایسے ظالمانہ اور غیر انسانی سزاؤں کے فیصلے

صادر کئے کہ اس کی عدالت تاریخ میں ”خونی عدالت“ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ (۱)

جس ملک اور قوم کے قانونی مآخذ کا حال اس قدر غیر متوازن اور غیر معقول ہو اس قانون

کے متوازن اور معقول ہونے کی کیا ضمانت دی جاسکتی ہے۔

برطانوی بادشاہوں کی ترتیب وار فہرست

نارمن فتوحات کے بعد برطانیہ میں سیاسی اتحاد قائم ہوا، اس سے قبل ملک چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھا، نارمن شہنشاہوں نے ملک میں اتحاد قائم کر کے یکساں قوانین کا نفاذ کیا، اس لیے یہ فہرست انہیں سے شروع کی جاتی ہے۔

1066-1087	ولیم اول (فاتح)	۱
1087-1100	ولیم دوم	۲
1100-1135	ہنری اول	۳
1135-1154	اسٹیفن	۴
1154-1189	ہنری دوم	۵
1189-1199	رچرڈ اول	۶
1199-1216	جان	۷
1216-1272	ہنری سوم	۸
1272-1307	ایڈورڈ اول	۹
1307-1327	ایڈورڈ دوم	۱۰
1327-1377	ایڈورڈ سوم	۱۱
1377-1399	رچرڈ دوم	۱۲
1399-1413	ہنری چہارم	۱۳
1413-1422	ہنری پنجم	۱۴

1422-1451	ہنری ششم	۱۵
1451-1483	ایڈورڈ چہارم	۱۶
1483	ایڈورڈ پنجم چند ماہ	۱۷
1483-1485	رچرڈ سوم	۱۸
1485-1509	ہنری ہفتم	۱۹
1509-1547	ہنری ششم	۲۰
1547-1553	ایڈورڈ ششم	۲۱
1553-1558	ملکہ میری	۲۲
1558-1603	ملکہ ایلزبتھ اول	۲۳
1603-1625	جیمس اول	۲۴
1625-1649	چارلس اول	۲۵
1649-1660	۱۱ سالہ جمہوری دور	۲۶
1660-1685	چارلس دوم	۲۷
1685-1688	جیمس دوم	۲۸
1688-1702	ولیم اور میری	۲۹
1702-1714	ملکہ این	۳۰
1714-1727	جارج اول	۳۱
1727-1760	جارج دوم	۳۲
1760-1820	جارج سوم	۳۳
1820-1830	جارج چہارم	۳۴

۱۸۳۰-۱۸۳۷	ولیم چہارم	۳۵
۱۸۳۷-۱۹۰۱	ملکہ وکٹوریہ	۳۶
۱۹۰۱-۱۹۱۰	ایڈورڈ ہفتم	۳۷
۱۹۱۰-۱۹۳۶	جارج پنجم	۳۸
۱۹۳۶	ایڈورڈ ہفتم چند ماہ	۳۹
۱۹۳۷-۱۹۵۲	جارج ششم	۴۰
۱۹۵۲	ملکہ ایلزبتھ دوم	۴۱

فہرست وزرائے اعظم برطانیہ ”بلحاظ ترتیب سنین“

LIST OF BRITISH PRIME MINISTER'S

برطانیہ میں وزیراعظم کا عہدہ ۱۷۲۱ء سے شروع ہوا، جب رابرٹ والپول پہلا وزیراعظم مقرر ہوا، لیکن اس کا پہلی بار ذکر ۱۷۸۱ء میں ہوا جب لاءیکس فیلڈ نے معاہدہ برلن پر دستخط کرتے ہوئے اپنے آپ کو ملک معظم کے خزانہ کا اول لارڈ اور انگلینڈ کا وزیراعظم لکھا۔

لیکن اسے کوئی قانونی حیثیت حاصل نہ تھی، اس لیے ۱۷۹۳ء کے تاج کے وزراء کا ایکٹ پاس ہونے سے قبل یہ خزانہ شاہی سے اول لارڈ کی تنخواہ پاتا تھا، ۱۷۹۳ء کے ایکٹ کے مطابق وزیراعظم کو ۱۰۰۰۰ پونڈ سالانہ تنخواہ اور رٹائرڈ ہونے کے بعد ۲۰۰۰ پونڈ سالانہ پینشن ملتی تھی، وزیراعظم کی سرکاری رہائش گاہ نمبر ۱۰ ارڈونگ اسٹریٹ ہے۔

1721-1742	رابرٹ والپول (وہگ)	۱
1742-1743	ارل آف لمنگٹن (وہگ)	۲
1743-1754	ہنری پیلم (وہگ)	۳
1754-1756	ڈیوک آف نیوکیسل (وہگ)	۴
1756-1757	ڈیوک آف ڈیون شائر (وہگ)	۵
1757-1762	ڈیوک آف نیوکیسل (وہگ)	۶
1762-1765	ارل آف یوٹ (ٹوری)	۷
1765	جارج گبرین ولی (وہگ) (چند ماہ)	۸
1765-1766	بارکوس آف رکنگھم (وہگ)	۹

1766-1767	ارل آف چتھم (وہگ)	۱۰
1767-1770	ڈیوک آف گرافٹن (وہگ)	۱۱
1770-1782	لارڈ نارٹھ (ٹوری)	۱۲
1782	بارکوس آف رانگھم (وہگ)	۱۳
1782-1783	ارل آف شیلبرن (وہگ)	۱۴
1783	ڈیوک آف پورٹ لینڈ (کولیشن)	۱۵
1783-1801	ولیم پیٹ (ٹوری)	۱۶
1801-1804	ہنری ایڈنگٹن (ٹوری)	۱۷
1804-1806	ولیم پیٹ (ٹوری)	۱۸
1806-1807	لارڈ گرین ولی (وہگ)	۱۹
1807-1809	ڈیوک آف پورٹ لینڈ (ٹوری)	۲۰
1809-1812	اسپینسر یا رسول (ٹوری)	۲۱
1812-1827	ارل آف لیورپول (ٹوری)	۲۲
1827	جارج کیننگ (ٹوری)	۲۳
1827-1828	وسکاؤنٹ گوڈریچ (ٹوری)	۲۴
1828-1830	ڈیوک آف ولنگٹن (ٹوری)	۲۵
1830-1834	ارل گرے (وہگ)	۲۶
1834	وسکاؤنٹ میلبرن (وہگ)	۲۷
1834-1835	سر رابرٹ پیل (ٹوری)	۲۸
1835-1841	وسکاؤنٹ میلبرن (وہگ)	۲۹

1841-1846	سر رابرٹ پیل (ٹوری)	۳۰
1846-1852	لارڈ جان رسل (دھک)	۳۱
1852	ارل آف ڈربی (ٹوری)	۳۲
1852-1855	ارل آف ایرڈین (پیلیٹ)	۳۳
1855-1858	وسکاؤنٹ پامسٹرن (لبرل)	۳۴
1858-1859	ارل آف ڈربی (کنزرویٹو)	۳۵
1859-1865	وسکاؤنٹ پامسٹرن (لبرل)	۳۶
1865-1866	ارل رسل (لبرل)	۳۷
1866-1868	ارل آف ڈربی (کنزرویٹو)	۳۸
1868	بنجامن ڈزرائیلی (کنزرویٹو)	۳۹
1868-1874	ولیم ایورٹ گلڈ اسٹون (لبرل)	۴۰
1874-1880	بنجامن ڈزرائیلی (کنزرویٹو)	۴۱
1880-1885	ولیم ایورٹ گلڈ اسٹون (لبرل)	۴۲
1885-1886	مارکوس آف سلیمیری (کنزرویٹو)	۴۳
1886	ولیم ایورٹ گلڈ اسٹون (لبرل)	۴۴
1886-1892	مارکوس آف سلیمیری (کنزرویٹو)	۴۵
1892-1894	ولیم ایورٹ گلڈ اسٹون (لبرل)	۴۶
1894-1895	ارل آف روزبری (لبرل)	۴۷
1895-1902	مارکوس آف سلیمیری (کنزرویٹو)	۴۸
1902-1905	اے جی بیلفور (کنزرویٹو)	۴۹

1905-1908	کیمپبل بیزمین (لبرل)	۵۰
1908-1915	ایچ ایچ اسکوتھ (کولیشن)	۵۱
1915-1916	ایچ ایچ اسکوتھ (کولیشن)	۵۲
1916-1922	لانڈ جارج (کولیشن)	۵۳
1922-1923	اے بوزلا (کنزرویٹو)	۵۴
1923-1924	ایس بالڈون (کنزرویٹو)	۵۵
1924	جے آرمیکڈ ونلڈ (لیبر)	۵۶
1924-1929	ایس بالڈون (کنزرویٹو)	۵۷
1929-1931	جے آرمیکڈ ونلڈ (لیبر)	۵۸
1931-1935	جے آرمیکڈ ونلڈ (کولیشن)	۵۹
1935-1937	ایس بالڈون (کولیشن)	۶۰
1937-1940	این چیمبرلین (کولیشن)	۶۱
1940-1945	ڈبلو ایس چرچل (کولیشن)	۶۲
1945	ڈبلو ایس چرچل (کنزرویٹو)	۶۳
1945-1951	سی آرمیٹلی (لیبر)	۶۴
1951-1955	ڈبلو ایس چرچل (کنزرویٹو)	۶۵
1955-1957	اے ایڈن (کنزرویٹو)	۶۶
1957-1963	ایچ میکملین (کنزرویٹو)	۶۷
1963-1964	اے ڈگلز ہوم (کنزرویٹو)	۶۸
1964-1970	جے ایچ ولسن (لیبر)	۶۹

1970-1974	ای آر جی بیتھ (کنزرویٹو)	۷۰
1974-1976	جے ایچ ولسن (لیبر)	۷۱
1976	جیمس کیلاگھن (لیبر)	۷۲
1976-1980	جیمس کیلاگھن (لیبر)	۷۳
1980-1983	میچل میکٹوش نوٹ	۷۴
1983-1992	ئل جاردن کیناک	۷۵
1992-1994	جوہن اسمٹھ	۷۶
1994	ٹونی بلیر	۷۷

امریکی آئین، پس منظر اور خصوصیات

ریاستہائے متحدہ امریکہ دنیا کا اہم ترین ملک ہے، اس کا رقبہ ۳۶۱۵۲۲۲ مربع میل ہے، اور آبادی تقریباً ۲۴ کروڑ ہے اسے کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں دریافت کیا تھا اس کے بعد ہی یورپ کی مختلف قومیں وہاں جا کر آباد ہونے لگیں، آخر میں انگریزوں نے سب پر فتح پائی، ابتداء میں یہ انگلینڈ کی نوآبادی ہی بنا رہا لیکن ۱۷۶۳ء سے انگلینڈ اور امریکہ میں اختلافات ابھرنے شروع ہوئے، رفتہ رفتہ بغاوت کی نوبت آپہونچی، انگریزوں نے اس بغاوت کو کچلنے کی کافی کوشش کی، لیکن کسی صورت سے صلح نہ ہو سکی، ۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو امریکی آزادی کا اعلان کر دیا گیا، اس کے بعد ایک کنفیڈریشن کی تشکیل کی گئی، جسے دفاع، خارجی امور، ڈاک اور تار، کرنسی وغیرہ سونپے گئے، لیکن اسے ٹیکس لگانے کا اختیار نہ تھا، رفتہ رفتہ کنفیڈریشن کی خامیاں سامنے آئیں، اور ایک نیا آئین جارح واشنگٹن کی صدارت میں بڑے بحث و مباحثہ کے بعد ۲۶ جولائی ۱۷۸۷ء کو منظور کیا گیا، جس پر آج تک امریکہ کا رہندہ ہے۔

امریکی آئین کے مطالعہ کی بڑی اہمیت ہے، جدید نظام حکومت میں یہ سب سے پہلا آئین ہے، اسی آئین کے تحت امریکہ نے چار طرفہ ترقی کی ہے، دونوں بڑی جنگوں میں اس نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا یہ مستقل ممبر ہے، اور اسے حق تنسیخ (Veto Power) حاصل ہے، اس کے نظام حکومت نے تمام ممالک کے نظام حکومت کو متاثر کیا ہے، ان سب وجوہات سے قانون اور سیاسیات کے طلبہ کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

خصوصیات

(۱) تحریری اور مختصر ترین آئین:

امریکی دستور جدید دساتیر میں سب سے قدیم اور تحریری آئین ہے، اس میں صرف سات (۷) دفعات ہیں، اور گزشتہ ایک سو چوراسی (۱۸۴) سال میں اس میں صرف پچیس ترامیم ہوئی ہیں، یہ بہت ہی مختصر دستور ہے، پروفیسر ”منرو“ کے مطابق:

”درحقیقت یہ اختصار کا نمونہ ہے جس میں چار ہزار الفاظ ہیں، جو دس بارہ مطبوعہ صفحات میں ہیں، جسے صرف آدھے گھنٹہ میں پڑھا جاسکتا ہے۔ (۱)

اس کے مقابلے میں ہندوستانی دستور میں تین سو پچانوے (۳۹۵) دفعات ہیں، اور بادن سال میں اس میں تراسی (۸۳) ترامیم ہو چکی ہیں، ہندوستانی آئین بہت بڑا ہے، جو ساڑھے چار سو (۴۵۰) صفحات میں ہے، جسے پڑھنے کے لیے کئی گھنٹے درکار ہیں، روسی آئین میں ایک سو چوتھ (۱۷۴)، جاپانی آئین میں ایک سو تین (۱۰۳) اٹلی کے آئین میں ایک سو ستاون (۱۵۷)، کناڈا کے آئین میں ایک سو تائیس (۱۲۷)، آسٹریلیا کے آئین میں ایک سو اٹھائیس (۱۲۸)، آئرلینڈ کے آئین میں تریپن (۵۳) اور سوئس کے آئین میں ایک سو تیس (۱۲۳) دفعات ہیں، ان سب کے مقابلے میں امریکی آئین بہت ہی مختصر ہے، بروکن کے مطابق آئین ایک چھوٹا سا مسودہ ہے، اگرچہ یہ بہت مختصر ہے، مگر مختلف روایات، عدالتی فیصلوں، رسم و رواج وغیرہ نے اس کو کافی بڑا کر دیا ہے صدر کی کابینہ، سیاسی جماعتیں، ایوان نمائندگان کی موجودہ پوزیشن وغیرہ سب روایات ہی پر منحصر ہیں۔

(۲) عوامی آئین

امریکہ کی متحدہ ریاست کے آئین ساز، جمہوریت پر مکمل یقین رکھتے تھے، آئین کی تمہید Preamble میں کہا گیا ہے کہ:

ہم ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لوگ زیادہ طاقتور وفاق بنانے، انصاف قائم کرنے، داخلی امن قائم رکھنے، دفاع عام کا انتظام کرنے، عوامی فلاح و بہبود کو ترقی دینے اور اپنی اولاد کے لیے نعمت آزادی کو قائم رکھنے کے لیے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے اس آئین کو اپناتے ہیں۔

اس مقصد کے لیے امریکہ میں ہمیشہ عوام کی حکومت اور عوام کے لیے حکومت کے اصول پر عمل ہوتا رہا ہے، مختصر یہ ہے کہ امریکی عوام آئین کے تحت رہتے ہوئے خود اپنے اوپر (نمائندوں کے ذریعہ) حکومت کرتے ہیں۔

(۳) آئین کی بالادستی

امریکہ میں آئین سب سے اعلیٰ قانون ہے، صدر کانگریس، اور سپریم کورٹ سب ہی آئین کے تحت اور اس کے ماتحت ہیں، فائزر کے مطابق ”برطانیہ میں پارلیمان کو موثر اقتدار اعلیٰ حاصل ہے، متحدہ امریکہ میں آئین برتر ہے اس کی بالادستی کو عدالتی تبصرہ قائم رکھتا ہے“ (۱)

(۴) غیر لچک دار آئین:

امریکی آئین دنیا کے دساتیر میں انتہائی غیر لچک دار آئین ہے، اسی لیے (185 سال کے) طویل وقفے میں اس میں پچیس (۲۵) ترمیمیں ہو سکی ہیں، جب کہ ہندوین کے آئین میں صرف ۵۲ سال میں ۸۳ ترمیمیں ہوئیں، امریکی آئین میں ترمیم کے لیے کانگریس کے دونوں ایوان ۲/۳ اکثریت سے تجویز پاس کریں، اور ریاستوں کی ۳/۴ مجالس قانون ساز اس کی تائید کریں

(۱) تھیوری اینڈ پریکٹس آف ماڈرن گورنمنٹ: ص ۱۳۹، ۱۹۵۶ء

تب ترمیم ہوگی، ایک دوسرا طریقہ ہے ۳۲ ریاستوں کی مجالس قانون ساز کانگریس سے ترمیم کی درخواست کریں، تب کانگریس ایک کنونشن بلائے گی، جو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہوگا، اور اس کے اراکین کی تعداد کانگریس کے اراکین کے برابر ہوگی، یہ کنونشن آئین میں ترمیم کی تجویز پاس کرے گا اور یہ تجویز ۳۳ ریاستی کنونشن (خصوصی اجلاس) منظور کر لیں تو آئین میں ترمیم ہوگی، چوں کہ یہ طریقہ زیادہ مشکل ہے، اس لیے اکیسویں ترمیم کے علاوہ بقیہ سب ترامیم میں پہلا طریقہ ہی اپنایا گیا، امریکہ کے مقابلے میں ہندوستان، روس، چین اور برطانیہ کے دساتیر میں ترمیم کرنا زیادہ آسان ہے۔

(۵) وفاقی حکومت:

امریکی آئین نے وفاقی نظام حکومت قائم کیا ہے، وفاقی نظام وہاں قائم ہوتا ہے، جہاں کچھ ریاستیں ہوں اور وہ اپنا اقتدار اعلیٰ ایک متحدہ حکومت اور مرکز کو سونپ دیں، وفاقی حکومت اور ریاستی حکومت کے درمیان تقسیم اختیارات ہو، اور دونوں کے تنازعات ختم کرانے کے لیے ایک سپریم کورٹ ہو، امریکی وفاق میں یہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں، امریکی آئین کی دفعہ ۱ سیکشن ۸-۹-۱۰ میں تقسیم اختیارات کی گئی ہے، آئین کو بالادستی حاصل ہے، دفعہ ۳ میں سپریم کورٹ کی تشکیل وغیرہ کا بیان دیا گیا ہے، ابتداء میں یہ ۱۳ ریاستوں کا وفاق تھا اب اس میں پچاس ریاستیں شامل ہیں، ”اسٹراٹک کے مطابق“۔

متحدہ امریکہ کا آئین دنیا کا سب سے زیادہ مکمل وفاقی آئین ہے، کیوں کہ یہ وفاقیہ کے تین اہم جزاء (۱) آئین کی بالادستی (۲) تقسیم اختیارات، اور (۳) وفاقی عدلیہ کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ (۱)

صدارتی طرز نظام:

جدید جمہوری نظام میں دو طرح کے طرز حکومت رائج ہیں، صدارتی اور پارلیمانی۔ امریکی آئین نے صدارتی طرز نظام اختیار کیا ہے، صدارتی حکومت وہ ہوتی ہے، جس میں عاملہ یعنی سربراہ مملکت اور اس کے وزراء آئینی نقطہ نظر سے مقتضی سے الگ ہوتے ہیں، اور وہ اپنی سیاسی پالیسیوں کے لیے اس کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتے، اس نظام میں سربراہ مملکت برائے نام سربراہ نہیں ہوتا، بلکہ حقیقی ہوتا ہے، اور اپنے ان تمام اختیارات کا استعمال کرتا ہے، جو آئین اسے دیتا ہے، صدر کی مدت عہدہ چار سال طے شدہ ہے اور اسے درمیان میں عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر کے ہٹایا نہیں جاسکتا، صرف سنگین جرائم کے ارتکاب پر اس سے مواخذہ کیا جاسکتا ہے، لیکن گذشتہ دو سو انیس (۲۱۹) سال میں کسی بھی صدر کو مواخذہ کر کے ہٹایا نہیں گیا، کیوں کہ مواخذہ کے لیے بہت سی شرائط ہیں، جو مشکل سے پوری ہوتی ہے۔

(۷) جمہوریت:

امریکہ میں جمہوریت قائم کی گئی ہے، اوپر سے نیچے تک تمام عہدیدار عوام کے منتخب ہوتے ہیں، صدر کو عوام بالواسطہ چار سال کے لیے منتخب کرتے ہیں، ریاستوں کو بھی جمہوری طرز نظام کا پابند کیا گیا ہے، وفاقی کانگریس، ریاستی مجالس قانون ساز، گورنر، اور صدر و نائب صدر سب ہی عوام کے نمائندے اور ان کے منتخب ہوتے ہیں۔

(۸) بنیادی حقوق:

ابتداء میں ۱۷۷۵ء کے آئین میں عوام کے حقوق کا تذکرہ نہیں تھا، اس لیے کچھ ریاستوں نے اسے نام منظور کر دیا مجبور ہو کر وفاق کے حامیوں کو وعدہ کرنا پڑا کہ کانگریس کا اجلاس ہوتے ہی

اس میں حقوق کا بل شامل کر دیا جائے گا۔

چنانچہ آئین میں پہلی دس ترمیمیں چار مارچ ۱۹۷۱ء کو منظور کر لی گئیں، جس کی تائید تمام ریاستوں نے کردی اور ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو یہ آئین کا جز بن گئیں، ان ترمیموں میں عوام کے حقوق کا تعین کیا گیا۔

(۹) دوہری شہریت

امریکی آئین کی چودھویں ترمیم (۱۸۶۸ء) کے مطابق ہر امریکن شہری کو اپنی ریاست کی شہریت اور وفاق کی شہریت حاصل ہے، امریکن والدین کی اولاد خواہ وہ کہیں پیدا ہو امریکی شہری ہی ہوگا، اسی طرح امریکہ میں پیدا ہونے والا بچہ خواہ اس کے والدین غیر ملکی ہوں امریکی ہوگا، جو لوگ امریکہ کی شہریت اختیار کرنا چاہتے ہیں، انہیں انگریزی زبان، امریکی تاریخ اور طرز حکومت کے اصولوں سے واقف ہونا پڑتا ہے، دس سال تک امریکہ میں مقیم ہونا پڑتا ہے اور یہ حلف لینا پڑتا ہے، کہ وہ گزشتہ دس سال سے کسی ایسی تنظیم سے منسلک نہیں ہے جس کا مقصد امریکی حکومت کا تختہ الٹنا ہے۔

(۱۰) تقسیم اختیارات:

تقسیم اختیارات کا اصول مائیکو کا وضع کردہ ہے، اس نے لکھا ہے، اگر مقننہ اور عاملہ کے اختیارات ایک ہی شخص یا ججوں کے ایک طبقہ میں مرکوز ہو جائیں تو کوئی آزادی باقی نہیں رہ سکتی، اس نے آگے لکھا ہے اگر عدالتی اختیارات عاملہ اور مقننہ سے الگ نہیں کئے جاتے تو آزادی بالکل ختم ہو جائے گی۔ (۱)

مشہور امریکی آئین ساز میڈیسن نے کہا تھا ”عاملہ مقننہ اور عدلیہ کے سب ہی اختیارات

ایک ہاتھوں میں مرکوز کرنا ظلم و نا انصافی کے مترادف ہے، چاہے وہ ایک شخص ہو، کچھ لوگ ہوں یا زیادہ، دراصل خود اقتدار پر قابض ہو گیا ہو یا منتخب ہو۔ (۱)

پروفیسر اوگ کے مطابق ”امریکی حکومت میں چاہے وہ قومی ہو، ریاستی ہو یا مقامی، کوئی خصوصیت اس قدر اہم نہیں ہے جس قدر تقسیم اختیارات کے ساتھ پہلے سے دیا گیا نگرانی اور توازن کا اصول ہے۔ (۲)

فائزر لکھتا ہے:

”امریکی آئین قصداً اور کوشش کر کے تقسیم اختیارات کے اصول پر بنایا گیا ہے، آج یہ آئین، اس اصول پر چلنے والا دنیا کا سب سے اہم مسودہ ہے۔ (۳)

(۱۱) نگرانی اور توازن کے اصول

چونکہ حکومت کے تینوں اجزاء کا ایک دوسرے سے بے تعلق ہونا ممکن نہ تھا، اس لیے نگرانی اور توازن کے اصول کو اپنایا گیا، میڈیسن نے ثابت کیا تھا کہ جب تک یہ تینوں اجزاء ایک دوسرے سے اس طرح منسلک نہ ہوں گے کہ ہر ایک دوسرے پر نگراں ہو، تب تک آزاد حکومت قائم نہ ہو سکے گی، اسی لیے تقسیم اختیارات کے ساتھ نگرانی اور توازن کا اصول بھی اپنایا گیا ہے۔

گوئل کے مطابق ”آئین کو احتیاط سے مرتب کرنے کے بعد نگرانی اور توازن کے اصول کو شامل کیا گیا ہے، تاکہ حکومت کی کوئی شاخ پاگل پن کا مظاہرہ نہ کر بیٹھے۔ (۴)

(۱) دی گورنمنٹ آف یونائیٹڈ اسٹیٹ: ص ۵۸ / ۱۹۴ء (۲) ایزیٹیلز آف امریکن گورنمنٹ: ص ۳۸

(۳) تھیوری اینڈ پریکٹس آف مازرن گورنمنٹ: ص ۱۹۹ / ۱۹۵۶ء

(۴) دی یونائیٹڈ اسٹیٹس، پولیٹیکل سسٹم: ص ۱۶ / ۱۹۶۰ء

(۱۲) عدلیہ کی برتری:

وفاقی حکومتوں میں باختیار عدلیہ کی بڑی ضرورت اور اہمیت ہے، امریکی آئین نے عدلیہ کو بہت باختیار بنایا ہے، امریکی آئین کی دفعہ ۳/۴ میں اس کے اختیارات و فرائض پوری طرح واضح کئے گئے ہیں، ۱۸۰۱ء کے مشہور مقدمہ ماربری بنام میڈلسن میں چیف جسٹس مارشل نے فیصلہ میں لکھا تھا کہ ”آئین ملک کا سب سے اعلیٰ قانون ہے، کانگریس اور ریاستی مجالس قانون ساز کا پاس کردہ کوئی قانون اگر آئین کے خلاف ہے تو اسے غیر آئینی سمجھا جائے گا۔“ اس اصول کو عدالتی تبصرہ (Judicial Review) کہا جاتا ہے، اس اصول کے تحت سپریم کورٹ نے بہت سے قوانین کو غیر آئینی قرار دیا ہے، اس طرح تمام ملک پر عدلیہ کی بالادستی قائم ہے۔

(۱۳) حکومت کے محدود اختیارات:

امریکی آئین سازوں نے برطانوی شہنشاہ جارج سوم کی مطلق العنان حکومت کے ہاتھوں بہت تکالیف اٹھائی تھیں، اور اس کے خلاف انہیں بغاوت کرنی پڑی تھی، اس لیے انہوں نے اپنے آئین میں جان لاک اور مائیسکیو کے اصولوں سے متاثر ہو کر حکومت کے اختیارات کو محدود کرنے کی کوشش کی، اس لیے اقتدار اعلیٰ عوام کو سونپا گیا، تقسیم اختیارات اور نگرانی و توازن کے اصول کو اپنایا گیا، آئین میں دستاویز حقوق شامل کی گئی، تاکہ حکومت عوام کے حقوق کا احترام کرے اور اس میں بے جا مداخلت نہ کرے، تمام اختیارات عوام کے نمائندوں کو سونپے گئے، مسلم افواج پر شہری کنٹرول قائم کیا گیا، تاکہ فوجی آمریت قائم نہ ہو سکے، آئین میں ترمیم کا طریقہ مشکل رکھا گیا، تاکہ آئین چند مفاد پرستوں کے ہاتھ کھلوانا نہ بن جائے، اور اس میں اسی وقت ترمیم ہو سکے، جب کہ عوامی نمائندوں کی بڑی اکثریت اس کے حق میں ہو۔

(۱۴) بہت سی قابل ذکر باتوں کی کمی:

آئین میں بہت سی قابل ذکر باتوں کا تذکرہ نہیں ہے، جیسے ایوان نمائندگان کے اسپیکر کے اختیارات، دونوں ایوانوں میں تعطل کے خاتمہ کا طریقہ، وفاقی افسروں کو ہٹائے جانے کا طریقہ وغیرہ اسی طرح کارپوریشن، بینک، تعلیم، سیاسی جماعتیں، عوامی خدمات، زراعت، محنت اور صنعت وغیرہ اہم معاملات پر آئین کوئی روشنی نہیں ڈالتا، لیکن بقول پروفیسر منرد، ”خوشی کی بات یہ ہے کہ کانگریس کو عطا کردہ اختیارات اتنے وسیع الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں کہ وہ زیادہ تر چھوڑے ہوئے معاملات کو قانون کے ذریعہ ہی طے کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ (۱)

امریکی وفاق میں شامل ریاستوں کے نام

۱۷۷۶ء میں جب امریکی وفاق کی تشکیل ہوئی تو اس وقت اس میں صرف تیرہ ریاستیں، ورجینا، میساچیوسٹس، ڈیلاویئر، میری لینڈ، جزیرہ رھوڈ، نیوجرسی، کنکٹکٹ، نیویارک، شمالی کیرولینا، تیراسکا، پنسلوانیا، جارجیا، اور ورمونٹ، شامل ہوئی تھیں، اب ان کی تعداد پچاس ہے، ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱	الاباما	۲	ایری زونا
۳	ارکنساس	۴	الاسکا
۵	کیلی فورنیا	۶	کنکٹکٹ
۷	کولوریڈو	۸	ڈیلاویئر
۹	فلوریڈا	۱۰	جارجیا
۱۱	ہوائی	۱۲	انڈیانا
۱۳	آیوا	۱۴	ایلیٹوئس
۱۵	ایداہو	۱۶	کنساس
۱۷	کنٹیکٹی	۱۸	لوئسینا
۱۹	میساچیوسٹس	۲۰	میری لینڈ
۲۱	مسوری	۲۲	مسسی
۲۳	میشیکن	۲۴	میسوٹا
۲۵	مونٹانا	۲۶	مین

۲۷	نیوہیمشائر	۲۸	نیراسکا
۲۹	شمالی کیرولینا	۳۰	نیویارک
۳۱	نیوجرسی	۳۲	شمالی ڈکوتا
۳۳	نوادا	۳۴	نیومیکسکو
۳۵	اوکلاہاما	۳۶	اوہیو
۳۷	اوریگن	۳۸	پنسلوانیا
۳۹	جزیرہ رہوڈ	۴۰	جنوبی ڈکوتا
۴۱	جنوبی کیرولینا	۴۲	ٹینیسی
۴۳	ٹیکساس	۴۴	پونٹاہ
۴۵	ورماؤنٹ	۴۶	ورجینا
۴۷	وسکونسن	۴۸	مغربی ورجینا
۴۹	واشنگٹن	۵۰	ویومنگ

فہرست صدور امریکہ

1797-1800	جان آدم	۲	1789-1797	جارج واشنگٹن	۱
1809-1817	جیمس میڈیسن	۴	1800-1809	تھامس جفرسن	۳
1825-1829	جان کیوانڈمز	۶	1817-1825	جیمس مزو	۵
1837-1840	مارٹن وان برن	۸	1829-1837	اینڈریو جیکسن	۷
1841-1845	جان ٹانکر	۱۰	1840-1841	ولیم ہنری ہیریسن	۹
1849-1850	رچاری ٹیلر	۱۲	1845-1849	جیمس کے پوک	۱۱
1853-1857	فرینکلن پیس	۱۴	1850-1853	ملرڈل	۱۳
1861-1865	ابراہم لنکن	۱۶	1857-1861	جیمس بکائن	۱۵
1869-1877	بے تھمن ٹرانٹ	۱۸	1865-1869	اینڈریو جانسن	۱۷
1881	جیمس گارفیلڈ	۲۰	1877-1880	رتھر فورز بی بیس	۱۹
1885-1889	کلیولینڈ	۲۲	1881-1884	چیز اے آر تھر	۲۱
1892-1896	کلیولینڈ	۲۴	1889-1892	بنجامن ہیریسن	۲۳
1900-1909	تھیوڈر روز ویلٹ	۲۶	1896-1900	ولیم میک کنلی	۲۵
1913-1921	وڈرو ولسن	۲۸	1909-1913	ولیم ہاورڈ ٹافٹ	۲۷
1923-1928	کیلون کوولج	۳۰	1921-1923	جی وارن ہارڈنگ	۲۹
1932-1944	فرینکلن ڈی روز ویلٹ	۳۲	1928-1932	ہیریٹ ہور	۳۱

۳۳	ہیری ٹرومین 1944-1952	۳۴	آئزن آدر 1952-1953
۳۵	جان، ایف، کینیڈی 1960-1963	۳۶	لنڈن بی جانس 1963-1968
۳۷	رچرڈ ایم نکسن 1968-1974	۳۸	جیرالڈ فورڈ 1974-1977
۳۹	جی کارٹر 1977	۴۰	جی کارٹر 1977-1981
۴۱	رونالڈ ریگن 1981-1989	۴۲	جارج ایچ ڈبلیو بوش 1989-1993
۴۳	بل کلنٹن 1993-1997	۴۴	جارج ڈبلیو بوش 1997

سویت یونین کا آئین، پس منظر اور خصوصیات

سویت یونین اب افسانہ ماضی بن چکا ہے، مگر روس تو موجود ہے، جو اس پورے سیاسی، معاشی اور آئینی نظام کا منبع تھا، دنیا میں اشتراکیت باقی ہے، جو سوویت یونین کے لیے نقطہ اتحاد ثابت ہوئی تھی، علاوہ ازیں اس نظام نے تاریخ کے ایک طویل عرصہ پر حکمرانی کی ہے، اور دنیا کی عظیم ترقوت کی حیثیت سے اپنی یاد چھوڑی ہے، ان وجوہات کے پیش نظر سویت یونین کے آئین اور اس کے تاریخی پس منظر پر نگاہ ڈال لینا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

مختصر تاریخ:

سوویت یونین بہ لحاظ رقبہ (اپنے دور میں) دنیا کا سب سے بڑا ملک تھا، اس کا رقبہ ۲ کروڑ ۲۴ لاکھ مربع کلومیٹر تھا، مشرق سے مغرب تک اس کا انتہائی فاصلہ نو ہزار کلومیٹر سے زیادہ اور شمال سے جنوب تک ساڑھے چار ہزار (۴۵۰۰) کلومیٹر سے بھی زیادہ تھا، یہ بلحاظ رقبہ امریکہ سے ڈھائی گنا، ہندوستان سے سات (۷) گنا، جاپان سے ساٹھ (۶۰) گنا، اور برطانیہ سے نوے (۹۰) گنا بڑا تھا، مگر اس کا زیادہ تر حصہ برف پوش اور آبادی و زراعت کے لیے بیکار تھا، اس کی سرحدیں بارہ (۱۲) ممالک سے ملتی تھیں، ناروے، فن لینڈ، پولینڈ، زیکوسلاویہ، ہنگری، رومانیہ، ترکی، ایران، افغانستان، چین، منگولیا اور شمالی کوریا اس کے پڑوسی تھے۔

سویت یونین کا دار السلطنت ماسکو تھا، سوویت یونین کا شمار دنیا کے انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں کیا جاتا تھا، امریکہ اور روس ہی اس وقت دنیا کی دو بڑی طاقتیں تھیں۔

سوویت یونین کی کل آبادی تقریباً ۲۶ کروڑ تھی، یہاں پر مختلف قومیں، نسلیں، اور مذاہب

مختلف تہذیب و تمدن اور زبانیں پائی جاتی تھیں، ۱۲۱ اقوامیں تھیں، جو سوویت آبادی کا پچپن (۵۵) فیصدی ہیں، باقی روسی النسل تھیں، دوسری بڑی قومیں ازبک، تاتار، یوکرینیئن وغیرہ ہیں، کچھ قومیتوں کی آبادی تو ایک ہزار یا اس سے بھی کم تھی، بہت سی زبانیں بولی جاتی تھیں۔

روس میں تیرہویں صدی تک چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں، چودھویں صدی میں تیمور لنگ نے جنوبی روس کو فتح کیا، منگول اور تاتاری اقوام میں برسوں تک جنگ چلتی رہی، الیان ثالث (۱۵۰۵-۱۴۶۲) کے دور میں مضبوط مرکز قائم ہوا، اس کے وارثوں نے بھی یہ سلسلہ جاری رکھا، اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں روس کے زار شہنشاہوں نے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو ختم کر کے تمام وسط ایشیا کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا، ان کی اس سامراجی پالیسی کی بدولت ہی روس دنیا کا سب سے بڑا ملک بن گیا۔

زار شہنشاہ انتہائی مطلق العنان اور جابر و ظالم تھے، غیر عیسائیوں خصوصاً مسلمانوں کے خلاف ان میں بے پناہ تعصب تھا، عوام ظلم کی چکی میں پس رہے تھے، ان کی مالی حالت بہت خراب تھی۔

انیسویں صدی کے وسط سے ہی روس میں انقلابی اثرات نمایاں ہونے لگے تھے، سینکڑوں بار کسانوں نے بغاوتیں کیں، لیکن ہر بار زار شاہی نے ان کو سختی سے کچل دیا۔

۱۹۰۴-۵ء میں جاپان سے شکست کھانے کے بعد روس میں دستوری حکومت کا مطالبہ کیا جانے لگا اکتوبر ۱۹۰۵ء میں ایک شاہی فرمان کے تحت شہریوں کے کچھ حقوق تسلیم کئے گئے اور دو ما (پارلیمنٹ) کے طریقہ انتخابات میں تبدیلیاں کی گئیں۔

۱۹۰۵ء کی دستوری تبدیلیوں نے زار کے قانونی اختیارات پر کچھ حد تک پابندی لگا دی، لیکن اس کے حقیقی اختیارات وہی رہے، ۱۹۰۵ء کے اعلان کے بعد منتخب دو ما میں آزاد خیال اور ترقی پسند ممبروں کی اکثریت ہو گئی، مگر چند ہفتہ بعد ہی اسے تحلیل کر دیا گیا، دوبارہ انتخابات ہوئے مگر جلد ہی اسے بھی تحلیل کر دیا گیا، ۱۹۰۶ء میں ایک قانون جاری کیا گیا جس کے تحت حق رائے

وہی کو محدود کر دیا گیا، اس کے علاوہ سرکار کو کچھ ایسے اختیارات بھی دیئے گئے، جن کے تحت وہ دوما پر پورا کنٹرول کر سکتی تھی، اسی قانون کے تحت تیسری اور چوتھی دوما منتخب ہوئی مگر وہ عوام کی حقیقی نمائندہ نہ تھی، اس میں اکثریت جاگیرداروں اور پادریوں کی تھی، چرچ پر شہنشاہ کا کنٹرول تھا، اس لیے پادری زار شاہی کو مضبوط بنانے کے لیے اس کے حق میں پروپیگنڈے کرتے تھے، اور شاہی احکام پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہتے تھے، بادشاہ اللہ کا سایہ ہے، بادشاہ کے احکام کی پابندی خدا کے احکام کی پابندی ہے، وغیرہ پر یقین کرا کے عوام کو زار کا غلام بنا دیا گیا تھا۔

زار شاہی تمام قومیتوں اور نسلوں، تہذیب و تمدن اور زبانوں کے استحصال کی پالیسی پر گامزن تھی، روس کو بجا طور پر قومیتوں کا قید خانہ کہا جاتا تھا، مزدوروں اور کسانوں کی حالت قابل رحم تھی، سیاسی اور مذہبی آزادی کا نام و نشان نہ تھا۔

پہلی جنگ عظیم میں روسی فوجوں کو شکست اور روسی عوام کو زبردست اقتصادی اور غذائی مسائل کا سامنا کرنا پڑا، جنگی بھوک عوام نے زار کو کولس ثانی کے خلاف زبردست مظاہرے کئے، یہ مظاہرے بغاوت کی صورت اختیار کرتے چلے گئے، فوج میں بھی بغاوت کے آثار ظاہر ہونے لگے، مجبوراً دوما نے ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء کو شہزادہ لود (LUOV) کی رہنمائی میں عارضی حکومت قائم کی، زار کو برطرف کر دیا گیا، اور اس کو اس کے خاندان سمیت گرفتار کر لیا گیا۔

لینن اور ٹراٹسکی کی رہنمائی میں بالشویکوں (کیونسٹوں) نے جنگ بند کرنے، امن قائم کرنے اور جنگی بھوک عوام کے لیے غذا کا انتظام کرنے کا نعرہ لگایا، مزدوروں نے سدھارنے اور زمینداروں و سرمایہ داروں کا خاتمہ کرنے کا نعرہ لگایا، مزدوروں نے اپنی تنظیمیں قائم کر لیں، جن کو سوویت کہا جاتا تھا، انہوں نے زبردستی فیکٹریوں اور کارخانوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا، فوجی بھی جنگ سے تنگ آ چکے تھے، اس لیے انہوں نے بھی لینن کا ساتھ دیا، ۶ نومبر ۱۹۱۷ء کی شب میں (روس کے پرانے کلنڈر کے حساب سے) ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو انقلاب شروع ہو گیا، عارضی حکومت کے ممبران کو گرفتار کر لیا گیا، زار کے خاندان، زمینداروں و سرمایہ داروں کا قتل عام کر دیا گیا، ہر اس

آدمی کے لیے پیغام اجل آگیا جو اشتراکیت کا مخالف تھا، یہ انقلاب لینن کی رہنمائی میں ”انقلاب اکتوبر“ یا انگریزی کلنڈر کے حساب سے ”انقلاب نومبر“ کہلاتا ہے۔

روس میں نئی دستوری حکومت کا آغاز ۱۹۱۸ء سے ہوا، اس کے بعد دوسرا دستور ۱۹۲۴ء میں تیار ہوا، تیسرا دستور ۱۹۳۶ء میں اسٹالن کی رہنمائی میں نافذ ہوا، اس لیے اسے اسٹالن آئین کہتے ہیں، ۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء سے سوویت یونین میں بریٹریف کی رہنمائی اور ہدایت میں چوتھا آئین نافذ ہوا۔

اس آئین کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

(۱) تحریری آئین

سوویت یونین کا آئین تحریری ہے، اس میں (۲۱) آرٹیکل باب اور ایک سو چوہتر (۱۷۴) دفعات ہیں، یہ آئین نہ تو ہندوستانی آئین کی طرح طویل ہے اور نہ امریکی آئین کی طرح مختصر۔

(۲) عوامی اشتراکی ریاست

آئین کی دفعہ ۱ اعلان کرتی ہے کہ سوویت، اشتراکی جمہوری وفاق تمام عوام کی اشتراکی ریاست ہے، دفعہ ۲ کے مطابق تمام اختیارات کا سرچشمہ عوام ہیں، دفعہ ۹ کے مطابق سوویت سماج کے سیاسی نظام کا اہم مقصد اشتراکی جمہوریت کا فروغ ہے، اس کے حصول کے لیے مزدور طبقہ کو سماج اور ریاستی انتظامیہ میں زیادہ سے زیادہ ذخیل کیا جائے گا، عوامی تنظیموں کی سرگرمیوں کو ترقی دی جائے گی، اور رائے عامہ کا لحاظ کیا جائے گا۔

(۳) جمہوری مرکزیت

آئین کی دفعہ ۳ کے مطابق سوویت ریاست جمہوری مرکزیت کے اصول پر منظم کی جائے گی، جمہوری مرکزیت کا مطلب یہ ہے کہ جمہوریت اور مرکزیت کو ایک ساتھ قائم کیا جائے، جماعت میں ایک طرف جمہوریت ضروری ہے تو دوسری طرف اتحاد قائم رکھنے کے لیے، نظم و ضبط کی برقراری اور فیصلوں کے جلد نفاذ کے لیے مرکزیت ضروری ہے، سوویت یونین میں جمہوری مرکزیت سے یہ مراد لی جاتی ہے کہ مختلف خیالات کو پوری آزادی سے ظاہر کیا جائے، لیکن اس کے بعد اکثریت کے فیصلوں کو تہہ دل سے مانا جائے، اور انہیں نافذ کیا جائے، ان کے نفاذ میں مرکزیت کو برقرار رکھا جائے۔

(۴) غیر لچک دار آئین

سوویت یونین کا آئین برطانوی آئین کی طرح لچک دار نہیں ہے، اس میں ترمیم کا طریقہ آئین کی دفعہ ۱۷۱ میں تحریر ہے، اس کے مطابق آئین میں ترمیم اسی وقت ہو سکے گی جب سپریم سوویت کے دونوں ایوانوں کے کل ممبروں کی تعداد کی ۲/۳ اکثریت ترمیم کی تجویز منظور کر لے۔

(۵) پارلیمانی جمہوریت

آئین کی دفعہ ۱۰۸ نے واضح کیا ہے کہ سپریم سوویت (پارلمان) سوویت یونین کے ریاستی اقتدار کا سب سے بڑا ادارہ ہے، اور یہ ان تمام معاملات پر قانون سازی کی مجاز ہے، جو موجودہ آئین کے مطابق وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں شامل ہیں، دشمنی نے لکھا ہے:

”سوویت ریاست ایک نئی ڈھنگ کی جمہوری ریاست ہے، اس کی جمہوریت اعلیٰ درجہ کی ہے، ہمارے ملک میں تمام اختیارات مزدوروں کے ہاتھ میں ہیں، اور حقیقت میں وہی ملک کا

(۶) عوامی رائے شماری اور واپسی کا طریقہ

آئین کی دفعہ ۱۱۴ کے مطابق سپریم سوویت کے فیصلہ پر پریسڈیم اپنی طرف سے یا کسی وفاقی جمہوریہ کے مطالبہ پر کسی بھی مسودہ قانون کو عوامی بحث و مباحثہ اور رائے شماری کے لیے پیش کر سکتی ہے، اسی طرح دفعہ ۱۰۷ کے مطابق کسی بھی حلقہ انتخاب کے رائے دہندگان اپنے نمائندے کی کارکردگی ٹھیک نہ ہونے پر اپنی اکثریت کے فیصلے سے اسے اپنی نمائندگی سے محروم کر سکتے ہیں، اور اسے واپس بلا سکتے ہیں۔

(۷) وفاقی نظام

آئین کی دفعہ ۷۷ میں کہا گیا ہے کہ سوویت یونین ایک اشتراکی، جمہوری، کثیر القومی وفاق ہے، جسے مساوی سوویت اشتراکی جمہوریاؤں نے رضا کارانہ طور پر بنایا ہے، آئین نے مرکز اور ریاستوں کے اختیارات کا تعین کیا ہے، دفعہ ۷۶ کے مطابق وفاقی جمہوریاؤں کو اپنا آئین الگ بنانے کا بھی اختیار ہے، لیکن ان کا آئین سوویت یونین کے آئین کے مطابق ہی ہونا چاہئے، اختلاف کی صورت میں مرکزی آئین قوانین ہی قابل قبول ہوں گے، دفعہ ۷۲ کے مطابق ہر وفاقی جمہوریہ کو سوویت یونین سے الگ ہونے کا بھی اختیار حاصل ہے، ان کی حدود میں تبدیلی بھی ان کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتی، ان کی اپنی قومی زبان، جھنڈا اور نشان ہوتا ہے، یہ غیر مماثلک سے تعلقات قائم کر سکتی ہیں اور معاہدات کر سکتی ہیں۔

(۸) منصوبہ بند معیشت

آئین کی دفعہ ۱۶ میں کہا گیا ہے ”سماجی اور معاشی ترقی کے لیے معیشت کو منصوبہ بندی کے ذریعہ منظم کیا جاتا ہے، اس مقصد کے لیے بنیادی انتظامی وحدتوں سے لے کر اعلیٰ سطح تک منصوبہ بندی کمیشن ہیں، جو اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے علاقے کی ترقی کے لیے منصوبہ بندی کرتے ہیں، ان کی تصدیق اپنے سے بڑی وحدت سے کرائی جاتی ہے، پورے ملک کے لیے بھی ایک منصوبہ بندی کمیشن ہے، جو پورے ملک کے لیے معاشی منصوبہ بندی کرتا ہے۔“

اس میں شک نہیں کہ سوویت یونین نے اس منصوبہ بندی کے ذریعہ حیرت انگیز ترقی کی اور تھوڑے عرصے میں دنیا کا اول درجہ کا ترقی یافتہ ملک بن گیا۔

(۹) معاشی نظام کا تعین

دفعہ ۱۸ میں کہا گیا ہے کہ سوویت یونین کے معاشی نظام کی بنیاد، ذرائع پیداوار اور ملکی دولت پر اشتراک کی ملکیت ہے، ہر اس چیز پر جو عوام سے متعلق ہے، سماجی کنٹرول قائم کیا گیا ہے، سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کا مکمل خاتمہ اور پیداوار کے ذرائع پر شخصی کنٹرول بالکل ختم کر دیا گیا ہے۔

(۱۰) نجی جائیداد کا حق

اگرچہ آئین نے ہر چیز پر سے شخصی اختیار کو ختم کر کے سماجی اور اشتراک کی اختیار قائم کیا ہے، مگر نجی جائیداد کی بالکل نفی نہیں کی ہے، دفعہ ۱۳ کے مطابق سوویت شہری اپنی محنت سے حاصل کی ہوئی اشیاء کو نجی جائیداد کے طور پر رکھ سکتے ہیں، روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء۔ مکان، بچت، مرغی فارم، گھر میں قائم باغیچہ وغیرہ اسی زمرے میں آتے ہیں، انہیں وراثتاً منتقل بھی کیا جاسکتا ہے، مگر شرط یہی ہے کہ تمام اشیاء اپنی محنت سے حاصل کی گئی ہوں، دوسروں کا استحصال کر کے نہیں۔

(۱۱) اشتراکی جمہوریت

آئین کی دفعہ ۹ میں کہا گیا ہے کہ سوویت سماج کے سیاسی نظام کا اہم مقصد اشتراکی جمہوریت کا فروغ ہے، لیکن یہ جمہوریت، مغرب کی معروف جمہوریت سے قطعی مختلف ہے، اس میں مکمل آزادی فکر و ضمیر نہیں دی جاتی، اس جمہوریت کا مقصد صرف اشتراکیت کی ترقی و بقاء ہے، اس لیے مغربی مفکرین اسے جمہوریت نہیں مانتے بلکہ بدترین قسم کی آمریت قرار دیتے ہیں۔

(۱۲) جنگ کے پروپیگنڈے پر پابندی

آئین کی دفعہ ۲۸/ سوویت یونین میں جنگ کے پروپیگنڈے کو ممنوع قرار دیتی ہے، امن کے قیام اور اس کی بقاء کے لیے ضروری ہے کہ، جنگ کا بخار نہ پھیلا یا جائے، سوویت یونین سے قبل صرف جاپانی آئین نے ہی ترک جنگ کا اعلان کیا تھا۔

(۱۳) نظریاتی تعلق پر زور

سوویت آئین نظریہ کی بنیاد پر برادرانہ تعلقات کی حمایت کرتا ہے، دفعہ ۳۰ میں کہا گیا ہے کہ سوویت یونین اشتراکی نظام اور اشتراکی فرقے کا ایک جزو ہونے کی حیثیت سے دوسرے اشتراکی ممالک سے عالمی اشتراکیت کے اصولوں کی بنیاد پر دوستانہ تعلقات، تعاون، اور برادرانہ روابط کو ترقی دے گا، اور مضبوط بنائے گا۔

(۱۴) سوویت نظام

سوویت یونین کے نظام حکومت کی ایک اہم خصوصیت اس کا سوویت نظام ہے، سوویت لفظ کا مطلب ہے ”مزدوروں کی منتخب کونسل“ سوویتوں کا روسی انقلاب میں خاص حصہ ہے، اس لیے انہیں

سویت یونین میں اہم مقام حاصل ہوا، آئین نے مہولی سے مہولی انتظامی وحدت سے لے کر اعلیٰ سطح تک سویتیں قائم کی ہیں۔

(۱۵) شہریوں کے بنیادی حقوق

سویت آئین نے چوں کہ ذرائع پیداوار پر سے شخصی اختیارات بالکلیہ سلب کر لئے ہیں، اور کوئی سوویت شہری اپنی مرضی سے کوئی پیداواری کام کرنے کا مجاز نہیں ہے، اس لیے دوسری طرف اس نے لوگوں کو بے روزگاری کے عذاب سے بچانے کے لیے کچھ خاص بنیادی حقوق دیئے ہیں، جن کی حیثیت محض اس سے زیادہ نہیں جو گھر کا سرپرست اپنے کاروبار کے نظم و ضبط کے لیے اپنے بچوں کو دیتا ہے، بعض کمیونزم زدہ مبصرین نے بڑی تحسین کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے، لیکن غور کیجئے تو اس میں تحسین و ستائش کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

مثلاً روزگار پانے کا حق، آرام اور چھٹی پانے کا حق، حفظان صحت کا حق، سماجی حفاظت کا حق، رہائشی مکان پانے کا حق، حصول علم کا حق، تہذیبی ورثے کے استعمال کا حق، آزادی تحریر و تقریر، آزادی ضمیر، علوم و فنون کو ترقی دینے کا حق، حکومت کے انتظامی امور میں حصہ لینے کا حق، شخصی آزادی، گھروں اور خط و کتابت کو محفوظ رکھنے کا حق وغیرہ۔

سویت حقوق دیکھنے میں جس قدر خوشنما معلوم ہوتے ہیں، حقیقت میں ویسے نہیں ہیں، مغربی مفکرین کے خیال میں یہ حقوق عملی سے زیادہ کاغذی ہیں، کیوں کہ آئین میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ان حقوق کا استعمال اشتراکی نظام کو مضبوط بنانے اور اس کے اصول و ضوابط کو پھیلانے کے لیے ہی کیا جاسکتا ہے، اگر کسی حق کے استعمال سے اشتراکی نظام پر چوٹ پڑتی ہو تو یہ حق فوراً سلب کر لیا جائے گا، ان حقوق کا فائدہ اور سہولیات صرف کیونسٹ اٹھا سکتے ہیں، آزادی تحریر و تقریر کا استعمال صرف اشتراکیت کا پروپیگنڈہ کرنے اور اس کے گیت گانے کے لیے تو کیا جاسکتا ہے، اس کی مخالفت کے لیے نہیں..... آزادی تقریر و تحریر یہاں بے معنی ہو جاتی ہے، کیوں کہ ہر آدمی

کیونکہ ہم کو اس کے اصولوں سے متفق نہیں ہو سکتا، اس صورت میں اسے اپنے خیالات کے اظہار کی پوری آزادی ہونی چاہئے، لیکن سوویت یونین میں آئینی طور پر سخت زبان بندی ہے، اشتراکی نظام کے خلاف کوئی بات کرنا سخت جرم سمجھا جاتا ہے، اور اس کا جواب دلائل کے بجائے سخت سزاؤں سے دیا جاتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اشتراکی نظام اتنا کمزور ہے کہ وہ تنقید برداشت نہیں کر سکتا، کوئی بھی شخص دلائل و شواہد سے اس کا تار و پود بکھیر سکتا ہے، اس کے پاس ان دلائل کا کوئی جواب نہیں ہے، اس لیے یہ طاقت کے استعمال سے مخالفین کو خاموش کر دینا چاہتا ہے۔

☆ اسی طرح دستور نے مذہبی آزادی کا اعلان کیا ہے، لیکن مذہب کی تبلیغ پر خاصی قدغن ہے، اس کے ساتھ ساتھ مذہب مخالف پروپیگنڈے کی نہ صرف اجازت ہے، بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

☆ اسی طرح شخصی آزادی اور گھروں کی رازداری کا احترام بھی تب تک ہی کیا جاتا تھا، جب تک اشتراکیت کو خطرہ لاحق نہ ہو۔

☆ اسی طرح ظاہری طور پر سوویت روس میں پارلیمانی طرز نظام رائج کیا گیا تھا، لیکن سپریم سوویت کا اجلاس سال میں پندرہ بیس روز چلتا تھا، روس جیسے وسیع اور اشتراکی ملک میں جہاں بہت زیادہ قوانین کی ضرورت ہوتی تھی پندرہ بیس روز میں کس طرح قانون سازی کی جاسکتی تھی، ۱۹۳۷ء میں نافذ سوویت روس کے چوتھے آئین کو سپریم سوویت نے صرف تین روز کے مباحثہ کے بعد ہی پاس کر دیا۔

☆ سوویت روس میں انتخابات بھی ایک فریب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے، یہ صحیح ہے کہ ہر سیاسی ادارے کے لیے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر انتخابات ہوتے ہیں، مگر کسی جگہ کے لیے ایک ہی امیدوار ہوتا ہے، اس کو پارٹی نامزد کرتی ہے جس کی کوئی بھی مخالفت نہیں کر سکتا، اگر انتخاب دو آدمیوں کے درمیان نہ ہو تو پھر روسی زبان میں ہی اسے انتخاب کہا جاسکتا ہے، دنیا کی کوئی زبان اور کوئی شخص اسے انتخاب نہیں کہہ سکتا۔

☆ سوویت روس میں انسانوں کو مشین بنادیا گیا تھا، ان سے مشینوں کی طرح کام لیا جاتا تھا، اور ان کی فطری خواہشات و نفسیات کو مسلسل نظر انداز کیا جاتا تھا، اعلیٰ درجہ کے کاریگروں کو بہت زیادہ سہولیات حاصل ہوتی تھیں، معمولی مزدوروں کو زیادہ کام اور کم آرام نصیب ہوتا تھا، مزدوروں کے درمیان کافی امتیاز پایا جاتا تھا۔

(۱۶) کمزور عدلیہ

سوویت یونین کا آئین عدلیہ کو مکمل طور سے آزاد نہیں بناتا، سوویت یونین کی عدالت عالیہ کو سپریم سویت کے پاس کردہ کسی قانون کو غیر آئینی قرار دینے کا اختیار حاصل نہیں ہے، نہ ہی اسے آئین کی ترجمانی کرنے کا اختیار ہے۔ عدلیہ کا مقصد ہی اشتراکی اصولوں کی حفاظت اور اشتراکیت مخالفوں کو بدترین سزا دینا ہے۔

(۱۷) ایک جماعتی نظام

جمہوری ممالک میں کثیر جماعتی نظام ہوتا ہے، ایک حکمراں جماعت ہوتی ہے، اور بقیہ حزب مخالف ہوتی ہے، مگر سوویت آئین ملک میں صرف ایک ہی جماعت کو قائم رہنے کی اجازت دیتا ہے، دنیا کے دوسرے دساتیر کے برخلاف سوویت آئین میں کمیونسٹ پارٹی کو اشتراکی معاشرے کے قیام کی ہر اول سمجھا جاتا ہے، آئین نے اسے سوویت سماج کی رہنما اور اس کے سیاسی نظام کا مرکزی حصہ قرار دیا ہے، پورے ملک میں صرف ایک جماعت کی آمریت قائم کی گئی ہے، یہی پورے ملک کے سیاہ و سفید کی مالک ہے، پالیسی اور پروگرام بھی طے کرتی ہے، حکومت کا کام تو محض ان کا نفاذ ہے۔

سوئزرلینڈ کا آئین - پس منظر اور خصوصیات

سوئزرلینڈ وسطیورپ میں تقریباً ۶۵ لاکھ آبادی اور ۴۱۳۰۹ مربع کلومیٹر رقبہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے، ابتداء میں اس میں چھوٹی چھوٹی آزاد اور خود مختار ریاستیں تھیں، ۱۲۹۱ء میں تین کینیٹوں نے اپنے دفاع کے لیے ایک یونین بنائی، اس کی کامیابی کو دیکھ کر ۱۵۷۳ء تک اس میں تیرہ (۱۳) کینیٹیں شامل ہو گئے، یہ سب اپنے اندرونی معاملات میں آزاد اور خود مختار تھے، ۱۷۹۸ء میں انقلابی فرانس کی افواج نے اس پر قبضہ کر لیا، جو ۱۸۱۵ء تک قائم رہا، ۱۸۱۵ء کے بعد مذہبی اختلافات کی وجہ سے خانہ جنگی ہوتی رہی، ۱۸۴۸ء میں پارلمان نے اس کا آئین تیار کیا، جس پر ۱۸۷۴ء میں مکمل نظر ثانی کی گئی، اس وقت سوئزرلینڈ ۱۹ مکمل اور ۶ نصف کینیٹوں کا ایک وفاق ہے، اس میں چار لسانی گروپ ہیں، جرمن ۷۲ فیصد، فرانسیسی ۲۱ فیصد، اطالوی ۶ فیصد، اور رومی ایک فیصد، چاروں زبانوں کو قومی زبان کا درجہ حاصل ہے، سب سے بڑا شہر دیورخ اور دارالسلطنت برن ہے، سوئزرلینڈ کے آئین کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

(۱) یورپ کی قدیم ترین جمہوریت

سوئزرلینڈ یورپ کا سب سے قدیم جمہوری ملک ہے، جس وقت سوئزرلینڈ میں جدید جمہوری آئین نافذ ہوا، اس وقت یورپ کے سان مارینو (San Marino) اور ہنسا شہروں کو چھوڑ کر تمام ممالک میں شہنشاہیت قائم تھی، اس لیے اسے جدید جمہوریت کا گھر کہا جاتا ہے، سوئزرلینڈ میں جمہوری روایات صدیوں سے قائم ہیں، اور یہاں ویسی ہی جمہوریت قائم ہے، جس کی تشریح عظیم مفکروں نے کی ہے، برائے کے مطابق ”ان جدید جمہوریتوں میں جو سچی جمہوریتیں ہیں،

مطالعہ کے لیے سونر لینڈ کا دعویٰ اعلیٰ ترین ہے۔“

(۲) تحریری آئین

سونر لینڈ کا آئین ایک تحریری دستاویز ہے۔ اس آئین میں ۱۲۳ دفعات ہیں، آئین نکات کے علاوہ کچھ روایات اور رسومات بھی عملاً اس میں شامل ہو گئیں ہیں، جن کی باقاعدگی سے پابندی کی جاتی ہے۔

(۳) سوئس آئین نے سوویت یونین کو ایک وفاق قرار دیا

اس میں ۱۹ مکمل اور ۶ نصف کینٹین شامل ہیں، کینٹینوں کے اپنے الگ الگ آئین ہیں، مگر ان کا آئین وفاق آئین کے مطابق ہونا چاہئے، تضاد کی صورت میں وفاق آئین ہی قابل قبول ہوگا۔

(۴) آئین لچک دار نہیں

دستور میں ترمیم کے لیے دونوں ایوانوں کی اکثریت ضروری ہے، پھر اس کی تائید و حمایت کینٹینوں اور عوام کی اکثریت کی طرف سے ہونی چاہئے۔

(۵) براہ راست جمہوریت

سونر لینڈ دنیا کا واحد ملک ہے، جہاں آج بھی براہ راست جمہوریت نافذ ہے، عوامی رائے شماری، حق تحریک، اور عوامی اجلاس وغیرہ براہ راست جمہوریت کی نشانی اور اس کی حفاظت و بقاء کے لیے ہیں، آئین میں ترمیم کے لیے عوامی رائے شماری ضروری ہے، عام قوانین پر بھی اگر تیس ہزار (۳۰۰۰۰) باشندے رائے شماری کا مطالبہ کریں تو رائے شماری کرانی لازمی ہوگی اسی طرح

پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) باشندوں کو دستور میں ترمیم کرانے کے لیے تحریک کرنے کا حق حاصل ہے۔
کچھ کیلیفوں میں عوام خود ہی قانون سازی کرتے ہیں، ان کے اجلاس کو عوامی اجلاس کہا جاتا ہے،
جہاں وہ جمع ہو کر کینٹین کا کاروبار حکومت چلاتے ہیں۔

(۶) دونوں ایوانوں کے مساوی اختیارات

سوکس پارلمان کو وفاقی اسمبلی کہا جاتا ہے، اس کے دو ایوان، ریاستی کونسل اور قومی کونسل ہیں،
دونوں کی مدت کارکردگی چار سال مقرر ہے، دونوں ایوانوں کو مساوی اختیارات حاصل ہیں، جب
کہ دنیا کے اکثر ممالک میں ایوان بالا کو ایوان زیریں کے مقابلے میں کم اختیارات حاصل ہوتے
ہیں، وفاقی اسمبلی کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔

(۷) اجتماعی عاملہ

اجتماعی عاملہ سوزر لینڈ کی سب سے اہم خصوصیت ہے، آئین نے عاملہ کے اختیارات کسی
فرد واحد کے ہاتھ میں نہیں سونپے بلکہ سات اراکین کی ایک کونسل کو جسے وفاقی کونسل کہا جاتا ہے،
عطا کئے ہیں وفاقی کونسل کے ساتوں اراکین کی حیثیت برابر ہے، ساتوں کو مساوی اختیارات حاصل
ہیں، کونسل کی مدت کارکردگی چار سال مقرر ہے، اسے درمیان میں عدم اعتماد ظاہر کر کے ہٹایا نہیں
جاسکتا، اگرچہ کونسل کو وفاقی اسمبلی منتخب کرتی ہے، مگر یہ اسمبلی کے ممبر نہیں ہوتے، لیکن اس کے اجلاس
میں شریک ہو سکتے ہیں، اس طرح سوکس آئین نے پارلمانی اور صدارتی دونوں طرز ہائے حکومت کا
امتزاج کیا ہے، جارج کوڈنگ نے کہا ہے:

”اس چھوٹے سے انوکھے ملک کا وفاقی کونسل بلاشبہ لائٹانی ادارہ ہے“ (۱)

دنیا کے کسی ملک کی عاملہ اتنی غیر جانبدار اور پارٹی بندی سے آزاد نہیں ہے، اس میں دونوں
طرز کے اچھے اوصاف شامل ہیں، یہ ادارہ مستحکم بھی ہے اور مستقل بھی۔

(۸) غیر جانبداری

سوئزر لینڈ کی اہم ترین خصوصیت اس کی غیر جانبداری ہے، اس کو تمام لوگوں نے تسلیم کیا ہے، اس کی غیر جانبدارانہ پالیسی کی یہ انتہائی کامیابی ہے کہ اس نے دونوں بڑی جنگوں میں اپنے آپ کو غیر جانبدار اور محفوظ رکھا، اور اس وقت جب کہ اس کے چاروں طرف، فرانس، آسٹریا، اٹلی، اور جرمنی آگ اور خون کی ہوئی کھیل رہے تھے، اور دنیا کے تمام ممالک اس جنگ کی آگ کی لپیٹ میں تھے، سوئزر لینڈ میں اسی پالیسی کی بدولت مکمل امن و سکون تھا، ہٹلر نے بھی اس کی غیر جانبداری کو تسلیم کر لیا تھا، ۱۸۱۵ء میں وینا کانگریس نے اس کی مستقل غیر جانبداری کو تسلیم کر لیا تھا ۱۹۲۰ء میں جمعیت اقوام (LEAGUE OF NATION'S) نے بھی سوئزر لینڈ کی غیر جانبداری کو تسلیم کیا، اور جیوا ہی اس کا مرکز قرار پایا۔

سوئزر لینڈ کی اسی پالیسی کی بدولت دنیا میں اسے خاص احترام حاصل ہے، دنیا کے ان ممالک کے درمیان جو ایک دوسرے سے قطع تعلق کئے ہوتے ہیں، اکثر سوئزر لینڈ ہی ان میں رابطہ قائم کراتا ہے، سوئزر لینڈ کی امن پسندی کا یہ سب سے بڑا ثبوت ہے، کہ اس نے گزشتہ طویل عرصے سے کوئی جنگ نہیں لڑی، جان براؤن میسی کے الفاظ میں:

”سوئزر لینڈ بدامنی کے سمندر میں جزیرہ مسرت ہے“ (۱)

(۹) غیر مذہبی اور آزاد آئین

سوئزر لینڈ کا آئین انیسویں صدی کی آزاد خیالی کا مظہر ہے، اس میں مذہبی امتیاز کی مخالفت کی گئی ہے، مذہب اور حکومت کو الگ کرنے کے غیر مذہبی (سیکولر) حکومت قائم کی گئی ہے۔ وہاں مذہبی آزادی حاصل ہے، لیکن آئین کی دفعہ ۵۱ نے جیسویٹ (Jesuit) فرتے (عیسائی مذہب کا ایک فرقہ) پر پابندی لگادی ہے۔

(۱۰) عدلیہ کی حیثیت کمزور

عدلیہ کی حیثیت کمزور ہے۔

اسے وفاقی اسمبلی کے پاس کردہ کسی قانون کی دستوریت جانچنے کا اختیار حاصل نہیں ہے، نہ ہی یہ دستور کی محافظ ہے، البتہ کسی کینٹین کے قانون کو آئین کے مطابق نہ ہونے پر یہ غیر آئینی قرار دے سکتی ہے۔

(۱۱) حق شہریت اور حق رائے دہی

آئین کی دفعہ ۳۳ کے مطابق اگر کوئی غیر ملکی سوزر لینڈ کی شہریت حاصل کرنا چاہتا ہے تو پہلے اسے کمیونی اور کینٹین کا شہری بننا ہوگا، اس کے بعد اسے وفاق کی شہریت حاصل ہو جائے گی۔

سوئس وفاق

سوئزر لینڈ پہلے چند چھوٹی چھوٹی مکمل آزاد اور خود مختار ریاستوں میں منقسم تھا، ۱۲۹۱ء میں تین کینیٹوں، اری، شوز، اور انٹروالڈن نے اپنے دفاع اور خود مختاری کی حفاظت کے لیے ایک وفاق بنایا، جس کو دشمنوں کے مقابلے میں بڑی کامیابی ہوئی اس کامیابی سے متاثر ہو کر اس رشتہ اتحاد میں ۱۵۷۳ء تک تیرہ کینیٹیں شامل ہو گئے، یہ سب اپنے اندرونی معاملات میں آزاد اور خود مختار تھے، صرف مشترکہ معاملات میں ہی اتحاد عمل تھا، یہ سب جرمن لسانی گروہ کے کینیٹیں تھے، ۱۸۰۳ء کے ٹاشی قانون کے تحت اس وفاق میں فرنج اور اطالوی لسانی گروہ کے کینیٹیں بھی شامل ہو گئے، ۱۸۴۸ء میں اس وفاق کا باقاعدہ آئین تیار کیا گیا، جسے عوامی رائے شماری کے بعد نافذ کیا گیا، اور ۲۵ کینیٹوں (۱۹ مکمل اور ۶ نصف کینیٹیں) کی ایک کنفیڈریشن وجود میں آئی۔

آئین پر ۱۸۷۴ء میں مکمل نظر ثانی کی گئی، یہی آئین اب تک نافذ ہے، کنفیڈریشن میں شامل مختلف کینیٹوں کے نام اور ان کے اس اتحاد میں منسلک ہونے کی تاریخ درج ذیل ہیں:

۱	اری	۱۲۹۱ء	۲	شوز	۱۲۹۱ء
۳	انٹروالڈن	۱۲۹۱ء		(بالا دزیریں)	
۴	لوسرن	۱۳۳۲ء	۵	زیورچ	۱۳۵۱ء
۶	بژن	۱۳۵۱ء	۷	گلیرس	۱۳۳۵ء
۸	زورگ	۱۳۵۲ء	۹	فرائی برگ	۱۳۸۱ء
۱۰	سولیر	۱۳۸۱ء	۱۱	باسل (شہری اور دیہاتی)	۱۵۰۱ء
۱۲	شوف ہوزن	۱۵۰۱ء	۱۳	بیزل (دونوں روہڈ)	۱۵۱۳ء

۱۳	سینٹ گال	۱۵	مرچن	۱۸۰۳ء
۱۶	آرگو	۱۷	تھرگاڈ	۱۸۰۳ء
۱۸	تین	۱۹	واد	۱۸۰۳ء
۲۰	والے	۲۱	نیو شاتال	۱۸۱۵ء
۲۲	جینیوا			۱۸۱۵ء

(آئین کی دفعہ ۱ میں مذکور بالا نام دیئے گئے ہیں)

سوزر لینڈ کی مخصوص پارٹیاں

۱	قدامت پسند کیتھولک	۲	سوشل ڈیموکریٹس (اشتراکی جمہوری پارٹی)
۳	انقلابی پارٹی	۴	کسان پارٹی
۵	آزاد خیال	۶	آزاد پارٹی
۷	کیونسٹ پارٹی / مزدور پارٹی	۸	جمہوری اور پروٹسٹنٹ پارٹی

فرانس کا آئین۔ پس منظر اور خصوصیات

فرانس یورپ کا ہی نہیں، دنیا کا ایک عظیم ملک ہے، سامراجی لڑائیوں میں یہ اکثر برطانیہ کا حریف رہا ہے، ہندوستان میں جب یورپی اقوام کی آمد شروع ہوئی تو اس وقت بھی فرانسیسی ان میں پیش پیش تھے، اور انہوں نے پائلے پجری کے ہندوستانی علاقوں میں اپنی بستیاں بسائی تھیں، لیکن انگریزوں سے شکست کھانے کے بعد یہ ہندوستان میں اپنا علاقہ وسیع نہ کر سکے لیکن اس کے باوجود یہ دنیا کی دوسری بڑی سامراجی طاقت تھی آج بھی فرانس کا شمار دنیا کے طاقتور، دولت مند، اور ترقی یافتہ ممالک میں ہے، یہ دنیا کی پانچ بڑی طاقتوں میں ایک ہے جو ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہیں، یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن ہے، اور اسے حق تنفیخ Veto Power حاصل ہے، یہ یورپ کی سیاست میں خصوصاً اور عالمی سیاست میں عموماً اہم کردار ادا کرتا ہے، آج بھی یہ دنیا کی بڑی سامراجی طاقت ہے، سامراجی طاقت میں برطانیہ کے بعد فرانس کو ہی دوسرا مقام حاصل رہا ہے۔

علمی اعتبار سے فرانس کا پایہ ہمیشہ مضبوط رہا ہے، یہاں ان عظیم فلسفیوں اور عالموں نے جنم لیا ہے، جن کے اقوال اور نظریات نے دنیا کے بڑے حصے کو متاثر کیا ہے، مائیکسکو، والیٹر، روسو وغیرہ فلسفیوں اور مفکروں نے عالمی سیاسی تحریکوں کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے، وکٹر ہیوگو، رومارولاں، مادام کیوری، موسیو سید یو وغیرہ عظیم علماء ہوئے ہیں، سویت روس کو چھوڑ کر فرانس یورپ کا بلحاظ آبادی و رقبہ سب سے بڑا ملک ہے۔

فرانس کا آئین۔ پس منظر اور خصوصیات

فرانس یورپ کا ہی نہیں، دنیا کا ایک عظیم ملک ہے، سامراجی لڑائیوں میں یہ اکثر برطانیہ کا حریف رہا ہے، ہندوستان میں جب یورپی اقوام کی آمد شروع ہوئی تو اس وقت بھی فرانسیسی ان میں پیش پیش تھے، اور انہوں نے پانڈ پجری کے ہندوستانی علاقوں میں اپنی بستیاں بسائی تھیں، لیکن انگریزوں سے شکست کھانے کے بعد یہ ہندوستان میں اپنا علاقہ وسیع نہ کر سکے لیکن اس کے باوجود یہ دنیا کی دوسری بڑی سامراجی طاقت تھی آج بھی فرانس کا شمار دنیا کے طاقتور، دولت مند، اور ترقی یافتہ ممالک میں ہے، یہ دنیا کی پانچ بڑی طاقتوں میں ایک ہے جو ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہیں، یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن ہے، اور اسے حق تنسیخ Veto Power حاصل ہے، یہ یورپ کی سیاست میں خصوصاً اور عالمی سیاست میں عموماً اہم کردار ادا کرتا ہے، آج بھی یہ دنیا کی بڑی سامراجی طاقت ہے، سامراجی طاقت میں برطانیہ کے بعد فرانس کو ہی دوسرا مقام حاصل رہا ہے۔

علمی اعتبار سے فرانس کا پایہ ہمیشہ مضبوط رہا ہے، یہاں ان عظیم فلسفیوں اور عالموں نے جنم لیا ہے، جن کے اقوال اور نظریات نے دنیا کے بڑے حصے کو متاثر کیا ہے، مائیکسکو، والیٹر، روسو وغیرہ فلسفیوں اور مفکروں نے عالمی سیاسی تحریکوں کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے، وکٹر ہیوگو، رومارولاں، مادام کیوری، موسیو سید یو وغیرہ عظیم علماء ہوئے ہیں، سویت روس کو چھوڑ کر فرانس یورپ کا بلحاظ آبادی و رقبہ سب سے بڑا ملک ہے۔

دستوری تاریخ

انیسویں صدی تک یورپ کے دوسرے ممالک کی طرح فرانس میں بھی جاہلانہ اور مطلق العنان شہنشاہیت قائم تھی، بادشاہ مطلق العنان ہوتے تھے، ان کا حکم ہی قانون تھا، زمیندار اور جاگیردار طبقہ عوام کا خون چوس رہا تھا، عام لوگوں کی حالت بہت ہی خستہ تھی، قومی اسمبلی کا اجلاس دوسو (۲۰۰) سال سے نہیں ہوا تھا، عوام ان حالات سے بہت ہی پریشان تھے، اسی دوران امریکی جنگ آزادی اور اس کی کامیابی نے فرانسیسی عوام کو بھی خونی انقلاب کی راہ دکھائی ۱۷۸۹ء سے ملک میں خانہ جنگی اور فتنہ و فساد شروع ہو گیا، امراء و رؤساء کو تہ تیغ کر دیا گیا، بادشاہ لوئی شانزدہم اور اس کی بیگم کو بھی تختہ دار پر چڑھا دیا گیا، ۱۷۹۳ء میں باقاعدہ شہنشاہیت کا خاتمہ کر کے فرانس کو جمہوریہ بنا دیا گیا، مگر اس سے بھی عوام کی مشکلات کا خاتمہ نہیں ہوا، ۱۷۹۹ء سے نپولین نے اقتدار حاصل کرنا شروع کیا، ۱۸۰۴ء میں جمہوریت کو ختم کر کے خود شہنشاہ بن بیٹھا، اور اپنی فتوحات سے پورے یورپ کو لرزہ بر اندام کر دیا، لیکن وائرلوکی جنگ (۱۸۱۴ء) میں شکست کھانے کے بعد اس کا بھی زوال ہو گیا، ۱۸۱۵ء کے معاہدہ پیرس نے لوئی شانزدہم کے بھائی لوئی ہیزدہم کو تخت فرانس عطا کر دیا، اس کو ۱۸۳۰ء میں لوئی فلپ نے اکھاڑ پھینکا اور محدود اختیارات والی شہنشاہیت قائم کی، لیکن فردری ۱۸۴۸ء کے انقلاب نے لوئی فلپ کے اقتدار کا بھی خاتمہ کر دیا، وہ انگلینڈ بھاگ گیا اور فرانس میں دوسری بار جمہوریہ کا قیام عمل میں آیا، شیولین بوناپارٹ کا بھتیجہ لوئی نپولین اس کا صدر بنا، مگر اس نے بھی رفتہ رفتہ اپنے اختیارات میں اضافہ کر کے خود کو ۱۸۵۲ء میں شہنشاہ قرار دے دیا اگرچہ یہ بات جمہوریت کے قطعی خلاف تھی، مگر اس نے اپنی شہنشاہیت کو کچھ فتوحات اور کچھ داخلی اصلاحات کے ذریعہ اٹھارہ سال تک قائم رکھا۔

لیکن ۱۸۷۰ء میں جرمن سے شکست کھا کر قید ہو جانے پر اسے تخت سے ہاتھ دھونا پڑا، اور فرانس میں تیسری جمہوریہ کا اعلان کر دیا گیا، یہ جمہوریہ ۱۸۷۰ء سے ۱۹۴۰ء تک قائم رہی، دوسری

جنگ عظیم شروع ہو جانے پر ۱۰ جولائی ۱۹۴۰ء کو ”وٹی“ کے مقام پر قومی اسمبلی کے دونوں ایوانوں نے ایک قرارداد پاس کر کے جمہوری حکومت کے تمام اختیارات مارشل پیتال کو سونپ دیئے، ۱۱ جولائی کو مارشل پیتال نے سربراہ مملکت کی حیثیت سے آئین معطل کر دیا، اور ایک طرح کی آمریت قائم کر دی، لیکن اس کی مخالفت میں فرانس کے اندر ایک تحریک اٹھ کھڑی ہوئی۔

دوسری جنگ عظیم اس دوران زور و شور سے جاری تھی، فرانس پر ہٹلر کی نازی افواج قابض ہو چکی تھیں، ایسے وقت میں جنرل دوگال نے اپنے ملک کے وقار کو بنائے رکھا، اس نے تحریک آزادی شروع کی، ستمبر ۱۹۴۱ء میں ایک آزاد فرانسیسی قومی کمیٹی بنائی گئی، اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ملک کے لیے قانون بنائے، ستمبر ۱۹۴۳ء میں ۸۴ ممبروں پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ الجزائر میں قائم کی گئی، جون ۱۹۴۴ء میں فرانسیسی کمیٹی برائے قومی آزادی نے جمہوریہ فرانس کی عبوری حکومت بنائی، ۲۵ اگست ۱۹۴۴ء کو فرانس میں جرمن فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے، جنرل دوگال عبوری حکومت کے صدر بنے۔

جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو قومی اسمبلی کا انتخاب ہوا، اس نے نئے آئین کا مسودہ بنایا، مگر اس پر اتفاق نہ ہو سکا، نئے انتخابات کے بعد دوسرا مسودہ بنایا گیا، اور خاصے آئینی تعطل کے بعد بالآخر ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو فرانس کی چوتھی جمہوریہ وجود میں آئی۔

فرانس کی آزادی کے بعد ۱۹۴۴ء میں جنرل دوگال فرانس میں صدارتی طرز نظام رائج کرانا چاہتے تھے، مگر چوں کہ فرانسیسی عوام لوئیس مپولین کے طرز عمل سے ڈرے ہوئے تھے، اس لئے وہ صدر کو اتنے وسیع اختیارات کا حامل نہیں بنانا چاہتے تھے، اس لئے دوگال کی تجویز رد کر دی گئی، اور ملک میں دوبارہ پارلمانی نظام حکومت رائج کیا گیا، البتہ تیسری جمہوریہ کے آئین کی بہت سی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔

فرانس کی چوتھی جمہوریہ کے آئین میں چھ سو (۶۰۰) الفاظ کی ایک طویل تمہید اور ۱۰۶ ادفعات تھیں، آئین تحریر شدہ تھا، اور تیسری جمہوریہ کے آئین سے طویل اور پیچیدہ تھا، اس میں

عوام کے حقوق و فرائض کا تعین کیا گیا تھا۔

فرانس کی چوتھی جمہوریہ بھی مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہو گئی، ۱۹۵۸ء میں زبردست آئینی اور سیاسی بحران پیدا ہو گیا، اور ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہو گئی، مجبور ہو کر قومی اسمبلی نے یکم جون ۱۹۵۹ء کو جنرل دوگال کو وزیراعظم بنادیا، اور اس طرح پانچویں جمہوریہ وجود میں آ گئی، جنرل دوگال نے ایک نئے آئین کا مسودہ تیار کرایا جس پر پورے فرانس اور اس کی نوآبادیوں میں رائے شماری کرائی گئی، اسے اسی (۸۰) فیصد عوام کی حمایت حاصل ہوئی، ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء سے فرانس کی پانچویں جمہوریہ کا آئین نافذ ہوا، اس آئین میں تمہید کے علاوہ ۹۲ دفعات ہیں، اس کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

خصوصیات:

- (۱) آئین تحریری اور مختصر ہے۔
- (۲) فرانس کا نیا آئین بھی تمہید سے شروع ہوتا ہے، اس میں ۱۹۵۹ء کے اعلان کردہ انسانی حقوق کو جگہ دی گئی ہے، تمہید میں کہا گیا ہے، ”جمہوریہ فرانس اور اس کی نوآبادیوں کے عوام جو اپنی آزاد رائے سے نئے آئین کو تسلیم کر رہے ہیں، ایک قومی انجمن کی تشکیل کریں گے، یہ قومی انجمن اپنے بنانے والوں کی مساوات اور مضبوطی پر قائم ہوگی۔
- (۳) آئین کی دفعہ ۲ کے مطابق فرانس ایک ناقابل تقسیم سیکولر سوشلسٹ جمہوریہ ہے، یہاں قومی اقتدار اعلیٰ کا سرچشمہ عوام ہے، جو اپنے اقتدار کا استعمال اپنے نمائندوں اور قوانین پر رائے شماری میں اپنی رائے کا اظہار کر کے کرتے ہیں۔
- (۴) آئین لچک دار نہیں ہے، دفعہ ۸۹ کے مطابق ترمیم کی تجویز پارلمان کے دونوں ایوانوں کی مقررہ اکثریت سے پاس ہونی چاہئے اس کے بعد یہ عوامی رائے شماری کے لیے پیش کی جانی چاہئے۔

(۵) پانچویں جمہوریہ کے آئین میں صدارتی اور پارلمانی طرز ہائے نظام کی خوبیاں کبجا کی گئی ہیں، عام حالات میں اختیارات صدر اور وزیراعظم کے درمیان تقسیم کئے گئے ہیں، لیکن ہنگامی حالات میں صدر کے اختیارات بہت بڑھ جاتے ہیں، اسے تمام اختیارات استعمال کرنے کا مکمل حق حاصل ہو جاتا ہے، آئین کے مطابق وہ یہ فیصلہ کرنے کا مجاز ہے کہ کب ہنگامی حالات کا اعلان کیا جائے اور انہیں کب تک رکھا جائے؟ لیکن ساتھ ہی پارلمانی طرز کو بھی باقی رکھا گیا ہے، وزیراعظم اور کابینہ پارلمان کے سامنے جوابدہ ہیں، بروکن کے الفاظ ہیں ”یہ نہ امریکی طرز کا صدارتی آئین ہے، اور نہ برطانوی طرز کا پارلمانی آئین، یہ تو دونوں کا امتزاج ہے“

(۶) فرانس کے نئے آئین کی سب سے اہم خصوصیت اس کی مضبوط عاملہ ہے، تیسری اور چوتھی جمہوریہ کے زوال کا سبب ہی یہ تھا کہ ان کی عاملہ کمزور تھی، صدر اور وزیراعظم کی حیثیت پارلمان کے مقابلے میں بہت کم تھی، یہی چیز فرانس کے سیاسی عدم استحکام کا سبب بنی ہوئی تھی، موجودہ آئین میں اس کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اب صدر اور وزیراعظم کو پارلمان کے مقابلے میں زیادہ اختیار بنادیا گیا ہے، فرانس میں امریکہ جیسا صدارتی طرز نظام ہے، مگر فرانس کے آئین نے پارلمانی طرز کو بھی باقی رکھا ہے، فرانس میں وزراء پارلمان سے باہر کے تو ہوتے ہیں، لیکن اس کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں، اور وہ ان کو برطرف کرنے کی مجاز ہے۔

(۷) فرانس میں برطانوی طرز کی وحدانی حکومت ہے، تمام حکومت مرکز سے ہی کی جاتی ہے، فرانس کے ڈیپارٹمنٹ ہندوستان یا امریکی ریاستوں جیسے آزاد اور خود مختار نہیں ہیں، بلکہ وہ مقامی حکومت کی ایک اکائی ہیں۔

(۸) نئے آئین کی خصوصیات اس کی آئینی کونسل ہے، اس کی حیثیت کسی قدر عدالت عالیہ جیسی ہے، اگرچہ آئین نے عدالتی تھرے کے بارے میں تو نہیں کہا ہے، لیکن یہ کونسل حکومت اور پارلمان کے پاس کردہ قوانین کی دستوریت جانچتی ہے، یہ اپنا فیصلہ اس وقت ہی دیتی ہے جب اس سے کسی مسئلہ پر رائے طلب کی جاتی ہے، اس کے پاس اپنے فیصلوں کو نافذ کرنے کی طاقت بھی

نہیں ہے۔

(۹) فرانس کے نئے آئین میں عوامی اور انسانی حقوق کا بھی ذکر کیا گیا ہے، آئین کی تمہید میں بھی انہیں شامل کیا گیا ہے، لیکن قانونی نقطہ نظر سے ان حقوق کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے، اگر عاملہ یا مقننہ کسی شخص کے حقوق پر پابندی لگائے تو عدالت کو اس کے خلاف شکایت سننے کا اختیار نہیں ہے، فرانسیسی حقوق زیادہ سے زیادہ امریکی اعلان آزادی جیسے ہیں، جس کی اہمیت تو بہت ہے، لیکن اسے قانونی حیثیت حاصل نہیں ہے، اور نہ عدالتیں اسے نافذ کر سکتی ہیں۔ (۱)

(۱۰) فرانس میں قانون کی حکمرانی نہیں ہے، بلکہ اس کی جگہ انتظامی قوانین کا طریقہ رائج ہے، فرانس کا اپنا لگ ”مجموعہ قوانین“ ہے، فرانس کے جج اپنے فیصلوں کی بنیاد ”مجموعہ قوانین“ کو بناتے ہیں، فرانس میں پانچ قوانین کے مجموعے ہیں:

Penal Code	۱	مجموعہ تعزیرات
Civil Code	۲	مجموعہ قوانین دیوانی
Commer Cial Code	۳	مجموعہ قوانین تجارت
Civil Procedure Code	۴	ضابطہ دیوانی
Criminal Pro Cedure Code	۵	ضابطہ فوجداری

فرانس کا جج وزارت انصاف کا ایک افسر ہوتا ہے، اور اپنے انتخاب اور ترقی کے لیے عدلیہ کی اعلیٰ کونسل پر انحصار کرتا ہے، اس لیے وہ اس طرح آزاد ہو کر کام نہیں کر سکتا جیسے برطانیہ یا امریکہ میں کرتا ہے۔

فرانس کے عدالتی نظام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہاں ججوں کے اجتماعی فیصلے کو اہمیت دی جاتی ہے، زیادہ تر مقدمات کا فیصلہ ایک سے زائد جج ہی کرتے ہیں، فرانس میں کہا جاتا ہے ”ایک جج ایماندار جج نہیں ہوتا“

در اصل فرانس میں جج زیادہ قابل اور لائق نہیں ہوتے، کیوں کہ جج کی تنخواہ اور دیگر سہولیات بہت کم ہیں، اس لیے اعلیٰ قابلیت کے لوگ اس طرف کم آتے ہیں۔

(۱۱) فرانس کے انتظامی قوانین، تاریخی حالات کا نتیجہ ہیں، اٹھارہویں صدی میں عدالتوں اور انتظامیہ کے درمیان تنازعہ رہتا تھا، فرانس میں عدالتوں کا انتظامی معاملات میں دخل اچھا نہیں کہا جاتا تھا، اس لیے انتظامی معاملات کے لیے الگ عدالتیں قائم کی گئیں۔

امریکی اور برطانوی مصنفین فرانس کے انتظامی قوانین کی بڑی مذمت کرتے ہیں، اور انہیں جمہوریت کے خلاف بتاتے ہیں، ان کے خیال میں فرانس کے عام شہری سرکاری ملازمین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے، اور ملازمین جو چاہیں کرتے ہیں، کیوں کہ انہیں یہ ڈر نہیں رہتا کہ عام عدالتیں ان کے غلط کاموں کا احتساب کریں گی، مگر یہ صحیح نہیں کیوں کہ فرانس میں عملاً ایسا نہیں ہے، ان قوانین نے سرکاری ملازمین کے ظلم سے عوام کی اتنی اچھی حفاظت کی ہے کہ انہیں فرانس میں عوامی آزادی کے محافظ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، سرکاری ملازمین کسی شہری کا جو بھی نقصان کرتے ہیں، اسے فوراً سرکاری خزانے سے معاوضہ ادا کر دیا جاتا ہے، کیوں کہ فرانس میں یہ کہا جاتا ہے کہ اگر کسی سرکاری افسر سے اس کی سرکاری حیثیت میں کوئی نقصان ہوا ہے تو اس کا معاوضہ سرکار ہی کو دینا چاہئے، اس کے برخلاف برطانیہ وغیرہ میں اگر کسی سرکاری ملازم سے کوئی نقصان ہوتا ہے تو اس کا معاوضہ خود اسے ہی دینا پڑتا ہے، اگر وہ معاوضہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو تو اس وقت جو مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جاپانی آئین - پس منظر اور خصوصیات

جاپان ایشیا کا انتہائی ترقی یافتہ ملک ہے، جنگ عظیم دوم میں یہ ملک بڑی حد تک کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا تھا، لیکن جاپانیوں کے عزم، محنت اور جدوجہد نے آج اسے پھر دنیا کا ایک ترقی یافتہ ملک بنا دیا ہے، جاپان ایشیا کا واحد ملک ہے جو یورپ کی غلامی سے بچا رہا، اس پر جاپان کو خاص فخر ہے، جاپانی اپنے آپ کو ڈائن پون کہتے ہیں، جس کا مطلب ہے ”نکلنا ہوا سورج“ درحقیقت ایشیا میں سورج سب سے پہلے جاپان میں ہی طلوع ہوتا ہے۔

جاپان جزائر کا ملک ہے، اس میں چار بڑے جزائر کیوشی، ہونشیو، ہوکیڈو اور شیکو لو ہیں، ان کے علاوہ تقریباً تین ہزار چھوٹے چھوٹے جزائر ہیں، زیادہ تر علاقے پہاڑی ہیں، درمیان میں میدان ہیں، جاپان میں کوہ آتش فشاں بہت ہیں، اسی وجہ سے یہاں بہت زیادہ زلزلے آتے ہیں، جاپان میں علم فن کو بڑا عروج حاصل ہے، یہاں تعلیم کا اوسط صد فی صد ہے، جدید سائنس اور ٹکنالوجی میں جاپانی بہت زیادہ ماہر ہیں۔

جاپان میں آج بھی شہنشاہیت قائم ہے، یہ شہنشاہیت سینکڑوں سال سے قائم ہے، جاپان کے موجودہ شہنشاہ دنیا کی قدیم ترین شہنشاہیت کے وارث ہیں، گزشتہ ایک سو چالیس سال سے ان کا خاندان ہی جاپان کا حکمران رہا ہے، جاپانی شہنشاہ کو وہاں کے سماج میں دیوتا جیسی حیثیت حاصل ہے، جاپانیوں کے مطابق شہنشاہ جاپان سورج کا بیٹا ہوتا ہے اسی لیے جاپان میں سورج سب سے پہلے طلوع ہوتا ہے، اگرچہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے شہنشاہ کے وقار میں بہت کمی آئی ہے، لیکن اس کے باوجود آج بھی جاپانیوں کی اکثریت اسے قابل پرستش سمجھتی ہے۔

جاپان کا رقبہ تقریباً تین (۳) لاکھ ستر (۷۰) ہزار مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً ۱۰ کروڑ

ہے، دارالسلطنت نوکیو ہے، جو جاپان ہی کا نہیں دنیا کا عظیم شہر ہے، جاپانی بدھ اور شنتو مذہب کے پیرو ہیں، ان میں عیسائی اور مسلمان بھی خاصی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

دوسری جنگ عظیم سے قبل جاپان میں ۱۸۵۹ء کا مائچی قانون نافذ تھا، اس آئین کے تحت شہنشاہ جاپان ملک کا سربراہ تھا، وہ حقیقی حیثیت سے ملک کا حاکم اور شہنشاہ تھا، وہ کسی قانون کا ماتحت نہ تھا، مسلح افواج کا وہی سربراہ تھا، وہ کسی بھی معاملے میں اپنے وزراء سے مشورہ نہ کر کے مسلح افواج کے سربراہوں سے مشورہ کرتا تھا، وہ جاپان کا وزیراعظم معمر سیاستداں جسے جنیرو (JENRO) کہتے تھے، کے مشورے سے مقرر کرتا تھا۔

ایوان نمائندگان میں ۲۵۰ رکن ہوتے تھے، جنہیں ۲۵ سے زائد عمر کے مرد منتخب کرتے تھے، اس کی مدت کارکردگی چار سال تھی، مگر شہنشاہ اسے درمیان میں بھی تحلیل کر سکتا تھا، اس کے اختیارات بہت ہی محدود ہوتے تھے۔

دوسری جنگ عظیم کے خاتمے سے قبل امریکہ نے جاپان کے دو بڑے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم برسا کر جاپان کی کمر توڑ دی، اس کے فوراً بعد ہی ۱۵ اگست ۱۹۴۵ء کو جاپان نے امریکی جنرل میک آرتھر کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے جنرل میک آرتھر نے جاپانی سرکار کو حکم دیا کہ وہ اپنے آئین پر نظر ثانی کرے، اور اس میں درج ذیل پانچ جمہوری اصلاحات کرے۔

- (۱) عورتوں کو آزادی دے۔
- (۲) مزدور اتحاد تحریک کو مضبوط کرے۔
- (۳) اسکولی تعلیم کو جمہوری بنائے۔
- (۴) ایسے قوانین کا خاتمہ کرے جن سے لوگوں پر دہشت قائم کی جاتی ہے۔
- (۵) ملک کے معاشی ڈھانچے کو مضبوط بنائے۔

ان اصولوں پر مبنی امریکی زیر نگرانی جاپان کا نیا آئین وجود میں آیا، جو ۳ مئی ۱۹۴۷ء سے نافذ ہوا، اس کو آئین امن (Peace Constitution) کہا جاتا ہے، کیوں کہ اس آئین نے

امن پر بہت زور دیا ہے، آئین میں تمہید، ۱۱ باب اور ۱۰۳ دفعات ہیں، اس آئین کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

(۱) تمہید

جاپانی آئین کی سب سے اہم خصوصیت اس کی تمہید ہے، اس آئین نے امن پر بہت زور دیا ہے، اور امن کو تمام بنی نوع انسان کے لیے ضروری قرار دیا ہے، آئین نے جنگ کی مذمت کی ہے، تمہید میں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کا اقتدار اعلیٰ عوام میں مضمر ہے، جس کا استعمال عوام کے نمائندے عوام کی بھلائی کے لیے کرتے ہیں، اس میں کہا گیا ہے کہ کسی ملک پر صرف اپنی ہی ذمہ داری نہیں ہے، کیوں کہ سیاسی اخلاق کے قوانین آفاقی ہیں، ان کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے، جاپانی عوام اپنا قومی وقار، خواہشات اور تمام ذرائع ان اصولوں کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کریں گے۔

(۲) ترک جنگ

دوسری اہم خصوصیت اس کا جنگ سے دستبردار ہونا ہے، آئین کے باب دوم دفعہ ۹ میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ انصاف اور قانون پر مبنی بین الاقوامی امن کے لیے جاپانی عوام ہمیشہ کے لیے جنگ کے قومی حق سے یا دوسرے ملک سے مسائل کے حل کے لیے طاقت استعمال کرنے یا اس کی دھمکی دینے کے حق سے دست بردار ہوتے ہیں، جاپان کی بحری، بڑی اور فضائی طاقت اور دوسرے وسائل ان کاموں کے لیے کبھی استعمال نہیں کئے جائیں گے، جاپان حق جنگ کو کبھی منظور نہیں کرے گا۔

(۳) عوام کے حقوق و فرائض

جاپانی آئین کی ایک اہم خصوصیت اس میں عوام کے حقوق و فرائض کا تعین ہے، باب سوم میں دفعہ ۱۰ سے ۴۰ تک ان حقوق و فرائض کو بیان کیا گیا ہے، تقریباً وہی جو عام طور پر اقوام متحدہ کے منشور حقوق انسانی میں موجود ہے۔

(۴) پارلمانی طرز حکومت

آئین نے پارلمانی طرز حکومت قائم کیا ہے، شہنشاہ صرف آئینی سربراہ ہے، دفعہ ۳ میں واضح کیا گیا ہے، کہ شہنشاہ حکومت کے تمام کام کا بینہ کے مشورے اور منظوری سے کرے گا، دفعہ ۴ میں کہا گیا ہے کہ شہنشاہ حکومت سے متعلق وہی کام انجام دے گا، جن کو آئین نے طے کیا ہے، اسے انتظامیہ کے اختیارات حاصل نہیں ہوں گے۔

(۵) طریقہ ترمیم

آئین کے باب نہم دفعہ ۹۶ کے مطابق آئین میں ترمیم کی تجویز ڈاٹ میں پیش کی جائے گی اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر ایوان کی ممبروں کی ۲/۳ اکثریت سے اس کی حمایت کرے، اس کے بعد ترمیم پر عوام کی رائے لی جائے گی، عوام کے ڈالے گئے ووٹوں کی اکثریت اگر ترمیم کے حق میں ہوگی تو شہنشاہ ایک اعلان جاری کرے گا، اور ترمیم آئین کا جزو بن جائے گی۔

(۶) آئین کی برتری

باب دہم دفعہ ۹۸/۹۹ کے مطابق آئین ملک کا سب سے بڑا قانون ہے، کوئی بھی قانون، آرڈی ننس اور شاہی حکم اس کے خلاف ہوگا تو وہ ناجائز اور غیر قانونی ہوگا، شہنشاہ، وزراء ڈاٹ کے

ممبران، جج اور دوسرے تمام سرکاری افسران کے لیے آئین کا احترام لازمی ہوگا، اسی کا نتیجہ ہے کہ وہاں جو پوری طرح آزاد اور صرف قانون و آئین کے پابند ہیں، ان پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالا جاسکتا۔

(۷) ڈاٹ

جاپانی پارلیامنٹ کو ڈاٹ کہا جاتا ہے، آئین کے باب چہارم میں دفعہ ۴۱ سے ۶۴ تک اس کی ساخت اور اختیارات بیان کئے گئے ہیں، ڈاٹ کے دو ایوان ہیں، ایوان نمائندگان اور ایوان کونسلران ان دونوں میں عوام کے منتخب نمائندے ہوتے ہیں، دونوں ایوانوں کے امیدواروں اور منتخب کرنے والوں کی ضروری لیاقتوں اور صلاحیتوں کا تعین بھی قانون ہی کرتا ہے، لیکن نسل، قوم، جنس، سماجی حیثیت، خاندانی تعلق، تعلیم، جائیداد یا آمدنی وغیرہ کی تخصیص نہیں ہوگی، (دفعہ ۴۴ ر)

کناڈا کا آئین۔ پس منظر اور خصوصیات

کناڈا شمالی امریکہ کا ایک اہم ملک ہے، ۱۴۹۲ء میں امریکہ کی دریافت کو لمبوس نے کی تھی، اس کے بعد ہی ان تمام علاقوں کا پتہ چلا، یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسے ہزاروں برس قبل ایشیائی قبائل نے آباد کیا، جن کی نسلوں سے آج کناڈا میں استیموس Estimos اور انڈین Indians پائے جاتے ہیں۔

جدید کناڈا کی تاریخ آج سے تقریباً ۴۶۵ سال قبل سے شروع ہوتی ہے، جب جان کبوت John Cabot نے بحر اوقیانوس Atlantic Sea کے کنارے کے علاقوں کو دریافت کیا، لیکن اس کے پہلے آباد کار فرانسیسی تھے، مگر ۱۶۰۸ء کے بعد انگریز بڑی مقدار میں آباد ہوئے، برطانیہ اور فرانس کی سات سالہ جنگ کے بعد کناڈا پر مکمل طور سے انگریزوں کا قبضہ ہو گیا، ۱۷۶۳ء کے معاہدہ پیرس نے اس کی توثیق کر دی، لیکن رومن کیتھولک لوگوں کو مذہبی اور لسانی آزادی کی ضمانت دی گئی۔

شہنشاہ برطانیہ نے اپنی طرف سے حکومت کرنے کے لیے کناڈا میں ایک گورنر مقرر کیا، اور اس کی مدد کے لیے ایک کونسل اور اسمبلی کی بھی تشکیل کی گئی، مگر جلد ہی آئینی مسائل پیدا ہو گئے، انہیں دور کرنے کے لیے ۱۷۹۱ء میں پارلمان نے ایک قانون بنایا امریکی اعلان آزادی کے بعد کناڈا میں پیدا شدہ مسائل سے بچنے کے لیے ۱۷۹۱ء میں پارلمان نے ایک اور قانون بنایا جس نے کناڈا کو دو حصوں بالائی اور تختی میں تقسیم کر دیا، بالائی حصے میں انگریزی اکثریت تھی، اور تختی حصے میں فرانسیسی، ہر حصے کی اپنی ایک کونسل اور اسمبلی تھی، گورنر متقنہ سے آزاد تھا، اور اس کی رہنمائی کالونیل آفس لندن سے کی جاتی تھی، مگر اس کے بعد بھی انگریزوں اور فرانسیسیوں کے مذہبی

اورسانی جھگڑے پیچیدگی ہی پیدا کرتے رہے، اس لیے برطانوی حکومت نے وسیع انتظامی اختیارات کے ساتھ لارڈ ڈرہم کو کناڈا بھیجا، ڈرہم نے دو سال تک کناڈا کے مسائل کا تفصیل اور گہرائی سے جائزہ لیا اور اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کی، جسے ڈرہم رپورٹ کہا جاتا ہے، اس کی آئینی تاریخ میں بڑی اہمیت ہے، اسی کی روشنی میں برطانوی حکومت نے ایک قانون ۱۸۴۰ء میں پاس کیا، جس نے بالائی اور تختی دونوں حصوں کو یکجا کر دیا۔

۱۸۶۷ء میں برٹش نارٹھ امریکہ ایکٹ، نے مختلف صوبوں کو یکجا کر کے وفاق کی تشکیل کی، ابتداء میں اس میں چار صوبے اونٹاریو، کیوبک، نیو برنسوک، اور نو اسکوشیا ہی شامل ہوئے تھے، بعد میں ۱۸۷۰ء میں مینیوٹوبا ۱۸۷۱ء میں برطانوی کولمبیا، ۱۸۷۳ء میں جزیرہ پرنس ایڈورڈ شامل ہوئے، ۱۹۰۵ء میں ساسکچوان اور ایریٹا صوبوں کی تشکیل کی گئی، نیوفاؤنڈلینڈ کو ۱۹۴۹ء میں وفاق میں شامل کیا گیا، اس طرح اب وفاق میں دس صوبے اور دو علاقے شامل ہیں، ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱ اونٹاریو	۲ کیوبک
۳ نیو برنسوک	۴ نو اسکوشیا
۵ مینیوٹوبا	۶ برطانوی کولمبیا
۷ جزیرہ پرنس ایڈورڈ	۸ سسکچوان
۹ البرٹا	۱۰ نیوفاؤنڈلینڈ

دو علاقے یو کون اور شمالی مشرقی علاقے ہیں۔

کناڈا کا کل رقبہ ۳۸ لاکھ مربع میل ہے، بحیثیت رقبہ یہ دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ملک ہے، (پہلا روس) جو شمالی امریکہ کے براعظم کے نصف حصے میں پھیلا ہوا تھا، اس کے پانچ خاص جغرافیائی حصے ہیں، سونا اور دیگر معدنیات بڑی مقدار میں نکلتی ہیں، اس میں جگہ جگہ بڑے خوبصورت اور حسین مناظر ہیں، جنگلات بہت بڑے علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں، اسی وجہ سے کاغذ بڑی مقدار

میں بتایا جاتا ہے، دنیا کا تقریباً ۴۲ فی صد کاغذ کناڈا میں تیار ہوتا ہے، اور تمام دنیا میں پہلائی کیا جاتا ہے، زراعت بھی خاش پیشہ ہے، اگرچہ اس میں صرف آٹھ فی صد آبادی لگی ہوئی ہے مگر جدید طریقوں اور اصولوں کو بروئے کار لا کر بڑی مقدار میں غلہ پیدا کیا جاتا ہے، کناڈا دوسرے ممالک کو بھی گیہوں مہیا کرتا ہے، سیب کی کاشت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

کناڈا کی آبادی ۲ کروڑ ۲۳ لاکھ ۸۴ ہزار ہے (۱۹۸۴ء تک کی مردم شماری کے مطابق) اس میں ۶۰ فیصد انگریز ۳۰ فی صد فرانسیسی، اور ۱۰ فیصد دوسری قوموں کے لوگ ہیں، زیادہ تر فرانسیسی کیوبک میں آباد ہیں، سرکاری زبان فرانسیسی، اور انگریزی دونوں ہیں، دارالسلطنت اوٹاوا ہے۔

آئین کی خصوصیات

عام طور پر برٹش نارتھ امریکہ ایکٹ کوہی (جو یکم جولائی ۱۸۶۷ء سے نافذ ہوا جس میں ۱۲ دفعات ہیں اور جس میں وقتاً فوقتاً ترمیمات ہوتی رہی ہیں) کنناڈا کا آئین سمجھا جاتا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ کنناڈا کا آئین بھی برطانوی آئین کی طرح مختلف النوع چیزوں کا مجموعہ ہے، رسم و رواج کا بھی بڑا حصہ اس میں شامل ہے، بہت سی باتیں محض رواجی ہی ہیں، اس کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

(۱) آئین وفاقی ہے

مگر اکثر علماء سیاست نے اسے وحدانی یا نیم وفاقی ہی قرار دیا ہے وفاقی حکومت میں مرکزی مقننہ کا ایوان بالار یا ستوں کا نمائندہ ہوتا ہے مگر کنناڈا کی مقننہ کے ایوان بالائیٹ کے ممبروں کو مرکزی کابینہ کی سفارش پر گورنر جنرل نامزد کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کنناڈا کا آئین اس وقت بنا جب امریکہ نیٹ کی خانہ جنگی ختم ہوئی تھی، آئین سازوں نے اسی لیے امریکی وفاق نظام کی تقلید نہ کر کے برطانوی نظام کو ہی ممکن حد تک اپنایا اور برائے نام وفاق قائم کر کے مرکز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا، تمام اہم موضوعات پر قانون سازی کا حق مرکزی پارلمان کے لیے ہی محفوظ رکھا گیا ہے اور صوبائی مقننہ کو مقامی نوعیت کے مسائل پر ہی قانون سازی کا حق دیا گیا ہے، اسی لیے بعض لوگوں نے انہیں فدرل امیونسلٹیاں تک کہا ہے۔ (۱)

(۲) پارلمانی طرز نظام

کناڈا کے آئین نے وفاقی نظام کے ساتھ ساتھ پارلمانی طرز بھی اختیار کیا ہے، تاج برطانیہ کناڈا کا آئینی سربراہ ہے، جس کی نمائندگی کناڈا میں گورنر جنرل کرتا ہے، وہ صرف آئینی حکمران ہے، اور تمام کام وزراء کے مشورے سے کرتا ہے، کابینہ ہی حقیقی حکمران ہے، جس کا سربراہ وزیراعظم ہوتا ہے، اور تمام کاروبار مملکت تاج کے نام سے انجام دیتا ہے، وزراء اپنے تمام کاموں کے لیے پارلمان کے سامنے جوابدہ ہیں۔

(۳) آئین نے عدلیہ کو مضبوط اور با اقتدار بنایا ہے، کناڈا کی عدالت عالیہ آئین کی محافظ اور شارح ہے، گورنر جنرل اور پارلمان اس سے اہم مسائل پر مشورہ بھی طلب کر سکتے ہیں۔

(۴) کناڈا برطانوی دولت مشترکہ میں شامل دوسرے ممالک کی طرح ایک آزاد، خود مختار، اور با اقتدار ملک ہے اسے اپنے داخلی اور خارجی معاملات میں مکمل خود مختاری حاصل ہے۔

(۵) آئین کا طریق ترمیم

شروع میں برٹش نارٹھ امریکہ ایکٹ ۱۸۶۷ء میں ترمیم کرنے کے لیے کوئی طریقہ مقرر نہیں کیا گیا تھا صوبائی حکومتیں تو اپنے آئین میں لیفٹنٹ گورنر کے عہدہ کے خاتمے کے علاوہ تبدیلیاں کر سکتی ہیں، مگر مرکزی حکومت کے پاس اپنے آئین میں ترمیم کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا، اس میں ترمیم برطانوی پارلمان ہی کر سکتی تھی، لیکن ۱۸۷۱ء سے مستقل یہ روایت رہی کہ برطانوی پارلمان تب ہی ترمیم کرتی تھی جب کناڈین پارلمان کے دونوں ایوان تاج سے اس کی درخواست کرتے تھے۔

۱۹۴۹ء میں برٹش نارٹھ امریکہ ایکٹ میں ترمیم کی گئی، اس کے مطابق کناڈین پارلمان کو کچھ مخصوص معاملات جیسے صوبائی حکومتوں کے اختیارات، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کا سرکاری

استعمال، ایوان عام کی میعاد وغیرہ کو چھوڑ کر باقی تمام دفعتات میں ترمیم کرنے کا اختیار مل گیا ہے، مگر اب بھی مناسب طریقہ ترمیم کی تلاش جاری ہے، کناڈا میں اس مسئلہ پر بہت عرصے سے بحث و مباحثہ ہو رہا ہے۔

آسٹریلیا کا آئین - پس منظر اور خصوصیات

ولیم جینس نے تقریباً ۴۲ سو سال قبل آسٹریلیا کے کچھ حصوں کو دریافت کیا، ابتداء میں ان جزائر کو بطور سزا استعمال کیا جاتا تھا، لیکن سونے، چاندی وغیرہ معدنیات کی دریافت نے ان جزائر کی اہمیت بہت بڑھادی، اور وہاں پر بڑی تعداد میں لوگ آباد ہو گئے، آسٹریلیا کا موسم معتدل ہے، یہاں پر کچھ مخصوص قسم کے جانور پائے جاتے ہیں، ان میں کنگارو قابل ذکر ہے، جو چوپایہ ہوتے ہوئے بھی دو پیروں سے چلتا ہے، اسی طرح پیلٹیس ہے، جس کا جسم خرگوش جیسا اور چونچ بطخ جیسی ہوتی ہے، اور چوپایہ ہوتے ہوئے انڈے دیتا ہے، آسٹریلیا میں دنیا کی تقریباً ۴۱-۱۲- بھیتریں پائی جاتی ہیں سونا بڑی مقدار میں نکلتا ہے، دوسری قیمتی معدنیات کے بھی بڑے ذخائر ہیں، زراعت کے لیے زمین بڑی زرخیز ہے، آسٹریلیا کا رقبہ تقریباً ۷۵ لاکھ مربع میل اور آبادی تقریباً ایک کروڑ ہے (۱۹۸۴ء کے مطابق) ۹۹ فی صد انگریز افراد ہیں، دارالسلطنت کینبرا ہے۔

خصوصیات

آسٹریلیا کا موجودہ آئین جس نے آسٹریلیا کی دولت مشترکہ کو قائم کیا، ۱۹۰۰ء میں وجود پذیر ہوا اسے آسٹریلیائی نمائندوں کی درخواست پر برطانوی پارلمان نے بنایا تھا، اور اسے بیسویں صدی کے پہلے سال کے پہلے ماہ کی پہلی تاریخ (یکم جنوری ۱۹۰۱ء) سے نافذ کیا گیا، آئین کو دور حاضر کی جدید ترین ایجاد قرار دیا گیا ہے، آسٹریلیائی دولت مشترکہ میں ۶ ریاستیں نیوساؤتھ ویلز، وکٹوریہ، ساؤتھ آسٹریلیا، کوئین لینڈ، ویسٹرن آسٹریلیا، اور لٹمانیہ ہیں۔

آسٹریلیائی آئین کی تمہید میں کہا گیا ہے، کہ مندرجہ بالا ۶ ریاستیں تاج برطانیہ کے تحت

ایک متحد اور ناقابل تحلیل وفاقی دولت مشترکہ بنانے پر رضامند ہیں۔

آسٹریلیا کے آئین میں ۱۳۸ دفعات ہیں، یہ ایک وفاقی آئین ہے، وفاق میں ۶ ریاستیں، جو آئین سے قبل ایک دوسرے سے الگ اور آزاد تھیں، متحد کی گئیں، آسٹریلیا کا وفاق کناڈا کے وفاق کے مقابلے میں امریکی وفاق کے قریب ہے، آئین وفاقی حکومت کو محدود تحریری اختیارات عطا کرتا ہے، اور باقی تمام اختیارات ریاستوں کو عطا کرتا ہے، وفاقی حکومت کے کچھ مخصوص اختیارات یہ ہیں جیسے بحریہ، اور مسلح افواج، کرنسی، قیام امن وغیرہ۔

آئین تحریر شدہ اور غیر لچک دار ہے، عدالت آئین کی ترجمانی کرتی ہے، اور اس کی محافظ ہے، آسٹریلیا کی عدالت عالیہ ان تمام قوانین کو جو آئین کے منافی ہوں، غیر آئینی قرار دے سکتی ہے۔

کناڈا کے آئین کی طرح آسٹریلیائی آئین ہی ملک میں وفاقی نظام کے ساتھ پارلمانی طرز حکومت رائج کرتا ہے، عاملہ اور مقننہ متحد ہو کر کاروبار حکومت انجام دیتی ہے۔

(۲) آئین کی دفعہ ۶۱ آسٹریلیائی دولت مشترکہ کی عاملہ کے تمام اختیارات شہنشاہ یا ملکہ برطانیہ کو سپرد کرتی ہے، جسے گورنر جنرل ان کے نمائندے کی حیثیت سے استعمال کرتا ہے، برطانیہ کا سربراہ آسٹریلیائی دولت مشترکہ کا بھی سربراہ ہے۔

(۳) کابینہ صرف روایات پر مبنی ہے، جس کی آئینی حیثیت نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود یہ آسٹریلیا کی وفاقی حکومت پر پوری طرح حاوی ہے، کابینہ کے اراکین حکومت کے مختلف شعبوں کے سربراہ ہوتے ہیں، وزیراعظم کابینہ کا سربراہ ہوتا ہے۔

آسٹریلیا میں سرکاری کاموں کے اخفاء پر بہت زیادہ عمل نہیں ہوتا، بجٹ تک کی بہت سی باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

(۴) وفاقی مقننہ کو کاسن ویلتھ پارلمان کہا جاتا ہے، اس کے دو ایوان ہیں، ایوان بالا کو سینٹ اور ایوان زیریں کو ایوان نمائندگان کہا جاتا ہے۔

(۵) آئین کی دفعہ ۱۲۸ میں طریقہ ترمیم بیان کیا گیا ہے، اس کے مطابق ترمیم کی تجویز پہلے کابینہ وپلیٹھ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی اکثریت سے پاس ہونی چاہئے، اس کے بعد اسے ریاستوں کی اکثریت کی حمایت حاصل ہونی چاہئے، اور عوامی رائے شماری کے ذریعہ اس کو عوام کی اکثریت کی تائید حاصل ہونی چاہئے، اس طرح اس کے لیے ریاستوں کی اکثریت اور ان کے عوام کی اکثریت کی حمایت ضروری ہے، یہ طریقہ ترمیم کافی سخت ہے۔

آسٹریلیا کی عدالت عالیہ سب سے بڑی وفاقی عدالت ہے، اس کے ججوں کو گورنر جنرل وزراء کے مشورے سے مقرر کرتا ہے، جج اعلیٰ کردار کی برقراری تک اپنے عہدوں پر کام کرتے رہتے ہیں، ملک کے تمام فیصلوں کی اپیل کی سماعت بھی یہی عدالت کرتی ہے وہ دوسری وفاقی عدالتوں اور ریاستی عدالت عالیہ کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی سماعت کر سکتی ہے، امریکی عدالت عالیہ کی طرح آسٹریلیا کی عدالت عالیہ بھی آئین کی محافظ اور شارح ہے، یہ عدالتی تبصرہ کے حق کا استعمال کرتی ہے اور کابینہ وپلیٹھ پارلمان اور ریاستی مجالس قانون ساز کے پاس کردہ ان تمام قوانین کو غیر آئینی قرار دے سکتی ہے، جو آئین کے منافی ہوں۔

آئین ہند کی خصوصیات

ہندوستان کا آئین دنیا کا طویل ترین آئین ہے، ۱۹۵۱ء اور اس کے بعد کی ترمیموں سے اس کے دفعات کی تعداد کم ہو گئی، مگر اب بھی یہ دنیا کا طویل ترین دستور ہے، اس میں تین سو پچانوے (۳۹۵) دفعات ہیں، جو تقریباً ساڑھے چار سو صفحات میں ہے، اس کے پڑھنے کے لیے کئی گھنٹے درکار ہیں۔

دستور اساسی بنانے والوں نے دوسرے جمہوری ملکوں کے دستوروں سے بہت کچھ لیا، مگر اس کی اصل اساس گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء اور دیما رجہوریہ یعنی پہلی عالمی جنگ کے بعد قائم ہونے والی جرمن جمہوریہ کے دستور پر رکھی گئی، اس کے علاوہ آئر (Eire) اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دستور اساسی سے بھی بہت کچھ استفادہ کیا گیا۔

(۱) آئین تحریری ہے

(۲) آئین نے ہندوستانی عوام کو سرچشمہ اقتدار اور اختیار مانا ہے اس کو وضاحت کے ساتھ آئین کی تمہید میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(۳) دوسری خصوصیت یہ ہے کہ آئین نے ہندوستان کی حکومت کو غیر مذہبی جمہوریت قرار دیا ہے، اور یہاں کے تمام باشندوں کو بلا امتیاز مذہب و ملت ایک شہریت میں منسلک کر دیا ہے۔

(۴) یہاں وفاقی حکومت قائم کی گئی ہے، اس میں وفاقی حکومت کی جملہ خصوصیات موجود ہیں، یہاں کی حکومت برطانیہ کی طرح وحدانی نہیں ہے، آئین نے مرکز، اور علاقوں اور ریاستوں کے اختیارات و تعلقات کو صراحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے،

(۵) مگر یہاں کا وفاق امریکی وفاق سے زیادہ بااختیار ہے، جن امور کی صراحت دستور میں نہیں کی گئی ہے وہ مرکز ہی کے زیر اختیار ہیں۔

(۶) آزاد اور غیر جانبدار عدلیہ قائم کی گئی ہے، جسے مرکز اور ریاستوں کے درمیان اختلافی چیزوں اور دیگر تنازعات کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے، نیز دستور کی تعمیر و تشریح کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔

(۷) دستور میں شہریوں کے بنیادی حقوق بیان کئے گئے ہیں، ان کی رو سے ہر ہندوستانی شہری قانون کی نگاہ میں برابر ہے، مذہب، ذات، جنس، رنگ، یا جائے پیدائش کی بنا پر کسی کے خلاف کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں کیا جاسکتا۔

(۷) طریقہ ترمیم

دستور کی دفعات کی تین بڑی تقسیمیں کی گئی ہیں، جن میں مرکزی اور ریاستی عدالتوں یعنی سپریم کورٹ، اور ہائی کورٹ ہند یونین کے عاملانہ اختیارات کی وسعت، یونین اور ریاستوں کے باہمی تعلقات، ریاستی اور مشترک امور پارلیمنٹ، ریاستوں کی نمائندگی اور صدر جمہوریہ کے الکشن کا بیان ہیں، اس تقسیم کے ماتحت دفعات یعنی بہت اہم دفعات میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم صرف اس وقت ہو سکتی ہے، جب پارلیمنٹ کی دو تہائی اکثریت سے ترمیم پاس ہو جائے، اور کم سے کم آدھی ریاستوں کی قانون بنانے والی جماعتیں اس ترمیم کو منظور کر لیں، دوسری قسم کی ماتحت دفعات کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے دو تہائی ممبروں کی اکثریت تبدیل کر سکتی ہے، بقیہ دفعات کو تیسری قسم کے ذیل میں ہیں پارلیمنٹ کی محض کثرت رائے سے بدلا جاسکتا ہے۔

(۸) اس دستور کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے وفاقی ڈھانچے کو ہنگامی اور غیر معمولی صورت حال کے رونما ہونے پر وحدانی ڈھانچے میں آسانی سے بدلا جاسکتا ہے، اور اس صورت حال سے نمٹا جاسکتا ہے، ایسی صورت حال کے رونما ہونے پر مرکزی حکومت تمام

معاملوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے۔

- (۹) امریکہ میں دوہری شہریت کا قانون ہے، یعنی ہر امریکن بیک وقت وفاقی حکومت کا بھی شہری ہے، اور اس ریاست کا بھی جس میں وہ رہتا ہے، لیکن ہند یونین کے دستور کی رو سے ہر ہندوستانی صرف ہند یونین کا شہری ہے۔ (۱)

فہرست وزرائے اعظم ہند

۱	پندت جواہر لال نہرو	1947-1964	۲	گلزاری لال نندا	1964-1966
۳	لال بہادر شاستری	1964-1966	۴	محترمہ اندرا گاندھی	1966-1977
۵	مرارجی ڈیسی	1977-1979	۶	چرن سنگھ	1979-1980
۷	راجیو گاندھی	1984-1989	۸	دشوناتھ پرتاپ سنگھ	1989-1990
۹	چندر شیکھر	1990-1991	۱۰	پی وی نرسمہا راؤ	1991-1996
۱۱	اٹل بہاری واجپئی	1996	۱۲	ایچ ڈی ڈیوے گورا	1996-1997
۱۳	اندرکمال گجرال	1997-1998	۱۴	اٹل بہاری واجپئی	1998-2004
۱۵	ڈاکٹر منموہن سنگھ	2005			

فہرست صدور جمہوریہ ہند

۱	راجندر پرساد	1950-1962	۲	راڈھا کرشنن	1962-1967
۳	ڈاکٹر ذاکر حسین	1967-1969	۴	دارا با گریوینکا گری	1969-1969
۵	جسٹس محمد ہدایت اللہ	1969-1969	۶	وی نیکا گری	1969-1974
۷	فخر الدین علی احمد	1974-1977	۸	پی ڈی جی	1977-1977
۹	نیلیم سنجیواریڈی	1977-1982	۱۰	گیانی ذیل سنگھ	1982-1987
۱۱	آروینکٹ رمن	1987-1992	۱۲	شکر دیال شرما	1992-1997
۱۳	کے آر نارائن	1997-2002	۱۴	ڈاکٹر اے پی جے عبد الکلام	2002

مذکورہ قوانین پر ایک نظر

مذکورہ دساتیر اور اساسی قوانین کے مطالعہ سے اولین تاثر کے طور پر جو احساسات ابھرتے ہیں، اور جن کی بنا پر وہ اسلامی قانون سے مختلف ہوتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

(۱) ان قوانین کا سرچشمہ وجود خود انسانی خیالات و افکار، اور سماجی رسم و روایات ہیں، اسی لیے زمان و مکان کے فرق سے اس میں ہمیشہ ترمیمات ہوتی رہیں، اور مضبوط سے مضبوط آئین کو انسانوں کے غالب اجتماع نے جب چاہا تبدیل کر دیا۔

ظاہر ہے کہ انسان کی فکر و نظر، اور مطالعہ و تحقیق اس قدر وسیع نہیں ہو سکتی کہ ہر دور اور ہر طبقہ کے انسانوں کے لیے ان کی تمام ضرورتوں اور تقاضوں کا لحاظ کرتے ہوئے قانون سازی کر سکے، اسی کا نتیجہ ہے کہ ایک قانون ایک فرد یا طبقہ کے مناسب حال ثابت ہوتا ہے تو دوسرے کے لیے بالکل نامناسب اور تاریخ کے ایک دور میں اس کی جو اہمیت ہوتی ہے وہ تاریخ کے دوسرے دور میں نہیں ہوتی۔

چنانچہ انسان جیسے چاہتا ہے اس میں تبدیلیاں کرتا رہتا ہے۔

(۳) اگر یہ واقعہ ہے (اور حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ ہے)، تو کسی ملک کے بارے میں یہ تصور کس قدر طفلانہ اور غیر حقیقی ہے کہ وہاں قانون کی حکمرانی ہے، قانون کا سرچشمہ جب خود انسان ہی کا ایک مخصوص طبقہ ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اس ملک، قوم یا سماج پر قانون کی نہیں اس مخصوص طبقہ کی حکمرانی ہے۔

جب کہ اسلامی آئین کا سرچشمہ وجود، حکم الہی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ ہر طور پر کامل اور مکمل ہے، ہر دور اور ہر طبقہ کی ضروریات کے لیے وہ کافی ہے، اور بنیادی طور پر اس میں کسی ترمیم کی

ضرورت نہیں ہے، اور جس ملک اور جس معاشرے میں اسلامی آئین نافذ ہوا اسکے بارے میں یہ کہنا بالکل دھڑکتا ہے کہ وہاں قانون کی حکمرانی ہے۔

(۳) قانون کے سرچشمے، بار بار کے تغیرات و ترمیمات، ترمیم و تبدیل کے طور و طریق اور اس تعلق سے انسانوں کے ایک مخصوص گروہ کے اختیارات سے یہ احساس بھی ابھرتا ہے، کہ ان قوانین میں معاشرہ کی تشکیل و تخلیق کی بالکل صلاحیت نہیں ہے، قانون انسانی حالات کو نہیں بدلتا بلکہ انسانی حالات و تغیرات سے وہ خود تبدیل ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر قانون میں مستقل ایک دفعہ ”آئین میں طریقہ ترمیم و تبدیل“ بھی رکھی گئی ہے، گویا آئین کے وجود میں آنے سے قبل ہی یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ یہ آئین تخلیقی نہیں، تطبیقی ہے، یعنی بالفاظ دیگر یہ صرف ایسے مفروضوں کا مجموعہ ہے جو حالات پر منطبق ہو سکتے ہیں، مگر حالات کو پیدا نہیں کر سکتے، ان میں یہ قوت نہیں کہ انسانی ذہن و مزاج کی تعمیر کرے، ایک نئے عہد اور نئی تاریخ کی بنیاد ڈالے، اور انسان کے آزاد فکر و خیال اور کردار و گفتار کو قانونی سانچے میں ڈھال دے۔

(۴) ایک اور چیز جس کی کمی ان قوانین کے مطالعہ کے وقت شدت سے محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ قانون کا جو احترام، اور اس تعلق سے جو پاکیزہ جذبہ اس کے برتنے والوں میں ہونا چاہئے وہ مفقود ہے، خود اس کے بنانے والے بھی اس جذبہ سے بالکل محروم ہیں، اگرچہ بعض ملکوں کے قوانین میں قانون کے احترام کی دعوت دی گئی ہے، لیکن وہ محض رسمی یا آئینی ہے، یا بعض مخصوص مفادات کے حصول کے لیے (مثلاً سوویت یونین کے آئین میں قانون کے احترام پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے، مگر اس کا مقصد کسی پاکیزہ جذبے کی نشوونما نہیں بلکہ قانون شکنی اور بغاوت کے امکانات سے بچنا ہے) اس کا نتیجہ ہے کہ قانون ان ملکوں میں باز بچہ اطفال بن کر رہ گیا ہے، کسی ملک یا کسی ایوان کی غالب اکثریت جب چاہتی ہے کسی اہم سے اہم دفعہ کو تبدیل کر دیتی ہے، بلکہ ایک انتظامیہ ایک آئین بناتی ہے تو دوسری اس کو بالکل منسوخ قرار دیتی ہے، رجحانات کی تبدیلی سے قانون میں بھی تبدیلی ہوتی ہے، بالخصوص حکمران طبقہ قانون پر قانون کی حیثیت سے نہیں، بلکہ

صرف اس جذبے کے تحت عمل کرتا ہے کہ اس کے مفادات کا استحکام قانون سے کس طور پر ممکن ہے؟ اور قانون اس کے مفادات کے تحفظ کے لیے کس حد تک اس کی مدد کر سکتا ہے؟

تقدس و احترام کی اسی کمی کا نتیجہ ہے کہ یہ مصنوعی قوانین انسان کے جسموں پر حکومت کر سکتے ہیں دلوں پر نہیں، ان کے پاس اجتماعی زندگی کے لیے لائحہ عمل موجود ہے، انفرادی اور شخصی زندگی کے لیے نہیں، ان کا نفاذ انسان کی جلوتوں پر ہو سکتا ہے خلوتوں پر نہیں۔

اس کے برخلاف اسلامی آئین اپنے شہریوں کے دلوں میں ایک مخصوص قسم کی عقیدت و احترام پیدا کرتا ہے اور یہ احساس جگاتا ہے کہ یہ قانون کسی انسانی ذہن و دماغ کی ایجاد نہیں بلکہ خدائی عطیہ ہے، اس لیے اس کا احترام ہر چیز یہاں تک کہ اپنی عزت و آبرو، اور جان پر بھی مقدم ہے، اور اسی احساس کا کرشمہ ہے کہ یہ قانون انسان کی اجتماعی اور خانگی دونوں زندگیوں پر یکساں طور پر حکومت کرتا ہے، اس کے پاس جلوت و خلوت دونوں شعبوں کے لیے مکمل ہدایات موجود ہیں، یہ جسموں پر بھی نافذ ہوتا ہے اور دلوں پر بھی..... انسان کا بنایا ہوا قانون خود انسان کی نگاہ میں وہ مقام و احترام حاصل کر ہی نہیں سکتا جو انسان کے خالق کے بنائے ہوئے قانون کو انسان کی نگاہ میں ہو سکتا ہے۔

(۵) انسانوں کے ان بنائے ہوئے قوانین میں ایک بہت بڑی کمزوری یہ ہے کہ یہ حالات کی سبلی پیداوار ہیں، یعنی انہوں نے حالات و واقعات سے ہمیشہ الٹا اثر لیا، جس مجلس نے یہ قانون تیار کیا انہوں نے حالات پر ہمدردانہ غور کرنے کے بجائے منفی رد عمل کی نفسیات کے ساتھ غور کیا اور حالات کو ٹھیک کرنے اور ان کو مناسب سانچے میں ڈھالنے کے بجائے حالات ہی کا انکار کر دیا، اور کسی حقیقت کو محض اس لئے ماننے سے انکار کر دیا کہ وہ ان کے مخالف ماحول کی پیداوار تھی، یا وہ خود اس سے مختلف ماحول میں پیدا ہوئے تھے، دنیا کے تمام مشہور ملکوں کی دستوری تاریخ اور قانون سازی کے عمل کا اگر آپ گہرائی کے ساتھ جائزہ لیں تو یہ نفسیات آپ کو جگہ بجگہ نمایاں طور پر نظر آئے گی۔

مثلاً برطانوی دستور جو دنیا کے تمام دستوروں میں کلیدی اہمیت رکھتا ہے اس کا تاریخی پس منظر اسی منفی نفسیات کا حامل ہے کہ برطانیہ میں ٹیوڈر Tudor بادشاہوں کا دور مطلق العنان Absolute بادشاہت کا دور تھا اس زمانے میں بادشاہ طرح طرح کی دھمکیاں دے کر ممبروں کو اپنی مرضی کے مطابق چلاتے تھے۔

اسٹوارٹ Stuart خاندان کے پہلے دو بادشاہوں جیمس اول اور چارلس اول نے مطلق العنانی کو قائم رکھنا چاہا لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پارلیما منٹ میں اور ان میں زبردست کشمکش شروع ہوئی اور بالآخر اس کشمکش نے خانہ جنگی Civilwar کی صورت اختیار کر لی، اور انجام کار چارلس اول کی جان اس میں گئی، بادشاہت ختم کر دی گئی، پارلیما منٹ کی فتح کے ساتھ ساتھ کرامویل نے دولت مشترکہ Common Wealth کی بنیاد ڈالی اور عملاً ڈکٹیٹر بن گیا لیکن اسے عام تائید حاصل نہ ہو سکی، اور اس کے مرنے کے بعد دوبارہ بادشاہت قائم ہو گئی، جیمس دوم کے زمانے میں یہ کشمکش دوبارہ شروع ہوئی، لیکن اسے بھی معزول ہونا پڑا، اور بادشاہت ایک دوسرے خاندان میں منتقل ہو گئی، اس طرح سے اس کشمکش میں پارلیمنٹ کی برتری تسلیم کر لی گئی، پھر ایک شاندار انقلاب کے ساتھ ایک نیا آئین مرتب کیا گیا جس میں بادشاہت کے سابقہ تلخ تجربات سے بچنے کے لیے بادشاہت کے اختیارات محدود سے محدود تر کر دیئے گئے، یہاں تک کہ بادشاہت صرف برائے نام رہ گئی، اور بادشاہ سرچشمہ اختیار و اقتدار ہونے کے باوجود کچھ نہ رہا اس طرح برطانوی آئین میں نظریہ و عمل کا جو تضاد پیدا ہوا اس کا اثر پورے آئین پر پڑا، اور پھر جن ملکوں نے اپنی قانون سازی میں برطانوی آئین کو رہنما اصول کے طور پر سامنے رکھا وہ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

ظاہر ہے کہ برطانوی قانون سازوں نے یہ طرز عمل محض بادشاہت کے رد عمل میں اختیار کیا، جس کے ایک طویل عرصہ سے تلخ تجربات ہو رہے تھے، اس میں انہوں نے ایک ایسا آئین وضع کیا جس کا کوئی حقیقی سربراہ نہیں تھا، اور جو سربراہ تھا وہ حقیقی نہیں تھا، اصولاً سربراہ کے اختیارات کی اصلاح ہونی چاہئے تھی، نہ یہ کہ اس بساط ہی کو ہمیشہ کے لیے الٹ دیا جائے، اور سربراہ صرف

نام کے لیے رہ جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆ امریکہ کا بھی یہی حال ہوا، وہاں باقاعدہ حکومت کا آغاز برطانوی نوآبادیات کی حیثیت سے ہوا، غیر ملکی شہنشاہ کے تسلط نے مقامی شہنشاہ کے تصور کو جنم دیا، اور برطانیہ کی پارلیمانی جمہوریت کے برعکس صدارتی جمہوریت وجود میں آئی، ۱۷۷۶ء میں دوسری براعظمی کانگریس نے آزادی کا اعلان کر دیا کہ:

”ہم انصاف کی راہ پر گامزن ہیں، ہم میں مکمل اتحاد ہے، ہمارے ذرائع وسیع ہیں اور وقت ضرورت ہمیں یقیناً غیر ممالک سے بھی مدد ملے گی..... ہمارے دشمنوں نے ہمیں ہتھیار اٹھانے کے لیے مجبور کر دیا ہے..... انہیں ہم اپنی آزادی کی حفاظت کے لیے استعمال کریں گے، ہم ان کے غلام بن کر رہنے کے بجائے مر جانے کا عہد کر چکے ہیں۔ (۱)

اور پھر بالآخر جارج واشنگٹن کی قیادت میں دنیا کے نقشہ پر ایک نئی حکومت وجود میں آئی، جو برطانوی حکومت سے قطعی مختلف تھی، محض اس رد عمل میں کہ ایک غیر ملکی نظام کو اکھاڑ پھینکنے کے لیے ضروری ہے کہ ملکی نظام حکومت میں اس کی کوئی تقلید نہ کی جائے، اسی کا نتیجہ ہے کہ برطانوی شہنشاہ جس قدر بے اختیار ہے امریکی صدر اتنا ہی با اختیار ہے، اور برطانوی شہنشاہیت جتنی خاندانی اور موروثی ہے امریکی صدارت اسی قدر عوامی اور جمہوری ہے۔

☆ روس کی عوامی اور اشتراکی حکومت بھی حالات کے منافی رد عمل کا نتیجہ ہے، روس میں زار شہنشاہت سے قبل چھوٹی چھوٹی ریاستیں اور جاگیریں تھیں، پھر زار شہنشاہت نے آمریت اور مطلق العنانی کا وہ ریکارڈ بنایا کہ الامان و الحفیظ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں ایسی بغاوت پھوٹی کہ ایک ذریعہ پیداوار بھی کسی کی ملک نہ رہا، اور آئینی طور پر ملک کی تمام املاک اور ذرائع پیداوار کو عوامی ملک قرار دیا گیا، حتیٰ کہ کسی شہری کو جائیداد رکھنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی، ہر شخص عوام کا اجیر قرار پایا اور وہ صرف اپنی محنت کے بقدر اجرت کا مستحق قرار دیا گیا۔

☆ سونز لینڈ کی دستوری تاریخ بھی یہی رہی ہے، پہلے وہاں چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں، جن کو کینیٹین کہا جاتا تھا، ۱۳۵۱ء میں آسٹریلیا کے ہپس برگ حکمران نے ان کو غلام بنانے کی کوشش کی تو ان میں اپنے دفاع کے لیے باہم اتحاد پیدا ہوا، اور اس طرح کئی بار وہ بیرونی حملوں سے محفوظ رہ سکے، ان میں باہم اتحاد محض دفاع کی حد تک تھا، باقی امور میں وہ سب آزاد تھے، فرانسیسی حکمران نیپولین نے ۱۷۹۸ء میں سونز لینڈ پر قبضہ کر لیا، اور کینیٹینوں کے تشخصات کو مٹانے کی کوشش کی، اس کے نتیجے میں بغاوت پیدا ہوئی، اور شروع میں اندورنی خود مختاری اور ۱۸۱۵ء میں نیپولین کے زوال کے بعد مکمل آزادی حاصل ہوئی، کچھ دنوں تک باہم خانہ جنگی چلی پھر ایک کمزور اور کچھ دنوں کے بعد نسبتاً مضبوط وفاق تشکیل دیا گیا، جس میں ریاستوں کی آزادی کا بھی لحاظ رکھا گیا، اور وفاق کی قوت کا بھی، اس طرح آئین نے بالقصد وہ سمت اختیار کیا جو سابقہ حالات سے مختلف تھا، اور جو گذشتہ تلخیوں سے بچنے کے لیے اختیار کیا گیا تھا۔

رد عمل اسی کیفیت کا نام ہے، کہ بعض ناخوشگوار یوں کی بنا پر حال ماضی سے یکسر بدل جائے اور ماضی کے اعادہ کا تصور بھی جرم قرار پائے، اسلامی آئین اور اسلامی نظام حکومت اس قسم کی تنگ نظری، یا منفی حساسیت سے پاک ہے۔

☆ ماقبل میں فرانس کی جو دستوری تاریخ پیش کی گئی ہے وہ بھی اسی طرف غماز ہے، فرانس صدیوں تک جابرانہ اور مطلق العنان بادشاہوں کا تختہ مشق رہا، اور اس نے ان مطلق العنان بادشاہوں کے ہاتھوں بہت دکھ جھیلے، چنانچہ جب مختلف مرحلوں سے گزرتے ہوئے ۱۷۸۹ء میں فرانس کو آزادی نصیب ہوئی، تو وہاں کے عوام نے صدارتی نظام کے بجائے پارلمانی نظام رائج کیا، اور آئین میں عوام کو اقتدار و اختیار کا سرچشمہ قرار دیا گیا، جنرل دوگال نے بہت چاہا کہ امریکہ کی طرح صدارتی جمہوریت قائم کریں، مگر وہاں کے لوگ مختلف ایسے صدور کو بھگت چکے تھے جو آہستہ آہستہ آمر مطلق بن بیٹھے، اس لیے انہوں نے اس نچلے درجے کے صدارتی راج کو بھی قبول نہیں کیا، بلکہ خالص عوامی حکومت کا نظام رائج کیا۔

☆ جاپانی شہنشاہیت کو امریکی حملوں نے کمزور کیا، ورنہ دوسری جنگ عظیم سے قبل تک جاپان میں ۱۸۸۹ء کا مائچی آئین نافذ تھا، اس آئین کے تحت شہنشاہ جاپان ہی ملک کا سربراہ تھا، لیکن ۱۵ اگست ۱۹۴۵ء میں امریکی جنرل میک آر تھر نے جاپانی سرکار کو حکم دیا کہ اپنے آئین پر نظر ثانی کرے اور اس میں جمہوری اصلاحات کرے۔

چنانچہ جمہوری اصولوں پر مبنی امریکہ کے زیر نگرانی جاپان کا نیا آئین وجود میں آیا، اس کو ”آئین امن“ کہا جاتا ہے۔

یعنی جاپان نے امریکہ سے شکست کھا کر مقہورانہ امن اختیار کر لیا، جس میں وہ امریکہ کے خلاف اس کی سابقہ بدترین فوجی جارحیتوں کا انتقام نہیں لے سکتا۔

جب قانون انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے تو اسی طرح قانون مختلف قوموں کے ہاتھوں کھلونا بن جاتا ہے خدائی قانون کو روئے زمین کی ساری انسانی طاقتیں مل کر بھی نہیں بدل سکتیں۔

☆ کناڈا، آسٹریلیا اور ہندوستان کے آئین برطانوی آئین کا چربہ اور مرعوبانہ ذہنیت کی پیداوار ہیں، ان کی اپنی نہ کوئی حیثیت ہے اور نہ کوئی شناخت، اس لئے جو خامیاں برطانوی آئین میں پائی جاتی ہیں وہ ان ملکوں کے آئین میں بھی موجود ہیں، اس لیے ان پر الگ سے تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۶) اور داخلی طور پر دیکھئے تو دنیا کے اکثر ملکوں کے قوانین میں اسلامی قوانین سے کافی حد تک استفادہ کیا گیا ہے، بالخصوص ہندوستانی آئین کا ایک معتد بہ حصہ اسلامی قوانین کے بقیات میں سے ہے، خاص کر ارضی اور عدالتی اصطلاحات بھی تقریباً اسلامی ہیں۔

(۷) ان قوانین کے پڑھتے ہوئے ایک خاص بات یہ بھی محسوس ہوتی ہے کہ قانون کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ایک بنیادی قانون جس کو ”آئین“ کہا جاتا ہے، عام حالات میں اس میں تبدیلی نہیں ہوتی اور جس کی دفعات اصول کلیہ کی حیثیت رکھتی ہیں، اور مختلف حالات اور اوقات میں پیش آمدہ جزئیات و واقعات کو اسی کی روشنی میں سمجھا جاتا ہے، اسی طرح مختلف مسائل میں

قانون سازی کے وقت آئین کے بنیادی مزاج کا لحاظ رکھا جاتا ہے، اور اس سے انحراف نہیں کیا جاتا۔

قانون کا دوسرا حصہ عام قوانین کا ہے، جو آئین پر متفرع ہوتا ہے، اور تخریج و تشریح میں آئین کا تابع ہوتا ہے، اس میں ترمیم و تبدیلی نسبتاً آسان ہوتی ہے۔

یہ طرز خالص اسلامی ہے دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسلامی قانون ہی نے اصول کلیہ اور فرعیہ کی بنا ڈالی اسلام سے قبل قانون کا مآخذ صرف منقولات تھے، قانون میں قیاس و اجتہاد کو کوئی دخل نہیں تھا، اور اس کی ضرورت بھی نہیں تھی، اس لیے کہ انبیاء کی آمد کا سلسلہ قائم تھا، وقفہ وقفہ سے انبیاء اور رسول آتے رہتے تھے، اس لیے ہر دور کی ضروریات اور تقاضوں کے لحاظ سے ارشاد الہی کے مطابق یہ حضرات خود ہی قانونی ہدایات دے دیتے تھے، عام لوگوں کو قانون سازی کی نوبت نہیں آتی تھی، مگر اسلام کی آمد کے بعد نبوت کا سلسلہ موقوف ہو گیا، اس کے بعد کی ضروریات کے لحاظ سے ضرورت پڑی کہ خدا اور رسول کی طرف سے بنیادی طور پر قواعد کلیہ دے دیئے جائیں، اور فرعیات و جزئیات کو ان پر منطبق کیا جائے، تاکہ ہر دور کی انسانی ضروریات کی تکمیل ہوتی رہے۔

اور اسکی تائید اس سے ہوتی ہے کہ برطانیہ میں بنیادی قانون عدل کا آغاز پانچویں صدی عیسوی کے بعد ہوا، اور اس وقت اس میں کوئی تقسیم نہیں تھی، یہ تقسیم بعد کی تاریخوں میں نظر آتی ہے، اس کا صریح مطلب یہ ہے کہ یہ تقسیم اسلامی آئین سے لی گئی ہے۔

باب چہارم

اسلامی قانون کی
اہم بنیادی کتابیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

اسلامی قانون پر مختلف زبانوں میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں، بالخصوص عربی اور اردو زبانوں میں اسلامی قانون کا اتنا وسیع ذخیرہ موجود ہے کہ ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں، ہم اس باب کے تحت عربی، اردو، اور انگریزی زبانوں میں مشہور اور معتبر کتابوں کی فہرست پیش کر رہے ہیں، جن کے بارے میں حقیر مرتب کو آگاہی مل سکی ہے، البتہ ہم نے کوشش کی ہے کہ صرف مذاہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے مطابق لکھی گئی کتابوں کا تذکرہ کریں، اصحاب ظاہر، یا اہل بدعت و تشیع کی لکھی ہوئی کتابوں کے تذکرہ سے بالعموم ہم نے گریز کیا ہے، کیوں کہ جمہور امت کے فکر و عقیدہ کے مطابق قانون اسلامی کی تشریح و تعبیر کے لئے ان کتابوں کو بنیاد بنانا درست نہیں ہے۔

(مرتب)

فقہ اسلامی کے مذاہب اربعہ ”تعارف و خصوصیات“

عہد صحابہ میں مسائل کے سلسلے میں کوئی پابندی نہیں تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمادیا تھا کہ میرے تمام صحابہ آسمان ہدایت کے درخشندہ ستارے ہیں، اس لئے جس سے بھی روشنی لوگے حق پر رہو گے (الحديث)

اسی ارشاد نبوی کی روشنی میں کوئی مسئلہ پیش آنے پر عام مسلمان کسی بھی صحابی سے جو بروقت موجود ہوتے رجوع کرتے اور اپنا مسئلہ پیش کر کے اس کا حل معلوم کر لیتے تھے، لیکن صحابہ کے بعد کسی بھی طبقہ کے لئے اس طرح کی کوئی آسمانی ضمانت موجود نہیں ہے، اس لئے ضرورت پڑی کہ مخصوص علماء، فقہاء اور ائمہ ہی کی طرف مسلمان رجوع ہوں، جن کے علم و فہم، تفقہ و اجتہاد اور دیانت و تقویٰ پر لوگوں کا عام اعتماد ہو، چنانچہ تابعین کے پورے طبقہ میں فقہاء سبعہ اور ان کے بعد حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کو جو مرجعیت و مقبولیت حاصل ہوئی وہ کسی کے حصے میں نہیں آئی، اسی طرح تبع تابعین کے طبقے میں ائمہ ثلاثہ (حضرت امام مالکؒ، حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ) کو جو شہرت و دامن ملی وہ اس طبقے میں کسی کو نہ مل سکی، تبع تابعین کے بعد پوری امت نے عملاً چار اماموں (حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، اور امام احمد بن حنبلؒ) پر اتفاق کر لیا، کہ یہ ائمہ ہدیٰ ہیں، ان کے اصول و ضوابط قرآن و سنت، اور دین فطرت سے زیادہ ہم آہنگ ہیں، ان بزرگوں نے سب سے بہتر طور پر قرآن و حدیث اور دین کے مزاج و مذاق کو سمجھا ہے، اور دین و شریعت کو ایک نظام کے تحت مرتب و محفوظ کر دیا ہے، اس لئے ان کی اتباع کی جائے گی، اور ان کے

علاوہ کسی کی اتباع نہیں کی جائے گی، بعد والوں کی اس لئے نہیں کہ ائمہ اربعہ سے بہتر صلاح و تقویٰ اور علم و تفقہ کا تجربہ دنیائے نہیں کیا، اور خود ان کے ہم عصروں میں بھی کسی کی اتباع نہیں کی جائے گی اس لئے کہ ان کے اقوال اور آراء مکمل طور پر محفوظ نہیں ہیں۔

اب یہی چار مکاتب فقہ ہیں، جو لائق اعتماد اور قابل عمل ہیں، ان کے علاوہ کسی بھی فرد یا جماعت کی طرف میلان امت میں شقاق و اختلاف پیدا کرنے کے ہم معنی ہیں، امت مسلمہ کی تاریخ میں ہم نے بہت سی ایسی عظیم ہستیوں کا تجربہ کیا ہے کہ جو ہر طرح امامت کے اہل تھے، مگر انہوں نے اپنے بزرگوں کی اتباع و تقلید میں ہی عافیت سمجھی، اور خود کوئی نئی راہ نکالنے سے گریز کیا، بعض حضرات نے کوشش بھی کی تو امت نے اسے قبول نہیں کیا، اس ذیل میں ہم ابن جریر طبری کا نام لے سکتے ہیں۔

اس باب میں مذکورہ چاروں مکاتب فقہ کی بنیادی اور اہم کتابوں کی فہرست دی جا رہی ہے، جن کو فقہ و فتاویٰ میں اعتماد کا درجہ حاصل ہے، ان کے علاوہ فقہ ظاہری، فقہ زیدی اور فقہ جعفری بھی مستقل مکاتب فقہ ہیں، مگر ان کو شواہد سے زیادہ درجہ نہیں دیا جاسکتا ہے، اس لئے ان کی کتابوں کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا ہے، ہمارے دور میں اہل حدیث کی فقہ بھی فقہ ظاہری ہی کا حصہ ہے، اس لئے اس کو بھی مستقل درجہ نہیں دیا گیا ہے۔

اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مذکورہ چاروں مذاہب کا اجمالی تعارف پیش کر دیا جائے۔

حنفی مکتب فقہ

چاروں مکاتب فقہ میں یہ سب سے قدیم، مشہور اور وسیع تر تطبیقات والا مذہب ہے، یہ مشہور تابعی استاذ الائمہ امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب ہے، امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کا اسم گرامی نعمان بن ثابت بن زوطی ہے، آپ فارسی النسل ہیں، آپ کے دادا کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فیض صحبت سے ایمان کی توفیق ملی۔

آپ کی ولادت صحیح قول کے مطابق ۸۰ھ میں کوفہ کے مقام پر ہوئی، اور وہیں پرورش پائی، تعلیم و تربیت کے جملہ منازل وہیں طے کئے، اور بغداد میں ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ (۱)

خطیب بغدادی نے لکھا ہے کہ:

حضرت الامام کے والد ماجد ثابت، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ ابھی کمسن تھے، حضرت علیؑ نے ان کے لئے اور ان کی ذریت کے لئے برکت کی دعا فرمائی، اور ثابت کے والد نعمان بن مرزبان نے ایک بار پارسیوں کے تہوار ”نوروز“ کے موقع پر حضرت علیؑ کو فالودہ پیش کیا، تو حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: ”ہمارا ہر دن ہی نوروز ہے۔“ (۲)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت الامام کا گھرانہ کافی متمول اور خوشحال تھا، اس لئے کہ خاص مواقع پر فالودہ بڑے لوگوں کے یہاں ہی تیار کیا جاتا تھا، یہی وجہ ہے کہ امام اعظم نے اپنی زندگی کا آغاز تجارت سے کیا، اور تاحیات اس سے وابستہ رہے، آپ کپڑوں کے بہت بڑے تاجر کی حیثیت سے پورے ملک میں معروف تھے۔

(۱) تبویض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ، لایمام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، ص: ۲۸، مطبوعہ دار المعارف حیدرآباد، مناقب

الامام ابی حنیفہ للموفق بن احمد المکی، مطبوعہ کوسید پاکستان
(۲) تاریخ بغداد للخطیب، ۳۶۳ھ، ۱۳/۳۲۶، مطبوعہ بیروت

اسی طرح خطیب کے مذکورہ بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کا خاندان شروع سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وابستہ تھا، اور ہر چھوٹے بڑے معاملے میں خاندان کے بزرگ و خرد حضرت علیؑ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

ایسے پاک صاف، اور خوشحال ماحول میں حضرت الامام نے آنکھیں کھولیں، تو ہر طرف مختلف فرقوں کی نظریاتی گرم بازاری تھی، صحابہ گئے چنے باقی رہ گئے تھے، باقی علوم صحابہ کے حاملین تابعین کی پاکیزہ جماعت موجود تھی، اسلامی حکومت اوج شباب پر تھی، اس لئے علوم اسلامیہ کے علاوہ دوسرے علوم و فنون کے بھی عربی ترجمے ہو رہے تھے، اس طرح پورا شہر علوم و فنون کا گہوارہ بنا ہوا تھا، ایک طرف محدثین و مفسرین کی درسگاہیں قائم تھیں تو دوسری طرف مختلف فرقوں کے درمیان مناظروں کی گرم بازاری تھی، تیسری طرف ملک میں نئے نئے علوم آرہے تھے، امام ابوحنیفہؒ نے جمدہ مروجہ علوم و فنون میں مہارت پیدا کی، اور حالات کے تحت اپنی علمی خدمات کا آغاز مناظروں سے کیا، مگر بعد میں آپ کی فکر و نظر کی جولانگاہ فقہ اسلامی بن گئی، جس کے لئے قدرت کی طرف سے آپ کا انتخاب کیا گیا تھا۔

آپ کے مخصوص اساتذہ میں حضرت حمادؒ کو سب سے زیادہ شہرت و خصوصیت حاصل ہے، حضرت حمادؒ دو واسطوں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد ہیں، آپ کو ”نقیہ کوفہ“ کا مقام حاصل تھا، آپ کی درسگاہ اس وقت کوفہ کی سب سے بڑی اور بانیض درسگاہ تھی، ہر طرف سے علماء و طلبہ کا رجوع تھا، حضرت امام اعظمؒ بھی اسی درسگاہ کے فیض یافتہ ہیں، امام صاحبؒ فرماتے تھے:

فجعلت علی نفسی ان لا افارق حماداً حتی یموت فصحبته ثمانی سنۃ. (۱)

ترجمہ: میں نے فیصلہ کر لیا کہ حضرت حمادؒ سے تاحیات جدا نہیں ہوں گا، اس طرح مجھے ان کی صحبت مسلسل اٹھارہ ۱۸ سال حاصل رہی۔“

حضرت حمادؒ کے علاوہ دیگر اور بھی ممتاز اساطین علم و فن سے آپ نے استفادہ کیا، جن کی تعداد

شمار سے باہر ہے، صرف حدیث کے اساتذہ کی تعداد (چار ہزار ۴۰۰۰) کے قریب بتائی جاتی ہے۔
 فطری ذہانت، خداداد صلاحیت، اساتذہ کی شفقتوں، اور سچی محبتوں نے حضرت نعمان بن
 ثابت کو امام اعظم کے منصب پر پہنچایا، بڑے بڑے اکابر اہل علم اور عبقری شخصیتوں نے آپ کی
 اتباع و تقلید کو اپنے لئے باعث فخر سمجھا، اور ہر دور میں آپ کے متبعین کی تعداد زیادہ رہی ہے، آپ
 کے انتہائی قریب ترین تلمیذ امام ابو یوسفؒ آپ کی بے پناہ فقہی بصیرت اور وسعت معلومات کا
 ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب ہم کسی مسئلہ میں الجھ جاتے تو حضرت الامام کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ اس کو اتنی
 جلد حل کر دیتے جیسے کہ آستین میں کوئی چیز تھی نکال کر سامنے رکھ دی۔ (۱)
 حضرت امام شافعیؒ امام صاحبؒ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

الناس عیال فی الفقه علی ابی حنیفہ. (۲)

ترجمہ: فقہ کے معاملے میں ساری دنیا امام ابو حنیفہؒ کی اولاد ہے۔
 حضرت امام مالکؒ نے امام صاحبؒ کی شخصیت اور عظمت علمی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:
 رأیت رجلاً لو کلمتہ فی ہذہ الساریۃ ان یجعلہا ذہباً لقام بحجتہ. (۳)
ترجمہ: میں نے ایسے شخص کو دیکھا کہ اگر میں اس ستون کے بارے میں اس سے کہوں
 کہ اس کو سونا قرار دے تو وہ اپنے دلائل سے اس کو ثابت کروے گا۔
 مشہور محدث اور امام صاحبؒ کے قابل فخر تلمیذ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں:
 رأیت مسعراً فی حلقة ابی حنیفہ جالساً بین یدیه یسألہ ویستفید منہ و
 مارأیت احداً قط تکلم فی الفقه احسن من ابی حنیفہ. (۴)

(۱) فلسفۃ التشریع فی الاسلام، محی محمد صافی بیروت: ۳۱/۲

(۲) فن اصول کی تاریخ عہد رسالت سے عصر حاضر تک ۶۵۴/۲ مؤکثر فاروق حسین،

(۳) الجواہر المصنیۃ فی طبقات الحنفیہ: ۶۹۶/۱ مطبوعہ کراچی، محی الدین ابی محمد عبدالقادر ابن ابی الوفاء۔

(۴) تاریخ بغداد للخطیب: ۳۳۳/۱۳

ترجمہ: میں نے سمر کو حضرت امام ابوحنیفہ کے حلقہ درس میں بیٹھ کر سوالات کرتے اور استفادہ کرتے ہوئے دیکھا، میں نے کبھی کسی شخص کو فقہ میں امام ابوحنیفہ سے بہتر کلام کرتے نہیں دیکھا۔“

امام ابوحنیفہ تاریخ اسلامی میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے فقہ اسلامی کی باقاعدہ تدوین کا بیڑہ اٹھایا، امام صاحب سے پہلے بھی بعض علماء و فقہاء کے بعض مجموعے تیار کئے گئے، کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی نے بھی ایک مجموعہ فتاویٰ تیار کیا تھا، حضرت حماد کے بارے میں بھی اس طرح کی بات کہی جاتی ہے، تاہم ان کی حیثیت ایک ذاتی ڈائری سے زیادہ نہ تھی، اس سلسلے کی پہلی باقاعدہ اور منظم کوشش حضرت امام ابوحنیفہ نے کی۔

علامہ موفق بن احمد کی (متوفی ۵۶۸ھ) مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہؒ میں لکھتے ہیں:

ابوحنیفۃؒ اول من دون علم هذه الشريعة لم يسبقه احد من قبله، لان الصحابة والتابعين رضى الله عنهم لم يضعوا في علم الشريعة ابواباً مبنية ولا كتباً مرتبة، وانما كانوا يعتمدون على قوة فهمهم وجعلوا قلوبهم صناديق علمهم، فنشأ أبوحنيفة بعدهم فرأى العلم منتشراً فخاف عليه الخلف السوء ان يضيعوه، فلذلك دونه أبوحنيفة فجعله ابواباً مبنية وكتباً مرتبة. (۱)

ترجمہ: امام ابوحنیفہؒ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا، آپ سے قبل یہ سعادت کسی کے حصے میں نہیں آئی، اس لئے کہ صحابہ اور تابعین کے دور میں علم شریعت کے موضوع پر نہ مرتب ابواب تھے اور نہ کتابیں، ان کا تمام تر اعتماد اپنی قوت فہم پر ہوتا تھا، اور ان کے دل ہی علم کے صندوق تھے، لیکن جب امام ابوحنیفہؒ نے دیکھا کہ علم بکھرے پڑے ہیں، اور مبادا بعد کے ناخلف انہیں ضائع کر دیں تو ان کے دل میں اس علم کی ترتیب و تدوین کا داعیہ پیدا ہوا اور ابواب اور کتابوں کی صورت میں اس کو مدون فرما دیا۔“

امام صاحب نے اس کے لئے تنہا اپنے علم پر قناعت نہیں فرمائی، بلکہ اس کے لئے ان کے نامور

شاگردوں اور فضلاء کی جماعت ساتھ تھی، جن کو ہر مسئلہ پر باقاعدہ اظہار رائے کی آزادی ہوتی تھی، چنانچہ کئی کئی دن بلکہ ایک ایک ماہ تک کبھی ایک مسئلہ زیر بحث رہتا تھا۔

اس مجلس تدوین میں کس قسم کے علماء و فضلاء شریک ہوتے تھے ان کے بارے میں خود امیر مجلس حضرت امام ابوحنیفہ کا بیان ملاحظہ فرمائیے:

اصحابنا هؤلاء ستة وثلاثون رجلاً منهم ثمانية وعشرون يصلحون
للقضاء ومنهم ستة يصلحون للفتوى، ومنهم اثنان يصلحان ان يؤدبا في القضاة
واصحاب الفتوى و اشار الى ابى يوسف وزفر. (۱)

ترجمہ: یہ ہمارے چھتیس رفقاء ہیں، ان میں اٹھائیس (۲۸) اشخاص قضاء کی صلاحیت رکھتے ہیں، چھ (۶) فتویٰ دینے کی لیاقت رکھتے ہیں، اور دو (۲) ایسے ہیں جو قاضیوں اور مفتیوں کی تربیت کا کام انجام دے سکتے ہیں، اور امام ابو یوسف اور امام زفر کی طرف اشارہ فرمایا۔“

اس طرح حضرت امام ابوحنیفہ کی مجلس فقہی نے وہ عظیم الشان کام انجام دیا جس کے نقوش صدیاں گزر جانے کے باوجود آج تک زندہ و تابندہ اور انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔

حضرت الامام نے اپنی فقہ کی بنیاد کتاب و سنت اور اقوال صحابہ پر رکھی، شیخ شہاب الدین مکی (متوفی ۹۷۳ھ) الخیرات الحسان میں حضرت الامام کے طریق کار اور منہج استنباط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

امام صاحب ہر مسئلہ کو پہلے قرآن کریم پر پیش فرماتے تھے، اگر قرآن سے جواب نہ ملتا تو سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پیش فرماتے اگر وہاں بھی اس کا حل نہ ملتا تو اقوال صحابہ کی جستجو کرتے، اگر اقوال صحابہ میں اختلاف ہوتا تو جو قول قرآن و حدیث سے قریب تر معلوم ہوتا اس کو اختیار فرمالیتے، مگر اقوال صحابہ سے خروج ہرگز نہ فرماتے، البتہ اقوال صحابہ سے بھی روشنی نہ ملتی تو تابعین کے اقوال کو دلیل بنانے کے بجائے خود اجتہاد کو پسند فرماتے تھے۔ (۲)

فقہ حنفی کی خصوصیات

اس طرح مکمل احتیاط، تدین اور اجتماعی غور و خوض کے ذریعہ فقہ حنفی مرتب ہوئی، جو درج ذیل خصوصیات کی حامل ہے:

☆ حضرت امام ابوحنیفہ کی فقہ تمام مکاتب فقہ پر زمانی تقدم رکھتی ہے، اور عہد نبوت سے قریب تر ہے۔

☆ ائمہ اربعہ میں تنہا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ہیں جن کو تابعیت (یعنی صحابی کی زیارت و ملاقات) کا شرف حاصل ہے۔

☆ تمام مکاتب فقہ میں فقہ حنفی شورائی فقہ ہے، جو چھتیس ۳۶ یا چالیس ۴۰ مجتہدین، محدثین، علماء، فقہاء، اصحاب لغت، اور اساطین علم و فن کی برسوں کی اجتماعی محنتوں کا نتیجہ ہے، دوسرا کوئی مکتب فقہی شورائی طور پر وجود میں نہیں آیا، تمام مکاتب فقہی انفرادی اجتہاد کی پیداوار ہیں، جب کہ فقہ حنفی اجتماعی اجتہاد کا نتیجہ اور ظاہر ہے کہ اجتماعی اجتہاد ایک محفوظ طریقہ کار ہے۔

☆ اسی شورائی اجتہاد کا نتیجہ ہے کہ دوسرے ائمہ کے حلقہ تلمذ میں اس درجہ کے اکابر اہل علم نہیں ملتے جو حضرت الامام کے یہاں ملتے ہیں، حضرت الامام کے حلقہ میں دوسری صف میں بھی ایسی بلند شان کے لوگ موجود ہیں جو دیگر مکاتب فقہ میں صف اول میں نظر آتے ہیں، افراد سازی کا یہ عظیم کام اسی شورائی طریق کار کی دین ہے، جو صرف مکتب فقہ حنفی کا امتیاز ہے۔

☆ حضرت امام ابوحنیفہ کی فقہ تمدن سے زیادہ قریب ہے۔

☆ حضرت الامام اپنے دور کے جملہ مروجہ دینی و عصری علوم پر دسترس رکھتے تھے، نیز آپ کی مجلس فقہی میں مختلف علوم و فنون کے ماہرین کا ہجوم رہتا تھا، اس لئے قدرتی طور پر آپ کی فقہ میں جو عصری حیثیت اور تمدنی حیثیت پائی جاتی ہے وہ کہیں اور نہیں ملتی، اور اس کی بنا پر آپ کی فقہ آج کے مسائل سے بھی اسی طرح بحث کرتی ہے، جس طرح دوسری اور تیسری صدی ہجری میں کرتی تھی۔

- ☆ فقہ حنفی کے احکام و مسائل مصالح اور عام انسانی مفادات پر مبنی ہیں۔
- ☆ فقہ حنفی کے اکثر مسائل پر عمل کرنا زیادہ آسان ہے، جو ”الدین یسر“ (دین آسان ہے) کے مزاج سے قریب تر ہے۔
- ☆ فقہ حنفی کے اکثر مسائل میں ایسی معقولیت اور معنویت پائی جاتی ہے، جو دل و دماغ کو اپیل کرتی ہے، اور سلیم طبیعتوں کے لئے باعث کشش ہے۔
- ☆ فقہ حنفی کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ شروع ہی میں ایک مکمل مجموعہ قوانین بن گئی، امام صاحب اور ان کے شاگرد بہترین متقن بھی تھے، اور آپ کے ممتاز ترین شاگرد حضرت امام ابو یوسفؒ نے قاضی بن کر عملی طور پر اس مجموعہ قوانین کو نافذ بھی کیا۔
- ☆ ایک اہم بات یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے تشریحی اور غیر تشریحی احکام میں امتیاز قائم کیا ہے۔

☆ فقہ حنفی انسانی طبیعت کی صحیح دریافت پر مبنی ہے، زندگی کے مسائل میں قدرتی مجبوریوں کا یہ پوری طرح لحاظ رکھتی ہے اور افراط اور تفریط سے پاک ہے۔

☆ فقہ حنفی کی انہی خصوصیات نے دنیا کو متاثر کیا اور مسلمانوں میں اس کو قبول عام حاصل ہوا، مورخ ابن خلدون نے اپنے دور میں فقہ حنفی کی قبولیت عامہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

واما ابو حنیفة فقلده اليوم اهل العراق و مسلمة الهند والصین و ماوراء النهر و بلاد العجم کلها. (۱)

ترجمہ: ”امام ابو حنیفہ کے مقلدین آج عراق، ہند، چین، ماوراء النہر اور بلاد عجم میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔“

ملا علی قاری اپنے زمانے میں حنفیہ کی تعداد بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

تمام مسلمانوں میں حنفیہ کی تعداد دو ٹکٹ ہے۔ (۲)

آج بھی مسلمانوں کی بڑی اکثریت مذہب حنفی کی پابند ہے۔

مذہب حنفی کے بنیادی ستونوں میں حضرت امام ابوحنیفہ کے بعد آپ کے تلامذہ میں حضرت امام ابو یوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ اور حضرت امام زفرؒ کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ خود حضرت الامام کو اپنے دو قابل فخر شاگردوں حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام زفر پر ناز تھا، اور حضرت امام محمدؒ کی تصنیفی اور تحریری خدمات نے فقہ حنفی کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچایا۔

امام ابو یوسفؒ

آپ کا اصل نام یعقوب بن ابراہیم بن حبیب الانصاری ہے ۱۱۳ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے، آپ عربی النسل ہیں، بہت غریب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، اس لئے مالی مشکلات سے دوچار رہتے تھے، ابتداً قاضی ابن ابی لیلیٰ کی شاگردی میں رہے، پھر حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حلقہ تلمذ میں داخل ہوئے، امام صاحب نے آپ کی پوری مالی کفالت قبول فرمائی، امام صاحب کے ذوق و مزاج اور طریق کار سے سب سے زیادہ آپ کو مناسبت رہی، تاحیات اپنے استاذ کے کنش بردار رہے، اور استاذ کی وفات کے بعد ان کے جانشین ہوئے اور مرجع خاص و عام بنے۔

بعد میں آپ کے بے پناہ علم و فضل سے متاثر ہو کر حکومت عباسیہ نے قضا کا عہدہ پیش کیا اور اسلامی تاریخ میں آپ پہلے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔ جس سے مذہب حنفی کے فروغ میں کافی مدد ملی۔

امام محمدؒ

آپ کا پورا نام محمد بن الحسن شیبانی اور کنیت ابو عبد اللہ ہے، آپ کی ولادت ۱۳۲ھ میں اور وفات ۱۸۹ھ میں ہوئی، آپ کی تعلیم کا آغاز حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے پاس ہوا، مگر تکمیل حضرت الامام کی وفات کے بعد امام ابو یوسفؒ کے پاس ہوئی، آپ نے تین برس امام مالکؒ کے یہاں بھی قیام کیا، ہارون رشید کے عہد میں قضاء کے منصب پر فائز رہے، آپ بالغ نظر فقیہ و مجتہد کے ساتھ

صاحب طرز ادیب بھی تھے، شخصیت بھی بڑی وجیہ اور جاذب نظر تھی۔

امام محمد نے فقہ پر بہت سی کتابیں تصنیف کیں، اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ امام محمد کی تصانیف ہی فقہ حنفی کا اولین مرجع سمجھی جاتی ہیں، انہوں نے اپنے استاذ کے اقوال و افکار کو مآخذ تک پہنچانے کی عظیم خدمت انجام دی، اور فقہ حنفی ہی نہیں، بلکہ پوری فقہ اسلامی کی آبیاری اور اسے توانائی بخشنے کے لئے ناقابل فراموش کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

امام زفرؒ

آپ فقہ حنفی کے اہم ستون میں، آپ کا پورا نام زفر بن ہذیل ہے، آپ صحبت تلمذ کے اعتبار سے حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد دونوں پر زمانی تقدم رکھتے ہیں، چنانچہ امام اعظم کی وفات کے صرف آٹھ سال بعد ہی وفات پا گئے، گویا آپ کا سن وفات ۱۵۸ھ ہے، آپ کی کوئی کتاب دستیاب نہیں ہے، مگر امام اعظم کی وفات کے بعد امام کے جانشین اول آپ ہی ہوئے، آپ کی وفات کے بعد امام ابو یوسف اس درس گاہ کے ذمہ دار ہوئے۔

فقہ مالکی

یہ مکتب فقہ حضرت امام مالکؒ کی طرف منسوب ہے، امام مالک بن انس کی ولادت مشہور قول کے مطابق ۹۳ھ میں اور وفات ہارون رشید عباسی کے دور میں ۱۷۹ھ میں ہوئی، آپ کا نسب ذی صبح یمنی سے ملتا ہے، امام مالکؒ کی ولادت کے وقت بنی امیہ کی حکومت کا اوج شباب تھا، ولید بن عبدالملک اموی مروانی حکومت کا تیسرا تاجدار تخت خلافت پر متمکن تھا، اس کا پایہ سلطنت دمشق تھا، فتوحات اسلامیہ کا سیلاب مشرق میں ترکستان، کابل اور سندھ کو عبور کر چکا تھا، اور مغرب میں افریقہ اور اسپین کی سرزمینوں میں موجیں لے رہا تھا۔ (۱)

حضرت امام مالکؒ حدیث و فقہ دونوں کے مسلمہ امام ہیں، بڑے بڑے محدثین اور نامور فقہاء کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے، مصر، بلاد مغرب اور اندلس جیسے دور دراز علاقوں سے تشنگان علم جوق در جوق آپ کے پاس مدینہ منورہ آتے اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہو کر واپس جاتے، آپ کی عظمت علمی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ چھٹے اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز اپنے دور خلافت میں آپ سے مشورہ طلب کرتے تھے۔ (۲)

حضرت امام شافعیؒ آپ کے شاگرد ہیں، ان کا قول ہے:

لولا مالک وسفيان لذهب علم الحجاز (۳)

ترجمہ: اگر امام مالکؒ اور حضرت سفیانؒ نہ ہوتے تو حجاز کا علم ضائع ہو جاتا۔

فقہی مسائل میں آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے بعد تعامل اہل مدینہ کو خاص اہمیت

(۱) مناقب الامام مالک بن انس، قاضی عیسیٰ بن مسعود الزواوی (متوفی ۷۴۳ھ) ص: ۱۵۹-۱۶۰ مکتبہ طیبہ مدینہ منورہ ۱۹۹۰ء

(۲) الدیاج، ابن فرحون مالکی (متوفی ۷۹۹ھ) ص: ۵۷، بیروت دارالکتب العلمیہ ۱۹۹۶ء (۳) مناقب الامام مالک: ۹۸

دیتے تھے، آپ کے مسلک فقہی کا اولین مرجع ”موطا“ ہے، جو براہ راست آپ کی تصنیف ہے، کہا جاتا ہے کہ چالیس سال کی مسلسل محنت کے بعد موطا تیار ہوئی، ایک ہزار اشخاص نے امام مالکؒ سے الموطا کو روایت کیا، لیکن اب اس کے متداول نسخے دو ہیں۔

(۱) پہلا نسخہ: بروایت یحییٰ بن اللیثی (المصمودی) الاندلسی (متوفی ۲۳۳ھ مطابق ۸۴۸ء)

(۲) اور دوسرا بروایت امام محمد بن الحسن الشیبانی (متوفی ۱۸۹ھ مطابق ۸۰۴ء)

بظاہر یہ مجموعہ احادیث و آثار ہے، مگر اس کا لب لباب فقہ ہے، امام مالک نے اس میں فقہ کے طرز پر ابواب کو مرتب کیا ہے۔

یہ کتاب عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کی فرمائش پر لکھی گئی، جب کتاب تیار ہو گئی، تو خلیفہ نے چاہا کہ اس کو واحد مجموعہ قانون کی حیثیت سے پوری مملکت میں جاری کر دیا جائے، مگر امام نے ایسا کرنے سے روک دیا، اور فرمایا کہ تمام لوگوں کو کسی ایک شخص کی رائے کا پابند بنانا مناسب نہیں، اس لئے کہ صحابہ مختلف علاقوں میں تشریف لے گئے، اور ہر علاقہ میں ان کے شاگرد اور فیض یافتگان موجود ہیں، اس لئے ہر علاقہ کے لوگوں کو ان کے اپنے مسلک پر باقی رکھا جائے، اور کسی ایک رائے کا پابند نہ بنایا جائے۔ (۱)

فقہ مالکی کا دوسرا بڑا مآخذ ”المدونۃ الکبریٰ“ ہے، یہ کتاب فقہ مالکی میں اصل الاصول کی درجہ رکھتی ہے، یہ امام مالک کی براہ راست تصنیف نہیں ہے، بلکہ یہ مجموعہ رسائل ہیں، جس میں تقریباً چھتیس ۳۶ ہزار مسائل کو جمع کر دیا گیا ہے، یہ امام مالک سے منقول فتاویٰ اور ان کے اقوال سے مستنبط مسائل کا مجموعہ ہے، اس کی تالیف میں متعدد اہم شخصیتوں کی کوششیں شامل رہی ہیں، سب سے پہلے امام مالک سے منقول مسائل کو ان کے شاگرد اسد بن الفرات تونسلی نے مدون کیا، انہوں نے سوالات امام محمد کی کتابوں سے اخذ کئے اور جوابات امام مالکؒ کے دیئے ہوئے لکھے، اس مجموعہ کا نام انہوں نے المدونۃ رکھا، وہ عراق کے بعد مصر پہنچے اور جب وہاں سے قیروان گئے تو یہی مسائل ان سے

مغربی فقیہ سحنون عبدالسلام اللہونخی نے حاصل کئے، اور اس کا نام ”اسدیہ“ رکھا، انہوں نے اسے امام مالکؒ کے ایک اور شاگرد عبدالرحمن بن القاسم المصری کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے بعض مسائل کی تصحیح کی اس کا مجموعہ ابواب کی صورت میں مدون نہیں تھا، سحنون نے اسے باقاعدہ ترتیب دیا، اور بعض مسائل آثار اور روایات سے از خود استنباط و اجتہاد کر کے اضافہ کیا، اس طرح یہ اہم ترین کتاب تیار ہوئی، مغرب اور اندلس میں مذہب مالکی کی اشاعت و ترویج میں ”المدونۃ“ نے اہم کردار ادا کیا۔ (۱)

فقہ مالکی کو مغربی ممالک تیونس، الجزائر اور مراکش اور افریقی ممالک میں قبول عام حاصل ہے۔

فقہ شافعی

یہ مکتب فقہ امام محمد بن ادریس بن العباس الشافعی کی طرف منسوب ہے، آپ ۱۵۰ھ میں غزہ (شام) کے مقام پر پیدا ہوئے، اور ۲۰۴ھ کو بمقام مصروفات پائی۔ (۲)

آپ کا سلسلہ نسب عبدمناف پر جا کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے، آپ کے آباء و اجداد میں حضرت سائبؓ کو صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے، حضرت سائبؓ جنگ بدر کے روز اسلام لائے تھے، ان کے بیٹے شافع کو بھی جوانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔

غزہ امام شافعی کا آبائی وطن نہیں ہے، بلکہ ان کے والد کسی ضرورت سے شام آئے تھے اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا، امام شافعی کی ولادت کے دو سال بعد ان کی والدہ انہیں آبائی وطن مکہ لے آئیں، وہیں انہوں نے سات برس کی عمر میں قرآن کریم اور دس برس کی عمر میں موطا حفظ کر لی۔ (۳)

(۱) فن اصول کی تاریخ، ڈاکٹر فاروق حسن پاکستان، ص: ۶۸۳ (۲) توالی التامیس لمعالی بن ادریس فی مناقب الامام الشافعی، حافظ ابن حجر العسقلانی الشافعی (متوفی ۸۵۲ھ) ص: ۴۹، مطبوعہ الامیریہ بولاق مصر ۱۳۰۵ھ، مناقب الامام الشافعی، لابی السعادات مجدد الدین المبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم ابن الاثیر الجزری (۵۴۳ھ-۶۰۶ھ) ص: ۷۲-۷۵، مطبوعہ بیروت، مؤسسۃ علوم القرآن ۱۹۹۰ء (۳) کتاب الجواہر النقیس فی تاریخ حیاۃ الامام محمد بن ادریس، ۳: محمد آقندی مصطفیٰ مطبعۃ الحسینیہ مصر ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء

امام شافعی نے امام حجاز امام مالک اور اپنے دور میں امام عراق امام محمد بن الحسن شیبانی سے علم فقہ حاصل کیا، اس طرح ان کے یہاں حدیث و فقہ کا حسین احتزاج پایا جاتا ہے۔
حضرت امام احمد ابن حنبل آپ کے بارے میں فرماتے تھے:

لولا الشافعی ما عرفنا فقہ الحديث. (۱)

ترجمہ: اگر امام شافعی نہ ہوتے تو ہم فقہ الحدیث نہ سمجھ پاتے۔

حضرت امام شافعی کے مذہب کی اشاعت ان کی کتابوں، الرسائل، الام اور آپ کے تلامذہ کے ذریعہ ہوئی، آج کل آپ کے مذہب فقہی کے پیروکار اکثر انڈونیشیا، ملیشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، سری لنکا، مصر، سوڈان، اردن، لیبیا، فلسطین، اور لبنان میں پائے جاتے ہیں، اور جزوی طور پر یہ شمالی افریقہ کے ممالک برصغیر ہند کے ساحلی علاقوں، سعودی عرب، عراق، شام اور یمن میں موجود ہیں، دنیا میں شوافع کی تعداد دس کروڑ کے قریب ہے۔ (۲)

فقہ حنبلی

یہ مکتب فقہ حضرت امام احمد بن حنبل بن ہلال الذہبی الشیبانی المروزی بغدادی کی طرف منسوب ہے، آپ ۱۶۴ھ مطابق ۷۸۰ء کو بغداد میں پیدا ہوئے، اور ۲۴۱ھ مطابق ۸۵۵ء کو بغداد ہی میں وفات پائی، آپ نسلاً عرب، ربیعہ کی ایک شاخ بنو شیبان سے تعلق رکھتے تھے، جنہوں نے عراق و خراسان کی فتح میں بھرپور حصہ لیا، آپ کو بغداد میں قاضی ابو یوسف (۱۸۲ھ مطابق ۷۹۸ء) کے درس میں کچھ دنوں شرکت کا موقع ملا، حضرت ابراہیم نخعی کے شاگرد ہشیم بن بشیر کے درس میں ۱۷۹ھ تا ۱۸۳ھ باقاعدگی سے شریک رہے، امام شافعی سے بھی شرف تلمذ حاصل ہوا، حضرت امام

(۱) توالی التامیس لابن حجر ۱۲۵

(۲) فن اصول کی تاریخ ڈاکٹر فاروق حسن بحوالہ مذہب الفقہیۃ الاربعۃ ۱۱۶ مترجم معراج محمد ہارث

شافعی باوجود اخصیلت علمی امام احمد سے حدیث کی مشکلات کے بارے میں مشورہ فرماتے تھے کہ تم حدیث در حال سے زیادہ واقف ہو۔

حضرت امام شافعی جب بغداد سے رخصت ہوئے تو فرمایا کہ:

خروجت من بغداد وما خلفت فیہا اتقی ولا الفقه من ابن حنبل۔ (۱)

ترجمہ: میں بغداد سے روانہ ہوا تو اپنے پیچھے احمد بن حنبل سے زیادہ فاضل و فقیہ اور متقی

کسی کو نہیں چھوڑا۔

آپ نے کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ اور یمن وغیرہ کے علمی اسفار کئے، خلق قرآن کے مسئلے پر کوڑے کھائے اور جسمانی اذیتیں برداشت کیں، ۲۱۸ھ سے ۲۳۳ھ تک مسلسل پندرہ (۱۵) برس قید خانے میں رہے اور متوکل کے عہد میں رہائی ملی۔

امام احمد کا مذہب ان کی کسی کتاب سے نہیں بلکہ ان کے اقوال اور فتاویٰ سے ان کے شاگردوں نے مرتب کیا، امام صاحب نے فقہ کے موضوع پر کوئی کتاب تالیف نہیں کی۔

علامہ ابن قیم نے لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل کے مذہب کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

(۱) آیات قرآنی و احادیث نبوی۔

(۲) صحابہ کے فتاویٰ بشرطیکہ ان کے خلاف دوسرے اقوال نہ ہوں۔

(۳) اور صحابہ میں اختلاف کی صورت میں وہ قول صحابی جو قرآن و حدیث کے زیادہ قریب ہو۔

(۴) مرسل اور ضعیف احادیث۔

(۵) بوقت ضرورت قیاس۔ (۲)

ابتداءً مذہب حنبلی کے متبعین کم تھے، بعد میں اس کی اشاعت اور بھی کم ہو گئی، آٹھویں صدی ہجری میں امام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد امام ابن قیم وغیرہ کے ذریعہ اس کی نشاۃ ثانیہ ہوئی، اس کے

(۱) التالیف بین الفرق محمد مزہ ۲۶۵، مطبوعہ دمشق دار الفکر ۱۹۸۵ء

(۲) اعلام الموقعین من رب العالمین ۲۹: ۳۳۶ ابن قیم الجوزی الحنبلی (متوفی ۷۵۰ھ) بیروت دار احیاء التراث العربی۔

بعد بارہویں صدی ہجری میں نجد کے شیخ محمد بن عبدالوہاب (متوفی ۱۲۰۶ھ مطابق ۱۷۹۲ء) کے ذریعہ اس کی تجدید و اشاعت ہوئی، ان کو حکومت سعودی عرب کے بانی عبدالعزیز آل سعود کی پشت پناہی حاصل ہوئی اور ان کے عہد میں اس مذہب کو بہت فروغ حاصل ہوا، آج کل مملکت عربیہ سعودیہ کا یہی سرکاری مذہب ہے، سعودی ریاست ۱۱۹۷ھ مطابق ۱۷۸۲ء میں وجود میں آئی تھی، جزیرہ العرب کے دیگر علاقوں کے علاوہ فلسطین، شام اور عراق وغیرہ میں اس مذہب کے پیروکار پائے جاتے ہیں، ۱۹۳۰ء میں اس مذہب کے قبعین کی تعداد کا اندازہ تیس ۳۰ چالیس ۴۰ لاکھ کے درمیان لگایا گیا تھا۔ (۱)

عربی زبان میں اسلامی قانون کی مشہور اور معتبر کتابیں

اسلامی قانون پر عربی زبان میں اتنا لٹریچر موجود ہے کہ اس کا احاطہ کرنا ممکن نہیں، ہم مختلف اہم موضوعات پر صرف چوٹی کی کتابوں کے نام پیش کر رہے ہیں، تاکہ اہل تحقیق ان سے استفادہ کر سکیں۔

فقہ القرآن

(یعنی جو کتابیں خصوصیت کے ساتھ قرآن مجید کے
قانونی پہلو اور احکام پر لکھی گئی ہیں)

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱	آیات الاحکام	احمد بن اسماعیل الجزائری الشعمی، نجف اشرف میں مقیم تھے۔ (۱)	وفات ۱۱۵۰ھ
۲	احکام القرآن	ابونصر محمد بن سائب الکفی الکوفی صاحب علوم التفسیر و علم الانساب۔ (۲)	وفات ۱۴۶ھ
۳	احکام القرآن	یحییٰ بن آدم ابو زکریا	وفات ۲۰۳ھ
۴	احکام القرآن	الامام محمد بن ادریس اشافعی	ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ
۵	احکام القرآن	ابوتور ابراہیم بن خالد ابی الیمانی الکفی البغدادی، بڑے فقیہ ہیں، امام شافعی کے شاگرد ہیں، فقہی طور پر امام شافعی کی طرف میلان ہے، ان کی کئی کتابیں ہیں، ان میں ایک کتاب ”اختلاف مالک والشافعی“ قابل ذکر ہے۔	وفات ۲۴۰ھ مطابق ۸۵۴ھ بمقام بغداد
۶	احکام القرآن	یحییٰ بن ائثم بن محمد بن قطن بن سعانی	وفات ۲۴۲ھ

ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	القشیری المروزی ابو محمد البغدادی الحنفی بغداد کے قاضی تھے۔		
وفات ۲۲۲ھ	شیخ ابوالحسن علی بن حجر السعدی	احکام القرآن	۷
وفات ۲۸۲ھ	قاضی ابواسحاق اسماعیل بن اسحاق الازدی البصری	احکام القرآن	۸
وفات ۳۰۵ھ	شیخ ابوالحسن علی بن موسیٰ بن یزید الدلمی الحنفی	احکام القرآن	۹
وفات ۳۲۱ھ	شیخ امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی	احکام القرآن	۱۰
وفات ۳۳۰ھ	شیخ ابو محمد القاسم بن اصغیٰ القرطبی النحوی	احکام القرآن	۱۱
وفات ۳۴۴ھ	ابوالفضل بکر بن محمد بن العلاء القشیری البصری المالکی، مصر میں مقیم تھے۔	احکام القرآن	۱۲
وفات ۳۷۰ھ	شیخ الامام ابوبکر احمد بن علی المعروف بالجصاص الرازی الحنفی۔	احکام القرآن	۱۳
وفات ۴۰۱ھ	ابوالعباس احمد بن علی بن احمد الربعی الباغانی المقرئ۔	احکام القرآن	۱۴
وفات ۴۰۵ھ	الشیخ الامام ابوالحسن علی بن محمد المعروف بالکلیا الہراسی الشافعی البغدادی۔	احکام القرآن	۱۵
وفات ۴۵۸ھ	ابوبکر احمد بن الحسین البیهقی۔	احکام القرآن	۱۶
وفات ۵۲۳ھ	قاضی ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی الحافظ المالکی۔	احکام القرآن	۱۷
وفات ۵۹۷ھ	شیخ عبد المعتم بن محمد بن فرس الغرناطی۔	احکام القرآن	۱۸
وفات ۷۶۷ھ	شہاب الدین احمد بن یوسف المقرئ	احکام القرآن	۱۹

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۰	احکام القرآن	جمال الدین محمد بن علی المعروف بابن نور الدین	وفات ۸۰۸ھ
۲۱	احکام القرآن	ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی	وفات ۶۱۰ھ
۲۲	احکام القرآن	ابو علی الحسن بن عبد العزیز المالکی الاندلسی	وفات ۷۰۰ھ
۲۳	احکام القرآن	الشیخ مفتی محمد شفیع (۱۸۹۶ء-۱۹۷۱ء)، (۵ جلدیں، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)	مولانا محمد ادریس کاندھلوی (۱۹۰۱ء- ۱۹۷۴ء) مولانا ظفر احمد تھانوی (۱۳۱۰ء- ۱۳۹۴ھ)، مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی وغیرہ زیر نگرانی حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی (۱۸۶۳ء-۱۹۴۳ء) اس کتاب میں آیات کی عمومی تشریح کے علاوہ ان مسائل سے بحث کی گئی ہے جو بعد کی پیداوار ہیں اور ان کا ذکر متقدمین کی کتابوں میں نہیں ہے یا نا کافی ہے۔
۲۴	احکام القرآن	جبیر بن غالب	
۲۵	احکام القرآن	ابو محمد مکی بن ابی طالب الاندلسی	وفات ۴۳۷ھ
۲۶	احکام القرآن	ابو عمر حفص بن عمر الضریر	
۲۷	احکام القرآن	احمد بن المعزل	
۲۸	احکام القرآن	داؤد بن علی	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۹	التفیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ	احمد بن محمد بن احمد النخعی المکی (۱)	وفات ۳۲۷ھ
۳۰	التفیرات الاحمدیہ	شیخ احمد المدعو بملا جیون (۲)	ولادت ۱۰۲۷ھ مطابق ۱۶۳۸ وفات ۱۱۳۰ھ مطابق ۱۷۱۸
۳۱	تلخیص احکام القرآن	شیخ جمال الدین محمود بن احمد المعروف بابن السراج القنوی الحنفی (۳)	وفات ۷۰۰ھ
۳۲	روائع البیان فی تفسیر آیات الاحکام	شیخ محمد علی الصابونی الحنفی	
۳۳	مختصر احکام القرآن	شیخ ابو محمد مکی بن ابی طالب القیس الاندلسی	وفات ۳۳۷ھ
۳۴	نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام	السید محمد صدیق خان بن حسن بن علی بن لطف اللہ الحسینی القنوی الہندی۔	وفات ۱۳۰۷ھ

(۱) کشف الظنون، ۱۹/۳

(۲) تذکرہ مفسرین ہند، ص ۱۱۸، محمد عارف اعظمی، مری مطبوعہ دارالمصنفین اعظم گڑھ، طبع دوم: ۲۰۰۶ء مئی

(۳) کشف الظنون، ۸۱-۸۰، ۸۱-۸۰، ۲۵/۳-۲۶

فقہ الحدیث


(حدیث کی وہ مشہور کتابیں جو قانونی اور فقہی نقطہ نظر سے لکھی گئی ہیں)

الف



سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۳۵	آثار السنن (۲ جلدیں)	علامہ ظہیر احسن شوق نیوی (بہار) اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اور اسلامی مدارس کے نصاب میں داخل ہے، ابواب فقہیہ کی ترتیب پر لکھی گئی ہے اس میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ان تمام روایتوں اور آثار کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے جو حنفی مسلک کی تائید میں ہیں، افسوس یہ کتاب صرف کتاب الصلوٰۃ تک لکھی جاسکی اگر یہ کتاب مکمل ہو جاتی تو حدیث کی اہم خدمت انجام پاتی۔	وفات ۱۳۲۵ھ
۳۶	الاحکام	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ	وفات ۲۳۵ھ
۳۷	الاحکام الکبریٰ	شیخ ابو محمد عبدالحق الازدی الاشہلی	وفات ۵۸۲ھ
۳۸	الاحکام الکبریٰ	شیخ محبت الدین احمد الطبری المالکی	وفات ۶۹۲ھ
۳۹	الاحکام الصغریٰ	شیخ محبت الدین احمد الطبری المالکی	وفات ۶۹۲ھ

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۶۹۴ھ	شیخ محب الدین احمد الطبری المالکی	الاحکام الوسطی	۴۰
وفات ۷۲۲ھ	عماد الدین ابوالفداء اسمعیل بن کثیر	الاحکام الصغری	۴۱
ولادت ۱۲۲۸ھ	محمد بن علی ابن دقین العید	احکام الاحکام شرح عمدہ	۴۲
وفات ۱۳۰۲ھ		الاحکام	
	سراج الدین عمر بن علی بن المسلمین	الاعلام شرح عمدہ الاحکام	۴۳
ولادت ۱۳۰۸ھ	علامہ ظفر احمد عثمانی زیرنگرانی حکیم الامت	اعلاء السنن (۲۰ جلدیں)	۴۴
مطابق ۱۸۹۱ء	حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ یہ کتاب	(مطبوعہ دیوبند و کراچی)	
وفات ۱۳۹۴ھ	آمار السنن کے طرز پر لکھی گئی ہے، جیسا کہ		
مطابق ۱۹۷۲ء	شیخ عبدالفتاح ابو غده نے اپنے استاذ علامہ		
	کوثری کے حوالہ سے اپنی تقریظ میں اشارہ		
	کیا ہے، اس میں احادیث کو فقہی ابواب پر		
	مرتب کیا گیا ہے، اور انتہائی مدلل و مکمل		
	ہے، اس موضوع پر اب تک ہونے والے		
	تمام کاموں کا خلاصہ اس میں آگیا ہے، یہ		
	ایک انسائیکلو پیڈیا ہے، یہ کتاب جو تقریباً		
	پانچ ہزار ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے بلاشبہ		
	علمی و تحقیقی دنیا کیلئے بے نظیر تحفہ ہے، کتاب		
	کی پہلی دو جلدیں مقدمہ پر مشتمل ہیں، پہلی		
	جلد میں حدیث پر فنی اعتبار سے بحث کی گئی		
	ہے جبکہ دوسری جلد میں فقہ سے متعلق		
	اصول و ضوابط پر کلام کیا گیا ہے، سن تالیف		
	۱۳۴۳ھ ہے۔		
وفات ۹۲۶ھ	ابو یحییٰ زکریا بن محمد الانصاری	الاعلام باحادیث الاحکام	۴۵


سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۴۶	افہام الافہام شرح بلوغ المرام	شیخ یوسف بن محمد البطاح البیہقی	وفات ۱۲۴۲ھ
۴۷	امانی الاحبار شرح معانی الآثار (۴ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی سابق امیر جماعت تبلیغ۔	ولادت ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء وفات ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹۶۵ء
۴۸	الانتصار فی احادیث الاحکام	جمال الدین یوسف بن محمد المرادوی	وفات ۷۳۳ھ
۴۹	انوار المحمود علی سنن ابی داؤد	یہ دراصل حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی (۱۸۵۱ء-۱۹۲۰ء) حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری (۱۸۵۲ء-۱۹۲۷ء) علامہ انور شاہ کشمیری (۱۸۷۵ء-۱۹۳۳ء) اور مولانا شبیر احمد عثمانی (۱۸۸۷ء-۱۹۴۹ء) کی درسی تقاریر کا مجموعہ ہے۔	
۵۰	اوجز المسالک	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی	ولادت ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۷ء وفات ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۹۸۲ء
ب			
۵۱	بدر التمام شرح بلوغ المرام	قاضی شرف الدین الحسین بن محمد المغربی	ولادت ۱۲۶۹ھ
۵۲	بذل المحمود شرح ابی داؤد (۵ جلدیں مطبوعہ دیوبند بڑے سائز کی تختی میں)	مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی	مطابق ۱۸۵۲ء وفات ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹۲۷ء
۵۳	برکتہ الکلام علی احادیث الاحکام	فخر الدین عثمان بن علی الزلیعی الفقیہ الحنبلی	وفات ۷۴۳ھ (بمقام مصر)

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۴	بلوغ المرام من اولیٰ الاحکام	احمد بن علی بن حجر العسقلانی	وفات ۸۵۲ھ
			
۵۵	تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی	مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری	ولادت ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء وفات ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۳ء
۵۶	ترجمان السنۃ	مولانا بدر عالم میرٹھی	وفات ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء
۵۷	التعلیق الصبیح علی مشکوٰۃ المصابیح	علامہ ادیس کاندھلوی	ولادت ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۱ء وفات ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹۷۴ء
۵۸	التعلیق المحمود	مولانا فخر الحسن گنگوہی	
۵۹	التعلیق المحمد علی الموطا امام محمد	علامہ عبدالحی فرنگی محلی، تحقیق و تدقیق اور غیر متعصبانہ حقیقت نگاری کے لحاظ سے کتب حنفیہ میں ممتاز اور منفرد حیثیت کی حامل ہے موطا کی دیگر شرحوں میں رہ جانے والی خامیوں کا اس میں ازالہ بھی کیا گیا ہے، راویوں کے بقدر ضرورت حالات بھی درج کئے گئے ہیں، اس کے شروع میں تقریباً سو ۱۰۰ صفحات کا مبسوط مقدمہ بھی ہے، ہندوستان سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے اب دارالقلم دمشق سے مولانا تقی الدین ندوی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ اور شیخ عبد الفتاح ابو غدہ کے مقدمہ کے ساتھ تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔	وفات ۱۳۰۴ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ح	
۶۰	حاشیۃ البخاری	مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ	وفات ۱۸۷۹ء
		ومولانا محمد قاسم نانوتویؒ	وفات ۱۸۸۰ء
۶۱	الحل المفہم	علامہ انور شاہ کشمیریؒ	ولادت ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء وفات ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۳ء
		د	
۶۲	الدراۃ فی منتخب تخریج احادیث الہدایۃ	الشیخ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، یہ نصب الراۃ کی تلخیص ہے، اور اب ہدایہ کے حاشیہ پر چھپی ہوئی ہے۔	وفات ۸۵۲ھ
		ر	
۶۳	ریاض الافہام شرح عمدۃ الاحکام	عمر بن سالم اللخمی الفاکہانی	
		س	
۶۴	سبل السلام شرح بلوغ المرام	محمد بن اسمعیل الامیر الکحلانی	وفات ۱۸۲ھ
		ش	
۶۵	شرح اللامام فی احادیث الاحکام	شہاب الدین احمد بن علی الصریابی	وفات ۷۷۸ھ


سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۶۶	شرح بلوغ المرام	محمد عابد بن احمد الانصاری الحنفی	وفات ۱۲۵۷ھ
۶۷	شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح (الکشف عن حقائق السنن) ۱۱ جلدیں	شرف الدین حسین بن عبد اللہ طیبی شافعی	وفات ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۳۴۲ء
۶۸	شرح عمدۃ الاحکام تیسیر المرام	ابو عبد اللہ محمد بن احمد التمسانی	
۶۹	شرح عمدۃ الاحکام	عبد الرحمن بن علی الفار سکوری	
۷۰	شرح عمدۃ الاحکام	شہاب الدین بن عبد اللہ العامری	
			
۷۱	طرح المتربیع فی شرح التقریب	زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم العراقی	وفات ۸۲۶ھ
			
۷۲	عدۃ الحکام شرح عمدۃ الاحکام	مجد الدین محمد یعقوب الفیروز آبادی	وفات ۸۱۷ھ
۷۳	عدۃ الحکام شرح عمدۃ الاحکام	تاج الدین عبد الوہاب العنوی	وفات ۸۷۵ھ
۷۴	العدۃ فی شرح العمدة	الامیر محمد بن اسمعیل الصنعانی	ولادت ۱۲۲۸ھ وفات ۱۳۰۲ھ
۷۵	العرف الشذی علی الترمذی	علامہ انور شاہ کشمیریؒ، یہ علامہ کی درسی تقریر کا مجموعہ ہے، جس کو مولانا چراغ علی کشمیریؒ نے مرتب کیا ہے۔	ولادت ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء وفات ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۸۷۵ھ
۷۶	عمدة الاحکام	تقی الدین ابو محمد عبد الغنی المقدسی	وفات ۶۰۰ھ
۷۷	عمدة القاری شرح صحیح البخاری ۱۶ جلدیں	حافظ عینی محمود بن احمد بدر الدین	ولادت ۷۶۲ھ مطابق ۱۳۶۱ء وفات ۸۵۲ھ مطابق ۱۴۴۹ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۷۸	الغایۃ بمعرفۃ احادیث الہدیۃ	الشیخ محی الدین عبدالقادر بن محمد القرشی	وفات ۱۷۷۵ھ
۷۹	عون المعبود شرح ابی داؤد	علامہ شمس الحق محمد بن امیر عظیم آبادی (پٹنہ بہار) (اہل حدیث عالم تھے)	ولادت ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء وفات ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۹۱۱ء
غ			
۸۰	غایۃ الالہام علی عدۃ الحکام	شہاب الدین احمد بن عبداللہ العامری	
ف			
۸۱	فتح الباری شرح بخاری ۱۳ جلدیں	حافظ ابن حجر عسقلانی	ولادت ۷۷۳ھ مطابق ۱۳۷۲ء وفات ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۳۳۹ء
۸۲	فتح العلام شرح الاعلام	ابو یحییٰ زکریا بن محمد الانصاری	وفات ۹۲۶ھ
۸۳	فتح العلام شرح بلوغ المرام	نواب صدیق بن حسن خان القنوجی	ولادت ۱۲۲۸ھ وفات ۱۳۰۷ھ
۸۴	فتح الرحمن فی اثبات مذہب الاعمان	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مشکوٰۃ شریف کی ترتیب پر مذہب حنفی کی مؤید روایات واحادیث کو اس میں جمع کیا گیا ہے، یہ کتاب نایاب تھی، حضرت الاستاذ مولانا مفتی نظام الدین سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند متوفی (۱۳۲۰ھ) نے محدث کبیر مولانا حبیب الرحمن اعظمی (۱۹۰۱ء-۱۹۹۲ء) کے ذریعہ سے حاصل کیا، ڈھائی سال کی محنت و کاوش کے بعد اس کی تہیض فرمائی، اور اپنی مختصر اور مفید تعلیقات و حواشی کے ساتھ اسے شائع فرمایا۔	ولادت ۹۵۸ھ مطابق ۱۵۵۱ء وفات ۱۰۵۲ھ مطابق ۱۶۴۲ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۸۵	فتح الملہم شرح صحیح مسلم	علامہ شبیر احمد عثمانی	وفات ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۴۹ء
۸۶	فیض الباری علی البخاری	علامہ انور شاہ کشمیری	ولادت ۱۲۹۲ھ وفات ۱۳۵۲ھ
			
۸۷	کتاب السنن فی الفقہ	محمد بن عبد الرحمن بن المغیرہ	وفات ۱۵۹ھ
۸۸	کتاب السنن فی الفقہ	ابو عبد اللہ مکحول الشامی	وفات ۱۱۶ھ
۸۹	کتاب السنن فی الفقہ	عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی	وفات ۱۵۹ھ
۹۰	کتاب السنن فی الفقہ	ابو العباس ولید بن مسلم	وفات ۱۹۴ھ
۹۱	کتاب السنن فی الفقہ	عبد الرزاق ابن ہمام الصنعائی	وفات ۲۱۱ھ
۹۲	کتاب السنن فی الفقہ	ابو معاویہ ہشیم ابن بشیر السلمی	وفات ۱۸۳ھ
۹۳	کتاب السنن فی الفقہ	ابو نصر عبد الوہاب بن عطاء العجلی	وفات ۲۰۱ھ
۹۴	کتاب السنن فی الفقہ	ابراہیم بن طہمان بن شعیب الکھروی	وفات ۱۶۸ھ
<p>الخراسانی، ابوسعید خراسان کے بڑے محدث اور عالم تھے، ہرات میں پیدا ہوئے نیشاپور اور بغداد میں قیام رہا، نیشاپور میں وفات پائی، ان پر ارجاء کا الزام تھا، مگر صحیح یہ ہے کہ انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا، امام احمد بن حنبل کے پاس انکا ذکر ہوا تو وہ بیماری کے سبب ٹیک لگائے ہوئے تھے، نام سنتے ہی سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ صالحین کے تذکرہ کے وقت ٹیک لگانا مناسب نہیں۔</p>			
			مطابق ۷۸۴ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۹۵	کتاب السنن فی الفقہ	الحافظ ابو عمر حفص بن عمر بن عبدالعزیز ابن اصمہان بن الجرحث الحوضی المعروف بالضریر البصری سرمن رانی میں قیام اختیار کر لیا تھا۔	وفات ۲۴۵ھ
۹۶	کتاب السنن فی الفقہ	ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک	وفات ۱۸۱ھ
۹۷	کتاب السنن فی الفقہ	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ	وفات ۲۳۵ھ
۹۸	کتاب السنن فی الفقہ	عثمان بن ابی شیبہ	وفات ۲۳۷ھ
۹۹	کتاب السنن فی الفقہ	محمد بن عثمان بن ابی شیبہ	وفات ۲۹۷ھ
۱۰۰	کتاب السنن فی الفقہ	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف القریابی	
۱۰۱	کتاب السنن فی الفقہ	احمد بن محمد الاثرم	
۱۰۲	کتاب السنن فی الفقہ	اسحاق بن ابراہیم راہویہ	۱۶۱-۲۳۸ھ
۱۰۳	کتاب السنن فی الفقہ	ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری	وفات ۲۵۶ھ
۱۰۴	کتاب السنن فی الفقہ	حسن بن علی بن شیبہ المعمری	
۱۰۵	کتاب السنن فی الفقہ	ابو الحارث سرتج بن یونس المروزی	
۱۰۶	کتاب السنن فی الفقہ	ابو عمر حفص بن عمر الضریر	
۱۰۷	کتاب السنن فی الفقہ	فضل بن شادان الرازی	
۱۰۸	کتاب السنن فی الفقہ	ابو جعفر مطین بن ایوب الحضری	وفات ۲۹۸ھ
۱۰۹	کتاب السنن فی الفقہ	ابو عبد اللہ محمد بن مخلد العطار	وفات ۳۳۱ھ
۱۱۰	کتاب السنن فی الفقہ	ابو عبد اللہ الحسین بن اسمعیل المجالی	وفات ۳۳۰ھ
۱۱۱	کتاب السنن فی الفقہ	ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی	وفات ۳۷۱ھ
۱۱۲	کشف اللثام شرح الاحکام	ابو العون محمد بن سالم السفارینی	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۱۳	الکوکب الدرّی	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلویؒ نے حضرت گنگوہیؒ کے افادات کو مرتب کیا ہے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب (۱۸۹۷-۱۹۸۲ء) کے حواشی کے ساتھ دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔	ولادت ۱۸۲۸ء وفات ۱۹۰۵ء
ل			
۱۱۴	لامح الدرّاری	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حضرت مولانا زکریا صاحب (۱۸۹۷-۱۹۸۲ء) کی تعلیق اور مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔	ولادت ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۸۲۸ء وفات ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء
م			
۱۱۵	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	ملا علی قاری ہروی شمس کی	وفات ۱۰۱۴ھ مطابق ۱۶۰۶ء
۱۱۶	المسوی علی الموطأ	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	ولادت ۱۱۱۳ھ مطابق ۱۷۰۳ء وفات ۱۱۷۶ھ مطابق ۱۷۶۲ء
۱۱۷	المصنفی علی الموطأ	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	//
۱۱۸	معارف السنن	علامہ یوسف بنوریؒ (از افادات علامہ انور شاہ کشمیریؒ)	ولادت ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء وفات ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۹۷۷ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۱۹	معالم السنن	احمد بن محمد خطابی بکستی	ولادت ۳۱۹ھ مطابق ۹۳۱ء وفات ۳۸۸ھ مطابق ۹۹۸ء
۱۲۰	منتقى الاخبار	ابو البركات محمد الدين عبد السلام الحراني	
۱۲۱	المنتقى في الاحكام	ابو محمد عبد الله بن علي بن الجارود	وفات ۳۰۷ھ
			
۱۲۲	نصب الرية لاحاديث الهداية (مطبوعه المجلس العلمى الهند) (۱۳۰۹ھ ۱۹۸۸ء) الزيلي	الامام الحافظ البارع العلامة جمال الدين ابو محمد عبد الله بن يوسف الكهنى	وفات ۷۲۷ھ

حدیث کی وہ عام کتابیں جن میں قانونی احکام بھی آگئے ہیں

الف

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۲۳	ابن ماجہ	حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ القرطبی	وفات ۲۴۳ھ
۱۲۴	ابوداؤد	حافظ سلیمان بن الأشعث البجستانی	وفات ۲۵۵ھ
ت			
۱۲۵	ترمذی	الامام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوریہ الترمذی	ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ
ج			
۱۲۶	جامع مسانید الامام الاعظم	الامام الاعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ	ولادت ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ
س			
۱۲۷	سنن ابی مسلم	ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ الکجی	
۱۲۸	سنن الاثرم	ابو بکر احمد بن محمد بن ہانی الاثرم	

سلسله	اسماء كتب	اسماء مصنفين	ولادت و وفات
١٢٩	سنن الدارقطني	الامام ابو الحسن علي بن عمر حافظ البغدادي	وفات ٣٨٥ هـ
١٣٠	سنن الدارمي	ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي	وفات ٢٥٥ هـ
١٣١	سنن سعيد بن منصور	حافظ سعيد بن منصور الخراساني	وفات ٢٢٤ هـ
١٣٢	السنن الكبرى	ابو بكر احمد بن الحسين البيهقي	وفات ٢٥٨ هـ
١٣٣	السنن الصغرى	ابو بكر احمد بن الحسين البيهقي	وفات ٢٥٨ هـ
١٣٤	سنن القاضي	قاضي يوسف بن يعقوب البغدادي	
١٣٥	سنن الهمداني	محمد بن يحيى بن النعمان ابو بكر الهمداني ثم المصري الشافعي	وفات ٣٢٤ هـ
ش			
١٣٦	شرح معاني الآثار	الامام ابو جعفر احمد بن سلامة الطحاوي	ولادت ٢٢٩ هـ وفات ٣٢١ هـ
ص			
١٣٧	صحیح ابن خزيمة	حافظ ابو بكر محمد بن اتحق بن خزيمة	وفات ٣١١ هـ
١٣٨	صحیح ابن حبان	حافظ ابو حاتم محمد بن حبان البستي	وفات ٣٥٢ هـ
١٣٩	صحیح ابی عوانه	حافظ يعقوب اتحق الاسفرائني	وفات ٣١٦ هـ
١٤٠	صحیح ابن السكّن	حافظ ابو علي سعيد بن عثمان بن السكّن	ولادت ٢٩٢ هـ
		المصري البغدادي	وفات ٣٥٣ هـ
١٤١	صحیح الاسماعيلی	حافظ ابو بكر احمد بن ابراهيم الاسماعيلی	وفات ٣٤٦ هـ
		البحراني المحدث الشافعي	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۴۲	صحیح المسند رک	حافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الضعی	
۱۴۳	صحیح المختارۃ	حافظ ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المقدسی	
۱۴۴	صحیح البخاری	حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری	۱۹۴-۲۵۶ھ
۱۴۵	صحیح المسلم	حافظ ابو احسن مسلم بن الحجاج انیشاپوری	۲۰۴-۲۶۱ھ
ک			
۱۴۶	کتاب الآثار	امام محمد بن الحسن الشیبانی	۱۳۲-۱۸۹ھ
م			
۱۴۷	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر البیہقی	وفات ۸۰ھ
۱۴۸	المستخرج لابن عولۃ	حافظ ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق	وفات ۳۱۶ھ
۱۴۹	المستخرج لابن منده	حافظ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد	وفات ۴۷۰ھ
۱۵۰	المستخرج لابن نعیم	حافظ احمد بن عبد اللہ بن احمد الاصبہانی	وفات ۴۳۰ھ
۱۵۱	مسند الامام ابی حنیفہ	الامام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (الامام الاعظم)	۸۰-۱۵۰ھ
۱۵۲	مسند الامام الشافعی	الامام محمد بن ادریس الشافعی	۱۵۰-۲۰۴ھ
۱۵۳	مسند الامام احمد	الامام احمد بن محمد بن الحسین شیبانی واکلی	۱۶۴-۲۴۱ھ
۱۵۴	مسند ابن شاپین	ابو حفص عمر بن احمد البغدادی	
۱۵۵	مسند ابن الفرات	ابو الفضل جعفر بن الفضل البغدادی	وفات ۳۹۱ھ
۱۵۶	مسند الحلو انی	حافظ ابو محمد حسن بن علی الحلو انی	وفات ۲۴۲ھ
۱۵۷	مسند الجوهری	اسحاق بن ابراہیم بن سعید البغدادی	وفات ۲۴۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۵۸	مسند الذہلی	حافظ ابو الحسن علی بن الحسن الذہلی	وفات ۲۵۵ھ
۱۵۹	مسند العنبری	ابو اسحق ابراہیم بن اسمعیل الطوسی	وفات ۲۸۰ھ
۱۶۰	مسند ابن ابی اسامہ	الامام حارث بن محمد بن ابی اسامہ التمیمی	وفات ۲۸۲ھ
۱۶۱	مسند ابن ابی عمرو	حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ الدراوردی	وفات ۲۴۳ھ
۱۶۲	مسند الطیالسی	الامام سلیمان بن داؤد بن الجارود الطیالسی	وفات ۲۰۴ھ
۱۶۳	مسند ابی عوانہ	حافظ یعقوب بن اسحاق ابو عوانہ	وفات ۳۱۳ھ
۱۶۴	مسند ابن ابی شیبہ	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ	وفات ۲۳۵ھ
۱۶۵	مسند ابی یعلیٰ	حافظ احمد بن علی بن المثنیٰ الموصلی	وفات ۳۰۶ھ
۱۶۶	مسند قتی بن مخلد	حافظ ابو عبد الرحمن قتی بن مخلد القرطبی	وفات ۲۷۶ھ
۱۶۷	مسند ہمز ار	حافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق	وفات ۲۹۲ھ
۱۶۸	مسند الفردوس	حافظ شیرویه بن شہر دار الدیلمی	
۱۶۹	المسند الکبیر	الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری	وفات ۲۵۶ھ
۱۷۰	مسند عبد بن حمید	حافظ عبد بن حمید بن نصر الکشی	وفات ۲۴۹ھ
۱۷۱	مسند الحمیدی	الامام ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر بن عیسیٰ	وفات ۲۱۹ھ
۱۷۲	مسند الخوارزمی	حافظ ابو بکر احمد بن محمد الخوارزمی البرقانی	وفات ۴۲۵ھ
۱۷۳	مسند ابن ابی عاصم	حافظ ابو بکر احمد بن عمرو النبیلی الشیبانی	وفات ۲۸۶ھ
۱۷۴	مسند ابن جمیع	ابو الحسن محمد بن احمد بن محمد بن جمیع	وفات ۴۰۲ھ
۱۷۵	مسند ابن راہویہ	الامام اسحق بن ابراہیم بن مخلد الحنفی	وفات ۲۳۸ھ
۱۷۶	مسند ابی اسحاق	الامام ابو اسحاق ابراہیم بن نصر الرازی	وفات ۳۵۸ھ
۱۷۷	مسند ابی ہریرہ	الامام ابو اسحاق ابراہیم بن حرب العسکری	وفات ۲۸۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۷۸	مسند انس بن مالک	ابو جعفر محمد بن الحسین بن موسیٰ الحنفی	
۱۷۹	مسند القضاہ	ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ القضاہ	وفات ۲۵۴ھ
۱۸۰	مصنف عبد الرزاق	الامام عبد الرزاق بن ہمام الکحیری	۱۲۶-۲۱۱ھ
۱۸۱	مصنف ابن ابی شیبہ	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ	وفات ۲۳۵ھ
۱۸۲	مصنف ابن السکن	حافظ ابو علی سعید بن عثمان بن سعید ابن	ولادت ۲۹۴ھ
		السکن البصری البغدادی، مصر میں مقیم تھے	وفات ۳۵۳ھ
۱۸۳	معجم ابن قانع	حافظ ابو الحسین عبد الباقي البغدادی بن	ولادت ۲۹۵ھ
		قانع بن مرزوق	وفات ۳۵۱ھ
۱۸۴	معجم ابی نعیم الاصفہانی	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اسحاق	ولادت ۳۳۶ھ
		بن موسیٰ بن مہران الاصفہانی	وفات ۴۳۰ھ
۱۸۵	معجم الکبیر والصغیر والاوسط	الامام ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	وفات ۳۶۰ھ
۱۸۶	معجم الکبیر والصغیر والاوسط	ابو بکر محمد بن الحسن المعروف بالنقاش الموصلی	وفات ۳۵۱ھ
۱۸۷	موطأ امام مالک	الامام مالک بن انس المدنی	۹۳-۱۷۹ھ
۱۸۸	موطأ امام محمد	امام محمد بن الحسن الشیبانی	۱۳۲-۱۸۹ھ
۱۸۹	نسائی	حافظ احمد بن شعیب بن علی النسائی	۲۱۵-۳۰۲ھ



اصول فقہ حنفی

اصول فقہ پر علماء حنفیہ کی تصنیف کردہ کتابیں

الف

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۹۰	اجتناس فی اصول الفقہ	ابن سعید عبدالملک ابن قریب الاصبغی (۱)	۱۲۳-۲۱۵ھ
۱۹۱	اختلاف ابی حنیفہ وابن ابی لیلیٰ	حضرت امام ابو یوسف (۲)	۱۱۳-۱۸۲ھ
۱۹۲	ارشاد الطالب	احمد بن محمد بن حسن بن احمد الکواکی الحنفی الحنفی، ممتاز عالم اور محقق تھے، اپنے والد کی جگہ مسند افتاء حنفیہ پر بیٹھے، مختلف مدارس میں مدرس رہے، قدس اور طرابلس وغیرہ میں قاضی رہے، کئی علوم و فنون پر آپ کی کتابیں، ہیں یہ ان کے والد ماجد کی کتاب منظومہ الکواکب کی شرح ہے، اس کا نسخہ دارالکتب المصریہ میں موجود ہے۔ (۳)	ولادت ۱۰۵۴ھ وفات ۱۱۲۴ھ
۱۹۳	ازالۃ الالتباس عن مسائل القیاس فی الاصول	امین بن محمد حنفی	ولادت ۱۲۹۸ھ وفات ۱۳۶۲ھ

(۱) ہدیۃ العارفین، اسماعیل پاشا بغدادی ۲۶۳/۵، مطبوعہ دار الفکر ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء

(۳) ہدیۃ العارفین ۱۶۹/۵

(۲) وفیات الاعیان لابن خلکان ۳۰۳/۲، مطبوعہ المیزان مصر ۱۳۱۱ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۹۴	الاصول	شیخ ابوبکر محمد بن حسین ارسابندی حنفی	وفات ۵۱۲ھ
۱۹۵	اصول الفقہ	علی بن محمد بن الحسین بن عبدالکریم ابوالحسن	وفات ۴۸۲ھ
		فخر الاسلام الہر دوی، فقیہ ہیں۔ (۱)	
۱۹۶	اصول الفقہ	احمد بن محمد بن محمود بن سعید الکاسانی (۲)	وفات ۵۹۳ھ
۱۹۷	الاصول فی الفقہ	ابوبکر محمد بن حسین بن محمد امام فخر الدین	وفات ۵۱۲ھ
		الارسابندی الحنفی (۳)	
۱۹۸	اصول الفقہ	مولانا عبید اللہ الاسعدی صاحب	
	(مطبوعہ قاہرہ)	استاذ حدیث مدرسہ عربیہ تھوڑا باندہ (یوپی)	
۱۹۹	اصول الفقہ	احمد بن محلی ابوبکر الرازی معروف	وفات ۳۷۰ھ
		بالجصاص حنفیہ کے آخری امام ہیں (۴) بمقام بغداد	
۲۰۰	اصول الفقہ	قاسم بن یوسف المدینی (۵)	
۲۰۱	اصول الفقہ (۸ جلدیں)	ابوعبداللہ بن ابوموسیٰ الضریر معروف	
		بابن موسیٰ فقیہ (۶)	
۲۰۲	اصول حسام الدین	ابو محمد حسام الدین عمر بن العزیز بن عمر بن	ولادت ۴۸۳ھ
		مازہ الحنفی، صدر الشہید سے مشہور ہیں، فروع	مطابق ۱۰۹۰ء
		واصول میں امامت کا درجہ رکھتے ہیں،	وفات ۵۳۶ھ
		اپنے والد سے فقہ پڑھی اور انہی کی زندگی	مطابق ۱۰۴۲ء
		میں خراسان میں بالغ نظر مجتہد و فقیہ بن	
		گئے، اور شہرت حاصل کر لی، موافقین و مخالفین	

(۱) تاج التراجم ۱۳۶

(۲) تاج التراجم ۲۷

(۳) تاج التراجم ۱۷

(۴) ہدیۃ العارفین ۸۳۶، کشف الظنون: ۱۳۴

(۵) تاج التراجم ۲۹۹

(۶) تاج التراجم ۱۷۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۰۳	اصول الامشی	دونوں آپ کی عظمت کے معترف تھے، سمرقند میں شہید ہوئے اور بخارا میں مدفون ہوئے، (۱)	۵۳۹ھ
۲۰۴	اصول الہمز دوی	ابوالثناء محمود بن زید الامشی الحنفی ماتریدی، ماوراء النہر کے لامشی نامی گاؤں کی طرف نسبت سے لامشی کہلاتے ہیں، بیروت سے عبد المجید ترکی کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۹۰ء میں شائع ہو چکی ہے۔ (۲)	۴۰۰ھ
۲۰۵	اصول السرخسی	علی بن محمد بن الحسین بن عبدالکریم بن موسیٰ بن عیسیٰ بن مجاہد الہمز دوی ابو بکر الحسن "فخر الاسلام" بڑے فقیہ، اصولی، محدث اور مفسر تھے، ان کی دیگر کتابیں میں مدفون ہیں یہ ہیں: ☆ شرح الجامع الکبیر للشیخانی فی فروع الحنفی ☆ فخر الاصول الی معرفۃ الاصول وغیرہ۔ (۳)	۴۹۰ھ
		ابوبکر محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی (مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت) الحنفی بڑے اصولی، فقیہ، مجتہد اور مناظر تھے، شمس الائمہ کے لقب سے معروف تھے یہ کتاب شیخ ابوالوفاء العثماني الافغانی	۵۰۰ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		کی تحقیق کے ساتھ چھپ چکی ہے، قید خانہ میں حافظہ کی مدد سے اپنی بہت سی کتابیں املا کرائیں (۱)	
۲۰۶	اصول فخر الاسلام ابنز دوی	علی بن محمد بن علی نجم العلماء حمید الدین الضریر الراشی البخاری الحنفی، فقیہ، اصولی، محدث، مفسر، کلامی اور حافظ تھے حافظ نسفی کے استاذ ہیں کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے ہدایہ کی شرح آپ نے لکھی تھی۔ (۲)	وفات ۶۶۷ھ مطابق ۱۲۶۸ء بمقام بخارا
۲۰۷	اصول الشاشی	ابو ابراہیم اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب الخراسانی الشاشی السمرقندی الخطیبی، حنفیہ کے بڑے فقیہ ہیں، زید بن اسامہ سے جامع کبیر کی روایت کرتے تھے، مصر میں انتقال فرمایا، مگر زیادہ مستند بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کے مصنف ابو علی احمد بن محمد بن اسحاق نظام الدین الشاشی ہیں، جو ساتویں صدی کے علماء میں ہیں، صاحب حدائق الحنفیہ کی یہی رائے ہے۔ (۳)	وفات ۳۲۵ھ مطابق ۹۳۶ء بمقام مصر
۲۰۸	المعدن	صفی الدین نصیر البندی	وفات ۳۳۳ھ مطابق ۹۵۵ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
-------	-----------	--------------	--------------

اصول الشاشی کی شرحیں

۲۰۹	شرح اصول الشاشی	مولیٰ محمد بن الحسن الخوارزمی معروف بہ شمس الدین الشاشی	وفات ۷۱۱ھ
۲۱۰	فصول الجواشی	شیخ الہ داد الجونیوری حنفی	وفات ۹۲۳ھ
۲۱۱	فصول الجواشی لا اصول الشاشی	مولوی عین اللہ ۱۳۰۲ھ میں دہلی سے چھپی ہے۔	وفات ۹۳۲ھ
۲۱۲	حصول الجواشی علی اصول الشاشی	شیخ محمد حسن ابوالحسن بن محمد سنہلی، لکھنؤ ۱۳۰۲ھ میں طبع ہو چکی ہے۔	
۲۱۳	عمدة الجواشی علی اصول الشاشی	شیخ فیض الحسن گنگوہی، بیروت سے ۱۴۰۲ھ میں چھپی ہے۔	
۲۱۴	احسن الجواشی علی اصول الشاشی	شیخ برکت اللہ لکھنوی، دہلی سے چھپی ہے۔	
۲۱۵	عمدة الجواشی علی اصول الشاشی	عباس قلی خان، ۱۳۰۵ھ میں زندہ تھے۔ (۱)	
۲۱۶	اضافۃ الانوار شرح المتار	محمد بن علی بن محمد علاء الدین الحسکفی، ولادت ۱۰۲۵ھ	
		حصن کیف کی جانب نسبت ہے، فقیہ اور اصولی ہیں، فن تفسیر، نحو، حدیث میں بھی دسترس رکھتے تھے، علم فقہ خیر الدین الربلی اور فخر المقدسی حنفی وغیرہ سے حاصل کیا، دمشق میں حنفیہ کے مفتی رہے۔ (۲)	وفات ۱۰۸۸ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۱۷	الاعجاز فی الاعتراض علی الادلۃ الشرعیۃ	جمال الدین محمود بن احمد بن مسعود بن عبد الرحمن القنوی الحنفی، بڑے فقیہ اور اصولی ہیں، دمشق کے قاضی رہے، بہت سی کتابیں تحریر کیں۔ (۱)	ولادت ۷۰۰ھ مطابق ۱۳۰۰ء وفات ۷۷۷ھ مطابق ۱۳۷۵ء دمشق
۲۱۸	افاضۃ الانوار فی اضاءۃ اصول المنار فی اصول الفقہ	ابوالفحائل سعد الدین عبداللہ بن عبدالکریم دہلوی، عالم، اصولی اور محقق تھے۔	وفات ۸۹۱ھ مطابق ۱۴۸۵ء
۲۱۹	افاضۃ الانوار علی اصول المنار	علاء الدین الحسکفی الحنفی، محدث، فقیہ، اور اصولی تھے، کئی کتابیں یادگار چھوڑیں (۲)	ولادت ۱۰۲۵ھ وفات ۱۰۸۸ھ
۲۲۰	اقتباس الانوار فی شرح المنار للنسفی	جمال الدین یوسف بن قوامری الحنفی (۳)	وفات ۷۵۲ھ
۲۲۱	الانصاف فی بیان سبب الاختلاف	احمد بن عبدالرحیم بن وجیہ الدین، شاہ ولی اللہ سے معروف ہیں، علوم ظاہری و باطنی کے بحر ناپیدا کنار تھے۔	ولادت ۱۱۱۴ھ وفات ۱۱۷۶ھ بمقام دہلی
۲۲۲	الانوار	عبید اللہ بن عمر بن عیسیٰ الدبوسی، القاضی ابوزید الفقیہ الحنفی، اکابر فقہاء حنفیہ میں ہیں، سات قاضیوں میں سے ایک تھے، بمقام بخارا	وفات ۴۳۰ھ وفات ۴۳۲ھ
		صاحب الجواہر نے آپ کے متعلق فرمایا کہ سب سے پہلے علم الخلاف کی بنیاد آپ ہی نے ڈالی، مگر زیادہ درست یہ	

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۲۳	الانوار فی شرح المنار للنسفی	ہیکہ آپ اس فن کے مدون ہیں موجود نہیں، اس لئے کہ آپ سے قبل امام طبری اور امام طحاوی کی دو کتابیں اس موضوع پر اختلاف الفقہاء کے نام سے آچکی تھیں (۱) اکمل الدین محمد بن محمود الباری الحنفی، ولادت ۱۷۷ھ بغداد میں ولادت ہوئی اور قاہرہ میں مطابق ۱۳۱۴ھ وفات پائی، بڑے فقیہ، اصولی، ادیب وفات ۱۷۸۶ھ اور مفسر تھے، حلب میں تعلیم حاصل کی، مطابق ۱۳۸۴ھ قوام الدین کاکی کے شاگرد ہیں، مصر آئے تو کئی بار قضا کی پیش کش کی گئی مگر انکار کر دیا۔ (۲)	
۲۲۴	انوار الحکک علی شرح المنار لابن ملک	محمد بن ابرہیم ابن الحسبلی الحنفی، مورخ، وفات ۱۷۹ھ اور کئی فنون کے ماہر تھے۔ (۳)	
۲۲۵	ایضاح القواعد۔ باب فی اصول الفقہ	ابوبکر علاء الدین محمد بن احمد السمرقندی وفات ۵۴۰ھ الحنفی۔ (۴)	
ب			
۲۲۶	بدائع الافکار فی شرح اوائل الانوار	محمد بن یوسف الاسیری الحنفی، حلب میں ولادت ۱۱۳۳ھ مفتی تھے۔ وفات ۱۱۹۴ھ	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۲۷	البدیع فی الاصول	احمد بن علی بن تغلب بن ابی الفضیاء البغدادی، البعلبکی، فقیہ ہیں۔ تقریباً (۱) ۶۹۴ھ	
۲۲۸	بدیع النظام (نہایت الوصول الی علم الاصول)	احمد بن علی بن تغلب مظفر الدین ابن الساعاتی لکھی، فقیہ، اصولی، حافظ، اور علوم شرعیہ کے ماہر تھے، مدرسہ مستنصریہ بغداد میں حنفی مذہب کے مدرس تھے، شمس الدین محمد الاصفہانی شارح المحصول، ان کو ابن حاجب مالکی (متوفی ۶۴۶ھ) صاحب مختصر منتهی السؤل والامل) پر فوقیت دیتے تھے، اس کتاب میں ابن الساعاتی نے علامہ آمدی شافعی (متوفی ۶۳۱ھ) کی کتاب ”الاحکام“ اور امام بزدوی حنفی (متوفی ۴۸۲ھ) کی اصول الہر دوی کے طریقوں کو جمع کیا ہے، اس کتاب کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، متعدد علماء نے اس کی شرحیں لکھی ہیں، (۲) ان کے والد ماجد علی بن تغلب بڑے سائنسٹ، گھڑی ساز اور ماہر فلکیات تھے، خلیفہ المستنصر کے دروازہ پر مشہور گھڑیاں انہی کی نصب کردہ تھیں۔ (۳)	وفات ۶۹۴ھ وفات ۶۸۴ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۲۹	بذل النظر فی الاصول	ابوبکر محمد بن عبد الحمید بن حسن بن حمزہ	ولادت ۲۸۸ھ
		الاسمندی علاء الدین السمرقندی (۱)	وفات ۵۵۲ھ
۲۳۰	بنیان الوصول فی شرح الاصول للمیزدوی	محمد بن محمد بن احمد البخاری، قوام الدین	وفات ۷۳۹ھ
		کاکی سے مشہور ہیں، فقیہ اور اصولی	مطابق ۱۳۳۸ھ
		ہیں، آپ نے علاء الدین عبدالعزیز قاہرہ	
		بخاری وغیرہ سے علم حاصل کیا، قاہرہ	
		میں مدرس و مفتی تھے۔ (۲)	
۲۳۱	البہمی شرح المغنی للبخاری	جمال الدین القنوی الحنفی، تذکرہ	ولادت ۷۰۰ھ
		”الاعجاز“ کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۷۷۷ھ
۲۳۲	بیان معانی البدیع	شمس الدین محمود بن عبدالرحمن احمد	ولادت ۶۷۲ھ
		الاصحانی ابوالثناء الشافعی، تفسیر میں ان	وفات ۷۴۹ھ
		کی کتاب ”انوار الحقائق الربانیة“ اور بمقام مصر	
		شرح منهاج الاصول للبیضاوی کافی	
		مشہور ہیں۔ (۳)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ت	
۲۳۳	تبصرة الاسرار فی شرح المنار للنفسی	شجاع الدین مہبہ اللہ بن احمد بن معلی	ولادت ۱۰۶۱ھ
		بن محمود الترکستانی الطرازی، ترکستان میں ولادت ہوئی اور مدرسہ ظاہریہ (قاہرہ) میں انتقال ہوا۔ (۱)	وفات ۱۰۳۳ھ
۲۳۴	تبلیغ الاہل فی عدم جواز التقليد بعد العمل	ابراہیم بن پیری حنفی مکہ مکرمہ میں مفتی تھے،	ولادت ۱۰۲۳ھ
		اکابر فقہاء حنفیہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ (۲)	وفات ۱۰۹۹ھ
۲۳۵	التبیان فی شرح المنار للنفسی	محمد بن محمود بن الحسین الحسینی الحنفی (۳)	وفات ۸۵۵ھ کے بعد
۲۳۶	التبیین شرح المنتخب للاحکام فی الاصول	ابو حنیفہ قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر بن امیر غازی الفارابی الاتقانی الحنفی، فقیہ	ولادت ۶۸۵ھ مطابق ۱۲۸۶ء
		اور اصولی تھے، ماوراء النہر میں ولادت ہوئی، وفات ۷۵۸ھ	
		دمشق اور مصر کے مدرس رہے، بغداد میں منصب قضاء پر فائز رہے، امام ذہبی کی وفات کے بعد دارالحدیث لظاہریہ میں مدرس ہوئے، اس کتاب کے نسخے کئی لائبریریوں میں موجود ہیں۔ (۴)	مطابق ۱۳۵۷ء
۲۳۷	التبیین شرح المنتخب	شیخ قوام ابن البرکات اتقانی حنفی، یہ بھی کتاب ”المنتخب“ کی شرح ہے۔	وفات ۷۵۸ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۳۸	التحریر فی اصول الفقہ الجامع بین اصطلاح المحدثیہ والشافعیہ	محمد بن عبدالواحد بن عبدالمہمید بن مسعود بن حمید الدین بن سعد الدین ابن الہمام الحنفی، فقیہ، اصولی، متکلم اور نحوی تھے، علوم معقول و منقول میں کمال رکھتے تھے، قاضی القضاۃ مصر بدرالدین عراقی مالکی، اور زین الدین بن قاسم قطوبغا آپ کے شاگرد ہیں، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، آپ کی یہ کتاب شہرہ آفاق کا درجہ رکھتی ہے، ۱۳۵۱ھ میں مصر سے چھپ چکی ہے، اس کتاب میں طریقہ حنفیہ اور شافعیہ کو جمع کیا گیا ہے، عبارت مشکل ہے، بہت سی شرحیں لکھی گئیں، مشہور شرح شمس الدین محمد بن محمد بن الحسن الحنفی معروف بہ ابن امیر الحاج (وفات ۸۷۹ھ) کی تقریر و التمجیر ہے۔ (۱)	ولادت ۷۹۰ھ مطابق ۱۳۸۷ء وفات ۸۶۱ھ مطابق ۱۴۵۶ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۹	التحقیق	شیخ قاضی سراج الدین ابوالثنا محمود بن ابی بکر بنفی	وفات ۶۷۲ھ
۲۴۰	التحقیق شرح المنتخب	عبدالعزیز بخاری، یہ کتاب "المنتخب" (مصنفہ ابو عبد اللہ محمد بن النخعی متوفی ۶۴۳ھ) کی شرح ہے۔	
۲۴۱	تخریج الاحادیث من اصول	علامہ زین الدین قاسم بن قطلوبغا۔	ولادت ۹۰۲ھ
	المزدوی		وفات ۸۷۹ھ
۲۴۲	الترجیح	احمد بن عبد اللہ قاضی برہان الدین	وفات ۸۰۰ھ
		الیسوا سی، اس نام سے دو کتابیں ان کی طرف منسوب ہیں، ایک الترجیح شرح التلویح، دوسری الترجیح شرح التلویح فی الاصول۔ (۱)	مطابق ۱۳۹۸ھ
۲۴۳	تسہیل مرقاۃ الوصول الی علم الاصول	مولی عثمان بن عبد اللہ الرومی الحنفی، مکہ مکرمہ میں قاضی رہے۔	ولادت ۱۰۳۶ھ
۲۴۴	التصریح بغوامض التلویح	عبد اللہ سیالکوٹی الحنفی	وفات ۱۰۸۰ھ
۲۴۵	تعلیقہ علی مقدمات التوضیح فی الاصول	عبد الکریم بن عبد اللہ الرومی الحنفی، روم میں قضاۃ الکیش میں سے تھے، سلطان مراد خان کے امراء میں سے تھے، مدرس، مدیر اور قاضی رہے۔ (۲)	وفات ۸۷۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۳۶	تعلیقہ علی مقدمات التلویح الفتا زانی فی الاصول	محمد بن مصلح الدین الباکری، عسکر روم میں قاضی تھے۔ (۱)	وفات ۹۱۱ھ
۲۳۷	تعلیقہ علی مقدمات التوضیح فی الاصول	خطیب زادہ محمد بن الدین بن تاج الدین ابراہیم بن الخطیب، قسطنطنیہ کے قاضی رہے، اور وہیں وفات پائی، کئی کتابیں یادگار چھوڑیں۔	وفات ۹۰۱ھ مطابق ۱۴۹۵ء
۲۳۸	تعلیق الانوار علی اصول المنار للنفسی	ابن نجم المصری الحنفی	وفات ۹۷۰ھ
۲۳۹	تعلیقہ علی تغیر التفتیح لابن کمال فی الاصول	صالح ابن القاضی جلال الدین التوقی الرومی ابن جلال الحنفی، کئی علوم میں دسترس رکھتے تھے، تدریسی خدمات انجام دیں، حلب، دمشق و مصر کے قاضی بنائے گئے، کئی فنون پر کتابیں لکھیں۔ (۲)	وفات ۹۷۳ھ مطابق ۱۵۶۵ء
۲۵۰	تعلیقہ علی التلویح للفتا زانی	شیخ الاسلام احمد بن محمود شمس الدین بدر الدین الاردنوی قاضی زادہ الحنفی، حلب و قسطنطنیہ میں قاضی اور دیار رومیہ میں مفتی رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔	وفات ۹۸۸ھ مطابق ۱۵۸۰ء
۲۵۱	تعلیقہ علی صدر الشریعہ	محمد بن عبد الجبار القرہ باغی، استنبول کے قاضی رہے۔	وفات ۱۰۲۳ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۵۲	تعلیقہ علی اصول الہمز دوی	جلال الدین، جلال بن احمد بن یوسف بن طوع رسلان الشیری التہانی، بڑے اصولی نحوی، اور محدث تھے، قوام الدین الکاکی شارح المنار کے شاگرد ہیں، کئی مرتبہ مصنف کو قضاء کی پیش کش کی گئی، مگر قبول نہیں کیا، مدریس کے ساتھ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۱)	وفات ۹۳۳ھ مطابق ۱۳۹۱ء قاہرہ
۲۵۳	تعلیقات علی شرح المنار للعلائی (المصنفی)	عبد الحکیم الافغانی الحنفی	ولادت ۱۲۵۱ھ وفات ۱۳۲۶ھ
۲۵۴	تغییر التفتیح لصدر الشریعہ	ابن کمال پاشا شمس الدین احمد بن سلیمان رومی والد ماجد دولت عثمانیہ کے امراء میں تھے، اس لئے پرورش بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوئی، بڑے افاضل سے علم حاصل کیا، کئی مدارس میں مدرس رہے، اردن کے قاضی اور قسطنطنیہ کے مفتی رہے، مختلف علوم پر آپ کی کتابیں ہیں، تین سو سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں، عربی، فارسی، اور ترکی تینوں زبانوں پر قدرت تھی، اس کتاب کی خود ہی شرح بھی لکھی ہے۔ (۲)	وفات ۹۴۰ھ مطابق ۱۵۳۳ء قسطنطنیہ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۲۵۵	اتقیری و التحمید (مطبوعۃ الامیریۃ)	محمد بن محمد بن محمد، ابن امیر حاج سے مشہور ہیں، فقیہ ہیں، آپ نے امام ابن ہمام اور علماء بخارا سے تعلیم حاصل کی، متعدد علوم و فنون پر دسترس رکھتے تھے۔ (۱)	ولادت ۸۲۵ھ وفات ۸۷۹ھ
۲۵۶	تقریر الاصول للبرزدوی	محمد بن محمد بن محمود بن احمد الباری الرومی الحنفی (اکمل الدین) بڑے اصولی، فقیہ، متکلم، مفسر، محدث اور نحوی تھے، حلب میں ایک مدت تک قیام رہا پھر قاہرہ تشریف لائے اور تاحیات وہیں مقیم رہے، ان کی کئی تصانیف مشہور ہیں، جن میں العنایۃ شرح ہدایہ بہت زیادہ مشہور ہے۔ (۲)	ولادت ۷۱۳ھ وفات ۱۹ رمضان ۷۸۶ھ
۲۵۷	تقریر علی حاشیۃ البحر جانی علی شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول	میر صدر الدین محمد بن غیاث الدین منصور الشیرازی الحنفی، علوم عقلیہ و نقلیہ پر کمال دسترس رکھتے تھے۔ (۳)	ولادت ۸۲۸ھ مطابق ۱۴۱۹ء وفات ۹۰۳ھ مطابق ۱۴۹۶ء
۲۵۸	تقویم الادلہ فی الاصول (مطبوعہ مصر)	عبید اللہ بن عمر بن عیسیٰ الدبوسی، القاضی ابوزید الفقیہ الحنفی، اکابر فقہاء حنفیہ میں ہیں، سات قاضیوں میں سے ایک تھے، بمقام بخارا صاحب الجواہر کے بقول علم الخلاف کی بنیاد آپ ہی نے ڈالی، مگر درست یہ ہیکہ	وفات ۴۳۲ھ ۴۳۰ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		آپ علم الخلاف کے موجد نہیں، مدون ہیں، اس لئے کہ آپ سے قبل امام طحاوی اور طبری کی دو کتابیں اس موضوع پر آچکی تھیں، اختلاف الفقہاء۔ (۱)	
۲۵۹	تکملة شرح تحریر الاصول	بحر العلوم عبدالعلی لکھنوی، فقیہ، اصولی، اور منطقی تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔	ولادت ۱۱۳۴ھ مطابق ۱۷۳۱ء وفات ۱۲۲۵ھ مطابق ۱۸۱۰ء
۲۶۰	التوہیح فی کشف حقائق التتبیح	مسعود بن عمر بن عبداللہ الفتازانی، فقیہ، اصولی، محدث، مفسر و متکلم اور ادیب ہیں، بعض لوگوں نے آپ کو حنفی اور بعض لوگوں نے شافعی کہا ہے۔ (۲)	ولادت ۱۷۱۲ھ وفات ۱۷۹۱ھ
۲۶۱	تلخیص المعقول فی فروع النقول والاصول	شمس الدین احمد بن جمال الدین عبید اللہ بن ابراہیم بن احمد المحبوبي، صدر الشریعۃ الاکبر، اپنے والد سے تعلیم حاصل کی، اصول و فروع پر مکمل قدرت حاصل تھی۔ (۳)	وفات ۶۳۰ھ // ۶۳۵ھ مطابق ۱۲۳۲ء // ۱۲۳۳ء
۲۶۲	التوہیح شرح التوضیح	سعد الدین مسعود بن عمر فتازانی الشافعی توضیح کی بے شمار شرحوں میں اس شرح کو خصوصی شہرت حاصل ہوئی، پھر تلویح	وفات ۷۹۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۲۶۳		کی بھی بہت سی شرحیں، حواشی اور تعلیقات لکھی گئیں۔	
۲۶۴	تنقیح الاصول	صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود بخاری حنفی	وفات ۷۴۷ھ
۲۶۵	تنویر المنار	بحر العلوم عبد العلی لکھنؤ، یہ المنار کی فارسی شرح ہے۔	
۲۶۶	تنویر الاصول الی علم الاصول	فضیل بن علاء الدین الجمالی لکھمی، مصنف نے اس کتاب کی خود ہی شرح بھی لکھی ہے، جس کا نام ہے، ”توسیع الاصول فی شرح تنویر الاصول۔“	ولادت ۹۲۰ھ وفات ۹۹۱ھ
۲۶۷	توضیح المسبانی وتنقیح المعانی	نور الدین علی بن سلطان محمد احراروی ملا علی قاری لکھمی، ہرات میں ولادت اور مکہ میں وفات پائی، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، یہ کتاب زین الدین ابو العز طاہر بن حسن بن عمر کی کتاب مختصر المنار کی شرح ہے۔ (۱)	وفات ۱۰۱۴ھ
۲۶۸	التوضیح فی حل غوامض التفتیح	عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ عمر بن صدر الشریعہ الاول احمد بن جمال الدین عبید اللہ المحموبی البخاری لکھمی	وفات ۷۴۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۶۹		المعروف بصدرا الشریعہ الثانی، فقیہ، اصولی، لغوی، ادیب، مفسر، محدث، نحوی منطقی اور متکلم تھے، اپنے دادا تاج الشریعہ سے علم حاصل کیا، ^{لتنقیح} متن ہے، جس کی خود مصنف نے التوضیح کے نام سے شرح لکھی، اس کتاب کی درجنوں شرحیں اور حواشی لکھے گئے۔ (۱)	
۲۷۰	تہیج غصون الاصول	خضر بن محمد الاماسی الکھلی، مصنف کی اپنی ہی کتاب غصون الاصول کی شرح ہے۔	وفات ۸۶۶ھ // ۱۱۰۰ھ
۲۷۱	تیسیر التحریر	محمد امین بن محمود حسینی حنفی، آپ امیر بادشاہ سے معروف ہیں، اصولی اور مفسر ہیں۔ (۲)	وفات ۸۸۷ھ
<div style="border: 1px solid black; border-radius: 50%; width: 40px; height: 40px; display: flex; align-items: center; justify-content: center; margin: 0 auto;"> <div style="font-size: 24px; font-weight: bold;">ث</div> </div>			
۲۷۲	ثواب الانظار فی اوائل النار	ابوالمسعود العمادی، تیس برس سے زائد عرصہ تک قسطنطنیہ کے قاضی رہے۔	وفات ۹۸۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ج	
۲۷۳	جامع الاسرار فی شرح المنار	محمد بن محمد بن احمد البخاری، قوام الدین کا کی سے مشہور ہیں، فقیہ اور اصولی ہیں، آپ علاء الدین عبدالعزیز بخاری کے شاگرد ہیں، قاہرہ میں مدرس و مفتی تھے (۱)	وفات ۷۴۹ھ مطابق ۱۳۴۸ء قاہرہ
۲۷۴	جامع الاصول فی اصول الفقہ	رکن الدین سمرقندی الحنفی (۲)	وفات ۷۱۰ھ
۲۷۵	جواہر الافکار فی مختصر المنار للنسفی	احمد بن علی بن عبدالرحمن الکتابی البلیسی الحنفی۔ (۳)	وفات ۷۷۹ھ
		ح	
۲۷۶	حاشیہ علی شرح العهد علی مختصر ابن الحاجب	مسعود بن عمر بن عبداللہ التفتازانی، فقیہ اور اصولی ہیں، بعض لوگوں نے آپ کو حنفی اور بعض لوگوں نے شافعی کہا ہے۔ (۴)	ولادت ۷۱۲ھ وفات ۷۹۱ھ
۲۷۷	حاشیہ الراشی	علی بن محمد بن علی الراشی البخاری الامام العلامة نجم العلماء الملقب بحمید الملة و الدین، الضریر۔ (۵)	وفات ۶۶۶ھ
۲۷۸	حاشیہ علی شرح الاخیثی	مؤید الدین ابو محمد منصور بن احمد یزید الخوارزمی القاآنی الحنفی، فقیہ تھے، مکہ میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ (۶)	ولادت ۷۵۰ھ وفات ۷۷۵ھ

(۱) الفوائد المیمیة: ۸۶ (۲) ہدیۃ العارفین: ۴۶۳/۵ (۳) ہدیۃ العارفین: ۱۱۳/۵ (۴) معجم المؤلفین: ۲۲۸/۲

(۵) طبقات الحنفیہ: ۱۹۰/۲ (۶) ہدیۃ العارفین: ۱۳۸/۶

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۷۹	حاشیہ علی شرح اصول البرز دوی	عبدالعزیز بخاری حنفی، تذکرہ کشف الاسرار کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۳۰ھ
۲۸۰	حاشیہ علی مغنی الخبازی فی اصول الفقہ	ابوالفتوح قوام الدین مسعود بن ابراہیم الکرمانی، اصولی تھے، جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کی اور وہیں مصر میں مقیم ہو گئے، اور بڑی شہرت حاصل کی، مصر میں مدرس رہے۔ (۱)	ولادت ۶۶۲ھ مطابق ۱۲۶۳ھ وفات ۷۲۸ھ مطابق ۱۳۲۷ھ
۲۸۱	حاشیہ التلویح للتفتازانی فی الاصول	مصالح الدین مصطفیٰ یوسف بن صالح البرسوی الرومی الحنفی خواجہ زادہ۔ (۲)	وفات ۹۳ھ
۲۸۲	حاشیہ علی اوائل التلویح للتفتازانی	سید شریف ابوالحسن علی بن سید محمد بن علی جرجانی، جرجان میں ولادت اور نیشاپور میں انتقال ہوا۔ (۳)	ولادت ۷۴۰ھ وفات ۸۱۶ھ
۲۸۳	حاشیہ علی بدیع النظام لابن الساعاتی	محب الدین محمد بن مولانا زادہ حنفی (۴)	وفات ۸۵۹ھ
۲۸۴	حاشیہ علی التلویح	علاء الدین المولیٰ علی بن محمود بن محمد بن مسعود بن محمود بن محمد الشاہروردی البسطامی الکھروی الرازی العمری البکری، مصنف الکھفی، اصولی، نحوی اور ادیب تھے، کم عمری ہی میں کتابیں لکھنے کی بنا پر	ولادت ۸۰۳ھ مطابق ۱۴۰۰ھ وفات ۸۷۵ھ مطابق ۱۴۷۰ھ

(۱) ہدیۃ العارفین: ۳۲۹/۶ (۲) ہدیۃ العارفین: ۱۷۳/۶ (۳) ہدیۃ العارفین: ۷۲۸/۵ (۴) ہدیۃ العارفین: ۲۰۱/۶

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		”مصنفک“ سے معروف ہوئے، کئی قانون پر کتابیں لکھیں، قسطنطنیہ میں انتقال ہوا۔ (۱)	
۲۸۵	حاشیہ علی بعض شروح الہمز دوی	”	”
۲۸۶	حاشیہ علی شرح عبداللطیف بن ملک لمنار الاصول	زین الدین قاسم بن قطلوبغا، اصول، مؤرخ، مقری، محدث اور مفتی تھے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	ولادت ۸۰۲ھ مطابق ۱۴۰۰ء وفات ۸۷۹ھ مطابق ۱۴۷۳ء مصر
۲۸۷	حاشیہ علی التوضیح	محمد بن محمد بن عمر بن قطلوبغا ترکی الاصلی مصری سیف الدین البکتری حنفی۔ (۳)	ولادت ۷۸۹ھ وفات ۸۸۱ھ
۲۸۸	حاشیہ علی التلویح علی المقدمات الاربع فقط	عبدالحکیم بن شمس الدین محمد ملک العلماء سیالکوٹی الحنفی، بادشاہ ہندوستان شاہ جہاں کے یہاں رئیس العلماء تھے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، یہ کتاب ہندوستان سے ۱۲۲۹ھ میں چھپ چکی ہے۔ (۴)	ولادت ۹۸۸ھ وفات ۱۰۶۷ھ
۲۸۹	حاشیہ علی الحسامی	”	”
۲۹۰	حاشیہ علی التحقیق	عبدالسلام الدیلوی، معقول و منقول کے عالم تھے، مفتی عبدالسلام لاہوری کے شاگرد	وفات ۱۰۶۹ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ہیں، ایک زمانہ تک لاہور میں مدرس رہے، پھر سلطان شاہ جہاں کے یہاں مفتی العسکر مقرر ہوئے، پھر مستعفی ہو کر لاہور میں مقیم ہو گئے۔ (۱)	
۲۹۱	حاشیہ علی التلوح للفتنازانی	محمود بن عبد اللہ الموصلی الحنفی، حلب میں وفات ۱۰۸۲ھ	
		وفات پائی۔ (۲)	
۲۹۲	حاشیہ علی شرح العبد علی مختصر ابن الحاجب	عبدالرشید جوپوری حنفی، شیخ نظام الدین سہالوی کے شاگرد ہیں۔ (۳)	وفات ۱۰۸۳ھ
۲۹۳	حاشیہ علی منار الانوار للسنفی	عبدالحمید الرمدی الحنفی، دمشق میں قاضی رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔	وفات ۱۰۸۸ھ
۲۹۴	حاشیہ علی مرآة الاصول لملاخرو	حامد آفندی بن مصطفیٰ عساکر عثمانیہ میں قاضی تھے، یہ کتاب حاشیہ الحامدی کے نام سے مشہور ہے، ۱۲۸۰ھ میں آستانہ سے طبع ہو چکی ہے۔	وفات ۱۰۹۸ھ
۲۹۵	حاشیہ علی الدرر والغرر لملاخرو	احمد بن محمود الحموی الحنفی	وفات ۱۰۹۸ھ
۲۹۶	حاشیہ التلوح	جمال الدین گجراتی، مشہور مشائخ میں سے ہیں، اپنے والد سے تعلیم حاصل کی، بہت عبادت گزار تھے، آپ کی ایک سو بیالیس کتابیں شمار کی گئی ہیں۔ (۴)	ولادت ۱۰۸۸ھ

(۱) تجم الاصولین: ۲۰/۲ (۲) ہدیۃ العارفین: ۴۱۶/۶ (۳) تجم الاصولین: ۲۰/۲ (۴) تجم الاصولین: ۲۰/۲

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۹۷	حاشیہ علی شرح المنار لابن الملک	احمد برناز قوہ خواجہ لکھنوی	۱۰۷۳-۱۱۳۸ھ
۲۹۸	حاشیہ علی التلویح	نور الدین احمد بن محمد ہندی لکھنوی	۱۰۶۳-۱۱۵۵ھ
۳۹۹	حاشیہ الاصول و غاشیہ	احمد بن محمد القاز آبادی لکھنوی، استنبول	وفات ۱۱۶۳ھ
	الفصول (شرح مقدمات الاربع لصدر الشریعہ)	میں مدرس رہے، مکہ مکرمہ کے قاضی رہے۔	
۳۰۰	حاشیہ علی مرآة الاصول شرح	احمد بن مصطفیٰ الحادمی لکھنوی، مقام خادم	وفات ۱۱۶۵ھ
	مرقاۃ الوصول لملاخرو	میں مدرس تھے۔	
۳۰۱	حاشیہ علی المقدمات الاربع	اسماعیل بن محمد القنوی لکھنوی، قونیہ میں	وفات ۱۱۹۵ھ
	لصدر الشریعہ	ولادت اور دمشق میں وفات پائی، اصولی، منطقی، مفسر، اور علوم عقلیہ و نقلیہ میں امتیاز رکھتے تھے، بڑی شہرت پائی، سلطان مصطفیٰ خان نے دارالسعادة کا رئیس المعلمین بنادیا تھا، سلطان عبدالحمید خان بھی ان کی بڑی عزت کرتے تھے، اور ان کے درس میں شریک ہوتے تھے، کئی کتابیں لکھیں، اس کتاب کے نسخے کئی مقامات پر موجود ہیں۔ (۱)	
۳۰۲	حاشیہ علی التوضیح والتلویح	امین الدین بن احمد الکھنوی لکھنوی	وفات ۱۲۵۲ھ
۳۰۳	حاشیہ شرح مسلم الثبوت	” ” ”	” ”

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۳۰۳	حاشیہ علی التلویح للفتاویٰ زانی	حسن حنفی بن محمد شاہ شمس الدین الفتاری	ولادت ۸۴۰ھ
		الحنفی، فقیہ، اصولی، نحوی اور مفسر تھے، ملا مطابق ۱۳۳۶ھ	
		خسرو کے شاگرد ہیں، یہ کتاب ہند، آستانہ، وفات ۸۸۶ھ	
		اور قاہرہ سے چھپ چکی ہے۔ (۱)	مطابق ۱۳۳۹ھ
۳۰۵	حاشیہ علی حاشیہ الجرجانی	شمس الدین احمد بن موسیٰ الحیالی الحنفی، وفات ۸۸۶ھ	
		متکلم، فقیہ، اور اصولی تھے، کئی مدارس میں	۸۷۰ھ //
		درس رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	۸۶۲ھ //
۳۰۶	حاشیہ علی التلویح	" "	" "
۳۰۷	حاشیہ علی منتہی السؤل والال	" "	" "
۳۰۸	حاشیہ علی المقدمات الاربع	حسن بن عبد الصمد اسامونی الحنفی فقیہ وفات ۸۹۱ھ	
		اصولی، اور متکلم تھے، شہر قسطنطنیہ کے قاضی رہے (۳)	مطابق ۱۳۸۶ھ
۳۰۹	حاشیہ علی حاشیہ العصد علی المختصر للسید	" "	" "
۳۱۰	حاشیہ علی التلویح	" "	" "
۳۱۱	حاشیہ علی شرح منتہی السؤل والال	" "	" "
۳۱۲	حاشیہ علی شرح العصد لمنتہی السؤل والال	شمس الدین محمد بن شہاب الدین احمد وفات ۸۹۲ھ	
		شروانی الحنفی۔ (۳)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۳۱۳	حاشیہ علی التلویح للفتا زانی	عثمان بن عبد اللہ نظام الدین الخطائی حنفی مولانا زادہ۔ (۱)	وفات ۹۰۱ھ مطابق ۱۳۹۵ء
۳۱۴	حواش علی حاشیہ السید علی شرح مختصر ابن الحاجب للعہد	حمید الدین حمد اللہ بن افضل الدین الحسینی الحنفی، ابن افضل، تنظیم کے قاضی رہے، تاحیات مفتی بھی رہے، اس کتاب کے نسخے دنیا کے مختلف مکتبوں میں موجود ہیں (۲)	وفات ۹۰۸ھ مطابق ۱۰۵۲ء
۳۱۵	حاشیہ علی التوضیح	مصلح الدین مصطفیٰ بن اوحید الدین الیار حصاری رومی الحنفی، استنبول کے قاضی رہے۔ (۳)	وفات ۹۱۱ھ
۳۱۶	حاشیہ علی التلویح للفتا زانی	قوام الدین یوسف بن حسن الحسین شیرازی رومی حنفی، بروہ میں مدرسہ سلطانیہ میں مدرس اور بغداد کے قاضی رہے۔	وفات ۹۲۲ھ
۳۱۷	حاشیہ علی اصول الشاشی (فصول الغواشی)	الہ دادا الجونیوری الحنفی، اس کتاب کے نسخے مکتبہ راجستھان ٹونک ہند اور کئی مکتبوں میں موجود ہیں۔	وفات ۹۲۳ھ
۳۱۸	حاشیہ علی تلویح الفتا زانی فی الاصول	محی الدین محمد بن محمد بن البردعی الستریزی الرومی الحنفی۔ (۴)	وفات ۹۶۷ھ
۳۱۹	حاشیہ علی التلویح	مصطفیٰ بن شعبان شروری الحنفی، ادیب تھے، استنبول میں قاضی رہے۔ (۵)	وفات ۹۶۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۳۲۰	حاشیہ علی صدر الشریعہ	محمد ابن الواعظ محمد الانطاکی البرسوی	وفات ۹۶۹ھ
		الرومی عرب زادہ حنفی، بحر ابیض میں غرق ہو کر وفات پائی۔ (۱)	
۳۲۱	حاشیہ علی صدر الشریعہ	مصطفیٰ بن محمد بستان آفندی الکھفی	وفات ۹۷۷ھ
۳۲۲	حاشیہ علی التلوح	عوض بن عبداللہ العلاوی الموغادی الکھفی، فقیہ اور روم میں قاضی العسکر تھے۔	وفات ۹۹۴ھ وفات ۹۹۴ھ مطابق ۱۵۸۶ء
۳۲۳	حاشیہ علی شرح القطب الشیرازی لمختصر المنتہی	شمس الدین حبیب اللہ بن عبداللہ العلوی الدہلوی میرزا جان شیرازی، متکلم، اصولی، اور منطقی تھے بہت سی شروحات لکھیں۔ (۲)	
۳۲۴	حاشیہ علی الدرر والغرر لملاخسر	مصطفیٰ بن ابوالسعود شیخ الاسلام محمد بن الرومی الکھفی۔	وفات ۱۰۰۸ھ مطابق ۱۵۹۹ء
۳۲۵	حواش علی التلوح	احمد بن روح اللہ بن ناصر الدین بن غیاث الدین بن سراج الدین الانصاری الجابری الرومی، کئی مشہور اہم مدارس میں مدرس رہے، شام، مصر اردن، قسطنطنیہ میں قاضی القضاۃ رہے، معقولات میں خاص امتیاز رکھتے تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں (۳)	
۳۲۶	حاشیہ التلوح	ملا احمد شمس الدین قرہ باغی، استنبول میں قاضی العسکر مقرر ہوئے، فقہ وغیرہ پر کئی کتابیں لکھیں (۴)	وفات ۱۰۰۹ھ مطابق ۱۶۰۰ء

(۱) ہدیۃ العارفین: ۲۲۷/۶ (۲) ہدیۃ العارفین: ۲۶۲/۵ (۳) الطبقات السنیۃ: ۴۰۵/۱ (۴) معجم الاصولیین: ۷۰/۱


سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۳۲۷	حاشیہ علی شرح التوضیح	علی بن جبار اللہ بن محمد بن ابوالحسن ابن ابی بکر بن علی بن البرکات الحرمی القرشی المکی۔ (۱)	وفات ۱۰۱۰ھ
۳۲۸	حدائق الاصول	محمد بن مصطفیٰ العینی الحنفی الرومی	وفات ۱۰۱۶ھ
۳۲۹	حواش علی صدر الشریعہ	مصطفیٰ چلبی بن البرسوی ہمدانی	وفات ۱۰۱۷ھ
۳۳۰	حاشیہ علی صدر الشریعہ	حسان زادہ حنفی	وفات ۱۰۳۵ھ
۳۳۱	حاشیہ علی التلویح	حسان زادہ حنفی	وفات ۱۰۳۵ھ
۳۳۲	حاشیہ علی شرح المنار لابن ملک فی الاصول	مصطفیٰ بن محمد عزمی زادہ حنفی، شام، مصر بروسہ، دمشق اور قسطنطنیہ میں قاضی رہے، اجلہ علماء میں شمار ہوتا ہے۔ (۲)	ولادت ۹۷۷ھ وفات ۱۰۴۰ھ
۳۳۳	حاشیہ علی الدرر والغرر	” ” ” ” ”	” ” ” ” ”
۳۳۴	حاشیہ علی شرح المعلیٰ لجمع الجوامع	احمد الغنیمی الانصاری الحنفی، معقول و منقول میں کمال حاصل تھا۔ (۳)	ولادت ۹۶۳ھ وفات ۱۰۴۳ھ
۳۳۵	حاشیہ علی شرح السید المختصر ابن الحاجب	محمد بن السید صالح الفیضی التوقادی الحنفی۔ (۴)	وفات ۱۲۶۵ھ
۳۳۶	الحاصل	قاضی تاج الدین محمد بن حسین یہ کتاب المکحول للرازی کا اختصار ہے۔	وفات ۶۵۶ھ
۳۳۷	حدود اصول الفقہ	خلیل الخالیدی حنفی (۵)	۱۲۸۲-۱۳۶۰ھ

(۱) ہدیۃ العارفین: ۵۱/۷ (۲) ہدیۃ العارفین: ۳۴۰/۶ (۳) معجم الاصولین: ۲۲۲/۱

(۴) ہدیۃ العارفین: ۸۰۰/۵ (۵) معجم الاصولین: ۹۱/۲-۹۲

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۳۳۸	حصر المسائل وقصر الدلائل فی شرح منظومۃ النفسی	ابوبکر محمد بن عبد الحمید بن حسن بن حمزہ	ولادت ۲۸۸ھ
۳۳۹	حواش علی التلویح فی اصول الفقہ	الاسمندی علاء الدین السمر قندی (۱)	وفات ۵۵۲ھ
۳۳۹	حواش علی التلویح فی اصول الفقہ	محمد بن قراموز، ملا خسرو، رومی الاصل	وفات ۸۸۵ھ
۳۴۰	حواش علی اوائل حاشیہ سید علی شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول	الحنفی، قسطنطنیہ میں انتقال ہوا، اور بروسا میں دفن کئے گئے، فقیہ، اصولی و مفسر تھے، علامہ تفتازانی کے شاگرد تھے، تدریس وقضاء کے فرائض انجام دیئے (۲)	مطابق ۱۲۸۰ء
۳۴۰	حواش علی اوائل حاشیہ سید علی شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول	خطیب زادہ الحنفی، تذکرہ، تعلیقہ کے تحت گزر چکا ہے۔	وفات ۹۰۱ھ
۳۴۱	حواش علی اوائل التلویح جلد تہ زانی	ابن کمال پاشا، تذکرہ تغیر السیاح، کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۹۴۰ھ
۳۴۲	حواش علی التلویح	احمد بن عبد اللہ القریمی، سلطان محمد خان	وفات ۹۴۳ھ
۳۴۳	حواش علی التلویح	آپ کی بڑی عزت کرتا تھا، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۳)	مطابق ۱۵۳۶ء
۳۴۳	حواش علی التلویح	امان اللہ بن نور اللہ بنارسی الحنفی، کئی علوم پر دسترس رکھتے تھے، لکھنؤ میں اہم عہدے پر فائز تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۴)	وفات ۱۱۳۳ھ
			مطابق ۱۷۲۱ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		خ	
۳۴۴	خلاصۃ التحقيق فی بیان التقليد والتفنیق	شیخ الاسلام عبدالغنی النابلسی الدمشقی	ولادت ۱۰۵۰ھ
		الحنفی، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں	وفات ۱۱۴۳ھ
		د	
۳۴۵	دائرة الاصول	ابوالثناء شمس الدین احمد بن محمد الزبیلی	وفات ۱۰۰۶ھ
		الرومی السیواسی (۱)	
۳۴۶	الدر الثمینی فی بیان حکم التقليد	احمد بن محمود الحموی الحنفی، فقیہ، اصولی، امام المحققین، اور عمدۃ العلماء میں سے تھے، مدرسہ سلیمانیہ قاہرہ میں مدرس رہے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	وفات ۱۰۹۸ھ
۳۴۷	الدرر اللوامع فی شرح جمع الجوامع للسبکی فی الاصول	شرف الدین احمد بن اسماعیل بن عثمان بن احمد بن رشید ابن ابراہیم شہاب الدین الشہر زوری الہمدانی الترمیزی القاہری الشافعی ثم الحنفی، علم کے لئے بلاد روم سے دمشق بیت المقدس اور قاہرہ کے اسفار کئے، سلطان مراد خان نے آپ کی عظمت کے اعتراف میں مدرسہ بروسا آپ کے سپرد کر دیا، وزارت کی پیش کش کی گئی،	ولادت ۸۱۳ھ مطابق ۱۲۱۰ء وفات ۸۹۳ھ مطابق ۱۴۸۸ء

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت و وفات
۳۵۲	رفع الکلفة عن الاخوان فی ذکر ما قدم فیہ القیاس علی الاستحسان	اسحاق نجم الدین بن ابراہیم بن علی بن احمد بن عبد الواحد بن عبد المنعم بن عبد الصمد الطرسوسی، فقیہ، اصولی، اور مناظر تھے، اپنے والد کے بعد دمشق میں قاضی القضاۃ بنائے گئے، شام میں شیخ الحنفیہ تھے۔ (۱)	ولادت ۷۲۰ھ مطابق ۱۳۲۰ء وفات ۷۵۸ھ مطابق ۱۳۵۷ء
۳۵۳	الریع فی شرح البدیع (۲ جلدیں)	ابوالفتح موسیٰ بن محمد میر حاج بن محمد مصلح الدین التبریزی دراصل یہ ابن الساعاتی (متوفی ۶۹۴ھ) کی اصول فقہ میں کتاب بدیع النظام کی شرح ہے۔ (۳)	ولادت ۶۶۹ھ مطابق ۱۲۷۰ء وفات ۷۳۶ھ مطابق ۱۳۳۵ء بمقام مدینہ منورہ
			
۳۵۴	زبدۃ الاحکام فی اختلاف الائمة الاعلام	ابو حفص سراج الدین عمر بن اسحاق بن احمد الہندی القزنوی الحنفی، دہلی میں پیدا ہوئے اور مصر میں وفات پائی، فقیہ، اصولی اور صوفی تھے، امام وجیہ الدین دہلوی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، ۷۴۰ھ میں مصر آئے اور وہاں قاضی عسکر بنائے گئے، پھر میں مستقل حنفی قاضی کی حیثیت	ولادت ۷۰۴ھ مطابق ۱۳۰۴ء وفات ۷۷۳ھ مطابق ۱۳۷۱ء

(۱) الاعلام: ۴۶۱، ۴۶۲، مجمع المؤلفین: ۶۲۱

(۳) تاج التراجم: ۲۵۹

(۲) الفوائد العلمية: ۱۰

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۳۵۵	زبدۃ الفصول فی علم الاصول	یوسف بن حسین الکرماسی الحنفی، اس کتاب کا اختصار خود صاحب کتاب نے الوجیز فی الاصول، کے نام سے لکھا ہے، جو احمد جازئی الشافعی کی تحقیق کے ساتھ المکتب الشافعی قاہرہ سے ۱۹۹۰ء سے چھپ چکی ہے۔	وفات ۸۹۹ھ
۳۵۶	زبدۃ الاسرار فی شرح مختصر المنار	ابوالثناء شمس الدین احمد بن محمد بن عارف بن ابی البرکات الزبیلی السیواسی الحنفی، فقیہ اور اصولی تھے، ادباء روم میں سے تھے، ۱۸۸۷ء میں قازان سے طبع ہو چکی ہے۔	وفات ۹۷۴ھ مطابق ۱۵۶۶ء
۳۵۷	زین المنار فی شرح منار الانوار للنسفی فی الاصول	یوسف بن عبدالملک قرسان حنفی	وفات ۸۵۲ھ
۳۵۸	سمت الوصول الی علم الاصول و شرحہ	حسین بن طور خان الاقصراری الحنفی کافی، قحصار میں ولادت ہوئی، قحصار میں قاضی رہے، کئی علوم میں دسترس رکھتے تھے، اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	ولادت ۹۵۱ھ مطابق ۱۵۴۳ء وفات ۱۰۲۵ھ مطابق ۱۶۱۶ء

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ش	
۳۵۹	الثانی، شرح اصول الہمز دوی	ابو حنیفہ قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر غازی القارابی الاقنانی، دارالکتب العربیہ	ولادت ۶۸۶ھ مطابق ۱۲۸۶ء وفات ۷۵۸ھ مطابق ۱۳۵۷ء
۳۶۰	الثانی شرح اصول الہمز دوی	جلال الدین بن شمس الدین الخوارزمی	ولادت ۷۷۷ھ مطابق ۱۳۶۵ء
		الکرلانی الحنفی، بڑے عالم و فاضل تھے اپنے زمانے میں ان کی مثال دی جاتی ہے اور دور دراز سے لوگ ان کے پاس پہنچتے تھے، کئی مقامات پر اس کتاب کے نسخے موجود ہیں۔ (۱)	
۳۶۱	شرح الہمز دوی	امیر کاتب بن امیر عمر بن امیر غازی الاقنانی، فقہ اور لغات عربیہ وغیرہ میں ماہر تھے، اتقان میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔	ولادت ۶۸۵ھ وفات ۷۵۸ھ
۳۶۲	شرح التحریر لابن ہمام	عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد انصاری، ہندوستان کے ممتاز و معروف فقیہ ہوئے ہیں۔	ولادت ۱۲۲۵ھ
۳۶۳	شرح مختصر المنار	عبد العلی بن محمد بن حسین البرجدی، فقیہ، اصولی اور ماہر فلکیات ہیں۔ (۲)	ولادت ۹۳۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۳۶۴	شرح المغنی	عمر بن اسحاق بن احمد الغزنوی قاضی القضاۃ الہندی۔ (۱)	وفات ۳۷۳ھ
۳۶۵	شرح المغنی	منصور بن احمد بن یزید ابو محمد الخوارزمی القآنی۔ (۲)	وفات ۳۷۵ھ
۳۶۶	شرح تقویم الادلۃ	فخر الاسلام ابوالحسن ابوالعسر علی بن محمد بن الحسین بن عبدالکریم البزدوی ان کا تذکرہ کنز الاصول کے ذیل میں آ رہا ہے۔	ولادت ۳۷۰ھ مطابق ۱۰۱۰ء وفات ۳۸۲ھ مطابق ۱۰۷۹ء
۳۶۷	شرح المغنی للبخاری	مؤید الدین ابو محمد منصور بن احمد یزید الخوارزمی القآنی، فقیہ تھے، مکہ میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ (۳)	ولادت ۳۷۵ھ وفات ۳۷۵ھ
۳۶۸	شرح المنتخب للاضحی	” ” ” ” ”	” ” ” ” ”
۳۶۹	شرح المنتخب للحسامی	ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی، فقیہ، اصولی، محدث، مفسر اور متکلم تھے، شمس الائمہ محمد بن عبد الستار الکروی کے شاگرد ہیں۔ (۴)	وفات ۳۷۰ھ مطابق ۱۳۱۰ء بمقام سمرقند
۳۷۰	شرح المغنی للبخاری	علاء الدین علی بن منصور بن ناصر القدسی الحنفی، فقیہ و اصولی تھے، فقہ اور اصول حدیث پر خاص طور پر گہری نظر رکھتے تھے، قدس میں مدرس رہے۔ (۵)	وفات ۳۷۶ھ مطابق ۱۳۳۵ء بمقام قدس


سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۳۷۱	شرح المنار للنسفی فی الاصول	عمر بن اسحاق العزوی الحنفی۔ تذکرہ	ولادت ۷۰۴ھ
		زبدۃ الاحکام کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۷۳۳ھ
۳۷۲	شرح مغنی الخبازی فی الاصول	ابو محمد منصور بن احمد بن یزید الخوارزمی الحنفی،	وفات ۷۵۵ھ
		بڑے فقیہ اور اصولی تھے، پوری زندگی بھر افتاء اور تدریس میں مشغول رہے۔ (۱)	مطابق ۱۳۷۳ھ
۳۷۳	شرح المنار فی الاصول	عبداللہ بن محمد بن احمد الحسینی انیشاپوری الحنفی	وفات ۷۶۶ھ
		فقیہ اور اصولی تھے، لغات عرب کے بہت ماہر تھے، قاہرہ اور دمشق میں تدریس کی خدمت انجام دی، کچھ دنوں مدرسہ شافعیہ میں بھی مدرس رہے، مگر حنفیت کی بقا کے ساتھ۔ (۲)	
۳۷۴	شرح منار الانوار للنسفی	جلال الدین التبانی، تذکرہ تعلیقہ کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۷۹۳ھ
۳۷۵	شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول	این ملک عز الدین عبداللطیف بن عبدالعزیز	وفات ۸۰۷ھ
۳۷۶	شرح منار الانوار للنسفی	این فرشتہ الحنفی، فقیہ، اصولی اور محدث تھے، یہ کتاب قاہرہ سے چھپ چکی ہے۔ (۳)	وفات ۸۰۷ھ
۳۷۷	شرح المغنی للخبازی	علاء الدین علی بن عمر الاسود الرومی الحنفی	وفات ۸۰۷ھ
۳۷۸	شرح اصول الہمز دوی	سعد الدین بن قاضی بدھن بن شیخ محمد	وفات ۸۰۲ھ
		القندوا کی خیر آبادی، نحو، لغت، فقہ، اصول، و	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		تصوف میں اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے، ان کے والد خیر آباد کے قاضی تھے۔ (۱)	
۳۷۹	شرح الحسامی (المختب للاحکمی)	” ” ” ” ”	” ” ” ” ”
۳۸۰	شرح اصول الہز دوی	احمد بن ابوالقاسم عمر الزوالی، دولت آبادی، شہاب الدین بن شمس الدین الہندی، ہندوستان میں ولادت و وفات ہوئی، علوم عقلیہ و نقلیہ میں نابغہ روزگار تھے، سلطان ابراہیم شاہ شرقی انہیں چاندی کی کرسی پر بٹھا کر عزت افزائی کرتا تھا، بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ (۲)	وفات ۸۴۹ھ
۳۸۱	شرح اصول الہز دوی	محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن سعید بن محمد بن محمد بن عمر بن یوسف بن علی بن اسمعیل البہاء بن الشہاب بن الضیاء بن العز العمری الصاغانی، الاصلی المکی ابن ضیاء کئی کتابوں کے مصنف ہیں مکہ میں قاضی رہے۔ (۳)	ولادت ۷۸۹ھ مطابق ۱۳۸۷ء وفات ۸۵۴ھ مطابق ۱۴۵۰ء مکہ معظمہ
۳۸۲	شرح اصول الہز دوی	وجیہ الدین عمر بن عبدالحسن الارزنجانی الحنفی۔ (۴)	وفات ۸۷۱ھ کے بعد
۳۸۳	شرح الحق	سیف الدین البکتری الحنفی	۷۹۸-۸۵۱ھ

(۱) معجم الاصلیین: ۱۱۶۲ (۲) معجم المؤلفین: ۳۰۹۷ (۳) کشف الظنون: ۱۱۲۱ (۴) ہدیۃ العارفین: ۷۹۴/۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۳۸۴	شرح المنار للنسفی	سیف الدین البکتری الحنفی	۷۹۸-۸۸۱ھ
۳۸۵	شرح اصول الہز دوی	سعد الدین بن قاضی خیر آبادی الہندی الحنفی الزاہد (۱)	وفات ۸۸۲ھ
۳۸۶	شرح المحسامی	//	//
۳۸۷	شرح اصول الہز دوی	ملا خسرو محمد بن قرا موز خفی، تذکرہ حواش	وفات ۸۸۵ھ
		کے تحت آچکا ہے۔	مطابق ۱۲۸۰ء
۳۸۸	شرح منار الانوار للنسفی	زین الدین عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن	ولادت ۸۳۷ھ
		بن ابی بکر بن محمد العینی (۲)	وفات ۸۹۳ھ
۳۸۹	شرح جمع الجوامع للسبکی فی اصول فقہ	ابوالبرکات سری الدین عبدالبر بن محمد	ولادت ۸۵۱ھ
		بن محمد بن محمود بن الشحہ القاہری الحنفی	مطابق ۱۲۳۸ء
		حلب اور قاہرہ کے قاضی رہے، کئی	وفات ۹۲۱ھ
		کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۳)	مطابق ۱۵۱۵ء
۳۹۰	شرح اصول الہز دوی	علاء الدین الہ داد بن عبداللہ الجونیوری الحنفی	وفات ۹۲۳ھ
		//	// ۹۳۲ھ
۳۹۱	شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول	اکمل الدین البابرتی الحنفی، تذکرہ الانوار	ولادت ۸۷۴ھ
		کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۸۷۶ھ
۳۹۲	شرح علی اصول الہز دوی فی الاصول	//	//
۳۹۳	شرح منتہی السؤل والامل	ابوالفتح جلال الدین نصر اللہ بن محمد العستری	ولادت ۷۳۳ھ
	لابن الحاجب	جلال بغدادی الحنفی۔ (۴)	وفات ۸۱۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۳۹۴	شرح الوریقات الامام الحرمین	علامہ زین الدین قاسم بن قطوبغا،	ولادت ۸۰۲ھ
	فی الاصول	تذکرہ حاشیہ کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۸۶۹ھ
۳۹۵	شرح منار الانوار للنسفی	عبد العلی البرجندی الحنفی، فقیہ، اصولی،	وفات ۹۳۲ھ
		اور حساب داں تھے، مناظرہ، حساب،	مطابق ۱۵۶۲ء
		فقہ و اصول پر کئی کتابیں لکھیں۔ (۱)	
۳۹۶	شرح زبدۃ الاصول	" "	" "
۳۹۷	شرح منار الانوار للنسفی	حسام الدین حسین الامامی رومی حنفی،	وفات ۹۶۰ھ
		الشہیر بقوجہ حسام۔ (۲)	
۳۹۸	شرح منار الانوار للنسفی	کمال الدین حسین بن مسعود اناستریادی	وفات ۹۶۱ھ
		الحنفی	مطابق ۱۵۵۳ء
۴۰۰	شرح معالم الاصول	ابن نجم مصری الحنفی، تذکرہ مشکاة انوار	وفات ۹۷۰ھ
		کے تحت آچکا ہے۔	
۴۰۰	شرح المنار للنسفی فی الاصول	شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد بن محمد	وفات ۱۰۰۴ھ
		بن ابراہیم بن محمد الخطیب اتمر تاشی الحنفی،	مطابق ۱۵۹۶ء
		بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۳)	
۴۰۱	شرح مختصر المنار	" "	" "
۴۰۲	شرح الغرر والدرر لملا خسر	احمد الحمیدی الرومی، قدس میں قاضی	وفات ۱۰۲۴ھ
	فی الاصول	رہے۔	
۴۰۳	شرح تغیر التفتیح	حسین بن طور خان الاقصاری الحنفی	۹۵۱-۱۰۲۵ھ
۴۰۴	شرح المنار (الاشراحات العالیہ)	عبد السلام الدیوی	وفات ۱۰۶۹ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۴۰۵	شرح الفتح فی الاصول	عبداللہ سیالکوٹی لکھی	وفات ۱۰۸۰ھ
۴۰۶	شرح محکم الاصول	امان اللہ بناری	وفات ۱۱۳۳ھ
۴۰۷	شرح مسلم الثبوت	عبدالحق فرنگی محلی، مدرسہ فرنگی محل میں مدرس رہے، لکھنؤ کے اکابرین میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔	وفات ۱۱۸۸ھ
۴۰۸	شرح المنار للنفسی	اسماعیل مفید بن علی رومی حنفی	۱۱۳۲-۱۲۱۷ھ
۴۰۹	شرح اصول البرز دوی	بحر العلوم عبدالعلی لکھنوی لکھی	۱۱۴۴-۱۲۲۵ھ
۴۱۰	شرح علی او اخر الجامع الاصول للبخاری	السید محمد بن مصطفیٰ الطائفی لکھی، قونیہ میں فقہ و حدیث کے مدرس تھے۔	وفات ۱۲۳۴ھ
۴۱۱	شرح نتیجۃ الاصول	// // //	// // //
۴۱۲	شرح خاتمۃ الاصول	سلیمان القرہ آغا جی حنفی	وفات ۱۲۸۷ھ
۴۱۳	شرح جامع الحقائق للبخاری	// //	// //
۴۱۴	شرح مسلم الثبوت	عبدالحق العمری لکھی	۱۲۴۴-۱۳۱۶ھ
			
۴۱۵	الصفوة فی الاصول	ابوالرجاء مختار بن محمد الزاہد حنفی، خوارزم کے ایک قصبہ میں نشوونما پائی، بغداد گئے پھر بلاد روم میں مستقل سکونت اختیار کی، کبار ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے (۱)	وفات ۶۵۸ھ مطابق ۱۲۶۰ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ط	
۴۱۶	الطریقۃ الحکیمیۃ فی الخلاف بین الحنفیہ والشافعیہ	ابوالحاجہ محمود بن احمد بن عبدالسید بن عثمان بن نصر بن عبدالمکک البخاری الحکیمی جمال الدین الحنفی .. بخارا میں ولادت اور سیون میں مدفون ہوئے، مطابق ۱۲۳۹ھ فقہ، اصول اور محدث تھے، ان کے والد چٹائی (حکیم کے تاجر تھے اس لئے حکیمی سے مشہور ہوئے، قاضی خان کے شاگرد ہیں، علم کی توسیع و شریعت کے لئے نیش پور، حلب، شرم، مکہ، دمشق کے اسرار کئے، پوری زندگی تدریس و تصنیف اور افتاء وغیرہ کی خدمت انجام دیں۔ (۱)	ولادت ۵۴۶ھ
۴۱۷	حصبۃ الصبۃ (مطبوعہ بغداد)	عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل نجم الدین امام فقہ، محدث، مفسر، اور حافظ ہیں، آپ کی قوت حافظہ مشہور ہے، عوام و خواص سب میں مقبول تھے، صدر انصاری بزدوی اور ابوبکر الاسکاف کے شاگرد ہیں۔ (۲)	وفات ۵۳۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ع	
۳۱۸	العدل فی اصول الفقہ	محمد بن محمد بن محمود، ابو منصور ماتریدی	ولادت ۳۳۳ھ
		امام الہدیٰ (۱)	
۳۱۹	العقد الفرید ب بیان الرائج من الخلاف فی التقليد	حسن بن عمار بن علی ابو الاخلاص شرنبلالی	ولادت ۹۹۴ھ
		المصری، فقیہ تھے، جامعہ ازہر مصر میں مدرس تھے، خلق کثیر آپ سے مستفید ہوئی، مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں۔	وفات ۱۰۶۹ھ
۳۲۰	عقد الجید فی احکام الاجتہاد و التقلید	احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین، شاہ ولی اللہ سے معروف ہیں، مختلف علوم کے ماہر تھے، پندرہ برس کی عمر میں اپنے والد کے مدرسہ میں مدرس ہوئے، مطابق ۱۱۷۲ھ	ولادت ۱۱۱۴ھ
		۱۱۴۴ھ میں حرمین شریفین کا سفر کیا، مختلف علوم و فنون پر دوسو سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	مطابق ۱۱۷۲ھ
۳۲۱	عمدة المفتین (المکتب الاسلامی بیروت)	یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن النووی	ولادت ۶۳۱ھ
		فقہ، حدیث اور علوم عربیہ کے عالم تھے، دمشق میں علم حاصل کیا۔ (۳)	وفات ۶۷۶ھ

سمہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		غ	
۴۲۲	عائیه التحقیق (التحقیق)	عبدالعزیز بخاری حنفی، یہ الاخیکی کی مستحب کی شرح ہے، یہ کتاب ۱۳۹۳ھ میں ہندوستان سے چھپ چکی ہے، مگر طباعت کی غلطیاں بہت ہیں، اس کتاب پر مختلف حلقوں سے بعض اعتراضات ہوئے تو خود مصنف نے ان کے جوابات پر رد و قوادح التحقیق کے نام سے کتاب لکھی۔ (۱)	وفات ۳۰ ۱۷۷۰ھ
۴۲۳	عائیه التحقیق فی عدم جواز التفہیم فی التقلید	ابراہیم بن پیری حنفی	ولادت ۱۰۲۳ھ
۴۲۴	مغصون الاصول (مختصر المنار للنسفی)	خضر بن محمد الاماسی الحنفی	وفات ۱۰۹۹ھ وفات ۱۰۸۶ھ // ۱۱۰۰ھ
۴۲۵	غزوات المسیح علی مباحث قصر العام من التوہج	ابوالسعود بن محی الدین محمد العمادی، تیس برس سے زائد عرصہ تک قسطنطنیہ کے قاضی رہے، سلطان سلیمان خاں اور سلطان سلیم خاں بہت تعظیم کرتے تھے۔ (۲)	وفات ۹۸۲ھ مطابق ۴ ۱۵۷۷ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ف	
۴۲۶	فتح المجنبی شرح المغنی للنجازی	ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ابراہیم	ولادت ۵۰۵ھ
		بن ایوب الحلیمی العینابی الحلیمی الدمشقی الحلیمی	مطابق ۱۳۰۵ء
		حلب میں ولادت اور دمشق میں وفات	وفات ۷۷۷ھ
		ہوئی، دمشق میں قاضی العسکر رہے،	مطابق ۱۳۶۶ء
		بڑے مدرس اور مفتی تھے۔ (۱)	
۴۲۷	فتح الاسرار فی شرح المغنی فی	مصطفیٰ بن یوسف الموسناری الحلیمی البوسنوری	وفات ۱۱۹۹ھ
	الاصول	الرومی	
۴۲۸	الغول فی علم الاصول	عبدالعزیز بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن	وفات ۵۳۳ھ
	المعروف بکفایۃ الغول	احمد معروف بالقاضی السیف۔ (۲)	
۴۲۹	الفصول فی علم الاصول	طاہر بن محمد بن عمر بن ابوالعباس، ابوالعالی	
		الفحسی ملقب بنجم الدین۔ (۳)	
۴۳۰	الفصول فی علم الاصول	ابوبکر احمد بن علی الرازی البصاص الحلیمی	ولادت ۳۰۵ھ
		امام کرخی کے شاگرد ہیں، حنفیہ کے ممتاز	مطابق ۹۱۷ء
		فقہاء میں ہیں۔	وفات ۳۷۰ھ
			مطابق ۹۸۰ء
۴۳۱	الفصول فی علم الاصول	طاہر بن محمد بن عمر بن ابی العباس نجم الدین نشی	وفات ۶۲۰ھ
		انظر الفحسی الحلیمی، آپ ابوالمؤید الخوارزمی	مطابق ۱۲۲۳ء
		تقریباً	

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسمائے کتب	سلسلہ
	الخطیب اور مختار الزاہدی کے استاد ہیں (۱)		
ولادت ۵۷۹ھ مطابق ۱۱۸۳ء وفات ۶۳۴ھ مطابق ۱۲۳۶ء بمقام خوارزم	ابوالمؤید موفق بن حسن ابوسعید محمد بن علی الخوارزمی صدر الدین، فقیہ، اصولی، مناظر اور شاعر تھے، خلافت و ادب کے عالم تھے۔ (۲)	الفصول فی علم الاصول	۴۳۲
وفات ۶۵۱ھ کے بعد	عبدالرحیم بن ابوبکر عماد الدین بن ابوبکر علی بن عبد الجلیل المرغینانی الفرغانی السمرقندی فقیہ، اصولی، اور صاحب ہدایہ کے پوتے ہیں، یہ کتاب فصول العمادی کے نام سے مشہور ہے۔ (۳)	فصول الاحکام لاصول الاحکام	۴۳۳
ولادت ۷۵۶ھ مطابق ۱۳۵۵ء وفات ۸۲۳ھ مطابق ۱۴۱۹ء	محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری خواجہ پارسا الحنفی، فقیہ، محدث، اصولی اور مفسر ہیں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ (۴)	الفصول الستہ فی الاصول	۴۳۴
ولادت ۷۵۶ھ مطابق ۱۳۵۰ء وفات ۸۳۴ھ مطابق ۱۴۳۱ء	شمس الدین محمد بن حمزہ بن محمد الفناری آٹھویں صدی کے منتخب روزگار لوگوں میں تھے، تمام علوم نقلیہ و عقلیہ میں دسترس رکھتے تھے، قاہرہ تشریف لائے، منصب قضا پر فائز رہے، آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ (۵) صاحبزادہ محترم محمد شاہ محمد الدین بن علی بن	فصول البدائع فی اصول الشرائع	۴۳۵

(۱) کشف الظنون: ۱۲۷/۲ (۲) کشف الظنون: ۱۲۷/۲، تاج التراجم: ۲۷۱ (۳) ہدیۃ العارفین: ۵۶۰/۵

(۴) ہدیۃ العارفین: ۵۲۹/۵ (۵) ہدیۃ العارفین: ۱۸۸/۶

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۳۳۶	فوائح الرحموت شرح مسلم الثبوت (مطبوعہ بولاق)	یوسف بن محمد بن حمزہ الفناری نے اس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے۔ (۱) بحر العلوم عبدالعلی محمد بن نظام الدین محمد لکھنوی الہندی الانصاری ابوالعباس السہالوی سترہ برس کی عمر میں مدرس ہوئے، اپنے والد کی جگہ فرنگی محل میں مدرس ہو گئے، پھر بہار آکر باقی ایام درس و تدریس میں گزارے۔ (۲) اس شرح سے ۱۱۸۰ھ میں فارغ ہوئے، ۱۳۴۰ھ میں دو جلدوں میں بولاق سے چھپ چکی ہے، اس کتاب پر کئی لوگوں نے حواشی لکھے ہیں۔ (۳)	وفات ۱۲۲۵ھ بمقام مدراس
ق			
۳۳۷	قدس الاسرار فی اختصار المنار فی الاصول	ناصر الدین محمد بن احمد بن عبدالعزیز الدمشقی القوتوی، ابن ربوہ، اصولی، مفسر، محدث، اور مناظر تھے، مختلف مقامات پر درس و تدریس اور افتاء کی خدمات انجام دیں۔ (۴)	ولادت ۶۷۹ھ مطابق ۱۲۸۰ء وفات ۷۶۴ھ مطابق ۱۳۶۳ء بمقام مصر

(۲) فن اصول کی تاریخ ۶۱۲

(۱) الفوائد المہدیہ: ۱۸۳

(۳) ہدیۃ العارفین: ۱۶۲/۶۰

(۴) ہدیۃ العارفین: ۵۸۶/۵، کشف الظنون: ۳۲۱/۳

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۴۳۸	قرۃ عین الطالب فی نظم النار فی الاصول	عبد اللطیف البہانی الحنفی، بعلبک کے قاضی رہے، خود ہی اس کی شرح بھی لکھی ہے۔ (۱)	وفات ۱۰۵۲ھ
۴۳۹	تضبطۃ الفنون	احمد حمد اللہ الانقروی الحنفی، یہ مرآۃ الاصول پر حاشیہ ہے۔ (۲)	ولادت ۱۲۲۵ھ وفات ۱۳۱۷ھ
۴۴۰	قمر الاقمار علی نور الانوار	محمد بن عبد الحلیم لکھنوی الحنفی یہ نور الانوار پر حاشیہ ہے، اور دیوبند سے چھپ چکی ہے۔	ولادت ۱۲۲۹ھ وفات ۱۲۸۵ھ
۴۴۱	القواطع فی اصول الفقہ	ابو المظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار بن احمد بن محمد سمعانی الحنفی ثم الشافعی اولاً اپنے والد سے فقہ حنفی کی تعلیم حاصل کی پھر مذہب شافعی کی طرف منتقل ہو گئے، اور ابو اسحاق الشیرازی اور ابن الصباغ کی شاگردی اختیار کی بہت سے فنون میں ید طولی رکھتے تھے۔ (۳)	وفات ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۰۹۵ء بمقام مرد
۴۴۲	القول السدید فی بعض مسائل احکام الاجتہاد والتقلید	محمد بن عبد العظیم المورومی الحنفی	وفات ۱۰۵۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
		ک	
۴۴۳	کاشف معانی البدیع و بیان مشکلاۃ المذبح (چار جلدیں)	سراج الدین ابو حفص عمر بن اسحاق بن احمد الغزنوی الہندی الکھفی، بڑے اصولی، فقیہ، منطقی، صوفی اور حکیم تھے، قاہرہ آئے اور مصر کے قاضی رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، شرح المغنی للبخاری فی اصول الفقہ (دو جلدیں) بوارح الانوار وغیرہ، کاشف معانی البدیع دراصل بزدوی اور ابن الساعاتی کی کتابوں کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ (۱)	وفات ۷۱۲ھ
۴۴۴	الکاشف المدنی فی شرح المغنی	محمد بن احمد بن ابوبکر شیخ شمس الدین الترکمانی نقی الدرس تھے۔ (۲)	وفات ۷۵۰ھ بمقام طرابلس
۴۴۵	الکافی فی شرح اصول البزدوی	حسین بن علی بن الحجاج بن علی حسام الدین الصغنائی (الصغنائی) الکھفی، بڑے فقیہ، اصولی اور متکلم ہیں، جمادی الاولیٰ ۷۰۴ھ کے اوخر میں اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے۔ (۳)	وفات ۱۲-۱۱۷۱ھ مطابق ۱۳۱۱ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۴۴۶	کتاب الخراج (مطبعة السلفية طبع ثالث ۱۳۶۲ھ)	امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاری ابن خلکان کے مطابق اصول فقہ پر پہلی کتاب ہے۔ (۱)	وفات ۱۱۳ھ تا ۱۸۲ھ
۴۴۷	کتاب الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی، اس کتاب کا ذکر ابن ندیم نے الفہرست میں کیا ہے۔	ولادت ۷۸ھ وفات ۸۰ھ
۴۴۸	کتاب اثبات القیاس	ابن صدقہ حنفی، امام محمد کے تلامذہ میں ہیں فقیہ تھے، دس برس تک بصرہ کے قاضی رہے	وفات ۲۲۰ھ
۴۴۹	کتاب خبر الواحد	„ „ „ „ „	„ „ „
۴۵۰	کتاب الاجتہاد والرائی	„ „ „ „ „	„ „ „
۴۵۱	کتاب الاصول	ابن ساعدہ تمیمی حنفی، امام محمد کے شاگرد ہیں، بغداد کے فقیہ اور قاضی تھے۔	وفات ۲۳۳ھ
۴۵۲	کتاب الاصول	عبید اللہ بن حسین بن دلال، ابوالحسن الکرنی، فقیہ ہیں، عراق میں حنفیہ کے آپ آخری امام ہیں، ابوبکر رازی آپ کے شاگردوں میں ہیں۔ (۲)	ولادت ۲۶۰ھ وفات ۳۴۰ھ
۴۵۳	کتاب الممتخب	ابو عبد اللہ محمد بن الاسکیثی	وفات ۶۴۴ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۴۵۴	کتاب الفصول فی الاصول	امام احمد بن علی ابو بکر الجصاص الرازی، بغداد میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں انتقال کیا، حنفیہ میں آپ کو امامت کا درجہ حاصل ہے، آپ کو قضا کی پیش کش کی گئی مگر معذرت کر دی، اور کتابوں کی تصنیف پر توجہ دی۔ (۱)	ولادت ۳۰۵ھ مطابق ۹۱۷ء وفات ۳۷۰ھ مطابق ۹۸۰ء
۴۵۵	کتاب الاسرار فی الاصول و الفروع (مطبوعہ مصر)	عبد اللہ بن عمر بن عیسیٰ الدبوسی القاضی ابو زید الفقیہ الحنفی، اکابر فقہاء حنفیہ میں ہیں سات قاضیوں میں سے ایک تھے، صاحب الجواہر آپ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے علم الخلاف کی بنیاد آپ ہی نے ڈالی۔ (۲)	وفات ۴۳۰ھ بمقام بخارا
۴۵۶	کتاب الامد الاقصیٰ	امام ابو منصور ماتریدی	وفات ۳۳۰ھ
۴۵۷	کتاب العدل	ابو الحسن علی بن موسیٰ القمی الحنفی، مشہور فقہاء	وفات ۳۵۰ھ
۴۵۸	کتاب اثبات القیاس و الاجتہاد و خبر الواحد	عراقین اور افاضل علماء مصنفین میں سے ہیں۔ (۳)	
۴۵۹	کتاب الوصول الی قواعد الاصول	محمد بن عبد اللہ خطیب التمر تاشی الحنفی	وفات ۱۰۰۴ھ

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	محمد بشیر الدین بن محمد کریم الدین القنوجی الہندی اس شرح سے ۱۲۳۶ھ میں فارغ ہوئے، یہ کتاب ۳ حصوں مشتمل ہے مقدمہ جس میں اصول فقہ پر فنی بحث کی گئی ہے، مقالات جس میں اصول فقہ کے مبادی کے علاوہ مقاصد پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور خاتمہ جو اجتہاد اور اس سے متعلقہ مسائل پر مشتمل ہے۔ (۱) یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے (۱) مقدمہ جس میں اصول فقہ پر فنی بحث کی گئی ہے۔ (۲) مقالات جس میں اصول فقہ کے مبادی کے علاوہ مقاصد پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ (۳) اور خاتمہ جو اجتہاد اور اس سے متعلقہ مسائل پر مشتمل ہے۔	کشف المہم فی المسلم	۴۶۰
وفات ۱۷۱۰ھ	ابو البرکات حافظ الدین النصفی الحنفی، تذکرہ شرح المنتخب کے تحت آچکا ہے۔	کشف الاسرار	۴۶۱
وفات ۱۷۶۷ھ	ظہیر الدین محمد بن عمر البخاری النوحا بادی الحنفی۔ (۲)	کشف الاسرار	۴۶۲
وفات ۱۷۱۲ھ	محمد بن احمد بن عثمان ابراہیم بن مصطفیٰ الماردینی جلال الدین الترمکانی الحنفی (۳)	کشف الکاشف الذہبی فی شرح المغنی	۴۶۳
وفات ۱۷۳۰ھ	علاء الدین عبدالعزیز بن احمد بن محمد بخاری	کشف الاسرار	۴۶۴
مطابق ۱۳۲۹ھ	فقیہ اور اصولی ہیں، قوام الدین کاکی اور ابن النجازی کے استاد ہیں، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، اصول بردوی کی نہایت ہی اعلیٰ اور مفید شرح مانی جاتی ہے، جو ایسی تحقیقات		

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		وتفریعات و تعریفات سے لبریز ہے جو دوسری کتابوں میں نہیں ملتی ہیں۔ (۱)	
۴۶۵	کشف السبانی فی جواب شکوک النسبة الی الامام شمس الدین السمرقندی	// // //	وفات ۷۳۰ھ مطابق ۱۳۲۹ء // ۱۳۳۰ء
۴۶۶	الکشف والتدقیق بشرح غایۃ التحقیق	ابراہیم بن پیری حنفی	ولادت ۱۰۲۳ھ وفات ۱۰۹۹ھ
۴۶۷	کشف المہم مما فی المسلم	محمد بشیر الدین العثماني القنوجی الحنفی، شاہ عبدالعزیز دہلوی کے شاگرد ہیں، پھوپال میں قاضی رہے، یہ مسلم الثبوت کی شرح ہے، جو ۱۲۸ھ میں کانپور سے چھپ چکی ہے۔	وفات ۱۲۱۲ھ تقریباً
۴۶۸	کفایۃ الفحول فی علم الاصول	عبدالعزیز بن عثمان بن ابراہیم الکونی النسفی، قاضی نسفی سے معروف تھے، فقہ و اصول میں ید طولی رکھتے تھے، بخاری میں منصب قضا پر فائز رہے۔ (۱)	وفات ۵۳۳ھ ۵۶۳ھ
۴۶۹	کنز الوصول الی معرفۃ الاصول	علی بن محمد بن الحسین ابوالحسن فخر الاسلام البزدوی، اصولی اور محدث ہیں ماوراء النہر میں حنفیہ کے امام تھے، (۲) کتاب انتہائی مشکل ہے دو درجن کے قریب اس کی شرحیں	ولادت ۴۰۰ھ وفات ۴۸۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		لکھی گئیں، مشکل ہونے کی وجہ سے ”فخر الاسلام“ ابوالعسر سے مشہور ہو گئے تھے	
		ل	
۴۷۰	لب الاصول	ابن نجیم مصری الحنفی، یہ کتاب ابن الہمام متوفی ۸۶۱ھ کی کتاب التحریر کا اختصار ہے، دار الکتب المصریہ وغیرہ میں اس کے نسخے موجود ہیں۔ (۱)	وفات ۹۷۰ھ
۴۷۱	المواضع فی شرح جوامع الجوامع	عمر بن اسحاق الغزنوی الحنفی، تذکرہ ”زبدۃ الاحکام“ کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۱۰۷۲ھ وفات ۱۱۷۳ھ
		م	
۴۷۲	ماخذ الشرائع	امام ابو منصور ماتریدی محمد بن محمد، امام المعتکلمین تھے، اور امام الہدیٰ سے معروف تھے، سمرقند کے ایک محلہ کی طرف نسبت سے ماتریدی کہلاتے تھے۔ (۲)	وفات ۳۳۳ھ
۴۷۳	مبادی الاصول	حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، اصول فقہ کی مبادیات پر مختصر اور جامع کتاب ہے، مکتبہ	مطابق ۱۹۴۴ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		حجاز سے شائع ہوئی ہے۔	
۴۷۴	مناقب الدرر والغرر لملا خسرو	محمد بن علی الوارداری الحنفی	وفات ۱۰۵۵ھ
۴۷۵	مجامع الحقائق فی الاصول	محمد بن مصطفیٰ الخادمی الحنفی	وفات ۱۱۷۶ھ
۴۷۶	مجتبیٰ فی الاصول	ابوالرجاء مختار بن محمود بن محمد نجم الدین الزاہدی	وفات ۶۵۸ھ
		الغزینی الحنفی، خوارزم میں پیدا ہوئے اور	مطابق ۱۲۶۰ء
		بلادروم میں مقیم ہوئے، فقہ، اصول فقہ، علم	
		الخلافا اور مناظرہ میں ید طولی رکھتے تھے،	
		کبار ائمہ میں شمار ہوتے ہیں (۱)	
۴۷۷	محاکمات بین صدر الشریعہ و	احمد الرومی، قاضی زادہ الحنفی، تذکرہ "تعلیقہ"	وفات ۹۸۸ھ
	ابن کمال پاشا	علی التلوح للفتاویٰ کے تحت آچکا ہے۔	
۴۷۸	المحصل	امام فخر الدین رازی، یہ کتاب امام الحرمین	وفات ۶۰۶ھ
		کی البرہان، امام غزالی کی المستصفی، اور	
		عبد الجبار معزی کی کتاب العمد، ابوالحسین	
		بصری معزی کی المعتمد سے ملخص ہے، اس	
		میں استدلال پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔	
۴۷۹	المختصر فی اصول الفقہ	محمد بن محمد بن عمر ابو عبد اللہ الحسام الانحیشی (۲)	وفات ۶۳۳ھ
۴۸۰	مختصر تقویم الادلۃ للبدوی	ابوبکر محمد بن حسین بن محمد امام فخر الدین	وفات ۵۱۲ھ
		الاسار بندی الحنفی۔ (۳)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۸۱	مختصر المنتہی لابن الحاجب	زین الدین عبداللہ الحنفی، فقہ و اصول میں امتیاز رکھتے تھے، تدریس افتاء اور منصف قضا پر فائز رہے۔ (۱)	وفات ۵۳۳ھ مطابق ۱۳۵۲ء
۲۸۲	مختصر اصول الفقہ	بدر الدین محمد بن محمد بن ابی العزخنی ابن الحرانیہ الماردینی، فقہ اور فن اختلاف و مناظرہ میں مہارت رکھتے تھے، ماردین میں مدرس رہے اس کتاب میں مذہب حنفی کا خوب دفاع کیا گیا ہے۔ (۲)	ولادت ۵۰۲ھ مطابق ۱۳۰۲ء وفات ۵۷۰ھ مطابق ۱۳۷۸ء
۲۸۳	مختصر الحسامی المنتخب فی اصول المذہب	محمد بن محمد بن عمر حسام الدین الانحیشی انحیکٹ فرغانہ کا ایک شہر ہے، مصنف کی یہ کتاب کافی مشہور اور متداول ہے، بہت سے علماء نے اسکی شرحیں لکھی ہیں۔ (۳)	وفات ۶۲۲ھ ۲۲ رزی قندہ
۲۸۴	مدار النحول فی شرح منار الاصول	حکیم شاہ القزوینی الحنفی	وفات ۹۲۸ھ
۲۸۵	المدعی والمدعی علیہ	محمد بن مقاتل رازی، امام محمد کے شاگرد ہیں۔ (۴)	وفات ۲۳۲ھ
۲۸۶	مرقاۃ الوصول فی علم الاصول	ملا خسر و محمد بن قراموز حنفی، تذکرہ 'حواش' کے تحت آچکا ہے بڑی اہم ترین کتاب ہے خود ملا خسر و نے اس کی شرح لکھی، اور دوسرے علماء نے بھی اس کی شرحیں لکھیں۔	وفات ۸۸۵ھ
۲۸۷	مرآۃ الوصول فی شرح مرقاۃ الاصول	" " " "	" " " "

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۳۸۸	مسائل الاصول	ابو سلیمان موسیٰ بن سلیمان الجوزجانی، امام محمد کے شاگرد ہیں۔	وفات ۲۰۰ھ کے بعد
۳۸۹	مسائل الخلاف فی اصول الفقہ	ابو عبد اللہ حسین بن علی بن محمد بن جعفر القاظمی البصری، اس کتاب پر راشد بن علی بن راشد نے تحقیق کی ہے اور جامع الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض سے ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۰۴۵ء میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ (۱)	ولادت ۳۵۱ھ مطابق ۹۶۲ء وفات ۴۳۶ھ مطابق ۱۰۴۵ء
۳۹۰	مسلم الثبوت فی اصول الفقہ	محب اللہ بن عبد الشکور العثماني الصدیقی بہاری الحنفی، بڑے ممتاز عالم و فقیہ ہیں اس کی کئی شرحیں لکھی گئیں ہیں، ان میں مشہور، نواتج الرحمت شرح مسلم الثبوت، اور عبد الحق فرنگی مکی (متوفی ۱۱۸۷ھ) کی شرح مسلم الثبوت ہے۔ (۲)	وفات ۱۱۱۹ھ
۳۹۱	المسفر فی الاصول	امان اللہ بناری	وفات ۱۱۳۳ھ
۳۹۲	المستغنی شرح المغنی فی الاصول	محمد بن یوسف الاسیری الحنفی	ولادت ۱۱۳۳ھ
۳۹۳	مسیر الدائر شرح دائر الاصول فی علم الاصول	عبد الحلیم لکھنوی الحنفی	وفات ۱۱۹۴ھ وفات ۱۲۸۸ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۴۹۴	مسلم الثبوت فی اصول الفقہ (مطبوعہ بولاق)	شیخ محبت اللہ بن عبد الحکور البہاری الہندی الحلی، لقب فاضل خان تھا بڑے فقیہ اصولی اور منطقی تھے، سلم منطق میں اور مسلم اصول فقہ میں ان کی انتہائی مشہور کتابیں ہیں، لکھنؤ میں منصب قضا پر رہے، پھر حیدرآباد دکن کے قاضی ہوئے، پھر ممالک ہند کی صدارت کا منصب بھی حاصل ہوا، مسلم کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں۔ (۱)	وفات ۱۱۱۹ھ
۴۹۵	مشکوٰۃ الانوار فی اصول المنار (فتح الغفار بشرح المنار للنسفی)	زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد الحنفی المصری ابن نجیم، فقیہ، محقق اور اصولی ہیں، قاسم بن قطوبغا کے شاگرد ہیں، قواعد فقہ پر شہرہ آفاق کتاب الاشباہ والنظائر کے مصنف ہیں، کتاب اہم ہے، مطبع مصطفیٰ البابی الحلی مصر سے ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۶ء میں چھپ چکی ہے، کئی علماء نے اس کتاب پر حواشی لکھے ہیں۔ (۲)	وفات ۷۹۰ھ مطابق ۱۵۶۳ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۴۹۶	المعدن فی اصول الفقہ	ابن الترمکانی، علاء الدین علی بن عثمان بن	ولادت ۸۳۷ھ
		ابراہیم بن مصطفیٰ بن سلیمان الماردینی	مطابق ۱۲۸۴ھ
		الحنفی، فقیہ، اصولی، محدث، شاعر اور مورخ	وفات ۵۰۰ھ
		تھے، قاہرہ میں تدریس و افتاء کے منصب	مطابق ۱۳۳۹ھ
		پر فائز تھے۔ (۱)	
۴۹۷	المغنی فی الاصول	احمد بن ابراہیم بن ایوب عینیابی۔ (۲)	وفات ۷۷۷ھ
۴۹۸	المغنی فی الاصول	ابو محمد عمر بن عمر البخاری الجندی الحنفی جلال	ولادت ۷۱۰ھ
		الدین ماوراء النہر میں ولادت اور دمشق	مطابق ۱۲۱۲ھ
		میں وفات پائی، بڑے فقیہ، اصولی، زاہد،	وفات ۷۱۷ھ
		عارف تھے، شارح اصول بزدوی، علاء	مطابق ۱۲۷۲ھ
		الدین بن عبدالعزیز بخاری کے شاگرد ہیں،	
		بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، ہدایہ کی بھی	
		شرح لکھی اصول فقہ پر آپ کی یہ کتاب بہت	
		مشہور و مقبول ہے، بہت سے علماء نے اسکی	
		شرحیں لکھی ہیں، ایک درجن سے زائد شرحوں	
		کا تذکرہ ملتا ہے۔ (۳)	
۵۹۹	المغنی	شیخ جلال الدین بن عمر بن محمد البخاری الحنفی	وفات ۷۱۰ھ
۵۰۰	مفتاح الحصول علی مرآة الاصول	مصطفیٰ بن یوسف الموسناری الحنفی	وفات ۱۱۹۹ھ
	اعنی شرح مرآة الوصول لملاخرو		

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۰۱	مقدمۃ فی اصول الفقہ	اسماعیل بن خلیل تاج الدین حنفی، فقیہ اصولی اور نحوی۔ (۱)	وفات ۳۹۷ھ مطابق ۱۳۳۸ء بمقام قاہرہ
۵۰۲	المقتبس المختار من نور الانوار	ابوالعزیز زین الدین طاہر بن الحسن بن عمر بن الحسن بن حبیب الحنفی، فقیہ، اصولی، مؤرخ، ادیب اور محدث تھے، حلب اور پھر قاہرہ میں سکریٹری رہے، یہ امام نسفی کی اصول فقہ میں المنار کا اختصار ہے، دمشق سے جمال الدین قاسمی کے حواشی کے ساتھ شائع ہو چکی ہے، اس کتاب کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ (۲)	ولادت ۴۰۰ھ مطابق ۱۳۳۹ء وفات ۸۰۸ھ مطابق ۱۴۰۵ء
۵۰۳	مقدمۃ فی اصول الفقہ	علی بن عثمان بن ابراہیم المار دینی، آپ ابن الترمذی سے مشہور ہیں، مصر میں عہدہ قضاء پر فائز تھے، اپنے وقت کے اہم محقق عالم، اور نکتہ رس فقیہ اور اصولی تھے۔ (۳)	ولادت ۶۸۳ھ وفات ۷۵۰ھ
۵۰۴	المنار	احمد بن علی بن احمد فخر الدین ابوطالب الشہیر بابن الفصحیح۔ (۴)	وفات ۷۵۵ھ
۵۰۵	منار الانوار فی اصول الفقہ	ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد النسفی الحنفی، تذکرہ شرح المنتخب کے ذیل میں آچکا ہے۔	وفات ۷۱۰ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۱۲	المنتہی علی المغنی فی اصول الفقہ	جمال الدین القنوی الحنفی، تذکرہ الاعجاز	ولادت ۷۰۰ھ
		کے تحت آچکا ہے، یہ شرح تین جلدوں	وفات ۷۷۰ھ
		میں ہے۔	
۵۱۳	منتخب نور الانوار شرح منار	رستم علی القنوی، شیخ نظام سہالوی کے شاگرد	ولادت ۱۱۱۵ھ
	الاصول لملا جیون	ہیں، آخر میں بریلی میں مقیم ہو گئے تھے۔	وفات ۱۱۷۸ھ
۵۱۴	المنتہی فی شرح المغنی	محمود بن احمد بن مسعود عبد الرحمن، ابن سراج	وفات ۱۱۷۵ھ
		سے مشہور ہیں، فقیہ، اصولی اور متکلم ہیں،	
		آپ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ میں دسترس	
		رکھتے تھے۔ (۱)	
۵۱۵	میزان الاصول فی نتائج العقول	ابوبکر محمد بن احمد علاء الدین شمس النظر سرقندی	وفات ۵۵۳ھ
		فقیہ اور اصولی تھے۔ (۲)	
<div style="display: inline-block; background-color: black; color: white; border-radius: 50%; width: 40px; height: 40px; line-height: 40px; text-align: center; margin: 0 auto;">ن</div>			
۵۱۶	النامی شرح الحسامی لمحمد بن	عبد الحق بن محمد دہلوی الحنفی، دیوبند سے	وفات ۱۳۳۲ھ
	محمد الاخیکشی	چھپ چکی ہے۔	
۵۱۷	نتائج النظر فی حواشی الدرر	نوح بن مصطفیٰ القنوی الحنفی، فقیہ تھے،	وفات ۱۲۰۰ھ
	لملا خسرو فی الفروع	قاہرہ برائے حصول علم سفر کیا۔	
۵۱۸	نجاح الاصول فی علم الاصول	محمد امین بن الشریف امیر بادشاہ البخاری	وفات ۹۷۲ھ
		الحنفی	// ۹۸۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۱۹	نسمات الاسرار علی شرح المنار فی الاصول	محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز بن احمد بن عبدالرحیم بن نجم الدین محمد صلاح الدین ابن عابدین، فقہ، اصول، حدیث، تفسیر اور مختلف علوم میں مہارت رکھتے تھے، دمشق میں ولادت و وفات ہوئی، یہ کتاب دراصل شیخ محمد علاء الدین الحکشی کی شرح "افاضۃ الانوار علی متن اصول الانوار" پر حاشیہ ہے، یہ حاشیہ اور شرح مطبع مصطفیٰ البابی الحکشی سے ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۹ء میں چھپ چکی ہے۔ (۱)	ولادت ۱۱۹۸ھ مطابق ۱۷۸۲ء وفات ۱۲۵۲ھ
۵۲۰	نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف	محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین //	ولادت ۱۲۵۲ھ
۵۲۱	نظم الورقات فی اصول الفقہ	ابن الاھدل الحنفی، عالم بہترین ادیب تھے کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔	ولادت ۹۸۴ھ وفات ۱۰۳۵ھ
۵۲۲	نظم مرقاة الاصول لملاخرو	محمود حمزہ الحسینی الحنفی	ولادت ۱۲۳۶ھ
۵۲۳	نقد الدرر حاشیہ علی الدرر و الغرر لملاخرو فی الاصول	محمد بن مصطفیٰ الوانی الکورانی رومی الحنفی مدینہ منورہ کے قاضی رہے۔	ولادت ۱۰۰۰ھ
۵۲۴	نور الانوار فی شرح المنار	احمد بن ابوسعید بن عبداللہ بن شیخ عبد الرزاق بن شاہ مخدوم الحنفی المکی الصالحی جو نیپوری آپ نے اکثر کتب درسیات شیخ	ولادت ۱۰۴۷ھ مطابق ۱۶۳۷ء وفات ۱۱۳۰ھ مطابق ۱۷۱۷ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۵۲۵		محمد ترکی سے پڑھیں، آخر میں ملا لطف اللہ گوری جہان آبادی سے سند فراغت حاصل کی، اور صرف سولہ سال کی عمر میں تحصیل علم مکمل کر لی، آپ کے تبحر علمی کے متعلق مولانا آزاد بلگرامی کے الفاظ نہیں ”حاصل کلام الہی و در اندیش عقلی و نقلی بحر لا متناہی“ نور الانوار پر شیخ محمد عبدالحلیم نے حاشیہ لکھا ہے، جو قمر الاقمار کے نام سے چھپا ہوا ہے۔ (۱)	
۵۲۶	النور الملامع فی اصول الجامع الکبیر	محمود حمزہ الحسینی الحنفی	ولادت ۱۳۰۵ھ
۵۲۷	الوجیز فی الاصول	یوسف بن حسین الکرماسی الحنفی، قسطنطنیہ	وفات ۸۹۹ھ
		وغیرہ میں قاضی رہے، یہ کتاب قاہرہ سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہو چکی ہے۔ (۲)	۹۰۶ھ
۵۲۸	الوصول الی علم الاصول	الشاہروردی مصنفک حنفی، تذکرہ حاشیہ علی التلویح کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۸۰۳ھ وفات ۸۷۵ھ
۵۲۹	وصول الروائع علی فصول البدائع	حسن چلبی بن محمد الفتاری الحنفی، کئی جگہوں پر اس کتاب کے نسخے موجود ہیں (۳)	ولادت ۸۲۰ھ وفات ۸۸۶ھ

(۱) خضر الحسنین باحوال المصنفین ۲۸۳ (۲) الفوائد السبئیہ: ۲۲۷ (۳) معجم الاصولین: ۵۷/۲

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ی	
۵۳۰	الینایع فی معرفۃ الاصول	رشید الدین ابو عبد اللہ محمود بن رمضان الرومی الحنفی، مدرسہ حلاویہ حلب میں مدرس تھے۔ (۱)	وفات ۶۱۶ھ کے بعد
۵۳۱	الینایع فی معرفۃ الاصول و التفاریع	محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ قاضی القضاۃ بدر الدین بن ابی البقاء الشبلی الحنفی۔ (۲)	ولادت ۷۱۲ھ وفات ۷۶۹ھ

کتب قواعد فقہیہ (مسلك حنفی)

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۳۲	الاشباہ والنظائر	ابن نجیم، اس کتاب میں علامہ سیوطی کی الاشباہ والنظائر سے کافی فائدہ اٹھایا گیا ہے، اس کتاب کو علامہ ابن نجیم نے کئی فتون میں تقسیم کیا ہے، پہلا فن ان پانچ قاعدوں پر مشتمل ہے، جنہیں اساسی کہا جاتا ہے، نیز اسی فن میں دوسری نوع کے قواعد بھی ہیں، جو بے حد اہم ہیں، دوسرا فن فوائد پر مشتمل ہے، اس فن میں انہوں نے تمام فقہی ابواب کو ترتیب وار ذکر کیا ہے اور اس کی اہم بحثیں جمع کی ہیں، پھر اس کے مختلف عنوان سے ۱۸ فوائد لکھے ہیں، تیسرا فن فروق پر مشتمل ہے پانچواں فن اشباہ والنظائر کا، چھٹا فن حیل کا اور ساتواں فن حکایات کا ہے۔	ولادت ۹۲۶ھ وفات ۹۷۰ھ
۵۳۳	اصول الکرخی (ملحق بتاسیس النظر)	ابوالحسن عبداللہ بن حسین دلال الکرخی، امام ابو جعفر طحاوی اور امام داؤد ظاہری ان کے ہم عصر نامور فقہاء ہیں، مگر ان ائمہ کی موجودگی اہل زمانہ نے آپ کو اپنے دور کے سب سے بڑے فقیہ کے طور پر تسلیم کیا، آپ کے تلامذہ میں امام ابو بکر الرازی الجصاص بھی شامل ہیں، اس کتاب میں امام کرخی نے ۳۸	ولادت ۲۶۰ھ مطابق ۸۷۴ء وفات ۳۴۰ھ مطابق ۹۵۲ء

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		قواعد تحریر کئے ہیں، امام کرخی نے اس میں ہر قاعدہ کو 'الاصل' کا نام دیا ہے، مگر دراصل وہ قاعدہ ہے اصل نہیں ہے، بلکہ اس کتاب میں بعض ایسے اصول بھی آگئے ہیں جنکو قاعدہ بھی نہیں کہا جاسکتا، زیادہ سے زیادہ ان پر نظریہ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ (۱)	
۵۳۴	تائیس النظر (مطبوعہ مصر)	قاضی ابوزید دہلوی، اس میں ستر ۷۷ قواعد کا ذکر ہے، ان قواعد کا اسلوب بھی امام کرخی ہی جیسا ہے، یہ بھی قاعدہ کو 'الاصل' ہی سے تعبیر کرتے ہیں، ہر قاعدہ کے تحت متعدد جزئیات بھی دی گئی ہیں، مصنف نے اس کتاب کو کئی ابواب میں تقسیم کیا ہے، جن میں امام صاحب اور صاحبین کے درمیان تشخیص اور امام محمد کے درمیان، ائمہ ثلاثہ اور امام زفر کے درمیان، نیز امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ کے درمیان اختلاف پر مبنی اساسی قواعد کا ذکر ہے۔	وفات ۴۳۰ھ
۵۳۵	تنویر البصار علی الاشباہ والنظائر	شرف الدین بن عبدالقادر بن برکات بن ابراہیم بن حبیب عزمی، یہ ابن نجیم کی الاشباہ کی شرح ہے، جس میں مؤلف نے ابن نجیم کے بعض تسامحات کی نشاندہی کی ہے اور بعض ان مسائل پر بحث کی ہے جو علامہ ابن نجیم سے چھوٹ گئے ہیں۔	وفات ۷۰۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت و وفات
۵۳۶	حاشیہ علی الاشباہ والنظائر	خیر الدین بن احمد بن نور الدین الرطبی، فقہ کے علاوہ مختلف علوم و فنون میں بھی مہارت رکھتے رہتے، آپ سے بڑے بڑے علماء و فقہاء نے استفادہ کیا ہے۔ (۱)	
۵۳۷	خاتمہ جامع الحقائق	محمد بن محمد بن مصطفیٰ خادمی، کتاب جامع الحقائق و راصل اصول فقہ کی ہے، لیکن اخیر میں خاتمہ کے عنوان سے ۱۵۰ فقہی قواعد کو حروف تہجی کی ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے۔	وفات ۶۷۱ھ
۵۳۸	ذخیرۃ الناظر فی الاشباہ والنظائر	ابراہیم بن علی بن احمد طرسوسی قاضی مصنف ہیں، افتا اور درس و تدریس آپ کا مشغلہ تھا۔ (۲)	ولادت ۷۲۱ھ وفات ۸۵۸ھ
۵۳۹	سمط القواعد و عقال المسائل الشوارو	احمد بن السید محمد کی الحسین الحموی شہاب الدین مصری الحنفی	وفات ۱۰۹۸ھ
۵۴۰	شرح الاشباہ والنظائر	علی بن محمد بن علی بن خلیل، ابن غانم سے مشہور ہیں، امام عصر ہیں، آپ کے اساتذہ میں ابن التجار حنبلی، ابن الشلی، لقانی، مالکی وغیرہ جیسے جہال علم ہیں۔ (۳)	ولادت ۹۲۰ھ وفات ۱۰۰۴ھ
۵۴۱	عقود رسم المفتی	محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین دمشقی	۱۱۹۸-۱۲۵۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۴۲	عمدة ذوی البصار لکل مہمات الاشباہ والنظار	ابراہیم بن حسین بن محمد بن احمد الکحفی المعروف بابن بیری مفتی مکہ معظمہ، اشباہ ونظار کی مشہور شرح ہے۔ (۱)	وفات ۱۰۹۹ھ
۵۴۳	غزیمون البصار علی محاسن الاشباہ والنظار	احمد بن السید محمد مکی الحسین الحموی شہاب الدین مصری الکحفی، اشباہ لابن نجیم کی مشہور شرح ہے، اس میں ابن نجیم کے بعض تسامحات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔	وفات ۱۰۹۸ھ // ۱۰۹۶ھ
۵۴۴	الفوائد البہیۃ فی القواعد و الفوائد الفقہیۃ	محمود بن محمد بن نسیب بن حسین بن یحییٰ الشہیر بابن حمزہ، شام کے مفتی رہے۔	وفات ۱۳۰۵ھ ۹ محرم، دمشق
۵۴۵	القواعد	احمد بن علی بن ثعلب مظفر الدین المعروف بابن الساعاتی البعلبکی والبغدادی۔	وفات ۶۹۳ھ // ۶۸۲ھ
۵۴۶	القواعد الفقہیۃ	محمود حمزہ الحسینی الکحفی، دمشق میں ولادت و وفات ہوئی۔	ولادت ۱۲۲۲ھ وفات ۱۳۰۵ھ
۵۴۷	قواعد الفقہ (۶۰۰ صفحات) (مطبوعہ لجنۃ النقاۃ والنشر و التالیف ڈھاکہ)	مولانا محمد امین الاحسان، مشہور کتاب ہے، جو مدارس میں افتاء کے نصاب میں داخل ہے، یہ کتاب حسب ذیل پانچ رسائل پر مشمول ہے، ۱:- پہلا رسالہ امام کرخی کے ان اصولوں سے متعلق ہے، جو کتب حنفی کے لئے اساسی حیثیت رکھتی ہے، ۲:- دوسرا رسالہ ان اصولوں سے متعلق ہے جن	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت وفات
		<p>کا تعلق اختلافی مسائل سے ہے، ۳: - تیسرا رسالہ ان فقہی کلیات پر مشتمل ہے جو شرح السیر، ہدایہ، الاشباہ والنظائر اور مجلۃ الاحکام میں پائے جاتے ہیں، ۴: - چوتھا رسالہ فقہی تعریفات پر مشتمل ہے، ۵: - پانچواں رسالہ افتاء اور مفتی کے متعلق ہے اس کتاب میں ہر قاعدہ کو مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔</p>	
۵۴۸	القواعد الفقہیۃ صفحات (۵۰۰) مطبوعہ دار القلم (دمشق)	<p>مولانا علی احمد ندوی، یہ دراصل ام القرئی یونیورسٹی مکہ مکرمہ میں ایم اے کا مقالہ ہے، اس کتاب میں فنی بحثوں کے علاوہ اس فن کی تاریخ و ارتقاء پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، اور اس فن پر لکھی جانے والی تمام اہم کتابوں اور اس کے مولفین پر تبصرہ کیا گیا ہے۔</p>	
۵۴۹	القواعد الفقہیۃ المحمودۃ (مطبوعہ سلیم تمل ناڈو)	<p>ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری استاذ مدرسہ مظاہر علوم سلیم تمل ناڈو، اس کتاب پر حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام کا مقدمہ اور حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی مفتی دار العلوم دیوبند کی تقریظ ہے۔</p>	
۵۵۰	مجلۃ الاحکام العدلیۃ	<p>خلافت عثمانیہ ترکی کے زیر نگرانی علماء کی ایک جماعت نے مرتب کیا۔</p>	

اصول فقہ (مالکی)

اصول فقہ پر مالکی علماء کی تصنیف کردہ کتابیں

الف

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۵۱	اجماع اہل المدینہ	محمد بن عبداللہ ابوبکر الالبہری المالکی	وفات ۳۷۵ھ
۵۵۲	احکام الفصول فی احکام الاصول	ابوالولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التیمی الباجی، فقیہ، اصولی، محدث متکلم، مفسر، ادیب اور شاعر تھے، حصول علم کیلئے بغداد، دمشق، موصل اور مصر وغیرہ کا سفر کیا، تیرہ برس تک حصول علم کے بعد وطن باجہ لوٹے اور علم دین کی خدمت میں مصروف ہو گئے، بعض بلاد اندلس کے قاضی بھی رہے، مختلف فنون پر تیس کتابیں لکھیں، یہ کتاب عبد المجید ترکی کی تحقیق کے ساتھ سن ۱۲۰۴ھ میں چھپ چکی ہے (۱)	ولادت ۴۰۳ھ مطابق ۱۰۱۲ء وفات ۴۷۲ھ مطابق ۱۰۸۱ء
۵۵۳	الاحکام فی شرح غریب عمدۃ الاحکام	ابویاسر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن احمد قاہری ابن النجار، غالباً یہ ابن صباغ شافعی (متوفی ۷۷۷ھ) کی کتاب العمدة فی اصول الفقہ کی شرح ہے۔ (۲)	ولادت ۷۷۷ھ وفات ۸۲۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۵۴	اداء الواجب فی تصحیح ابن الحاجب	ابو حامد محمد رضی الدین بن... الفاسی المالکی المغربی۔ (۱)	وفات ۸۲۲ھ
۵۵۵	(کتاب) الاشارة	ابو الولید سلیمان التیمی الباجی، ایک طرح سے یہ احکام الفصول کا اختصار ہے، یہ کتاب مکتبہ نزار مصطفیٰ البازریاض سے عادل احمد الموجود اور علی محمد عوض کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۸ھ م ۱۹۹۷ء میں دوسری مرتبہ شائع ہوئی ہے، اس کتاب کی متعدد شروحات بھی لکھی گئی ہیں۔	وفات ۸۲۲ھ
۵۵۶	الاصول فی الفقہ	محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صالح بن عمر التیمی الابدی ابوبکر الابہری المالکی، زاہد وثقہ تھے بغداد میں قاضی القضاۃ کا منصب پیش کیا گیا مگر آپ نے انکار کر دیا جامع منصور میں ساٹھ سال تک درس و تدریس اور بمقام بغداد فتویٰ نویسی میں مشغول رہے، اونچے درجہ کے فقیہ تھے۔ (۲)	ولادت ۲۸۹ھ مطابق ۹۰۱ء وفات ۳۷۵ھ مطابق ۹۸۵ء
۵۵۷	اقلید الاصول (مختصر تنقیح القرانی)	ابن فرحون المالکی، تذکرہ کشف النقاب کے تحت آرہا ہے، یہ کتاب قرانی کی کتاب الفروق کا اختصار ہے۔ (۳)	ولادت ۹۷۷ھ وفات ۷۹۹ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۵۸	الفیہ فی اصول الفقہ	ابو عبد اللہ لسان الدین محمد بن عبد اللہ بن سعید التلمسانی الغرناطی ابن الخطیب، فقیہ، اصولی، طبیب، وادیب تھے، مختلف فنون پر قریب ساٹھ کتابیں لکھیں۔ (۱)	ولادت ۷۱۳ھ مطابق ۱۳۱۳ء وفات ۷۷۶ھ مطابق ۱۳۷۴ء فارس
۵۵۹	امالی اجماع اہل المدینہ	ابوبکر محمد بن الطیب بن محمد بن جعفر بن القاسم باقلائی البصری، اصولی، متکلم تھے مذہب اہل سنت کے متکلمین میں تھے، اور اشعری طریقہ سے وابستہ تھے، اور امام الاشاعرہ کے درجہ پر فائز تھے۔ (۲)	وفات ۴۰۳ھ
۵۶۰	الامہادی فی اصول الفقہ	عزالدین حسین ابن ابوالقاسم البغدادی العلیمی المالکی قاضی القضاۃ، عراق کے ممتاز فقہاء میں ہیں، بغداد میں قاضی رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۳)	وفات ۷۱۷ھ مطابق ۱۳۱۷ء بمقام عراق
۵۶۱	انوار البروق فی انواء الفروق	ابوالعباس شہاب الدین القرانی المالکی، امام قرانی کی مشہور و معروف کتاب ہے، اس میں پانچ سو چالیس ۵۴۰ قواعد جمع کئے گئے ہیں، اپنے موضوع پر بہترین کتاب ہے۔ (۴)	ولادت ۶۲۶ھ وفات ۶۸۴ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۶۲	انوار البروق فی تعقب مسائل القواعد والفروق فی الاصول	ابوالقاسم، قاسم بن عبداللہ الشاط الانصاری السبکی، فقیہ، اصولی، حافظ، اور نحوی تھے (۱)	ولادت ۶۲۳ھ مطابق ۱۲۳۵ء وفات ۷۲۳ھ مطابق ۱۳۲۳ء
۵۶۳	ایضاح المحصول من برہان اصول	ابوعبداللہ محمد بن علی بن عمر التمیمی المازری المالکی، جزیرہ مقلید کے ساحلی شہر مازر میں ولادت اور افریقہ میں وفات ہوئی، ادیب، حافظ، طبیب، فقیہ، اصولی اور متکلم تھے، ابن فرحون نے لکھا ہے کہ اقطار ارض میں کوئی مالکی ان کے زمانے میں ان سے بڑا فقیہ نہ تھا، آپ ابوالحسن اللخمی کے شاگرد ہیں، یہ کتاب ابوالموالی کی کتاب البرہان کی شرح ہے۔ (۲)	ولادت ۵۳۶ھ مطابق ۱۱۴۴ء
۵۶۴	الایضاح والبیان فی العمل بالنظر المعتمد شرعاً بالسنن الصحیحہ والقرآن	ابومحمد عبدالحمید بن ابی البرکات بن ابی الدنیا الصدق الطرابلسی المالکی، محدث، فقیہ، اور اصولی تھے، ابن صابونی کے شاگرد ہیں، ممتاز علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ (۳)	ولادت ۶۰۶ھ مطابق ۱۲۱۰ء وفات ۶۲۸ھ مطابق ۱۲۸۵ء
۵۶۵	الادلۃ فی مسائل الخلاف	قاضی ابومحمد عبدالوہاب بن علی بن نصر بن احمد	ولادت ۳۶۲ھ
۵۶۶	الافادۃ والتلخیص	بن الحسین بن ہرون بن مالک بن طوق	مطابق ۹۷۳ھ
۵۶۷	اوائل الادلۃ	الشعلی البغدادی، فقیہ اصولی اور شاعر ہیں،	وفات ۴۲۲ھ
۷۶۸	الاشراف علی مسائل الخلاف	ابوبکر الباقانی کے شاگرد ہیں، عراق کے مختلف علاقوں میں اور آخر میں مصر میں قاضی رہے، مختلف علوم و فنون پر مفید کتابیں لکھیں۔	مطابق ۱۰۳۱ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ب	
۵۶۹	بلوغ السؤل فی مدخل علم الاصول	محمد حسنین العدوی المالکی	ولادت ۱۲۷۷ھ
۵۷۰	البيان والتحصيل لما فی المستخرجة من التوجیه والتعلیل	ابوالولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی المالکی، اندلس و مغرب کے شیخ الفقہاء تھے مطابق ۱۰۶۳ء تصنیف و تالیف پر بڑی قدرت رکھتے وفات ۵۲۰ھ تھے، اصول و فروع اور بہت سے علوم پر مطابق ۱۱۲۶ء دسترس رکھتے تھے، ۵۱۱ء میں قرطبہ کے بمقام قرطبہ قاضی بنائے گئے، ابو جعفر بن رزق کے شاگرد ہیں، قاضی عیاض آپ کے تلامذہ میں ہیں، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، یہ کتاب بیس (۲۰) جلدوں پر مشتمل ہے۔ (۱)	وفات ۱۳۹۶ھ ولادت ۴۵۵ھ
		ت	
۵۷۱	تحفۃ الواہل فی شرح الحاصل	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ راشد الکبریٰ القفصی قفصہ (تیونس) کے قاضی بنائے گئے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	وفات ۳۶ھ مطابق ۱۲۳۵ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۸۰	تقیدات مفیدۃ علی تنقیح القرانی فی الاصول	احمد بن عبدالرحمن التادلی القاسی المالکی، مدینہ منورہ کو وطن بنالیا تھا، اور یہاں قاضی کے طور پر خدمات انجام دیں، متعدد فنون پر کتابیں لکھیں۔ (۱)	وفات ۳۱۷ھ بمقام مدینہ منورہ
۵۸۱	التمہید فی اصول الفقہ	قاضی ابوبکر محمد بن الطیب بن محمد بن جعفر بن القاسم باقلانی البصری، ابن کثیر کے مطابق اپنی زندگی کے طویل عرصہ میں اس وقت تک نہیں سوتے جب تک کہ بیس (۲۰) صفحات لکھ نہیں لیتے۔ (۲)	وفات ۳۰۳ھ بمقام بغداد
۵۸۲	التنبیہ علی الاسباب الموجبة لاختلاف الفقہاء فی الاصول	ابو محمد عبداللہ بن محمد بن السید البطیوسی مالکی نحوی، ادیب، شاعر، محدث اور اصولی تھے (۳)	۴۴۴-۵۲۱ھ ۱۰۵۹-۱۱۲۶ء
۵۸۳	التنبیہ علی مبادی التوجیہ	ابوطاہر ابراہیم بن عبدالصمد بن بشیر القنوجی المالکی، بڑے عالم ومفتی تھے، اصول فقہ حدیث اور لغت عربیہ کے امام تھے، آپ شہید کئے گئے صحیح تاریخ وفات معلوم نہیں۔ (۴)	وفات ۵۲۶ھ مطابق ۱۱۳۲ء
۵۸۴	تنبیہ المفہوم علی مدارک العلوم فی الاصول	ابوالعباس احمد بن محمد بن عثمان الازدی المراکشی، ابن الانباری المالکی، فقیہ، اصولی، متکلم اور ادیب تھے، ابو عمران الزناتی اور قاضی ابوالحسین المغلی کے شاگرد ہیں، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۵)	ولادت ۶۵۲ھ وفات ۷۲۲ھ

(۱) الذبیاج: ۱۳۸ (۲) وفيات الاعیان: ۴۸۱/۱ (۳) الفحلمین للراغی: ۲۲۲ (۴) الفحلمین للراغی: ۲۲۲ (۵) ہدیۃ العارفین: ۱۰۴/۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۸۵	تنقیح الفصول فی اختصار المحصول	ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ادریس بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن یلین الصنہاجی المصری، قرانی سے مشہور تھے، فقیہ، اصولی اور مفسر تھے، شیخ عزالدین بن عبدالسلام اور ابن حاجب وغیرہ کے شاگرد ہیں کئی اہم ترین کتابوں کے مصنف ہیں، صرف اصول فقہ پر سات کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ یہ کتاب دراصل ان کی کتاب الذخیرۃ فی الفقہ کا مقدمہ ہے، جس میں انہوں نے امام رازی کی المحصول کا اختصار کیا ہے، اور قاضی عبدالوہاب مالکی کی کتاب الافادۃ سے کچھ اضافہ کیا ہے، کتاب سو (۱۰۰) فصلوں اور بیس (۲۰) ابواب پر مشتمل ہے۔ (۱)	ولادت ۶۲۶ھ مطابق ۱۲۲۸ء وفات ۶۸۳ھ مطابق ۱۲۸۵ء بمقام مصر
۵۸۶	التوضیح فی شرح منہی السؤل الاطل لابن الحاجب	ابوالفضیاء بن اسحاق بن موسیٰ الجندی، المصری المالکی۔ (۲)	وفات ۷۷۷ھ مطابق ۱۳۶۶ء
۵۸۷	جلاء الاقتباس فی الرد علی نفاة القیاس	ابو محمد عبد الحمید بن ابی البرکات بن ابی الدنیا الصوفی الطرابلسی المالکی، طرابلس میں ولادت اور تونس میں وفات ہوئی۔ (۳)	ولادت ۶۰۶ھ مطابق ۱۲۱۰ء وفات ۶۳۸ھ مطابق ۱۲۸۵ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ح	
۵۸۸	حاشیہ علی مشکلات المستصفی	ابن الحاج ابو العباس احمد بن محمد احمد بن	وفات ۶۴۷ھ
		احمد الازدی الاشعری الاندلسی المالکی، فقیہ	یا ۶۵۱ھ
		اور اصولی تھے، کبار علماء سے علم حاصل کیا،	
		اور مختلف فنون میں کمال پیدا کیا۔ (۱)	
۵۸۹	حاشیہ علی التوضیح شرح التفتیح	عبد القادر بن ابو القاسم بن احمد محی الدین	ولادت ۸۱۴ھ
		الانصاری السعدی العبادی المالکی، فقیہ،	مطابق ۱۳۱۱ھ
		اصولی، نحوی، مفسر، اور محدث تھے۔ (۲)	وفات ۸۸۰ھ
			مطابق ۱۳۷۵ھ
			مکہ معظمہ
۵۹۰	حاشیہ علی شرح المحلی علی جمع الجوامع فی الاصول	محمد بن ابراہیم التتائی المالکی، ایک عرصہ	وفات ۹۴۲ھ
		تک قاضی رہے، پھر مستعفی ہو گئے، اور	
		تالیف و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ (۳)	
۵۹۱	حاشیہ علی شرح جلال الدین المحلی علی جمع الجوامع	عبد الرحمن بن جاد اللہ النبانی المالکی، بولاق	وفات ۱۱۹۸ھ
		سے ۱۲۸۵ھ میں دو جلدوں میں چھپ چکی	
		ہے۔ (۴)	
۵۹۲	حاشیہ علی جمع الجوامع	محمد حسنین العدوی المالکی، کتاب دو جلدوں	ولادت ۱۲۷۷ھ
		میں ہے۔ (۵)	وفات ۱۳۵۶ھ

(۱) ہدیۃ العارفین: ۹۵/۵ (۲) ہدیۃ العارفین: ۵۹۷/۵ (۳) فتح المسین: ۷۳/۳

(۴) نعم الاصولین: ۱۷۸/۱ (۵) فتح المسین: ۱۸۸/۳

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		د	
۵۹۳	دارالاصول	عبدالعزیز المکناسی المالکی، مدینہ منورہ میں	وفات ۹۶۴ھ
		شیخ القراء تھے، یہ منظوم کتاب ہے۔ (۱)	
۵۹۴	دلائل احکام	ابوبکر یحییٰ بن سعدون ابن تمام بن محمد	وفات ۵۶۷ھ
		اززدی اترطبی ضیاء الدین المالکی۔ (۲)	
		ر	
۵۹۵	الرسالۃ	ابو محمد عبداللہ بن ابی زید عبدالرحمن القیروانی	ولادت ۳۱۰ھ
		المالکی الشافعی، آپ نے نشر و نظم کے ذریعہ	مطابق ۹۲۲ھ
		اپنے مذہب کی پرزور حمایت کی، اور غالباً	وفات ۳۸۶ھ
		یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اتنی وضاحت	مطابق ۹۹۶ھ
		کے ساتھ اصول فقہ کو بیان کیا، اسی لئے یہ	بمقام قیروان
		مالک اصغر کہلاتے ہیں اور مسائل میں آج	
		بھی انہیں سند کا درجہ حاصل ہے، آپ کے	
		اساتذہ بہت زیادہ تھے، جن سے سفر حج	
		کے دوران آپ نے استفادہ کیا، آپ کے	
		سوانح نگار آپ کی تیس (۳۰) تصانیف کا	
		تذکرہ کرتے ہیں، جن میں سے صرف	
		تین کتابیں اب باقی ہیں، ان میں سے	
		اصول فقہ کے موضوع پر یہ کتاب الرسالہ	
		ہے، جو مالکی اصول فقہ کا خلاصہ ہے اس کی	
		تکمیل ۳۲۷ھ م ۹۳۹ء میں ہوئی، یہ	
		رسالہ کئی بار قاہرہ سے طبع ہو چکا ہے۔ (۳)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۵۹۶	رسالۃ فی دلالت العام علی بعض افرادہ فی الاصول	محمد بن محمد البلیدی المالکی، عمدۃ المحققین اور صدر شیوخ المالکیۃ کہلاتے ہیں، جامعہ ازہر مصر کے مدرس تھے، جب ان کا درس بیضاوی ہوتا تو درس میں طلبہ کے علاوہ دوسو سے زیادہ مدرسین بھی جمع ہوتے بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۱)	ولادت ۱۰۹۶ھ وفات ۱۱۷۶ھ
۵۹۷	رفع الاشکال عما فی المختصر من الاشکال	ابوالعباس شہاب الدین احمد بن عمر بن علی بن ہلال الاسکندری الدمشقی۔ (۲)	وفات ۷۹۵ھ مطابق ۱۳۹۳ء
۵۹۸	زوال المانع عن شرح جمع الجوامع للسیکی	ابن عماد مالکی، تذکرہ ”الاحکام“ کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۷۷۷ھ وفات ۸۳۳ھ
۵۹۹	سر النظر فی علمی الاصول و الخلاف	ابوالقاسم احمد بن سلیمان بن خلف الباجی المالکی، اپنے والد سلیمان القاضی سے علم فقہ حاصل کیا، اور والد کے بے شمار مال و اسباب بمقام جدہ کو چھوڑ کر حصول علم کے لئے بغداد بصرہ، یمن اور حجاز مقدس کے لئے روانہ ہو گئے، حج سے واپسی پر جدہ میں انتقال ہوا۔ (۳)	وفات ۴۹۳ھ مطابق ۱۰۹۹ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۶۰۰	الثانی فیما وقع من الخلاف بین التبرکة والکافی	عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن علی بن سل مون الکافی الغرناطی المالکی۔ (۱)	۶۶۹-۶۷۱ھ ۱۲۷۵-۱۳۴۰ھ
۶۰۱	شرح البرہان	ابو الحسن علی بن اسماعیل بن علی عطیہ البیاری المالکی شمس الدین، آبیاری میں پیدا ہوئے، مطابق ۱۱۶۱ھ فقہ، اصولی، محدث اور مستجاب الدعوات وفات ۶۱۹ھ تھے، لوگ ان کے پاس دعاؤں کے لئے حاضر ہوتے، ابن رجب آپ کے شاگردوں میں ہیں، علامہ ابن عقیل مصری الثانی، آبیاری کو اصول میں امام رازی پر ترجیح دیتے تھے۔ (۲)	ولادت ۵۵۷ھ مطابق ۱۱۶۱ھ
۶۰۲	شرح تنقیح الفصول	ابو العباس شہاب الدین القرانی المالکی تذکرہ ”تنقیح الفصول“ کے تحت آچکا ہے، وفات ۶۸۴ھ مصنف کی اپنی ہی کتاب تنقیح کی شرح ہے، یہ کتاب مطبعة الخیر یہ قاہرہ سے ۱۳۰۶ھ میں ۳۰۸ صفحات میں چھپ چکی ہے، اس کے حاشیہ پر شرح المحلی علی الورقات ہے، اور اس پر العبادی کا حاشیہ ہے، نیز ۱۳۹۳ھ میں ۴۶۴ صفحات میں طہ عبدالرؤف سعد کی تحقیق و تبویب کے ساتھ	ولادت ۶۲۶ھ وفات ۶۸۴ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		شرکتہ طباعت الفنیۃ المتحدۃ العباسیۃ سے بھی طبع ہو چکی ہے۔ (۱)	
۶۰۳	شرح المحصول للرازی	// // جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ امام رازی کی المحصول کی شرح ہے، اس کتاب کو لکھتے وقت مصنف کے پیش نظر تیس (۳۰) کتابیں تھیں۔ (۲)	
۶۰۴	شرح الاشارة للباہجی فی الاصول	ابو جعفر احمد بن ابراہیم بن زبیر الشافعی البجانی الغرناطی المالکی، فقیہ، اصولی، مفسر، محدث اور ادیب تھے، چار سو (۴۰۰) اساتذہ سے بمقام غرناطہ اکتساب علم کیا، اپنے زمانے میں اندلس بلکہ پورے مغرب کے محدث تھے، امراء و رؤسا اکثر ان کے پاس آتے رہتے تھے، حق گوئی پر اذیت اٹھانی پڑی مگر ثابت قدم رہے، یہ باہجی کی کتاب الاشارة کی شرح ہے۔ (۳)	ولادت ۶۲۷ھ وفات ۷۸۷ھ
۶۰۵	شرح علی التنقیح القرانی	ابو العباس احمد بن محمد بن عثمان الازدی المراکشی المالکی، ابن النباء، تذکرہ ”تنبیہ الفہوم“ کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۶۵۴ھ وفات ۷۲۴ھ
۶۰۶	شرح مختصر ابن حاجب	ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن ابو القاسم القیس السفاقی المالکی۔ (۴)	۶۹۷-۷۲۲ھ ۱۲۹۷-۱۳۷۱ھ

(۱) فن اصول کی تاریخ: ۳۷۷ (۲) معجم الاصولین: ۹۲/۱ (۳) تذکرۃ الحفاظ: ۱۳۸۴/۳ (۴) مدیۃ العارفین: ۴۴۹/۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۶۰۷	شرح المختصر لابن الحاجب فی الاصول	ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن بن عسکر البغدادی، جامع المعقول والمعقول تھے، مدرسہ مستنصریہ میں مدرس تھے۔ کئی مقامات پر قاضی رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۱)	ولادت ۷۰۷ھ مطابق ۱۳۰۲ء وفات ۷۶۷ھ مطابق ۱۳۶۵ء
۶۱۰۸	شرح الاشارة للباہجی فی الاصول	ابو جعفر احمد بن ابراہیم بن الزبیر بن محمد بن ابراہیم بن الزبیر النشقی الاندلسی المالکی، فقیہ، اصولی اور مقری ہیں، تقریباً چار سو اساتذہ سے استفادہ کیا۔ (۲)	ولادت ۷۱۰ھ
۶۰۹	شرح مختصر ابن الحاجب	ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن عطاء اللہ بن عوض الزبیدی الاسکندرانی التنسی، فقیہ اور اصولی تھے، عرصہ دراز تک مصر کے قاضی رہے، مختلف فنون پر کتابیں لکھیں۔	ولادت ۷۰۹ھ مطابق ۱۳۳۹ء وفات ۸۰۹ھ مطابق ۱۳۹۹ء
۶۱۰	شرح مختصر المنتہی لابن الحاجب	بہرام الدین میری المالکی ابو البقاء تاج الدین بن عبد اللہ بن عبد العزیز السلسی الامیری القاہری، فقیہ اور اصولی تھے، مصر کے قاضی رہے، متعدد کتابوں کے مصنف ہیں، یہ کتاب تین جلدوں میں ہے۔ (۳)	ولادت ۷۱۰ھ مطابق ۱۳۲۳ء وفات ۸۰۵ھ مطابق ۱۴۰۳ء
۶۱۱	شرح الاشارات للباہجی	ابو العباس احمد بن عبد الرحمن الیرطینی المالکی القروی المغربی حلول القروی، طرابلس میں ولادت اور تونس میں انتقال فرمایا، طرابلس کے قاضی رہے۔ (۴)	ولادت ۷۱۱ھ یا ۸۹۵ھ مطابق ۱۴۷۰ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		<p>کی، ان کے شرعی اور فقہی خیالات میں فلسفیانہ میلانات جھلکتے ہیں، انہوں نے اپنی اکثر کتابوں میں اشعری نظریات کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔</p> <p>خود یہ کتاب امام غزالی کی المستصفی کا اختصار ہے، مگر امام غزالی کو اپنی تنقیدات کا نشانہ بنایا ہے، اور متعدد مقامات پر اپنے اختلافات کا اظہار کیا ہے، بہت سے مقامات پر دونوں کتابوں کے مضامین کا مقابلہ کیا جائے تو یہ کتاب اختصار کے بجائے مناظرہ و مناقشہ کی کتاب نظر آنے لگتی ہے۔</p> <p>محمد بن علی بن عقیف نے ابن رشد کی مختصر کی تلخیص لکھی ہے۔ (۱)</p>	
۶۱۶	العقد المنظوم فی الخصوص و العموم	شہاب الدین قرانی مالکی، تذکرہ "تنقیح"	ولادت ۶۲۶ھ
۶۱۷	العموم و نفعہ	کے تحت آچکا ہے۔ (۲)	وفات ۶۸۲ھ
			" "
			" "



سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ف	
۶۱۹	الفصول فی معرفۃ الاصول	ابوالحسن علی بن فضال بن علی بن غالب بن جابر بن عبدالرحمن التمیمی الجاسعی القیری المالکی (۱)	وفات ۴۷۹ھ
		ق	
۶۱۹	القوانين الفقهية فی تلخیص مذہب المالکیہ ولتنبیہ علی مذہب الشافعیہ والحنفیہ والحنبلیہ	ابن جزى الغرباطی المالکی۔ (۲)	ولادت ۶۹۳ھ وفات ۷۴۱ھ بمقام اندلس
		ک	
۶۲۰	کتاب الاصول	ابوعبداللہ اصبح بن الفرع بن سعید بن نافع المصری، بڑے فقیہ اور محدث ہیں ان کے دادار نافع حضرت عمر بن عبدالعزیز کے آزاد کردہ غلام تھے، جس دن امام مالک کا انتقال ہوا اسی دن مدینہ وارد ہوئے، امام مالک کے تلامذہ سے اکتساب فیض کیا، ابن المباحثون کے نزدیک وہ مصر میں مالکی فقہ کے سب سے بڑے عالم تھے۔ (۳)	وفات ۲۲۵ھ مطابق ۸۴۰ھ بمقام مصر

(۱) ہدیۃ العارفين: ۶۱۳/۵ (۲) الدبیاج: ۳۸۸ (۳) دائرة معارف اسلامیه، اردو: ۹۵ مالکیہ، ابن اصول کی تاریخ ڈاکٹر فاروق حسن پاکستان: ۱۶۶

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۳۳۱ھ	قاضی ابوالفرج عمرو بن محمد بن عمرو اللیثی	کتاب اللمع	۶۲۱
مطابق ۹۴۲ھ	ابن خلدون، فقیہ و اصولی تھے، طرسوس اٹطالکیہ		
	المصیصہ اور الشکور میں منصب قضا پر فائز بمقام بصرہ		
	رہے، گھڑ سواری کے فن بھی مہارت رکھتے تھے۔ (۱)		
ولادت ۲۶۲ھ	ابوالفضل بکر بن محمد بن الحلاء بن محمد بن	کتاب القیاس	۶۲۲
مطابق ۸۷۷ھ	زیاد بن الولید القشیری المالکی، عراق کے		
وفات ۳۴۴ھ	علاقہ میں قاضی رہے، پھر مصر آ گئے، اور		
مطابق ۹۵۵ھ	مصر کے قاضی ہوئے، آپ نے اصول فقہ		
بمقام مصر	پر کئی کتابیں تحریر کی ہیں۔ (۲)		
// // //	// //	کتاب اصول الفقہ	۶۲۳
ولادت ۴۰۳ھ	قاضی ابوالولید الباجی المالکی، آپ کا	کتاب الحدود	۶۲۴
وفات ۴۷۲ھ	تذکرہ پہلے آچکا ہے۔		
ولادت ۴۱۹ھ	برہان الدین ابراہیم بن علی بن محمد بن ابو	کشف النقاب الحاجب علی	۶۲۵
مطابق ۱۳۱۹ھ	القاسم بن محمد بن فرحون السمری المالکی	مختصر ابن الحاجب	
وفات ۷۹۹ھ	فقیہ، اصولی اور ادیب تھے، اپنے والد اور		
مطابق ۱۳۹۷ھ	بچپا سے تعلیم حاصل کی، ابن حاجب سے		
	سند اجازت حاصل کی، حصول علم کے لئے		
	مختلف ممالک، مصر، قدس، دمشق وغیرہ کا		
	سفر کیا، مدینہ منورہ میں طویل قیام کیا، وہاں		

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
		مالکی منصب قضا پر فائز ہوئے، ”الذیباچ المذہب فی اعیان المذہب“ مشہور کتاب لکھی، جس میں ۶۳۰ سے زائد علماء کے حالات جمع کئے ہیں۔ (۱)	
۶۲۶	کشف مناجح الادلۃ (مناجح الادلۃ فی الاصول)	ابوالولید محمد بن احمد بن ابوالولید بن رشد قاضی الجامعہ، یہ کتاب دراصل ابن رشد کی ایک اور کتاب فصل المقال فی مابین الحکمۃ والشریعۃ من الاتصال، کی تکمیل ہے، اور اس کے بعض مسائل کو اس میں وسعت دی گئی ہے، ابن رشد اپنی عادت کے مطابق اس کتاب میں بھی امام غزالی اور دوسرے کئی لوگوں پر تنقید و ملامت کرتے نظر آتے ہیں۔ (۲)	ولادت ۵۲۰ھ مطابق ۱۱۲۶ء وفات ۵۹۵ھ مطابق ۱۱۹۸ء
۶۲۷	المراجع	ابوعبداللہ حسین عبداللہ بن حاتم الاذری الاشعری، قاضی ابوبکر باقلانی کے مشہور شاگردوں میں ہیں۔ (۳)	وفات ۴۲۳ھ مطابق ۱۰۳۱ء بمقام قیروان




سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت / وفات
		م	
۶۲۸	ماخذ الاصول	ابو الفضل بکر بن محمد بن العلاء بن محمد بن زیاد بن الولید القشیری المالکی۔ (۱)	۲۶۶ھ - ۳۴۴ھ بمقام مصر
۶۲۹	المحصل فی اصول الفقہ	ابو بکر قاضی محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن احمد المعافری الاشبیلی، ابن العربی سے مشہور تھے، اندلس میں ولادت، مراکش میں وفات اور فاس میں تدفین ہوئی، بڑے فقیہ، محدث، مفسر، اصولی، ادیب اور متکلم تھے، ابو بکر الشاشی، ابو حامد غزالی ابو سعد زنجانی وغیرہ سے علم حاصل کیا، آپ کے تلامذہ بے شمار ہیں، قاضی عیاض بھی آپ کے تلامذہ میں ہیں، اشبیلیہ کے قاضی رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	ولادت ۳۶۸ھ مطابق ۶۰۶ء وفات ۵۴۳ھ مطابق ۱۱۴۸ء
۶۳۰	مختصر منتهی السؤل والال	ابن الحاجب المالکی، مختصر کی متعدد شرحیں لکھی گئیں۔ (۳)	وفات ۶۳۶ھ
۶۳۱	مختصر المستصفی	ابن الحاج، ابو العباس احمد بن محمد احمد بن احمد الازدی الاشبیلی الاندلسی المالکی، فقیہ اصولی و ادیب تھے، کبار علماء سے علم حاصل کیا اور مختلف فنون میں کمال حاصل کیا۔ (۴)	وفات ۶۴۷ھ یا ۶۵۱ھ

(۱) ہدیۃ الحارثین: ۲۳۴/۵ (۲) ہدیۃ الحارثین: ۹۰/۲ (۳) وفیات الاعیان: ۳۱۴/۱ (۴) ہدیۃ الحارثین: ۹۰/۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۶۳۲	مختصر البرہان	ابوالعباس ابن النسی الزبیری المالکی،	ولادت ۴۰ھ
		تذکرہ شرح مختصر کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۸۰ھ
۶۳۳	مدارک الحقائق فی اصول الفقہ	ابوالحسن علی بن محمد بن ابراہیم بن عبدالرحمن ابن الضحاک الغزالی الغرناطی، ابن المعز می سے	وفات ۵۵۳ھ
		معروف تھے، پندرہ اجزاء پر مشتمل ہے۔ (۱)	بمقام غرناطہ
۶۳۴	المدخل فی الاصول (مجموعۃ فی اصول الفقہ)	ابوبکر عبداللہ بن طلحہ بن محمد بن عبداللہ الیابری الاشلی الاندلسی، فقیہ، اصولی، مفسر اور عادل قاضی	وفات ۵۲۳ھ
		تھے، ابوالولید باجی اور ابن زیتون کے شاگرد ہیں، مصر و مکہ کا سفر کیا، امام زحشری آپ کے شاگردوں میں ہیں۔ (۲)	مطابق ۱۱۲۸ء بمقام مکہ معظمہ
۶۳۵	مرتقی الوصول	ابوبکر محمد بن محمد بن عاصم الاندلسی الغرناطی المالکی	۷۶۰-۸۲۹ھ
		ابو اسحاق الشاطبی وغیرہ کے شاگرد ہیں، یہ کتاب نظم میں ہے۔ (۳)	۱۳۵۸-۱۳۵۲ء
۶۳۶	مرتقی الوصول الی الضروری من الاصول الصغری	ابوبکر محمد بن الولید بن محمد بن خلف بن سلیمان بن ایوب القرشی الفہرسی الاندلسی الطرطوشی	ولادت ۴۵ھ
		المالکی، اندلس میں ابوالولید باجی کے شاگرد ہیں، حصول علم کے لئے حجاز مقدس، بغداد، بصرہ، شام، اور اسکندریہ کے بھی اسفار کئے، بڑے زاہد، متقی اور متواضع تھے، قاضی عیاض آپ کے شاگردوں میں ہیں۔ (۴)	مطابق ۱۰۵۹ء وفات ۵۲۰ھ
۶۳۸	مسائل اصول الفقہ	ابوبکر محمد بن الولید بن محمد بن خلف بن سلیمان بن ایوب القرشی الفہرسی الاندلسی الطرطوشی	مطابق ۱۱۲۶ء

ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۱۰۰۰ھ	ابو عثمان سعد بن محمد بن صلیح الغسانی القیردانی فقیہ، اصولی، نحوی اور ممتاز فقہاء میں سے تھے، البتہ تقلید کے بارے میں ان کی رائے درست نہیں تھی۔ (۱)	الغلات فی الاصول	۶۳۹
وفات ۴۰۳ھ	قاری ابوبکر الباقلائی المالکی، آپ کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔	المقتع فی اصول الفقہ	۶۴۰
وفات ۸۲۹ھ	ابوبکر محمد بن محمد بن عاصم الاندلسی الغرناطی، بحر رجز میں ایک قصیدہ ہے۔	منہج الوصول فی علم الاصول	۶۴۱
ولادت ۵۰ھ	ابو عمر عثمان بن عمر بن ابوبکر بن یونس جمال الدین ابن الحاجب المالکی، فقیہ، اصولی، متکلم مطابق ۷۱۱ھ محقق، شاعر اور ادیب تھے، شام و دمشق کے وفات ۶۴۶ھ کئی سفر کئے، ابن حاجب نے پہلے منتہی السؤل مطابق ۱۲۴۰ھ والائل تالیف کی اور پھر اس کا اختصار مختصر بمقام مصر المنتہی کے نام لکھی، بہت سے علماء نے اس کی شرحیں لکھی ہیں، دو درجن سے زائد شروح وحاشی کا تذکرہ ملتا ہے۔	منتہی السؤل والائل فی علم الاصول والجدل	۶۴۲
ولادت ۶۵۴ھ وفات ۷۲۲ھ	ابوالعباس بن النباء المالکی، تذکرہ تنبیہ الفہوم کے تحت آچکا ہے۔	منتہی السؤل فی علم الاصول	۶۴۳

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۶۴۴	الموافقات	ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ بن محمد النخعی الغرناطی الشاطبی المالکی بڑے امام و فقیہ ہیں، تلمسانی کے شاگرد ہیں، چار جلدوں میں مشہور زمانہ کتاب ہے، مصنف نے پہلے اس کا نام رکھا تھا، ”عنوان التعلیف باسرار الحکلیف“ پھر اس کا نام بدل کر الموافقات کر دیا، اس سے بعض لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ دونوں الگ الگ کتابیں ہیں، یہ کتاب پہلی مرتبہ تیونس سے ۱۳۰۲ھ ۱۸۸۴ء میں چھپی، اور زیتون کے علماء و طلاب کے درمیان متداول رہی، بعد میں یہ مصر سے چھپی اور دیگر کئی مطابع سے چھپی، تمام علماء کا اتفاق ہے کہ شاطبی مقاصد کے امام اور مدون ہیں موجود نہیں ہیں، ان سے قبل بھی غزالی، عزالدین، نجم الدین طوفی کئی علماء نے اس موضوع پر کلام کیا ہے۔	وفات ۹۰ھ مطابق ۱۳۸۸ء
۶۴۵	مہیج الوصول فی علم الاصول کبریٰ	ابو بکر الغرناطی	وفات ۸۲۹ھ
۶۴۶	المنک	ابو العباس ابن التیسی الزبیری المالکی، تذکرہ شرح مختصر کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۸۰ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۶۳۷	نور الحجۃ والیضاح الحجۃ	ابوبکر محمد بن محمد بن عبداللہ القلیعی الاشہلی (۱)	وفات ۵۵۳ھ
۶۳۸	نیل المنی	ابوبکر غرناطی المالکی، تذکرہ مرتقی الوصول	ولادت ۶۰ھ
		کے تحت آچکا ہے۔ یہ امام شاطبی کی کتاب	وفات ۸۲۹ھ
		الموافقات کا اختصار ہے۔	
۶۳۹	نیل المنی والمامول علی لب	حسن المشاط المالکی	ولادت ۱۳۱ھ
	الاصول		وفات ۱۳۹۹ھ
			
۶۵۰	الوصول الی معرفۃ الاصول	ابوعمر الطلمنکی احمد بن محمد بن عبداللہ بن ابی	وفات ۴۲۹ھ
		عیسیٰ المعافری القرطبی الاندلسی، فقیہ، اصولی	مطابق ۱۰۳۸ھ
		محدث اور علم قرأت کے ماہر تھے، قرطبہ	
		مصر اور حجاز مقدس کے علمی اسفار کئے۔ (۲)	
۶۵۱	الوصول الی علم الاصول	ابوالعباس احمد عمر بن ابراہیم القرطبی	۵۷۸-۶۵۶ھ
		الانصاری المالکی، فقیہ اور محدث تھے۔ (۳)	۱۱۸۲-۱۲۵۸ھ

اصول فقہ (شافعی)

اصول فقہ پر شافعی علماء کی تصنیف کردہ کتابیں

الف

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۶۵۱	ابطال القیاس	فخر الدین الرازی الشافعی، فقیہ، اصولی، متکلم، مفسر، ادیب، شاعر، حکیم، فلسفی اور ماہر فلکیات تھے، امراء و علماء میں ممتاز مقام رکھتے تھے، فقہ و اصول کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، اور فروع کے لئے خوارزم ماوراء النہر اور خراسان کے اسفار کئے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، صرف اصول فقہ پر چودہ (۱۴) کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ کتاب کے نام سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ یہ کتاب قیاس کے ابطال پر ہے، مگر درست یہ ہے کہ یہ منکرین کتاب قیاس کے رد میں ہے، اور ان کے تمام دلائل کا جواب اس میں دیا گیا ہے۔ (۱)	ولادت ۵۴۴ھ مطابق ۱۱۵۰ء وفات ۶۰۶ھ مطابق ۱۲۱۰ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۶۵۲	الابہاج فی شرح المہاج	ابوالحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ السبکی، سبک میں ولادت اور قاہرہ میں وفات ہوئی، فقیہ، مفسر، حافظ اور اصولی تھے، شام میں قاضی رہے، تقریباً ڈیڑھ سو کتابیں لکھیں، یہ شرح نامکمل رہ گئی تھی اس کی تکمیل شارح کے صاحبزادہ صاحب جمع الجوامع علامہ تاج الدین سبکی اور تاج الدین ابونصر عبدالوہاب بن علی السبکی (متوفی ۷۷۱ھ) نے کی، یہ شرح مصر سے چھپ چکی ہے۔ (۱)	ولادت ۶۸۳ھ مطابق ۱۲۸۳ء وفات ۷۵۶ھ مطابق ۱۳۵۵ء
۶۵۳	اتحاف الیقظان باسرار لقطۃ العجلان	خلیل الخضیری الشافعی، یہ بدرالدین زرکشی (متوفی ۷۹۴ھ) کی لقطۃ العجلان و بلۃ النظمان کی شرح ہے۔	وفات ۱۱۸۶ھ
۶۵۴	اثبات القیاس	امام ابوالحسن اشعری، علی بن اسماعیل بن ابی بشر اسحاق بن سالم بن اسماعیل بن عبد اللہ، آپ کے مذہب فقہی کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔	ولادت ۲۶۰ھ مطابق ۸۷۴ء وفات ۳۲۲ھ مطابق ۹۳۶ء
۶۵۵	اجوبۃ علی مسائل من المحصول	ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن یوسف بن عبداللہ الجزری الخطیب الشافعی، بڑے فقیہ، اصولی، نحوی، ادیب اور ریاضی تھے، بمقام مصر	۶۳۷-۷۱۶ھ ۱۲۳۹-۱۳۱۶ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۶۵۶	احکام الاحکام	آپ کا درس اتنا مقبول عام تھا کہ یہود و نصاریٰ بھی شریک ہوتے تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۱)	
۶۵۷	احکام فی اصول الاحکام	امام فخر الدین رازیؒ ابوالحسن علی بن ابی علی بن محمد بن سالم الشعلی سیف الدین الآمدی الشافعی فقیہ اور اصولی ہیں، شروع میں حنبلی تھے، پھر بغداد جا کر شافعی مسلک اپنا لیا، قاہرہ میں القرافۃ الصغریٰ کے مدرسہ میں طلبہ کو تکرار کراتے تھے، جو امام شافعی کے مقبرہ سے متصل ہے، پھر جامع الظاہری قاہرہ میں صدر مدرس ہو گئے، شام، حماہ اور دمشق کے بھی علمی اسفار کئے، دمشق میں فلسفہ پڑھانے کی وجہ سے مدرسہ العزیزیہ سے معزول کئے گئے، تقریباً بیس (۲۰) کتابوں کے مصنف ہیں، دو کتابیں اصول فقہ پر ہے، جن میں ایک الاحکام ہے، مشرق و مغرب میں مقبول ہے، یہ عمر کے آخری دور کی تالیف ہے، آمدی ۶۲۵ھ میں اس کی تالیف سے فارغ ہوئے اس کتاب کی متعدد شروحات و تلخیصات لکھی گئی ہیں (۲)	ولادت ۵۵۱ھ مطابق ۱۱۵۶ء وفات ۶۳۱ھ مطابق ۱۲۳۳ء بمقام دمشق
۶۵۸	الاختلاف فی اصول الفقہ	قاضی القضاۃ عماد الدین ابوالحسن عبد الجبار بن احمد بن عبد الجبار بن احمد النخعیل بن عبد اللہ الاسد آبادی الہمدانی، عقیدہ کے لحاظ سے	۳۵۹-۴۱۵ھ ۹۷۰-۱۰۲۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
		معتزلی تھے، مگر فروع میں امام شافعی کے مقلد تھے، یہ کتاب ان کی مبسوط کتاب الحمد کا جزو ہے، اس پر مغرب میں محمد جمال نے تحقیق کی ہے۔ (۱)	
۶۵۹	اختصار المعالم فی الاصول	علاء الدین علی بن اسماعیل بن یوسف القونوی الشافعی، شام میں ولادت ہوئی اور دمشق میں وفات پائی، فقیہ، اصولی اور صوفی تھے، دمشق کے قاضی رہے۔ (۲)	ولادت ۶۶۸ھ مطابق ۱۲۶۹ء وفات ۷۲۹ھ مطابق ۱۳۲۸ء
۶۶۰	ارجوزۃ فی الاصول	محمد بن عمر الخوصی الشافعی	وفات ۸۳۳ھ
۶۶۱	اسرار التنزیل و انوار التاویل	امام فخر الدین رازی، یہ قرآن مجید کی مختصر تفسیر ہے، مگر بقول صاحب کشف الظنون اس کا پہلا حصہ اصول کے موضوع پر ہے۔ (۳)	
۶۶۲	اسئلۃ اور دھا القاضی محمود بن ابی بکر الارموی علی المحصول للامام الرازی	سراج الدین ابوالثمانی محمود بن ابوبکر بن حامد بن احمد الارموی العونانی دمشقی الشافعی فقیہ، اصولی، مفسر، شاعر اور متکلم ہیں، دمشق میں رہے، پھر مصر آئے اور قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز ہوئے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، اصول فقہ پر تین کتابیں لکھیں، اس کتاب میں امام رازی کی کتاب المحصول پر	ولادت ۵۹۲ھ وفات ۶۸۲ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		سوالات قائم کئے ہیں، یہ مخطوطہ کی صورت میں دارالکتب مصریہ میں موجود ہے، تقریباً چالیس (۴۰) بڑے صفحات پر محیط ہے، کتاب نامکمل ہے۔ (۱)	
۶۶۳	الاشاہ والنظار	صدرالدین محمد بن عمر بن مکی بن عبدالصمد	ولادت ۶۶۵ھ
		بن عطیہ ابن وکیل ابن مرحل الشافعی، دمیاط	مطابق ۱۲۶۶ء
		میں ولادت اور مصر میں وفات ہوئی، فقیہ	وفات ۱۷۱ھ
		اصولی اور ادیب تھے، صفی الدین ہندی	مطابق ۱۳۱۶ء
		شافعی کے شاگرد ہیں، اعلیٰ ذہانت کے مالک ہیں، مصر، دمشق، حلب کے بہت سے مدارس میں مدرس رہے، یہ اپنے زمانے میں واحد شافعی عالم تھے، جو ابن تیمیہ سے مناظرہ کے لئے تیار ہوئے تھے، خود ابن تیمیہ بھی آپ کی علمی صلاحیت کے معترف تھے۔ (۲)	
۶۶۴	اصول فقہ	ابو یحییٰ الساجی زکریا بن یحییٰ بن عبدالرحمن	ولادت ۶۶۰ھ
		بن بحر بن عدی بن عبدالرحمن البصری،	مطابق ۸۳۵ء
		امام مزنی کے شاگردوں میں ہیں، بصرہ	وفات ۸۳۵ھ
		کے شیخ الحدیث اور مذہب شافعی کے ایک بلند پایہ عالم تھے، امام ابوالحسن اشعری نے	مطابق ۹۲۰ء

(۱) تحقیقی مقدمہ علی التحصیل لمارسوی، عبدالحمید علی ابوزنید: ۶۶۱-۶۶۳، بیروت: مؤسسة الرسالة ۱۴۰۸ھ (۲) الفتح المبین: ۱۱۸/۲

ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	آپ سے زانوئے تلمذ ملے کیا، یہ کتاب فقہ و خلافیات پر ہے، یہ ان کی کتاب، کتاب الکبیر کا اختصار ہے۔ (۱)		
ولادت ۵۹۶ھ	شہاب الدین عبدالرحمن بن اسماعیل بن ابراہیم بن عثمان المقدسی دمشقی، ابوالقاسم	الاصول فی الاصول	۶۶۵
مطابق ۱۱۹۹ھ	اور ابوشامہ کنیت تھی، محدث، مؤرخ، مفسر		
وفات ۶۱۸ھ	فقیہ، اصولی اور متکلم تھے، آپ کو مرجعہ اجتہاد		
مطابق ۱۲۶۶ھ	پر فائز مانا گیا ہے، علامہ عزالدین بن عبد السلام اور ابن عساکر، ابن قدامہ اور آمدی کے شاگرد ہیں۔ (۲)		
ولادت ۵۷۰ھ	محمد بن عبد اللہ بن محمد ابوالفضل السلمی	الاصول	۶۶۶
وفات ۶۵۵ھ	الاندلسی شرف الدین ابو عبد اللہ المرسی الشافعی۔ (۳)		
وفات ۳۳۱ھ	شمس الدین محمد ابن البرماوی الشافعی (۴)	الفیہ فی اصول الفقہ	۶۶۷
ولادت ۷۵۷ھ	سلطان العلماء عبدالعزیز بن عبد السلام	الامام فی بیان اولی الاحکام	۶۶۸
مطابق ۱۱۸۱ھ	بن ابوالقاسم عزالدین السلمی دمشقی، فقیہ، اصولی، مفسر، لغوی اور درجہ اجتہاد پر فائز		
وفات ۶۶۰ھ	تھے، فقہ میں فخر الدین بن عساکر اور اصول		
مطابق ۱۲۶۱ھ	فقہ میں سیف الدین آمدی کے شاگرد ہیں،		
بمقام قاہرہ			

(۱) المرافی: ۱۶۷، ابن اصول فقہی تاریخ: ۱۷۷ (۲) ہدیۃ العارفین: ۵۲۳/۵ (۳) ہدیۃ العارفین: ۱۲۵/۶ (۴) کشف الظنون: ۱۵۷/۱

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		<p>دمشق میں جامع اموی کے خطیب تھے، حکومت سے ایک مسئلہ پر اختلاف کے نتیجے میں قید کی سزا برداشت کی، پھر ملک بدر کئے گئے، آپ مصر چلے آئے، جہاں ملک الصالح ایوب نے انہیں جامع العتیق جامع مسجد عمرو ابن العاص کا خطیب مقرر کیا، اور قاہرہ کے علاوہ تمام مصری علاقوں کی عدالتوں کا صدر نامزد کیا، مگر جب دارالسلطان کے استاذ فخر الدین عنان نے مسجد کے اوپر گھر بنوایا اور اس میں طبل خانہ کھولا تو ابن عبدالسلام نے اس کو حکم دے کر منہدم کروا دیا، اور قضا سے مستعفی ہو گئے، بعد میں سلطان نے آپ کے درس و تدریس کے لئے مدرسہ صالحیہ بنوا دیا۔ (۱)</p>	
۶۶۹	الامر والنہی علی مذہب الشافعی	<p>ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ بن عمرو بن اسحاق المزنی الشافعی، امام شافعی کے مخصوص تلامذہ میں ہیں، بڑے امام اور فقیہ ہیں، حسن بیان ان کی خصوصیت تھی کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔</p>	<p>ولادت ۵۷۱ھ مطابق ۱۱۷۹ء وفات ۶۶۲ھ مطابق ۱۲۷۸ء بمقام مصر</p>

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسمائے کتب	سلسلہ
وفات ۳۳۱ھ	شمس الدین محمد بن البرماوی الشافعی	النبذة شرح الفیہ فی اصول الفقہ	۶۷۰
ولادت ۴۷۹ھ	ابن برہان ابوالفتح احمد بن علی بن محمد الوکیل	الاوسط	۶۷۱
مطابق ۸۶۱ھ	بغداد میں ولادت ہوئی، فقیہ، اصولی اور		
وفات ۵۲۰ھ	محدث تھے، ابتداء میں حنبلی تھے، پھر شافعی		
مطابق ۱۱۲۶ھ	مذہب اختیار کر لیا، امام شافعی، امام غزالی		
	اور الکلیا ہر اسی سے علم حاصل کیا، اصول فقہ		
	کی مہارت میں ضرب المثل تھے، عبدالحمید		
	علی ابوزنید کی تحقیق کے مطابق اصول فقہ پر		
	انہوں نے چھ کتابیں لکھیں، حافظہ بہت اچھا		
	تھا جو چیز ایک مرتبہ سن لیتے یاد ہو جاتی آپ		
	کے دروازے پر تشنگان علم کا ہجوم رہتا تھا		
	ان کی کتابوں میں الوجیز، الاوسط اور الوصول		
	الی الاصول کو سب سے زیادہ شہرت حاصل		
	ہوئی۔ (۱)		
وفات ۸۶۰ھ	علی بن یوسف الغزالی الشافعی المصری	ایجاز الملامع علی جمع الجوامع للسیکی	۶۷۲

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۶۷۳	البحر المحیط فی الاصول	<p style="text-align: center;">ب</p> <p>ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن محمد بن عبد اللہ الترمذی المصری الزرکشی الشافعی، فقیہ، اصولی، اور محدث تھے، مصر کے شیخ الشافعیہ تھے، یہ اصول فقہ کی اہم ترین کتاب ہے، آٹھ ضخیم جلدوں میں ۱۴۱۴ھ م ۱۹۹۴ء میں مصر دار الکتب سے لجنۃ علماء ازہر کی تحقیق و تخریج کے ساتھ چھپ چکی ہے، یہ کتاب اصول فقہ میں انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے اس کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ (۱)</p>	<p>ولادت ۷۴۵ھ مطابق ۱۳۴۴ء وفات ۷۹۴ھ مطابق ۱۳۹۲ء</p>
۶۷۴	البدرا الطالع بشرح جمع الجوامع (شرح المحلی علی جمع الجوامع)	<p>جلال الدین محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم المحلی الشافعی، مصر میں ولادت ہوئی، فقیہ، اصولی، متکلم، نحوی، منطقی اور مفسر تھے، منصب قضاء پیش کش کے باوجود قبول نہیں کیا، مختلف مدارس میں مدرس رہے، اور کئی کتابیں تصنیف کیں، یہ کتاب دار الکتب العلمیہ بیروت اور کئی جگہوں سے چھپ چکی ہے، اس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں۔</p>	<p>ولادت ۷۹۱ھ مطابق ۱۳۸۹ء وفات ۸۶۴ھ مطابق ۱۴۵۹ء</p>

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۶۷۵	البدیع فی اصول الفقہ	ابوالعباس شرف الدین احمد بن کمال الدین احمد بن نعمہ المقدسی النابلسی الشافعی، فقیہ اور اصولی ہیں، شافعیہ کے بڑے فقیہ ہیں، وفات ۶۹۴ھ ابن تیمیہ اور عزالدین بن عبدالسلام کے شاگرد ہیں، مدرسہ غزالیہ کے استاذ رہے، اس کتاب میں علامہ آمدی شافعی اور امام رازی شافعی کے طریقوں کو جمع کیا گیا ہے۔ (۱)	ولادت ۶۲۲ھ مطابق ۱۲۲۵ھ
۶۷۶	البروق اللوامع	محمد بن محمد بن خضر بن سمری الاسدی الزہیری العیزری المقدسی دمشقی الشافعی۔ (۲)	ولادت ۶۷۲ھ وفات ۸۰۸ھ
۶۷۷	البرہان	امام الحرمین عبدالملک بن ابو عبداللہ بن یوسف بن عبداللہ بن محمد بن حیویہ الجوینی، فقیہ، اصولی، متکلم اور کئی علوم میں دسترس رکھتے تھے، اپنے والد شیخ ابو محمد الجوینی اور قاضی حسین سے علم فقہ پڑھا، استاذ ابوالقاسم الاسکاف الاسفرائینی سے علم الاصول کی تعلیم حاصل کی، طغرل بیگ سلجوق کے وزیر عمید الملک الکندری نے جب اشاعرہ کی علی الاعلان مخالفت شروع کی اور مسجدوں میں منبروں کو اس کے لئے استعمال کیا تو ترک وطن کر کے بغداد چلے آئے، وہاں	ولادت ۶۱۹ھ مطابق ۱۰۲۸ھ وفات ۶۷۸ھ مطابق ۱۰۸۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		<p>سے ۴۵۰ھ میں حجاز مقدس پہنچے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں چار سال تک درس و تدریس کی خدمت انجام دی اسی وجہ سے آپ کا اعزازی لقب امام الحرمین پڑ گیا، بعد میں نظام الملک کے دور میں دوبارہ نیشاپور آ گئے، اور آخر تک وہیں مدرسہ نظامیہ میں مدرس رہے، آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، صرف اصول فقہ پر پانچ کتابیں لکھیں، جن میں البرہان اور الورقات کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی، ابن خلدون کے بقول البرہان کو چار رکن کتابوں (۱) البرہان لامام الحرمین المستصفی للغزالی، العمد لعبد الجبار المعتزلی، شرح المعتد لابی الحسن المصری میں سے ایک مانا جاتا ہے (۲)</p>	
۶۷۹ البیض		ابن برہان البزاحی احمد بن علی بن محمد الوکیل	ولادت ۴۷۹ھ
		الشافعی، آپ کا تذکرہ 'الف' میں الاوسط کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۵۲۰ھ

(۱) ہدیۃ العارفین: ۶۲۵/۵، مقدمہ ابن خلدون لعبد الرحمن بن محمد بن خلدون: ۳۵۳

(۲) البرہان لامام الحرمین، المستصفی للغزالی، العمد لعبد المعتزلی، شرح المعتد لابی الحسن المصری۔

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ت	
۶۷۹	التبصرة فی اصول الفقہ	جمال الدین ابواسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف بن عبداللہ الشیرازی، ممتاز فقیہ اور اصولی ہیں یہ کتاب دارالفکر دمشق سے ۱۹۸۳ء میں محمد حسن بیو کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے، اور اس کا طویل مقدمہ بعنوان ”الامام الشیرازی حیاتہ وآراءہ الاصولیۃ“ علیحدہ کتاب کی صورت میں دمشق سے ۱۹۸۰ء میں چھپ چکا ہے۔ (۱)	ولادت ۳۱۳ھ مطابق ۱۰۰۳ء وفات ۳۷۶ھ مطابق ۱۰۸۳ء
۶۸۰	تجربۃ التجرید	ابو حاتم محمود الحسن بن محمد بن یوسف بن الحسن بن محمد بن عکرمہ بن مالک الانصاری الطبری القزوینی الشافعی، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	وفات ۲۶۰ھ
۶۸۱	تحریر الادلۃ	احمد بن محمد بن احمد بن القاسم النضی ابوالحسن بن المحاطی الشافعی۔ (۳)	۳۶۸-۳۱۵ھ
۶۸۲	التحصیل فی اصول الفقہ	ابو منصور عبدالقادر بن طاہر بن محمد التیمی البغدادی الاسفرائینی الشافعی، فقیہ، اصولی، اور متکلم ہیں، کئی علوم پر دسترس رکھتے تھے	۹۴۸-۱۰۲۲ء وفات ۴۲۹ھ مطابق ۱۰۳۸ء بمقام اسفرائن

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ابو اسحاق اسفرائی کے شاگرد ہیں، ان کے بعد ان کے علمی جانشین ہوئے اور پھر بعد وفات ان ہی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ (۱)	
۶۸۳	التحفة فی الاصول	امام الحرمین عبدالملک بن ابو عبد اللہ الجوینی الشافعی۔	وفات ۴۷۸ھ
۶۸۴	تحصین المأخذ	حجة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد النعمانی الشافعی	ولادت ۴۵۰ھ
		آپ کا تذکرہ 'م' کے تحت المستصفی کے زیر عنوان آرہا ہے۔	وفات ۵۰۵ھ
۶۸۵	التحقیل	ابو حامد عماد الدین الارذبیلی	وفات ۶۰۸ھ
۶۸۶	التحقیل من المحصول	سراج الدین الارموی الشافعی، تذکرہ	ولادت ۵۹۴ھ
		"اسئلہ" کے ذیل میں آچکا ہے، امام رازی	وفات ۶۸۲ھ
		کی کتاب "التحقیل" کا اختصار ہے، کتاب بیروت سے عبد الحمید علی الوزنید کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۸ھ میں چھپ چکی ہے۔	
۶۸۷	تحفة البہاء فی اختلاف الفقہاء	ابن بہرام الشافعی، مدینہ و حلب میں قاضی رہے۔ (۲)	وفات ۵۰۵ھ
۶۸۸	تحقیق الراوی ان النہی یقتضی الفساد	ابو سعید صلاح الدین العلانی الدمشقی	وفات ۶۱۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۶۸۹	تخریج الفروع علی الاصول	شہاب الدین محمود احمد بن محمود الزنجانی الشافعی المناقب الشہید، فقیہ، اصولی، اور مفسر تھے، مدرسہ نظامیہ و مستنصریہ میں تدریس کی خدمت انجام دی، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، جو شاید فقہ تاتار اور حوادث زمانہ کی نذر ہو گئی، البتہ اصول فقہ پر یہ کتاب موجود ہے، اور اہم ترین ہے، بیروت سے چھپ چکی ہے، کتاب میں کہیں کہیں تعصب کی جھلک ہے، بغداد میں پیدا ہوئے۔ (۱)	وفات ۶۵۶ھ مطابق ۱۲۵۸ء
۶۹۰	تدقیق الوصول الی تحقیق الاصول	سریج بن محمد بن سریج زین الدین المملطی الماردینی الشافعی، فقہ، قرأت، ادب اور متعدد علوم میں شہرت رکھتے تھے، کئی کتابیں تصنیف کیں۔ (۲)	ولادت ۵۲۰ھ مطابق ۱۱۳۰ء وفات ۵۸۸ھ مطابق ۱۱۸۶ء
۶۹۱	تذکرۃ العالم والطریق السالم فی الاصول	ابو نصر عبد السید بن محمد بن عبد الواحد بن احمد ابن الصباغ الشافعی، فقیہ، اصولی، اور متکلم ہیں، بعض نے ان کو ابو اسحاق الشیرازی پر فوقیت دی ہے، قاضی ابو الطیب الطمری کے شاگرد ہیں، مدرسہ نظامیہ کے پہلے مدرس	ولادت ۴۰۰ھ مطابق ۱۰۱۰ء وفات ۵۴۲ھ مطابق ۱۱۴۲ء

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ہیں، نظام الملک نے نظامیہ کی تعمیر ابواسحاق الشیرازی کے لئے کروائی، ان کے انکار کی وجہ سے انہوں نے تیس دن درس و تدریس کا کام انجام دیا، پھر مسلسل اصرار پر ابواسحاق الشیرازی نے مسند سنجال لی۔ (۱)	
۶۹۲	ترتیب المذاہب	رکن الدین ابواسحاق الاسفرائنی	وفات ۴۱۸ھ
۶۹۳	تشفیۃ المسامع بمجمع الجوامع فی الاصول	ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ الترمذی	ولادت ۴۲۵ھ
		المصری الزرکشی، تذکرہ ”البحر المحیط“ کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۹۲ھ
۶۹۴	تشفیۃ المسامع بشرح جمع الجوامع	محمد بن محمد الاسدی الشافعی، تذکرہ ”البروق“ کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۴۲۴ھ
			وفات ۸۰۸ھ
۶۹۵	تعلیقہ فی اصول الفقہ	رکن الدین ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران الاسفرائنی، اصولی، متکلم	وفات ۴۱۸ھ
		محدث، مجتہد فی المذہب تھے، کئی کتابوں بمقام اسفرائن کے مصنف ہیں۔ (۲)	مطابق ۱۰۲۷ھ
۶۹۶	التعلیق فی اصول الفقہ	ابو الحسن عماد الدین علی بن محمد بن علی الطبری	ولادت ۴۵۰ھ
		الکلیا الہراسی، امام الحرمین کے شاگرد تھے،	مطابق ۱۰۵۸ھ
		امام الحرمین کے حلقہ درس میں چار سو طلبہ	وفات ۵۰۴ھ
		تعلیم پاتے تھے، ان میں سے تین شخص سب	مطابق ۱۱۱۰ھ

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت / وفات
		سے ممتاز تھے، کیا ہر اسی، احمد بن محمد، اور امام غزالی، مدرسہ نظامیہ میں مدرس رہے، فقہ و اصول و جدل میں مہارت تامہ رکھتے دولت سلجوقیہ میں مجد الملک بن ملک سلجوق کے عہد میں قاضی رہے۔ (۱)	
۶۹۷	التعجیز	ابن برہان ابوالفتح احمد بن علی بن محمد الوکیل الشافعی، اس کتاب کا ذکر عام سوانح نگاروں کے یہاں نہیں ملتا، اس کا تذکرہ صرف علامہ الاسنوی نے نہایت السول میں کیا ہے۔ (۲)	ولادت ۴۷۹ھ وفات ۵۲۰ھ
۶۹۸	تعلیقہ علی مختصر ابن حاجب	ابو اسحاق ابراہیم بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن سباع بن ضیاء القری مصری برہان الدین القراری الشافعی، (ابن الفرکاح) بمقام دمشق اصولی، نحوی اور خطیب تھے، دنیا کے بڑے عہدوں کی پیش کش ہوئی مگر اپنے کو اس سے دور رکھا، ہر وقت علم اور عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ (۳)	ولادت ۴۷۱ھ وفات ۵۳۸ھ
۷۹۹	تعلیقہ علی المحصول للرازی	تاج الدین احمد بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفیٰ بن سلیمان المار دینی الاصل ابن	ولادت ۶۸۱ھ مطابق ۱۲۸۲ھ

(۱) ہدیۃ العارفین: ۶۹۴/۵ (۲) المطبقات الشافعیہ، عبد الرحیم الاسنوی: ۱۰۲، مطبوعہ بیروت دار الکتب العلمیہ: ۱۴۰۵ھ (۳) کشف الظنون: ۱۸۵۵/۲

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ترکمانی، فقیہ، اصولی، نحوی، ادیب اور متکلم تھے، اپنے والد اور بھائی سے تعلیم حاصل کی، جو اپنے زمانے میں امام اور بہت سے علوم و فنون میں دسترس رکھتے تھے، تدریس و افتاء میں مشغول رہے، قائم مقام قاضی بھی رہے، آپ کی تصنیفات کی تعداد سترہ ۷۱ بتائی جاتی ہے۔ (۱)	وفات ۷۴۳ھ مطابق ۱۳۴۳ھ بمقام قاہرہ
۷۰۰	تعلیقہ علی الملتخب فی اصول المذہب	"	"
۷۰۱	تعلیقہ علی المحصل للامام فخر الدین الرازی	"	"
۷۰۲	التعریف فی الاصلین والتصوف	شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر البیہقی السعدی الانصاری المکی تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، فرائض کے ماہر تھے، شیخ الاسلام ذکریا الانصاری کے شاگرد ہیں، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، یہ کتاب محمد بن علان الدمیاطی کی ”اللطیف“ کے ساتھ مکتبہ مصطفیٰ الحلوی قاہرہ سے چھپ چکی ہے۔ (۲)	ولادت ۹۰۹ھ مطابق ۱۵۰۴ء وفات ۹۷۴ھ مطابق ۱۵۶۷ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۷۰۳	تعلیقات علی شرح جمع الجوامع للصالحی	حسن بن علی العشاری الشافعی، بہترین نثر نگار ، اور شاعر تھے، فقہ میں ایسا کمال پیدا کیا کہ شافعی الصغیر، کے نام سے مشہور ہو گئے تھے، بصرہ کے قاضی رہے، کئی کتابیں لکھیں۔ (۱)	ولادت ۱۱۵۰ھ وفات ۱۱۹۴ھ
۷۰۴	تفصیل الاجمال فی تعارض الاقوال والافعال	ابوسعید صلاح الدین العلائی دمشقی	وفات ۱۱۷۵ھ
۷۰۵	تقصی الواجب فی الرد علی ابن الحاجب	ابو اسحاق ابراہیم بن احمد (محمد) الخزرجی الانصاری الخزرجی الاندلسی، تیونس آکر آباد ہو گئے تھے۔ (۲)	وفات ۷۰۹ھ مطابق ۱۳۰۹ء
۷۰۶	تلخیص فی افروع	ابو العباس احمد بن محمد بن یعقوب الطبری ابن القاص، آپ کے والد داعظ تھے، اس لئے ابن القاص سے مشہور ہوئے، بقول ابن خلکان یہ طرسوس میں قاضی رہے، اس کتاب کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں۔ (۳)	وفات ۳۳۵ھ مطابق ۹۴۶ء
۷۰۷	تلخیص الغریب والارشاد فی اصول الفقہ	امام الحرمین عبدالملک بن ابی عبداللہ الجوبینی الشافعی، آپ کا تذکرہ پہلے آچکا ہے، یہ کتاب دراصل قاضی ابوبکر باقلانی (وفات ۴۰۳ھ) کی کتاب ”تلخیص“ کا اختصار ہے	ولادت ۴۱۹ھ وفات ۴۷۸ھ

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت و وفات
۷۰۸	تلخیص المحصول للرازی	ابو حامد محمد بن یونس بن محمد بن متعہ بن مالک بن محمد عماد الدین الاروبیلی الشافعی، اپنے والد سے ابتدائی تعلیم حاصل کی، بمقام عراق متعدد مدارس میں تدریس کی خدمت انجام دی، شہر موصل کے قاضی رہے، نور الدین ارسلان شاہ موصل کے یہاں بہت قدر و منزلت تھی، امیر وقت ان سے مشورہ طلب کرتا تھا۔ (۱)	ولادت ۵۳۵ھ وفات ۶۰۸ھ
۷۰۹	تلخیص الفہوم فی تنقیح صیغ العموم	ابو سعید صلاح الدین خلیل بن کیچکری بن عبد اللہ العلائی الدمشقی، آپ کے اساتذہ کی تعداد سات سو (۷۰۰) بتائی جاتی ہے (۲)	۶۹۳-۷۶۱ھ ۱۲۹۵-۱۳۵۹ھ
۷۱۰	اللطیف فی الوصول الی التعرف فی الاصول	ابن علان الصدیقی الشافعی، مفسر، محدث، اور فقیہ ہیں، صرف اٹھارہ (۱۸) برس کی عمر میں مسند افتاء پر بیٹھے، چوبیس (۲۴) برس کی عمر میں علم و عمل اور روایت و درایت کے جامع ہو گئے، حفظ و معرفت حدیث، اور کثرت تالیف میں امام جلال الدین السیوطی سے مشابہت رکھتے تھے۔ (۳)	ولادت ۹۹۶ھ وفات ۱۰۵۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۷۱۱	التمہید فی حزیل الفروع علی الاصول	ابو محمد جمال الدین عبدالرحیم بن الحسن بن علی بن عمر بن علی بن ابراہیم القرشی الاموی	ولادت ۳۷۵ھ مطابق ۱۳۰۲ء
۷۱۲	التفحیح	مظفر بن اسماعیل بن علی الوارانی السمری	ولادت ۵۵۸ھ مطابق ۱۱۶۲ء
۷۱۳	التوضیح علی مختصر ابن الحاجب	محمد بن محمد الاسدی الشافعی	وفات ۸۰۸ھ
۷۱۴	تہذیب النظر	ابوسعید اسماعیل بن احمد بن احمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن العباس الاسماعیل الجرجانی الشافعی	ولادت ۳۲۳ھ وفات ۳۹۱ھ
		محدث، فقیہ، اصولی، متکلم اور عربی زبان کے عالم تھے، اصول فقہ پر ضخیم کتاب ہے۔ (۳)	

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ج	
۷۱۵	المجدل والکاشف عن اصول الدلائل وفصول العلل	امام فخر الدین الرازی (۱)	ولادت ۵۴۴ھ وفات ۶۰۶ھ
۷۱۶	جزیل المواہب فی اختلاف المذاهب	ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر بن محمد انصیری السیوطی الشافعی، بڑے عالم، حافظ، مفسر، محدث، فقیہ، اصولی اور ادیب تھے، چالیس (۴۰) برس کی عمر میں خلق خدا سے کنارہ کشی اختیار کر کے نیل پرواقع روضۃ المقیاس پر مقیم ہو گئے، اور اسی دور میں اپنی اکثر کتابیں لکھیں، کثرت تصانیف میں شہرت رکھتے ہیں، امراء حاضر خدمت ہوتے اور نذرانے پیش کرتے مگر قبول نہیں کرتے تھے، سلطان کے کئی مرتبہ طلب کیا، مگر نہیں گئے، ہدایا، بھیجے مگر واپس کر دیئے، اسی حالت میں انتقال کیا، تقریباً چھ سو (۶۰۰) کتابوں کے مصنف ہیں، طبقات الاصولیین بھی انہیں کی تالیف ہے، اصول فقہ پر آٹھ کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے، اس کتاب کے نسخے کئی مقامات پر موجود ہیں۔ (۱)	ولادت ۸۴۹ھ مطابق ۱۳۴۵ء وفات ۹۱۱ھ مطابق ۱۵۰۵ء

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
ولادت ۱۲۷۵ھ مطابق ۱۸۵۷ء وفات ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۹ء	ابونصر قاضی القضاۃ تاج الدین عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ ابن تمام السبکی الشافعی، وفات قاہرہ میں ولادت اور دمشق میں وفات ہوئی، فقیہ، اصولی، اور مؤرخ ہیں، اپنے والد حافظ مزنی اور حافظ ذہبی سے تعلیم حاصل کی، صرف اٹھارہ برس کی عمر میں مسند افتاء پر بیٹھے، ۵۶ھ میں منصب قضا کی ذمہ داری سنبھالی، آزمائشیں بھی آئیں معزول اور قید ہوئے، پھر برأت ظاہر ہو جانے پر اسی منصب پر باعزت بحال کر دیئے گئے، کئی مشہور مدارس میں مدرس رہے، بے شمار کتابیں تحریر کیں، طبقات الفقہاء آپ کی مشہور کتابوں میں ہے، آپ کی یہ کتاب انتہائی مشہور و معروف ہے، بہت سے علماء نے اس کی شرحیں لکھی ہیں، اس کی شروحات تعلیقات، شروح الشروح ان کی شرحوں کی تعداد دو درجن تک پہنچتی ہے۔ (۱)	جمع الجوامع فی اصول الفقہ	۷۱

جلد	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۷۱۸	جمل الاصول الدالة على الفروع	ابور جاء محمد بن احمد بن الربیع بن سلیمان	وفات ۳۴۲ھ
۷۱۹	جوامع الاعراب و جوامع الآداب	عمر بن محمد الفارסקوری الشافعی، پھر خود ہی	وفات ۱۰۱۸ھ
		اس کتاب کی شرح الجوامع لکھی۔	
<div style="border: 1px solid black; border-radius: 50%; width: 60px; height: 60px; margin: 0 auto; display: flex; align-items: center; justify-content: center; font-size: 40px; font-weight: bold;">ح</div>			
۷۲۰	حاشیہ علی التلویح	شیخ الاسلام زکریا الانصاری طاہری الشافعی،	ولادت ۸۲۶ھ
		فقہ، اصول، تصوف، منطق، فرائض، تفسیر	مطابق ۱۴۳۳ھ
		حدیث اور دیگر علوم و فنون کے عالم تھے،	وفات ۹۲۶ھ
		ابن الہمام کے شاگرد ہیں، بہت سی کتابوں	مطابق ۱۵۲۰ھ
		کے مصنف ہیں، یہ کتاب ۱۹۹۲ء میں	
		ہندوستان سے چھپ چکی ہے۔ (۲)	
۷۲۱	حاشیہ علی شرح جمع الجوامع	نسخے مصر، ترکی، تونس، مکہ، رباط، حلب	اس کتاب کے
	(انجوم الطوالع فی ابراز دقائق شرح جمع الجوامع)	وغیرہ کے مکتبوں میں موجود ہیں۔	
۷۲۲	حاشیہ علی شرح عضد الدین	حبیب اللہ ملا میرزا جان شیرازی شافعی،	وفات ۹۴۲ھ
	الاجبی لختصر منتهی السؤل	دقت نظر اور ہمت مطالعہ کا یہ عاکم تھا	
		کہ شروع رات سے لے کر صبح تک مطالعہ	
		میں مشغول رہتے اور پیشاب تک کے لئے	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		نہیں اٹھتے، جس کی وجہ سے پیشاب کی جگہ خون آنے لگا، کئی کتابیں تالیف کیں۔ (۱)	
۷۲۳	حاشیہ علی التلویح	ابراہیم الاسفرائینی، استاد ابواسحاق الاسفرائینی کی نسل میں سے تھے، جو ایک علمی گھرانہ تھا، اسفرائین میں ان کے والد قاضی تھے، مختلف فنون میں آپ کی کتابیں ہیں، اس کتاب کے نسخے مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔ (۲)	ولادت ۸۷۳ھ وفات ۹۳۵ھ
۷۲۴	حاشیہ علی شرح الجلال المحلی علی جمع الجوامع	شہاب الدین عمیرہ الشافعی، فقہاء شافعیہ میں آپ خصوصی مقام رکھتے ہیں۔	وفات ۹۵۶ھ
۷۲۵	حاشیہ علی شرح الوریقات	شہاب الدین احمد بن قاسم العبادی قاہری مدینہ منورہ میں وفات ہوئی، شرح وریقات پر العبادی کے دو حاشیے یاد و شرحیں ہیں، الکبیر اور الصغیر، الصغیر مطبعہ المحلی قاہرہ سے ارشاد النحول کے حاشیہ پر چھپ چکا ہے، اسی طرح یہ مطبعہ الخیر یہ قاہرہ سے ۱۳۰۶ھ میں امام قرانی کی کتاب ”شرح التتبیح“ کے حاشیہ پر چھپ چکا ہے۔ (۳)	وفات ۹۹۴ھ مطابق ۱۵۸۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۷۲۶	حاشیہ علی شرح التحریر	شمس الدین الرملی الشافعی	ولادت ۱۰۰۴ھ
۷۲۷	حاشیہ علی شرح الورقات للمحلی	احمد القلیوبی الشافعی، شمس الدین الرملی کے شاگرد ہیں۔	وفات ۱۰۶۹ھ
۷۲۸	حاشیہ علی شرح الجلال المحلی علی الورقات	احمد بن محمد الدمیاطی البناء الشافعی، قاہرہ میں تعلیم حاصل کی، اپنے زمانے کے ممتاز علماء میں تھے، کئی کتابیں لکھیں، یہ حاشیہ مکتبہ میمنیہ سے ۱۳۱۵ھ میں طبع ہو چکا ہے۔	وفات ۱۱۱۱ھ
۷۲۹	حاشیہ علی شرح الاسنوی لمنہاج القاضی البیضاوی فی اصول الفقہ	علی النجار الشافعی، المراغی کے بقول اس کتاب کا بعض حصہ چھپ چکا ہے اور طلبہ و مدرسین میں مشہور و متداول ہے۔ (۱)	ولادت ۱۲۹۳ھ وفات ۱۳۵۱ھ
۷۳۰	حاشیہ علی شرح الاسنوی لمنہاج الوصول الی علم الاصول للبیضاوی	ابوالیمین بدر الدین محمد بن سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی الشافعی المصری۔ (۲)	ولادت ۷۷۷ھ وفات ۸۹۱ھ
۷۳۱	الحاصل من المحصول	قاضی تاج الدین الارموی محمد بن حسین (حسن) بن عبد اللہ، کنیت ابوالفضل یا ابوالفضائل، آذربائیجان میں ولادت ہوئی	ولادت ۷۷۰ھ
		نقیہ، اصولی، منطقی، فلسفی اور کئی علوم میں دسترس رکھتے تھے، قضاء کے منصب پر فائز رہے، امام فخر الدین رازی کے شاگرد ہیں یہ کتاب امام رازی کی المحصول کا خلاصہ ہے	وفات ۷۵۰ھ // ۷۵۳ھ // ۷۵۶ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		یہ کتاب مختصر اور موجز ہونے کے باوجود علمی فوائد سے لبریز ہے، آئندہ کے اکثر مصنفین نے اس کتاب سے استفادہ کیا، اور اس کی شرحیں لکھیں، اس کی مطبوعہ و مخطوطہ شروحات کی تعداد ۳۲ بتائی جاتی ہے، اس سے کتاب کی اہمیت و مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان میں (۱) نہایت السول فی شرح منہاج الاصول، امام جلال الدین ابو محمد عبدالرحیم بن حسن الاسنوی (۲۷۷ھ یا ۷۷۷ھ) (۲) الابہاج فی شرح المنہاج (تقی الدین ابوالحسن علی بن عبداللہ الکافی السبکی متوفی ۷۶۷ھ) (۳) منہاج العقول فی شرح منہاج الاصول (امام محمد بن حسن البلاخشی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (۱)	
۷۳۲	الحاکم فی اصول الفقہ	ابونزار حسن بن صافی بن عبداللہ بن نزار بن ابوالحسن ملک النخاع الشافعی، ملک النخاع سے مشہور تھے، نحوی، فقیہ، اصولی، متکلم، وفات ۵۶۸ھ	ولادت ۴۸۹ھ مطابق ۱۰۹۵ء
		ادیب، قاری اور شاعر تھے، ابوجہد الاشہنی کے شاگرد ہیں، ابن برہان سے اصول فقہ	مطابق ۷۷۷ھ

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۷۳۳	حدود الالفاظ الممتد اولہ فی اصول الفقہ	کی تعلیم حاصل کی، جو الوہیز اور الوسیط کے مصنف ہیں، خدمت علم کے لئے خراسان کرمان، اور غزنہ و ہند کے اسفار کئے۔ (۱)	وفات ۹۲۶ھ
۷۳۴	الحدود والحقائق فی الاصول	جمال الدین ابواسحاق الشیرازی الشافعی ان کا تذکرہ لام میں للمح کے تحت آ رہا ہے۔	ولادت ۳۹۳ھ وفات ۷۷۶ھ
۷۳۵	حقائق الاصول شرح منہاج الاصول للبیضاوی	فرح بن محمد بن احمد ابی الفرح الاربدیلی التبریزی الدمشقی، فقیہ، اصولی اور مفسر مطابقت ۱۳۴۹ء	وفات ۷۴۹ھ
۷۳۶	حل العقد والعقل فی شرح مختصر السول والامل	ابو محمد رکن الدین حسن بن شرف شاہ العلوی الحسینی الاسترآبادی الشافعی، نصیر طوسی کے شاگرد ہیں، مختلف موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں، اس کتاب کے نام میں اختلاف ہے ہدیۃ العارفین میں اس کا نام العقد والکل فی شرح مختصر "السول والامل" بتایا گیا ہے، بعض نے "شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول" کہا ہے۔ (۳)	ولادت ۶۴۵ھ مطابق ۱۲۴۷ء وفات ۷۱۵ھ مطابق ۱۳۱۵ء بمقام موصل

(۱) کشف الظنون: ۶۲۳/۱ (۲) ہدیۃ العارفین: ۸۱۶/۵ (۳) کشف الظنون: ۱۸۵۵/۲، ہدیۃ العارفین: ۲۸۳/۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۷۳۷	حل عقد التحصیل فی الاصول	بدرالدین محمد بن اسعد التستری الشافعی (۱)	وفات ۳۲۷ھ مطابق ۱۳۳۱ء بمقام ہمدان
خ			
۷۳۸	الخصوص والعموم	ابو اسحاق ابراہیم بن احمد المروزی الشافعی	وفات ۳۴۰ھ مطابق ۱۳۵۱ء
د			
۷۳۹	الدر اللامع بشرح جمع الجوامع للسبکی	شیخ الاسلام کمال الدین ابو المعالی محمد بن ناصر الدین ابی بکر بن ابی شریف المقدسی	ولادت ۸۲۲ھ مطابق ۱۴۱۹ء
ز			
۷۴۰	دلائل الاحکام علی اصول الاحکام شرح رسالۃ الامام الشافعی	محمد بن جعفر بن احمد بن یزید البصری ابو بکر المطیری البغدادی الشافعی (۳)	وفات ۳۳۵ھ مطابق ۱۴۹۹ء
۷۴۱	الذخیرۃ فی اصول الفقہ	احمد بن الحسن (الحسین) بن سہل الفارسی	وفات ۳۵۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء
ز			
ذ			
ذ			

(۱) فتح المبین: ۱۳۷/۲ (۲) کتاب الفہرست لابن النذیم: ۲۶۶ (۳) کشف الظنون: ۷۴۹/۱ (۴) ہدیۃ العارفین: ۲۷۶
(۵) ہدیۃ العارفین: ۶۵/۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۷۳۲	الذرائع فی علم الشرائع	ابوالحسن محمد بن عبدالملک بن محمد بن عمر بن ابی طالب الکرجی الشافعی، اسمہان و ہمدان کے مابین پہاڑی شہروں کی طرف نسبت سے کرجی کہلاتے ہیں۔ (۱)	ولادت ۲۵۵ھ
۷۳۳	الذریعۃ فی الاحکام الشرعیۃ	ابن الزجاجیۃ مکی بن ابی احمد الدمشقی (۲)	وفات ۶۱۵ھ
۷۳۴	رد الجدل	امام فخر الدین الرازی الشافعی	۵۴۴-۶۰۶ھ
۷۳۵	الرد علی ابن داؤد فی ابطال القیاس	ابوالعباس احمد بن عمر بن سرتج البغدادی امام مزنی، ابوالقاسم الانماطی، اور الزعفرانی کے شاگرد ہیں، اپنے وقت میں شیخ الشافعیہ تھے، شیراز میں قاضی رہے، آپ کی مولفات کی تعداد چار سو ۴۰۰ تک بیان کی جاتی ہے۔	ولادت ۲۳۹ھ
۷۳۶	رسالۃ فی اصول الفقہ	رکن الدین ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران الاسفرائینی، آپ کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔	وفات ۴۱۸ھ
۷۳۷	رسالۃ الی ابی محمد الجوینی	ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ حافظ البیہقی المینشا پوری الخسر و جردی	ولادت ۳۸۴ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		الشافعی، مذہب شافعی کی حمایت میں بہت سی کتابیں لکھیں، فقیہ، محدث اور اصولی تھے، ابو عثمان صابونی اور حاکم ابو عبد اللہ النیشاپوری آپ کے اساتذہ میں ہیں، حصول علم کے لئے بغداد، خراسان، حجاز مقدس کے اسفار کئے۔ (۱)	وفات ۲۵۸ھ مطابق ۱۰۶۶ء
۷۴۸	رسالۃ فی اصول الفقہ	عزالدین بن عبدالسلام الشافعی، تذکرہ الامام کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۵۷۷ھ وفات ۶۶۰ھ
۷۴۹	رسالۃ فی مسئلۃ التعارض فی اصول الفقہ	سراج الدین الارموی الشافعی، تذکرہ اسلۃ کے ذیل میں آچکا ہے، کتاب اب تک مخطوطہ کی صورت میں تیموریہ لائبریری میں موجود ہے، جو دارالکتب مصریہ سے ملحق ہے، ایک جلد میں ہے، صرف ۱۳ صفحات ہیں، اس کتاب میں دس مسائل، اور تین فروع سے بحث کی گئی ہے۔ (۲)	ولادت ۵۹۲ھ وفات ۶۸۲ھ
۷۵۰	الرسالۃ السعیدۃ فی الاصول	صفی الدین محمد بن عبدالرحیم بن محمد الہندی الشافعی، دہلی میں پیدا ہوئے، دمشق میں وفات پائی، ہندوستان میں اپنے نانا سے تعلیم حاصل کی، اور پھر یمن، حجاز، قاہرہ،	ولادت ۶۴۲ھ مطابق ۱۲۴۶ء وفات ۷۱۷ھ مطابق ۱۳۱۵ء

لسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		روم قونیہ، سیواس، قیصرایہ اور دمشق جا کر تعلیم حاصل کی، بلا دروم میں سراج الدین محمد ابوبکر الارموی (متوفی ۶۸۲ھ) صاحب التحصیل کی شاگردی اختیار کی، اشعری مذہب کے پیروکار تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۱)	
۷۵۱	الرسالۃ	امام محمد بن ادریس الشافعی	۱۵۰-۲۰۴ھ
۷۵۲	رسالۃ فی الاصول والاصول	محمد بن احمد الجوهری الصغیر الشافعی، شیخ ازہر	ولادت ۱۱۵ھ
		رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	وفات ۱۲۱۵ھ
۷۵۳	رفع المظالم عن کتاب العالم	ابو اسحاق ابراہیم بن احمد (محمد) الخزرجی	وفات ۷۰۹ھ
	للإمام فخر الدین الرازی	الانصاری، الخزرجی الاندلسی (۳)	مطابق ۱۳۰۹ھ
۷۵۴	رفع الحاجب عن مختصر ابن	تقی الدین السبکی الشافعی، تذکرہ ”الابہاج“	ولادت ۶۸۳ھ
	الحاجب	کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۷۵۶ھ
۷۵۵	رفع الحاجب عن مختصر ابن	علامہ تاج الدین السبکی الشافعی، تذکرہ	ولادت ۶۱۲ھ
	الحاجب	”جمع الجوامع“ کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۷۱۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		س	
۷۵۶	سد الذرائع	ابوالحسن محمد بن عبدالملک بن محمد بن عمر بن ابی طالب الکرجی، یہ مصنف کی اپنی ہی لکھی ہوئی کتاب ”الذرائع فی علم الشرائع“ کی شرح ہے۔ (۱)	ولادت ۴۵۵ھ وفات ۵۳۲ھ
۷۵۷	سلم الوصول الی علم الاصول	محمد بن مصطفیٰ البرزنجی الشافعی	وفات ۱۲۵۲ھ
		ش	
۷۵۸	الشامل فی الاصول	امام الحرمین عبدالملک بن ابوعبداللہ الجوبینی الشافعی، تذکرہ پہلے آچکا ہے۔	ولادت ۴۱۹ھ وفات ۴۷۸ھ
۷۵۹	شرح الرسالة للإمام الشافعی	ابوالولید حسان محمد بن احمد بن ہارون القرشی الاموی النیشاپوری الشافعی، محدث، حافظ اور فقیہ تھے۔ (۲)	۲۷۷-۳۲۹ھ ۸۹۰-۹۶۰ھ
۷۶۰	شرح الرسالة للإمام الشافعی	ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل القفال الکبیر الشاشی الشافعی، شاش میں ولادت و وفات ہوئی، فقہ، کلام، اصول، لغت و ادب میں اپنے زمانے میں ممتاز تھے، عراق، شام، خراسان، و حجاز کے علمی اسفار کئے، ماوراء النہر	ولادت ۲۹۱ھ وفات ۳۶۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		سبحون جہاں مذہب حنفی کا حلقہ اثر تھا، وہاں مذہب شافعی کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا، ابتداء میں مذہب اعتزال کی طرف میلان تھا، بعد میں مذہب اہل سنت و الجماعت کی طرف رجوع کر لیا (۱)	
۷۶۱	شرح اوائل الادبہ للکلعی	ابوبکر محمد بن الحسن بن نورک الانصاری الاصہبانی، فقیہ، متکلم، اصولی، ادیب، نحوی اور واعظ تھے، عراق میں کچھ دن رہے، پھر نیشاپور آئے، یہاں امیر ناصر الدولہ ابوالحسن نے ان کے لئے مدرسہ تعمیر کروا دیا وہیں تدریس کی خدمت انجام دی، اصول فقہ، اصول دین اور معانی قرآن پر تقریباً سو (۱۰۰) کتابیں تصنیف کیں، غرناطہ میں وفات ہوئی اور نیشاپور میں دفن ہوئے۔ (۲)	وفات ۴۰۶ھ مطابق ۱۰۱۵ء
۷۶۲	شرح الرسالة للامام الشافعی	امام الحرمین ابو محمد الجونی عبد اللہ بن یوسف بن عبد اللہ بن یوسف الطائری السنبھی (۳)	وفات ۴۳۸ھ
۷۶۳	شرح الرسالة للامام الشافعی	ابوالولید حسان نیشاپوری (۴)	وفات ۴۳۹ھ
۷۶۴	شرح اللمع للشیرازی	ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر بن محمد بن یوسف البغدادی، ابن الخشاب سے معروف تھے۔ (۵)	وفات ۵۳۳ھ

(۱) وفیات الاعیان لابن خلکان: ۴۵۸/۱-۴۵۹ (۲) ہدیۃ العارفین: ۶/۲۵ (۳) الاعلام بوفیات الاعلام للذہبی: ۲۹۲/۱

(۴) فن اصول کی تاریخ: ۲۲۳ (۵) ہدیۃ العارفین: ۴۵۵/۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۷۶۵	شرح اللمع للشیرازی	ابو عمران موسیٰ بن احمد بن یوسف بن موسیٰ	وفات ۶۲۰ھ
		التبایعی الیمنی، الشافعی، فقیہ اور اصولی تھے۔ (۱)	
۷۶۶	شرح مشکل اللمع	قاضی احمد بن مقبل بن عثمان العلوی (العلوی)	۵۵۶-۶۳۰ھ
		الحدنی الشافعی، فقیہ، اصولی اور عدل کے	۱۱۶۱-۱۲۳۳ھ
		قاضی تھے۔ (۲)	
۷۶۷	شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول	ابو الحسن زین الدین علی بن الحسن بن القاسم	۶۸۱-۷۵۵ھ
		بن منصور بن علی الموصلی الشافعی، فقیہ، اصولی	۱۲۸۲-۱۳۵۴ھ
		اور ادیب تھے۔ (۳)	بمقام موصل
۷۶۸	شرح البدیع لابن الساعاتی فی الاصول	ابو الحسن زین الدین علی بن الحسن بن القاسم	۶۸۱-۷۵۵ھ
		بن منصور بن علی الموصلی الشافعی، فقیہ، اصولی	۱۲۸۲-۱۳۵۴ھ
		اور ادیب تھے۔ (۳)	بمقام موصل
۷۶۹	شرح المعالم فی اصول الفقہ	ابو الحسن شرف الدین علی بن الحسن بن علی بن	۶۹۱-۷۵۷ھ
		الحسین بن خلف بن محمد الحسینی الارموی، نقیب	۱۲۹۲-۱۳۵۶ھ
		الاشرف ابن قاضی عسکر۔ (۴)	بمقام مصر
۷۷۰	شرح علی مختصر ابن الحاجب فی الاصول	ابو النشاء محبت الدین محمود بن علی بن اسماعیل بن	۷۱۹-۷۵۸ھ
		یوسف التبریزی القنوی الشافعی، بڑے فقیہ	۱۳۱۹-۱۳۵۷ھ
		اور اصولی تھے، صرف ۳۹ رسال عمر پائی (۵)	
۷۷۱	شرح علی مختصر ابن حاجب فی الاصول	محمد بن حسین عبداللہ السید الشریف الحسینی	۷۱۷-۷۷۶ھ
		الواسطی الشافعی۔ (۶)	۱۳۱۷-۱۳۷۴ھ
			بمقام دمشق

(۱) ہدیۃ العارفین: ۶/۲۷۹ (۲) ہدیۃ العارفین: ۵/۹۲ (۳) ہدیۃ العارفین: ۵/۲۰۶ (۴) ہدیۃ العارفین: ۵/۲۲۲

(۵) ہدیۃ العارفین: ۶/۱۶۰ (۶) ہدیۃ العارفین: ۶/۱۶۸

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۷۷۲	شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول	شمس الدین محمد بن یوسف بن علی بن سعید الکرمانی البغدادی الشافعی، بڑے فقیہ اور اصولی تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، وفات ۷۷۶ھ حج سے واپسی پر انتقال ہوا، ان کی میت مطابق ۱۳۸۲ھ وہاں سے منتقل کر کے ابواسحاق الشیرازی بغداد (متوفی ۷۷۶ھ) کے پہلو میں دفن کی گئی، جسے انہوں نے خود اپنے لئے تیار کیا تھا، مصنف نے اپنی اس شرح کا نام ”السبعة السیارة“ رکھا تھا۔ (۱)	ولادت ۷۷۰ھ مطابق ۱۳۱۷ء وفات ۷۷۶ھ مطابق ۱۳۸۲ھ
۷۷۳	شرح مختصر ابن حاجب فی الاصول	ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن سلیمان بن عبداللہ الصرخدی، صرخد میں ولادت اور دمشق میں وفات پائی، کتاب تین جلدوں میں ہے۔	ولادت ۷۷۰ھ مطابق ۱۳۳۰ء وفات ۷۹۲ھ مطابق ۱۳۹۰ء
۷۷۴	شرح منہاج الوصول الی علم الاصول للبیہاوی	جمال الدین یوسف بن محمود السرائی تبریزی الشافعی۔ (۲)	وفات ۸۰۴ھ
۷۷۵	شرح المختصر لابن الحاجب	عمر بن علی بن الملقن الشافعی	۷۲۳-۸۰۴ھ
۷۷۶	شرح مختصر المنتہی	صدر الدین سلیمان بن عبدالناصر البیہقی الشافعی۔ (۳)	ولادت ۸۱۱ھ وفات ۸۸۷ھ
۷۷۷	شرح منہاج الوصول فی علم الاصول	”	”

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۷۷۸	شرح جمع الجوامع للسبکی	ابراہیم بن محمد بن خلیل بن ابوبکر برہان الدین القباقفی الشافعی۔ (۱)	ولادت ۸۵۰ھ وفات ۸۵۰ھ
۷۷۹	شرح جمع الجوامع للسبکی فی الاصول	ابوالحسن برہان الدین ابراہیم بن عمر بن حسن الرباط البقاعی، شامی الاصل، محدث، مفسر، مطابق ۱۲۰۶ھ	ولادت ۸۰۹ھ
۷۸۰	شرح الارشاد للنووی فی الاصول	ابوالمعالی المقدسی الشافعی	۸۲۲-۹۰۵ھ
۷۸۱	شرح المحکام لعبدالحق	صدرالدین بن الوکیل شافعی، تذکرہ "الاشباہ" کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۶۶۵ھ وفات ۷۱۶ھ
۷۸۲	شرح التحصیل للامام سراج الدین الارموی (متوفی ۶۸۲ھ)	شمس الدین خطیب الجزری الشافعی، تین جلدوں میں ہے، تذکرہ "اجوبہ" کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۶۳۷ھ وفات ۷۱۶ھ
۷۸۳	شرح منہاج البیضاوی	" " " " " "	" " " " " "
۷۸۴	شرح منہاج الوصول للبیضاوی	غیاث الدین محمد بن محمد الواسطی الشافعی (۳)	ولادت ۷۱۸ھ
۷۸۵	شرح المنتخب فی الاصول	ابراہیم بن ہبہ اللہ بن علی، نور الدین بن اسنوی اصول فقہ میں شارح المحصول شمس الدین الاصفہانی (متوفی ۶۸۸ھ) کے شاگرد ہیں (۴)	ولادت ۷۲۱ھ وفات ۷۳۲ھ
۷۸۶	شرح مختصر ابن حاجب یا شرح فتی السؤل والائل لابن حاجب	برہان الدین (ابن الفرکاح) القراری الشافعی، تذکرہ "تعلیقہ" کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۷۲۱ھ وفات ۷۳۸ھ

(۱) کشف الظنون: ۵۹۶/۱: (۲) کشف الظنون: ۵۹۶/۱: (۳) ہدیۃ العارفین: ۱۴۴/۶: (۴) حسن المجاہدہ للمسیوطی: ۱۹۸/۱

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۷۸۷	شرح علی منہاج البیضاوی فی الاصول	بدرالدین القسری الشافعی (۱)	وفات ۷۳۲ھ
۷۸۸	شرح علی ابن الحاجب	//	//
۷۸۹	شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول	ابو عمرو فخرالدین عثمان بن علی بن اسماعیل المصری الطائی الحلی الشافعی، حلب میں	ولادت ۶۶۲ھ وفات ۷۳۹ھ
۷۹۰	شرح البدیع لابن الساعاتی فی الاصول	قاضی رہے، کئی فنون پر آپ کی تصنیفات ہیں۔	مطابق ۱۳۳۸ء بمقام قاہرہ
۷۹۱	شرح المنہاج للبیضاوی فی الاصول	برہان الدین عبید اللہ بن محمد الباشم الحسینی الفرغانی الشریف العمری الشافعی، پہلے حنفی	وفات ۷۴۳ھ مطابق ۱۳۴۲ء
۷۹۲	شرح شتبی السؤل والامل فی علمی الاصول والجدل لابن الحاجب	شمس الدین محمد بن المظفر الخطیب الحنفی (۲)	وفات ۷۴۵ھ
۷۹۳	شرح بدیع النظام لابن الساعاتی فی الاصول	ابو العلاء شمس الدین محمود بن عبدالرحمن بن احمد بن محمد بن ابوبکر بن علی الاصفہانی الشافعی	۶۷۳-۷۴۹ھ ۱۲۷۵-۱۳۴۸ء
		اصفہان میں ولادت اور قاہرہ میں وفات	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ہائی، اصولی، نحوی، ادیب اور منطقی تھے، ۳۲ھ میں امیر قوصون شیخ مجد الدین الافرائی نے ان کی خدمت میں ایک وفد بھیج کر مصر آنے کی درخواست کی، جب آپ مصر تشریف لے آئے تو قوصون نے ان کے لئے قرافہ میں خانقاہ تعمیر کروائی۔	
۷۹۴	شرح منہاج الوصول فی الاصول	//	//
۷۹۵	شرح مفتی السؤل والائل لابن الحاجب	//	//
		یہ ان سات بہترین شرحوں میں ہے جو السبع السیارة کے نام سے معروف ہیں، کتاب ۴۰۶ھ میں جامع ام القریٰ مکہ مکرمہ سے چھپ چکی ہے۔ (۱)	
۷۹۶	شرح المعالم للرازی	ابو العباس، احمد بن محمد بن حلف بن رانج المقصدی الحنبلی ثم الشافعی، فقیہ و اصولی تھے، عبادت گزار اور شب بیدار تھے، پہلے حنبلی تھے، پھر شافعی ہو گئے، یہ کتاب امام رازی کی المعالم کی شرح ہے۔ (۲)	وفات ۶۳۸ھ مطابق ۱۲۴۱ھ
۷۹۷	شرح المحصول للرازی	شریف شمس الدین ابو عبد اللہ بن محمد بن حسین بن محمد العلوی الحسینی الارموی الشافعی	وفات ۶۵۰ھ

اسماء مصنفین	اسماء کتب	جلد
ولادت / وفات		
نقیب الاشرف قاضی الحسک، اصول و مناظرہ کے امام تھے اور مصر میں مدرسہ الشریفیہ میں مدرس تھے، یہ امام رازی کی کتاب المحصول کی شرح ہے۔ (۱)		
علامہ عزالدین بن عبدالسلام الشافعی، تذکرہ الامام کے تحت آچکا ہے۔	شرح مختصر المنتہی لابن الحاجب	۷۹۸
ولادت ۵۷۷ھ		
وفات ۶۱۰ھ		
تاج الدین عبدالرحمن بن ابراہیم بن سباع بن ضیاء الفزاری البدری، الفکاح الشافعی	شرح الوریات لامام الحرمین فی اصول الفقہ	۷۹۹
ولادت ۶۲۳ھ		
مطابق ۱۲۲۶ء		
فقیہ، اصولی، ادیب اور مرتبہ اجتہاد پرفائز تھے، اسی لئے فقیہ الشام کا لقب ملا، اس کتاب کے نسخے دنیا کی مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔ (۲)		
وفات ۶۹۰ھ		
مطابق ۱۲۹۱ء		
بمقام دمشق		
ابن دقین العید علی بن محمد بن وہب بن مطیع بن ابی الطاعة القشیری المفلوطی مصری تقی الدین الشافعی، فقیہ، اصولی اور محدث تھے، پہلے مالکی تھے پھر شافعی بن گئے، والد ماجد مالکی مسلک کے بڑے علماء و فضلاء میں سے تھے، والد ماجد سے مالکی مذہب کی تعلیم حاصل کی اور شافعی مذہب اختیار کرنے کے	شرح مقدمة المطر ازی فی الاصول	۸۰۰
ولادت ۶۲۵ھ		
مطابق ۱۲۲۸ء		
وفات ۷۰۲ھ		
مطابق ۱۳۰۲ء		
بمقام قاہرہ		

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		بعد ان کی کتابیں اور اساتذہ سے مستفید ہوئے، شیخ عزالدین ابن عبدالسلام کے شاگرد ہیں، مصر (مسجد شافعی) و شام وغیرہ میں درس و تدریس کی خدمت انجام دی، دیار مصر کے قاضی رہے، متعدد کتابوں کے مصنف ہیں، صرف اصول فقہ پر ۵۰ کتابیں تحریر کیں، یہ کتاب آپ کی اپنی ہی کتاب ”مقدمة المطر ازی فی الاصول“ کی شرح ہے۔ (۱)	
۸۰۱	شرح منہی السؤل والال	”	”
	لابن الحاجب	”	”
۸۰۲	شرح عنوان الوصول فی الاصول	” یہ کتاب آپ کی اپنی کتاب ”عنوان الوصول فی الوصول“ کی شرح ہے۔ (۲)	”
۸۰۳	شرح مختصر لابن الحاجب فی الاصول	قطب الدین محمود بن مسعود بن مصلح الفارسی	ولادت ۶۳۲ھ مطابق ۱۲۳۶ء
		الشیرازی، شیرازی میں ولادت اور تبریز میں وفات ہوئی، فقیہ، اصولی، نحوی، محدث و مفسر، منطقی اور صوفی تھے، علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، اپنے والد اور چچا سے تعلیم حاصل کی، روم میں سیواس اور ملطیہ کے	وفات ۷۱۵ھ مطابق ۱۳۱۰ء

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
		کے قاضی رہے، شام، دمشق اور مصر کے علمی اسفار کے بعد تبریز واپس ہوئے، دوران تصنیف و تالیف روزہ کا اہتمام کرتے تھے۔ (۱)	
۸۰۴	شرح الوریۃ فی الاصول لابن جماعة	ابوالفضل احمد بن صدقہ بن احمد بن حسین ابن صیر فی العسقلانی المکی الاصل الشافعی جلال الدین محلی کے شاگرد ہیں، نائب قاضی کی حیثیت سے بھی آپ نے خدمات انجام دیں۔ (۲)	ولادت ۸۲۹ھ مطابق ۱۴۲۶ء وفات ۹۰۵ھ مطابق ۱۵۰۰ء
۸۰۵	شرح المنہاج طلبیحاوی	شیخ الاسلام زکریا الانصاری	وفات ۹۲۶ھ
۸۰۶	شفاء الغلیل	حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد بن احمد الغزالی الشافعی، مشہور کتاب ہے، آپ کا تذکرہ "المستصفی" کے تحت آ رہا ہے۔	ولادت ۲۵۰ھ وفات ۵۰۵ھ
ط			
۸۰۷	الطریقۃ فی الخلاف والجدل	امام فخر الدین الرازی الشافعی (۳)	۵۴۴-۶۰۶ھ
۸۰۸	الطریقۃ العلانیۃ فی الخلاف	" " "	" "
		یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔ (۴)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ع	
۸۰۹	عشرة آلاف نكتة في الجدل	امام فخر الدین الرازی الشافعی (۱)	وفات ۶۰۶ھ
۸۱۰	العقول فی معرفة الاصول	ابو اسحاق ابراہیم بن احمد المروزی الشافعی	وفات ۳۳۰ھ
		ابن سرج کے بعد ریاست شافعیہ آپ پر مطابق ۹۵۱ھ	
		ختم ہو گئی، عمر کے آخری زمانے میں مصر منتقل ہو گئے، مجلس شافعی میں درس و افتاء کی خدمات انجام دیں۔ (۲)	
۸۱۱	المعقد المنصف فی شروط حمل المطلق علی المقید	ابراہیم القباقری الشافعی	وفات ۸۵۰ھ
۸۱۲	الاحمد	قاضی القضاة عماد الدین ابوالحسن عبد الجبار	ولادت ۳۵۹ھ
		بن احمد بن عبد الجبار بن احمد الخلیل بن مطابق ۹۷۰ھ	
		عبد اللہ الاسد آبادی الہمدانی، بڑے فقیہ، وفات ۳۱۵ھ	
		اصولی اور متکلم تھے، اپنے زمانے میں معتزلہ مطابق ۱۰۲۵ھ	
		کے امام تھے، مگر فروع میں امام شافعی کے مقلد تھے، انہوں نے اصول فقہ پر کئی کتابیں لکھیں، جن میں ایک یہ ہے، یہ کتاب گویا اصول فقہ کا موسوعہ ہے، اس کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ (۳)	

(۱) فن اصول کی تاریخ: ۲۹۶ (۲) کتاب الفہرست لابن النديم: ۲۶۶ (۳) فن اصول کی تاریخ: ۲۱۰

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۸۱۳	العمدة فی اصول الفقہ	ابو نصر عبد السید بن محمد بن عبد الواحد بن احمد	ولادت ۴۰۰ھ
۸۱۴	عمدة الطالب (نظم و شرح)	عباس بن محمد المدنی الشافعی	وفات ۴۷۷ھ
۸۱۵	عنوان الوصول فی الاصول فی اصول الفقہ	ابن دقیق العید الشافعی، تذکرہ شرح مقدمة المطر ازی کے تحت آچکا ہے۔ (۱)	ولادت ۶۲۵ھ وفات ۷۰۲ھ
<div style="display: inline-block; border: 1px solid black; border-radius: 50%; width: 40px; height: 40px; line-height: 40px; text-align: center; margin: 0 auto;">غ</div>			
۸۱۶	غایۃ السؤل	ابو الحسن علاء الدین علی بن محمد بن خطاب الباجی الشافعی، عز الدین ابن عبد السلام کے شاگرد ہیں، مختلف فنون میں مہارت رکھتے ہیں، خاص کر اصول فقہ میں امتیاز حاصل تھا، مصر کا سفر کیا اور کر تک کے قاضی رہے، ابن دقیق العید، ہر شخص کو یہاں تک کہ سلطان کو بھی ”یا انسان“ کہہ کر پکارتے تھے، مگر الباجی کو ”یا امام“ کہتے تھے، اور ابن رفیعہ کو ”یا فقیہ“، مصنف نے خود ہی اپنی کتاب کی شرح بھی لکھی ہے۔ (۲)	ولادت ۶۳۱ھ مطابق ۱۲۲۳ء وفات ۷۱۷ھ مطابق ۱۳۱۴ء بمقام قاہرہ
۸۱۷	غایۃ الوصول شرح لب الاصول	شیخ الاسلام زکریا الانصاری، یہ کتاب خود ان کی اپنی ہی کتاب لب الاصول کی شرح	وفات ۹۲۶ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ہے، یہ شرح مع اصل کتاب مطبع البابی الکلی سے ۱۳۶۰ھ میں چھپ چکی ہے، اس پر محمد الجوہری کا حاشیہ ہے۔	
۸۱۸	غایۃ المامول فی شرح درقات الاصول	احمد شہاب الدین الرملی المصری الانصاری الشافعی، شیخ الاسلام زکریا الانصاری کے خاص شاگرد ہیں، شیخ الاسلام نے اپنی زندگی یا بعد موت سوائے ان کے کسی کو اپنی کتابوں کی تصحیح کی اجازت نہیں دی، مصر میں بڑے ممتاز علماء میں تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، آپ کی اس کتاب کے نسخے مختلف مقامات پر موجود ہیں۔ (۱)	وفات ۹۵۰ھ مطابق ۱۵۵۰ھ
۸۱۹	الغنیۃ فی الاصول	ابوسعبد (سعید) عبدالرحمن بن مامون بن علی بن ابراہیم النیشاپوری، المتولی الشافعی فقیر، اصولی، متکلم ہیں، مدرسہ نظامیہ بغداد میں مدرس رہے۔ (۲)	ولادت ۲۲۶ھ مطابق ۱۰۳۵ھ وفات ۷۸۸ھ مطابق ۱۰۸۶ھ
۸۲۰	فتح الرحمان علی متفق نقطۃ العجلان لبدر الدین الزرکشی	شیخ الاسلام زکریا الانصاری، یہ کتاب مطبع الدلیل قاہرہ سے ۱۳۲۸ھ میں چھپ چکی ہے، کتاب پر شیخ یاسین کا حاشیہ ہے۔	وفات ۹۲۶ھ

ف

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۸۲۱	فتح المنعم الوہاب بشرح عمدۃ الطلاب	عباس بن محمد المدنی الشافعی	وفات ۳۲۶ھ
۸۲۲	الفصول فی الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن حنیف بن اسفکشاہ الشیرازی امیر گھرانے کے چشم و چراغ تھے، پھر امیرانہ زندگی ترک کر کے زہد اختیار کیا، بڑے صوفی تھے، ابوالحسن اشعری آپ کے اساتذہ میں ہیں، اور قاضی ابوبکر باقلانی آپ کے تلامذہ میں ہیں، تقریباً سو (۱۰۰) برس عمر پائی، اس قدر محبوبیت و مقبولیت حاصل تھی کہ سومرتبہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ (۱)	وفات ۳۷۱ھ مطابق ۹۸۱ء
۸۲۳	الفصل فی اصول الفقہ	ابو منصور عبد القادر بن طاہر بن محمد التیمی البغدادی الاسفرائینی الشافعی ان کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔	وفات ۴۲۹ھ مطابق ۱۰۳۸ء
۸۲۴	فصول فی الاصول	امام نور الدین عبد الوہاب ابن محمد بن عمر بن محمد البغدادی معروف بہ ابن راعین بصرہ میں مقیم تھے۔ (۲)	وفات ۴۳۰ھ مطابق ۱۰۳۹ء
۸۲۵	الفصول فی اعتقاد ائمۃ الفحول	ابوالحسن الکرخی الشافعی، آپ کا تذکرہ ”الذرائع“ کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۴۵۵ھ وفات ۵۳۲ھ
۸۲۶	الفتیہ فی الاصول	ابن سرتج البغدادی //	(۳) //

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت، وفات
ق			
۸۲۷	قطعة علی شرح المنہاج	ابو المعالی المقدسی الشافعی	۸۲۲-۹۰۵ھ
۸۲۸	قواعد الشرع وضوابط الاصل والفرع علی الوجیز	ابو الفضل محمد علی بن حسن الخلاطی، آرمینیا سے تعلق رکھتے تھے، بڑے فقیہ، قاضی، مطابق ۱۲۷۳ھ	وفات ۶۷۵ھ
		اصولی اور محدث تھے، اس کتاب کے نام بمقام قاہرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ابن برہان کی اصول میں کتاب الوجیز کی شرح ہے، اس میں اصول سے فروع کے استخراج میں متاخرین کے مسلک کی پیروی کی گئی ہے۔ (۱)	
۸۲۹	القواعد المشتملة علی الاشیاء	علامہ تاج الدین السبکی الشافعی، تذکرہ جمع الجوامع کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۶۷۷ھ
	والنظار		وفات ۷۷۷ھ
۸۳۰	القیاس والعلل	ابو القاسم عبدالواحد بن الحسین بن محمد قاضی الصمیری الشافعی بغداد میں سکونت تھی (۲)	وفات ۳۸۶ھ
ک			
۸۳۱	اکاشف عن المحصول	ابو عبد اللہ محمد بن محمود بن عیاد العجلی، ہمس	ولادت ۶۱۶ھ
		الدین الاصفہانی، فارس (اصفہان) میں ولادت ہوئی، اور قاہرہ میں دفن کئے گئے، مطابق ۱۲۱۹ھ	

جلد	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		فقیہ، اصولی، متکلم، ادیب، شاعر و منطقی تھے، وفات ۶۸۸ھ ان کے والد اصفہان میں نائب سلطنت کے عہدہ پر فائز تھے، بغداد جا کر شیخ سراج الدین ہرقلی، سے فقہ کی اور شیخ تاج الدین الارموی (متوفی ۶۵۶ھ) صاحب الحاصل سے اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی، پھر قاہرہ پہنچ کر علوم و فنون کی تکمیل کی، قوص اور کرینک کے قاضی رہے، یہ کتاب امام رازی کی المحصول کی شرح ہے، اور کافی اہم ہے۔ (۱)	
۸۳۲	کاشف الرموز و مظهر الكنوز	ابو محمد عبد العزیز بن محمد بن علی ضیاء الدین طوسی ثم دمشق، فقیہ، اصولی، مدرسہ النخبیہ دمشق میں مدرس رہے اور الناصریہ میں تکرار کراتے تھے، یہ دراصل ابن حاجب کی اصول فقہ میں کتاب ”مختصر المنتہی“ کی شرح ہے۔ (۲)	وفات ۷۰۶ھ مطابق ۱۳۰۶ء
۸۳۳	کافی المحتاج شرح منہاج الوصول للبیضاوی	ابو حفص سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن محمد انصاری المصری، ابن الملقن الشافعی (۳)	ولادت ۷۲۳ھ وفات ۸۰۴ھ
۸۳۳	کتاب الہدایۃ	ابو بکر محمد بن سعید بن محمد بن عبد اللہ بن ابی القاضی الخوارزمی، اصول فقہ کے موضوع پر	وفات ۳۴۳ھ مطابق ۹۵۴ء بمقام خوارزم

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت وفات
		ہے، خوارزم کے علماء میں یہ کتاب مشہور تھی، وہ اس سے نفع حاصل کرتے تھے (۱)	
۸۳۵	کتاب الاشراف فی اصول الفقه	قاضی احمد بن بشر بن عامر بشر العامری ابو حامد المروزی الشافعی۔ (۲)	وفات ۳۶۲ھ مطابق ۹۷۲ء
۸۳۶	کتاب فی اصول الفقه	ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل القفال الکبیر الشافعی، شافعیہ کے بڑے علماء میں تھے (۳)	ولادت ۲۹۱ھ وفات ۳۶۵ھ
۸۳۷	کتاب المطارحات	ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن شاکر القطان البصری (۴)	وفات ۴۰۰ھ
۸۳۸	کتاب الخلافات	ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیهقی الشافعی، آپ کا تذکرہ پہلے آچکا	ولادت ۳۸۲ھ مطابق ۹۹۲ء
		ہے، اس کتاب میں امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے مابین اختلافی مسائل کو جمع کیا گیا	وفات ۴۵۸ھ مطابق ۱۰۶۶ء
		ہے، اور پھر ایک مخصوص اصولی طریقہ کے مطابق ان کی توضیح و تشریح کی گئی ہے۔	
۸۳۹	کتاب القیاس	جمال الدین ابواسحاق الشیرازی الشافعی،	ولادت ۳۹۳ھ
		ان کا تذکرہ 'لام' میں اللمع کے تحت آ رہا ہے	وفات ۴۷۶ھ
۸۴۰	کتاب الاصول والضوابط	ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام محی الدین	ولادت ۵۱۳ھ مطابق ۱۲۰۵ء

(۱) الفتح المبین للہرانی: ۱۹۱/۱۰ (۲) کتاب الفہرست لابی الدنیم: ۲۶۸ (۳) وفیات الاعیان لابن خلکان: ۳۵۸/۱

(۴) ہدیۃ العارفین: ۶۰/۶

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		النووی الشافعی، محی الدین لقب ہے، اور شیخ الاسلام سے معروف تھے، بڑے فقیہ، مطابق ۱۲۷۱ھ حافظ، محدث اور زاہد تھے، دمشق میں تعلیم بمقام سوریا حاصل کی، روزانہ حدیث، اصول، لغت کلام و منطق وغیرہ کے بارہ (۱۲) اسباق کا مطالعہ کرتے، بیس (۲۰) برس تک زہد و تقویٰ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، اور انتہائی قناعت کے ساتھ دن رات حصول علم میں گزارے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، آپ کی شرح المہذب فقہ شافعی میں مرجع کا درجہ رکھتی ہے۔ (۱)	وفات ۶۷۶ھ
۸۴۱	کتاب الوصول الی ما وقع فی الرافعی من الاصول	علاء الدین علی بن عثمان بن عمر ابن البصری (۲)	وفات ۸۴۲ھ
۸۴۲	کتاب الخاص والعام	امام ابوالحسن اشعری //	(۳) //
۸۴۳	کتاب القیاس	ابو ابراہیم المزنی الشافعی (۴)	
۸۴۴	کتاب الام	امام شافعی	
۸۴۵	کتاب اثبات القیاس	ابوبکر بن ابراہیم بن المنذر	وفات ۳۰۹ھ مطابق ۹۲۱ھ

(۱) فن الاصول کی تاریخ: ۳۵۸ (۲) ہیۃ العارفین: ۷۳/۵


(۳) فن الاصول کی تاریخ: ۱۷۶ (۴) بحکم الاصولیین محمد مظہر ہاشمی: ۲۷۱-۲۷۳

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۳۰۹ھ مطابق ۹۲۱ھ	ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر انیشاپوری، مجتہدین شوافع میں سے ہیں (۱)	کتاب اثبات القیاس	۸۴۶
" "	" "	کتاب الاجماع	۸۴۷
وفات ۳۳۰ھ مطابق ۹۴۱ھ	ابوبکر البصری محمد بن عبداللہ البغدادی، الشافعی، اکابر فقہاء شافعیہ میں تھے، علم اصول اور قیاس پر گہری نظر رکھتے تھے ابوبکر القفال کہتے ہیں کہ امام شافعی کے بعد اصول پر آپ سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔ (۲)	کتاب البیان فی دلائل الاعلام علی اصول الاحکام	۸۴۸
" "	" "	کتاب فی الاجماع	۸۴۹
وفات ۹۱۱ھ	علامہ جلال الدین سیوطی، تذکرہ "جزیل المواہب" کے تحت آچکا ہے، کتاب قاہرہ سے چھپ چکی ہے، انہوں نے خود ہی اللوکب الساطع کی شرح بھی لکھی ہے، جس کے نسخے جامعہ ام القرئی میں موجود ہیں، نیز جمع الجوامع کی شرح بھی جمع الہوامع کے نام سے لکھی ہے۔ (۳)	اللوکب الساطع (نظم جمع الجوامع)	۸۵۰

(۱) کشف الظنون: ۱۳۸۵/۲، کتاب الفہرست لابن النديم: ۲۶۹ (۲) وفیات الاعیان لابن خلکان: ۳۵۸/۱

(۳) ہدیۃ العارفين: ۵۳۳/۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		ل	
۸۵۱	لب الاصول	شیخ الاسلام زکریا لانصاری، یہ کتاب ابن السبکی کی جمع الجوامع کا اختصار ہے۔	وفات ۹۲۶ھ
۸۵۲	لقطۃ العجلان وبلۃ النظمین فی اصول الفقہ والحکمۃ والمنطق	بدرالدین الزرکشی الشافعی، تذکرہ البحر المحیط کے تحت آچکا ہے، یہ کتاب مصر سے ۱۳۲۶ھ میں چھپ چکی ہے۔	ولادت ۷۴۵ھ وفات ۷۹۲ھ
۸۵۳	اللمع	جمال الدین ابواسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف بن عبداللہ الشیرازی الشافعی، فقیہ اصول، اور حدیث میں امام تھے، فقہ میں ابوحاتم القزویٰ کے شاگرد ہیں، مشہور کتاب طبقات الفقہاء کے بھی مصنف ہیں، خلیفہ مقتدی بامر اللہ کے یہاں ان کی بہت قدر و منزلت تھی، نظام الملک نے ان کی تدریس کے لئے جس مدرسہ کو تعمیر کروایا تھا، خلیفہ مقتدی بامر اللہ نے شیرازی کی وفات پر ان کے غم میں اسے بند کرنے کا حکم دیا تھا، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، اصول فقہ پر یہ ان کی مشہور اور جامع کتاب ہے، کئی مرتبہ چھپ چکی ہے، آخری مرتبہ پوری تحقیق و تصحیح کے ساتھ مکتبۃ الکلیات الازہریہ اور دارالندوة الاسلامیہ	ولادت ۳۹۳ھ مطابق ۱۰۰۳ء وفات ۴۷۶ھ مطابق ۱۰۸۳ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۸۵۴	شرح اللمع یا الوصول الی مسائل الاصول	بیروت سے ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی۔ (۱) پھر اپنی کتاب کی شیرازی نے خود ہی شرح لکھی، جو دو جلدوں میں عبدالمجید ترکی کی تحقیق کے ساتھ دارالغرب الاسلامی بیروت سے ۱۴۰۸ھ م ۱۹۸۸ء میں چھپ چکی ہے۔ (۲) کتاب اللمع کی دوسرے بہت سے علماء نے بھی شرحیں لکھی ہیں جن میں بہت سی چھپ چکی ہیں۔	
۸۵۵	الیث العالی فی صدمات المجالس فی اصول الفقہ	اسماعیل بن علی بن حسن بن ہلال بن معلیٰ المجد الصعیدی الاصل قاہرہ میں ولادت ہوئی، کئی مقامات پر اس کتاب کے نسخے موجود ہیں۔ (۳)	ولادت ۸۲۸ھ مطابق ۱۳۳۴ء وفات ۸۷۱ھ مطابق ۱۴۶۵ء
			
۸۵۶	ماخذ فی الخلافات	امام غزالی	وفات ۵۰۵ھ
۸۵۷	مجموع المقول بفک الفاظ نبذۃ الاصول	شیخ الاسلام زکریا الانصاری، دارالکتب المصریہ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔	وفات ۹۲۶ھ
۸۵۸	المحصل فی اصول الفقہ	امام فخرالدین الرازی الشافعی (۴)	ولادت ۵۴۴ھ
۸۵۹	المحصل فی علم اصول الفقہ	بہت ہی اہم ترین کتاب	وفات ۱۰۶۱ھ

(۱) کشف الظنون: ۱۵۶۲/۲ (۲) کشف القناع للمصنفی: ۳۹۴ (۳) تجلہ الاصولین: ۲۶۳/۱ (۴) ہدیۃ العارفین: ۱۰۸۲

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ہے، اس میں امام رازی نے سابقین مصنفین کے تمام مباحث کا خلاصہ جمع کر دیا ہے، اور صرف نقل و اخذ پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اپنی آراء کا اضافہ کیا اور ان افکار و آراء سے بہترین نتائج نکالے، اس کتاب کی تصنیف ۵۷۶ھ میں عمل میں آئی، اس وقت امام کی عمر صرف بتیس (۳۲) سال تھی، یہ کتاب طہ جابر فیاض علوانی کی تحقیق کے ساتھ پہلی مرتبہ ۱۳۹۹ھ م ۱۹۷۹ء میں جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ المملکۃ السعودیہ سے شائع ہوئی ہے، اس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں۔ (۱)	
۸۶۰	المحقق من علم الاصول فیما یعلق بافعال الرسول	شیخ شہاب الدین ابوشامہ شافعی، ”الاصول“ کے تحت تذکرہ آچکا ہے، اس کتاب پر صالح شریج جابر (اردنی) نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ۱۴۰۳ھ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ (۲)	ولادت ۵۹۶ھ وفات ۶۲۵ھ
۸۶۱	المختلف فی الاصول	امام ابواسحاق الیاسفرانی الشافعی، تذکرہ پہلے آچکا ہے۔	وفات ۴۱۸ھ مطابق ۱۰۲۷ء
۸۶۲	المختصر فی اصول مذہب الشافعی	جمال الدین ابواسحاق الشیرازی الشافعی ان کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔	ولادت ۳۹۳ھ وفات ۴۷۶ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۸۶۳	مختصر المحصول للرازی	تاج الدین ابوالقاسم عبدالرحیم بن محمد بن محمد بن یونس بن ربیعہ موصلی الشافعی، مطابق ۱۲۰۱ھ	ولادت ۵۹۸ھ
		موصل میں پیدا ہوئے، فقہ تاتار سے وفات ۶۷۵ھ	
		بچنے کے بعد بغداد گئے، بغداد کے مغربی علاقے کے قاضی رہے، اور وہیں وفات پائی، بڑے فقیہ، محدث اور اصولی تھے (۱)	مطابق ۱۲۷۲ھ
۸۶۴	مختصر المحصول للرازی	" " " " "	" " " "
۸۶۵	مختصر فی اصول الفقہ	احمد بن عبدالرحمن بن محمد الکندی الدشناوی	ولادت ۵۹۵ھ
		جلال الدین ابن بنت الحجزی الدشناوی الشافعی، امام فقیہ، اور زاہد تھے، ابن دقین العید کے قریبی دوست تھے، شیخ عز الدین بن عبدالسلام کے شاگرد ہیں۔ (۲)	مطابق ۱۲۱۸ھ
۸۶۶	مختصر تمہید الاسونی فی الاصول	محمد بن سلیمان الصرخدی الشافعی (۳)	ولادت ۵۷۳ھ
	مع زیادات وانتقادات		وفات ۵۹۲ھ
۸۶۷	المختصر الکبیر	ابو یعقوب یوسف بن یحییٰ المصری البولی	وفات ۲۳۲/۳ھ
		الشافعی، امام شافعی کے خاص شاگرد تھے، مصر کے زمانہ قیام میں ان سے تعلیم حاصل کی (۴) بمقام بغداد	مطابق ۸۴۶ھ
۸۶۸	المختصر الصغیر	" " " " "	" " " "

(۱) ہدیۃ العارفین: ۵۶۱/۵، البدایۃ والنہایۃ: ۵۶۲/۱۳ (۲) ہدیۃ العارفین: ۹۸/۵ (۳) کشف القلوں: ۱۷۶/۱۷

(۴) تاریخ بغداد، خطیب بغدادی: ۲۹۹/۱۴، کتاب التمرست لابن النذیم: ۲۶۶، ۲۵۵

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۸۶۹	المصنفی	حجت الاسلام ابو حامد محمد بن محمد بن احمد الغزالی	ولادت ۳۵۰ھ
		الطوسی الشافعی، خراسان میں ولادت و وفات	مطابق ۱۰۵۸ء
		ہوئی، فقیہ، اصولی، صوفی، شاعر اور ادیب	وفات ۵۰۵ھ
		تھے، امام الحرمین کے تین ممتاز شاگردوں میں	مطابق ۱۱۱۱ء
		سے ایک تھے، استاذ کے درس کے بعد اپنے	
		ساتھیوں کو تکرار کراتے تھے، بہت سی کتابوں	
		کے مصنف ہیں، صرف اصول فقہ پر سات	
		کتابیں ان کی طرف منسوب ہیں، ان کی یہ	
		کتاب المستصفی اصول فقہ کے ارکان اربعہ	
		میں شمار کی گئی ہے، جن پر اس فن کے لکھنے	
		والوں نے بنیاد رکھی، یہ امام غزالی کے آخری	
		دور کی تصنیف ہے، جب آپ نیشاپور بغداد	
		میں دوبارہ تدریس کا آغاز کر چکے تھے، بہت	
		ہی مشہور اور متداول کتاب ہے اس میں امام	
		کی اپنی مستقل شخصیت نظر آتی ہے، آراء میں	
		بھی بڑی حد تک توازن و اعتدال پایا جاتا	
		ہے، کسی بھی موضوع پر بڑی تفصیل سے گفتگو	
		کرتے ہیں، یہ کتاب ایک علمی و منطقی مقدمہ	
		اور چار اقطاب پر مشتمل ہے، اس کی متعدد	
		شرحیں لکھی گئیں۔ (۱)	


سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۸۷۰	المسائل المهمّة فی اختلاف الائمة (اصول)	سراج الدین یونس بن عبد المجید بن علی بن داؤد الہزلی الارمنی الشافعی، فقیہ وقاضی تھے مصر میں ولادت ہوئی اور قوص میں انتقال ہوا (۱)	ولادت ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۲۳۶ھ وفات ۱۲۷۵ھ مطابق ۱۲۷۵ھ
۸۷۱	مستقصی الوصول الی مستصفی الاصول	سریجا المملطی الشافعی، تذکرہ تدقیق کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۱۲۲۰ھ وفات ۱۲۸۸ھ
۸۷۲	مطیۃ النقل وعطیۃ العقل	ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن احمد الفیروز آبادی، فخر الفارسی الشافعی، اصلاً شیرازی اور موطناً مصری ہیں، ابن عساکر آپ کے شاگرد ہیں۔ (۲)	ولادت ۱۲۲۲ھ مطابق ۱۲۲۵ھ
۸۷۳	الحایات فی الاصول	ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد الجرجانی الشافعی۔ (۳)	ولادت ۱۲۸۲ھ
۸۷۴	العالم فی اصول الفقہ	امام رازی، اس کی کئی شرحیں لکھی گئی ہیں، اور کئی علماء نے اس کی تلخیص بھی تیار کی ہے، اس کتاب کا رد بھی لکھا گیا ہے، اور اس رد کا جواب بھی، انتہائی مختصر طرز و اسلوب میں امام نے یہ کتاب تحریر کی ہے، کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے (۴)	
۸۷۵	معراج الوصول فی شرح منہاج الوصول	شیخ مجد الدین محمد ابوبکر الایکی الشیرازی، یہ قاضی بیضاوی کی کتاب منہاج الوصول	ولادت ۱۲۹۷ھ

(۱) فتح البین للمراغی: ۱۲۶/۲ (۲) کشف الظنون: ۱۵۶/۲ (۳) ہدیۃ العارفین: ۸۰/۵ (۴) کشف الظنون: ۱۷۶/۲

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		الی علم الاصول کی شرح ہے۔ (۱)	
۸۷۶	المعتمر فی اختصار المختصر	ابوالعباس تقی الدین، برہان الدین	ولادت ۶۴۰ھ
		ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل الجعفری	مطابق ۱۲۴۲ء
		الخلیلی ابن السراج السلفی الجعفری یہ ابن	وفات ۷۳۲ھ
		حاجب کی ”مختصر المنتہی“ کا اختصار ہے۔	مطابق ۱۳۳۱ء
۸۷۷	المغنی	قاضی القضاۃ عماد الدین ابوالحسن عبد الجبار بن	ولادت ۳۵۹ھ
		احمد بن عبد الجبار بن احمد بن الخلیل بن عبد اللہ	مطابق ۹۷۰ء
		الاسد آبادی الہمدانی، عقیدۂ معتزلی اور مسلک	وفات ۴۱۵ھ
		شافعی تھے، یہ بیس جلدوں پر مشتمل کتاب ہے	مطابق ۱۰۲۵ء
		اسکی سترہویں جلد اصول فقہ پر ہے۔ (۲)	
۸۷۸	منفصل الخلاف فی اصول القیاس	امام غزالی	
۸۷۹	المملخص فی الجدل	امام ابواسحاق الشیرازی الشافعی، تذکرہ	
		آچکا ہے، خلائیات پر اچھی کتاب ہے۔	
۸۸۰	المختول من تعلیقات الاصول	یہ بھی امام غزالی کی طرف منسوب ہے،	
		بعض لوگوں نے امام صاحب کی طرف	
		اس کی نسبت میں شک کا اظہار کیا ہے، اس	
		لئے کہ بعض بے اعتدالیاں، اور امام اعظم	
		ابوحنیفہ کی شان میں گستاخیاں پائی جاتی	
		ہیں، جبکہ احیاء العلوم میں امام غزالی نے امام	
		اعظم کے مناقب بیان کئے ہیں، اسی طرح	

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		انداز گفتگو بھی شدت پسندانہ اور تعصب آمیز ہے، بعض اقوال بھی ائمہ کی طرف غلط منسوب کئے ہیں، مگر صحیح یہ ہے کہ یہ امام غزالی کی ہی تصنیف ہے، البتہ دور شباب کی ہے، جب آپ پر منطق و فلسفہ کا غلبہ اور مزاج میں حدت و تیزی تھی، بعد میں آپ نے ان چیزوں سے رجوع کر لیا تھا، امام غزالی پر کئی ادوار گزرے ہیں، اس لئے ان کی کتابوں کے مطالعہ میں اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (۱)	
۸۸۱	منتحل فی علم الجدل	// // // //	// // //
۸۸۲	المنہاج فی الاصول	جار اللہ ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن احمد	ولادت ۵۴۲ھ
		بن عمر الزمخشری الشافعی۔ (۲)	وفات ۵۳۸ھ
۸۸۳	المنتخب (منتخب المحصول)	امام فخر الدین رازی، صفدی، ابن العماد، ابن قاضی شہبہ، خوانساری، حاجی خلیفہ، اور جمیل	ولادت ۵۴۲ھ
		عظیم کے مطابق یہ امام رازی کی کتاب ہے، جبکہ بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ امام رازی کے کسی شاگرد کی تصنیف ہے امام قرانی نے اسی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ (۳)	وفات ۶۰۶ھ

(۱) الغزالی، شبلی نعمانی: ۳۵-۳۶ (۲) کشف الظنون: ۱۸۷/۳ (۳) اللواتی للصفدی: ۲۵۵/۳، شذرات الذہب لابن ہود حبلی: ۵۱/۲، کشف الظنون: ۱۶۱/۳، ہدیۃ العارفین: ۱۰۸/۲، طبقات الشافعیۃ لابن قاضی شہبہ پندرہواں طبقہ، اوضات: ۵۶، تحقیقی مقدمہ علی المحصول طہ چابرقیاض علوانی: ۵۱، بحوالہ اتفاق

ردیف	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۸۸۴	منشی السؤل فی علم الاصول	علامہ سیف الدین الآمدی الشافعی، تذکرہ ولادت ۵۵۵ھ	
		”الاحکام“ کے تحت آچکا ہے، مشہور معتبر وفات ۶۳۱ھ	
		اور متعدد اول کتاب ہے۔ (۱)	
۸۸۵	منع الموانع عن جمع الجوامع	علامہ تاج الدین السبکی الشافعی، تذکرہ ”جمع الجوامع“ ولادت ۷۷۲ھ	
		”الجوامع“ کے تحت آچکا ہے، یہ دراصل جمع وفات ۸۷۷ھ	
		الجوامع پر ہونے والے اعتراضات کے	
		جوابات کا مجموعہ ہے، کشف الظنون میں ہے	
		کہ شمس الدین محمد بن محمد الاسدی الغزوی	
		شافعی (متوفی ۸۰۸ھ) نے جمع الجوامع پر	
		مناقشات اور اعتراضات لکھ کر سبکی کو بھیجے	
		تھے اور اس کا نام ”البروق اللوامع“ رکھا تھا،	
		یہ کتاب اسی کتاب کا جواب ہے۔ (۲)	
			
۸۸۶	انجم الباقع فی شرح جمع الجوامع	ابو البقاء محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن	وفات ۷۳۳ھ
		جماعۃ الکنافی المتقدسی الشافعی (۳)	
۸۸۷	انجم الوہاج	ابو الفضل عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن	ولادت ۷۲۵ھ
	(منظوم المنہاج)	بن ابوبکر بن ابراہیم زین الکردی الشافعی، مطابق ۱۳۲۵ء	
		عراقی الاصل تھے، محدث، حافظ، فقیہ تھے	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		مدینہ منورہ میں قاضی رہے، دیار مصر کے محدث رہے، اصول فقہ پر بڑی قدرت تھی، کئی فنون پر کتابیں لکھیں، یہ کتاب قاضی بیضاوی کی منہاج کی نظم ہے، جو تین سو سڑھ (۳۶۳) آیات پر مشتمل ہے، آپ کے صاحبزادہ احمد نے ان آیات کی تشریح کی ہے۔	وفات ۸۰۶ھ مطابق ۱۲۰۳ء
۸۸۸	انجم الملامع شرح جمع الجوامع اللسیکی	ابوالبقاء نجم الدین محمد بن برہان الدین	ولادت ۸۳۳ھ
۸۸۹	نظم ختمی السؤل والامل فی علمی الاصول والجدل	ابراہیم بن جمال الدین بن جماعة الشافعی	وفات ۹۰۱ھ
		ابوالفضل عبدالرحمن بن عمر بن رسلان بن	ولادت ۶۳۷ھ
		نصیر صالح جلال الدین القنانی البلقین	مطابق ۱۳۶۲ھ
		الشافعی، قاہرہ میں ولادت ہوئی، کئی مرتبہ منصب قضاء پر فائز رہے، کئی یادگار تصانیف چھوڑیں۔ (۱)	وفات ۸۲۴ھ مطابق ۱۴۲۱ھ
۸۹۰	نکت الفصول فی بیان الاصول	ابوالفتوح منتخب الدین اسعد بن ابوالفصائل	ولادت ۵۱۵ھ
		محمود بن خلف العجلی الاصفہانی، فقیہ، واعظ اور زاہد کسے، اپنے ہاتھ کی کئی کھاتے تھے، اہل اصفہان آپ کے فتویٰ پر اعتماد کرتے تھے، اس کتاب کا ایک نسخہ بغداد میں مکتبۃ الاوقاف میں ہے جس کا نمبر ۶۶۲/۶ ہے (۲)	مطابق ۱۱۲۱ھ وفات ۶۰۰ھ مطابق ۱۲۰۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۸۹۱	نکمت علی المنہاج	ابوالفضل عبدالرحیم بن الحسین الکردی (۱)	وفات ۸۰۶ھ
۸۹۲	نکمت علی المنہاج الاصلی (اخریر لسانی منہاج الاصول من المعقول والمقول)	ابوزرعہ ولی الدین احمد بن عبدالرحیم بن الحسین بن عبدالرحمن الکردی الاصل ابن العراق قاہرہ میں ولادت و وفات ہوئی، حافظ، حجتہ اور ثقہ مانے جاتے تھے، منصب قضا پر فائز رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	ولادت ۷۲ھ مطابق ۱۳۶۰ء وفات ۸۲۶ھ مطابق ۱۴۲۲ء
۸۹۳	نور المجتہ فی ایضاح المجتہ فی اصول	ابوالحسن محمد بن عید، ابن فتحہ الشافعی (۳)	وفات ۵۷۲ھ
۸۹۴	نہج الوصول فی علم الاصول	ابو عباس کمال الدین احمد بن عیسیٰ بن رضوان قیو بی اعسقلانی، فقیہ، اصولی، ادیب وصوفی تھے، اپنے علاقے کے قاضی رہے اونچے درجے کے فقیہ تھے۔ (۴)	ولادت ۶۲ھ مطابق ۱۲۳۰ء وفات ۶۹۱ھ بمقام مصر
۸۹۵	نہایہ الوصول فی درایہ الاصول	صفی الدین محمد بن عبدالرحیم بن محمد الہندی الشافعی، تذکرہ الرسالة السنیۃ کے تحت آچکا ہے، یہ کتاب امام رازی کی المحصول کی شرح ہے، صالح بن سلیمان الیوسف اور دکتور سعد بن سالم الشریح کی تحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں مکۃ المکرمہ مکتبۃ التجاریۃ سے چھپ چکی ہے۔ (۵)	ولادت ۶۴۴ھ وفات ۷۵۱ھ

(۱) بیۃ العارفین ۵۶۲/۵ (۲) کشف القنون ۵۹۵/۱ (۳) بیۃ العارفین ۹۸۷/۶ (۴) بیۃ العارفین ۱۰۰/۵

(۵) کشف القنون ۱۹۱۹

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۸۹۶	نہایۃ السؤل فی شرح منہاج الاصول	عبدالرحیم الاسنوی الشافعی، تذکرہ "التمہید" کے تحت آچکا ہے، انتہائی اہم ترین کتاب ہے، اسکی بے شمار شرحیں لکھی گئیں۔	ولادت ۷۰۴ھ وفات ۷۷۲ھ
۸۹۷	نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج	شمس الدین الرملی الشافعی الصغیر، بڑے مفتی اور فقیہ تھے، مصر میں وفات پائی۔	ولادت ۹۱۹ھ مطابق ۱۵۳۱ء وفات ۱۰۰۴ھ مطابق ۱۵۹۶ء
و			
۸۹۸	الوافی	حسین بن علی بن الحجاج بن علی حسام الدین الصغنی الحنفی، یہ الاحیاء کی کتاب المنتخب کی شرح ہے۔ ایک جلد میں ہے۔ (۱)	وفات ۱۲-۱۱۷ھ مطابق ۱۳۱۱ء
۸۹۹	الوجیز	ابن برہان ابوالفتح احمد بن علی بن محمد الوکیل، آپ کا تذکرہ الف میں الاوسط کے تحت آچکا ہے، یہ آپ کی شاہکار کتابوں میں سے ہے۔	ولادت ۷۷۹ھ وفات ۵۲۰ھ
۹۰۰	الورقات	امام الحرمین عبدالملک بن ابوعبداللہ بن یوسف بن عبداللہ الجونی تذکرہ پہلے آچکا ہے، یہ امام الحرمین کی شہرہ آفاق کتاب ہے، جس کی درجنوں شرحیں لکھی گئیں، امام سبکی نے امام الحرمین سے متعلق ایک طویل مدحیہ مقالہ لکھا اور کہا کہ ان کی تصنیفات کی کثرت	ولادت ۲۱۹ھ مطابق ۱۰۲۸ء وفات ۷۷۸ھ مطابق ۱۰۸۵ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		کو سوائے کرامت کے کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے، تیرھویں صدی ہجری تک اس کتاب کی شرحیں علماء لکھتے رہے ہیں، کتاب مشکل ہے، چیتاں کہہ سکتے ہیں۔ (۱)	
۹۰۱	وسائل الوصول الی مسائل الاصول	سریجا المصلی الشافعی تذکرہ تدقیق کے تحت	ولادت ۷۲۰ھ
		آچکا ہے۔	وفات ۷۸۸ھ
۹۰۲	الوسیط	ابن برہان ابوالفتح	وفات ۵۲۰ھ
۹۰۳	وسیلة الوصول الی علم الاصول	محمد بن مصطفی البربرنجی الشافعی	وفات ۱۲۵۴ھ
۹۰۴	الوصول الی علم الاصول	ابن برہان ابوالفتح	وفات ۵۲۰ھ
۹۰۵	ہادی الطریقین فی الاصول	شمس الدین محمد بن علی بن محمد بن عمر بن عیسیٰ المصری، ابن القطان الشافعی۔ (۲)	ولادت ۷۳۷ھ وفات ۸۱۲ھ
۹۰۶	ینایج الاصول	ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ حافظ البیہقی النیشاپوری، آپ کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔	ولادت ۳۸۴ھ مطابق ۹۹۴ء وفات ۴۵۸ھ مطابق ۱۰۶۶ء

اصول فقہ حنبلی

اصول فقہ پر حنبلی علماء کی تصنیف کردہ کتابیں

الف

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۹۰۷	الاجماع والاختلاف	ابن ہبیرۃ الوزیری بن محمد الشیبانی الحنبلی۔ (۱)	وفات ۵۶۰ھ
۹۰۸	الاشارات الالہیۃ الی السباحث الاصولیۃ	ابو الربیع نجم الدین سلیمان بن عبدالقوی بن عبدالکریم بن سعید الطوفی المصری البغدادی ابن ابی العباس الحنبلی، شیخ شرف الدین علی بن محمد المصری اور نصیر فاروقی کے شاگرد ہیں، بغداد، دمشق اور مصر کے اسفار کئے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، یہ کتاب دراصل تفسیر قرآن ہے، مگر اس میں اصول الدین اور اصول فقہ کے مسائل اچھے انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ (۲)	ولادت ۶۷۳ھ مطابق ۱۲۷۲ء وفات ۷۱۶ھ مطابق ۱۳۱۶ء
۹۰۹	اصول الفقہ	عبدالوہاب بن احمد حنبلی، خطیب، واعظ،	وفات ۵۷۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ت	
۹۱۳	تحریر المنقول فی اصول الفقہ	ابوالحسن علاء الدین علی بن سلیمان بن احمد بن محمد المرادی، دمشق میں وفات پائی، فقیہ اور اصولی تھے، کتاب ایک جلد میں ہے۔ (۱)	۸۱۷-۸۸۵ھ
۹۱۴	تختہ الوصول الی علم الاصول	جمال الدین یوسف بن الحسن بن احمد بن عبد البہادی المقدسی ابن البہادی الحسینی (۲)	وفات ۸۸۰ھ
۹۱۵	تحقیق الاصل فی علمی الاصول و الجدل	ابوالفہاکل صفی الدین البغدادی الحسینی	وفات ۷۳۹ھ
۹۱۶	تہلیل الوصول الی علم الاصول	ابوالفہاکل صفی الدین عبد المؤمن بن عبد الحق بن عبد اللہ بن علی بن مسعود بن شاکل البغدادی الحسینی، حنبلی مدرسہ بشریہ میں مدرس تھے، (۳)	ولادت ۶۵۸ھ مطابق ۱۲۵۰ء وفات ۷۳۹ھ مطابق ۱۳۳۸ء بمقام بغداد
۹۱۷	تعالیق فی الاصول	شہاب الدین عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن تیمیہ، ابوالحسن ابو احمد، الحرانی الدمشقی الحسینی، حران میں ولادت اور دمشق میں وفات ہوئی، فقہ، اصول، فرائض اور ہیئت کے عالم تھے، اپنے والد سے علم حاصل کیا، خاندان ابن تیمیہ کے ان تین افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے اصول فقہ کی کتاب ”المسودۃ“ کی تیاری میں حصہ لیا۔ (۴)	ولادت ۶۲۷ھ مطابق ۱۲۲۹ء وفات ۶۸۲ھ مطابق ۱۲۸۳ء

(۱) کشف القنون: ۱/۳۵۷ (۲) ہیئۃ العارفین: ۶/۵۶۰ (۳) کتاب الذیل علی طبقات المحتایات لابن رجب: ۳/۴۲۸، مطبوعہ بیروت دار المعرفۃ (۴) مجمع الاصولین: ۳/۱۶۵-۱۶۶

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۹۱۸	تقریر القواعد و تحریر الفوائد فی اصول مذہب الامام احمد بن حنبل	ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن حمادی ابن احمد بن محمد بن جعفر جوزی القرشی التمیمی الکھری الحسبلی، ابن الجوزی سے معروف ہیں، فقیہ، اصولی، مفسر، محدث، حافظ، واعظ اور بمقام بغداد ادیب تھے۔	ولادت ۵۰۸ھ مطابق ۱۱۱۲ء وفات ۵۹۷ھ مطابق ۱۲۰۱ء
۹۱۹	التمہید فی اصول الفقہ	ابوالخطاب محفوظ بن احمد بن حسن بن احمد الکوذانی الحسبلی، فقیہ، اصولی، اور شاعر ہیں، قاضی ابویعلیٰ کے شاگرد ہیں، ائمہ حنابلہ کی بڑی جماعت نے آپ سے استفادہ کیا۔ (۲)	ولادت ۴۳۲ھ مطابق ۱۰۴۰ء وفات ۵۱۰ھ مطابق ۱۱۱۶ء
۹۲۰	الحاوی فی الاصول	شرف الدین احمد داؤد بن عبداللہ بن کوشیار الجلیلی الحسبلی۔ (۲)	وفات ۶۹۰ھ تقریباً

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ذ	
۹۲۱	ذخر الحریز فی شرح مختصر التقریر	احمد بن عبداللہ البعلی الحسبلی، مدینہ منورہ	ولادت ۱۱۵۸ھ وفات ۱۱۹۹ھ
		میں مدرس رہے۔	
		ر	
۹۲۲	روضۃ الناظر وجہ المناظر	موفق الدین ابو محمد، عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ بن مقدم بن نصر بن عبداللہ المقدسی الدمشقی الحسبلی، فلسطین میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی، فقیہ، اصولی اور کئی علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے، فقہ حنبلی میں آپ کی کتاب المغنی فی شرح مختصر الخرقی دس جلدوں میں شہرہ آفاق کا درجہ رکھتی ہے، اکثر روزہ رکھتے اور شب بیدار تھے، عید الفطر کے دن ۸۰ برس کی عمر میں انتقال ہوا، ان کی یہ کتاب بیروت دار الکتاب العربی سے ۱۴۰۱ھ م ۱۹۸۰ء سے اب تک کئی بار چھپ چکی ہے، کئی لوگوں نے اس کی شرحیں لکھی ہیں، اور کئی نے اس کا اختصار لکھا ہے، مشہور و متعدد اول کتاب ہے۔ (۱)	ولادت ۵۴۱ھ مطابق ۱۱۴۳ھ وفات ۶۲۰ھ مطابق ۱۲۲۳ھ بمقام دمشق

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ش	
۹۲۳	شرح المختصر الروضة	نجم الدین الطوفی المصری الحسبلی	ولادت ۱۷۳۳ھ
		تذکرہ "الاشارات" کے تحت آچکا ہے۔	وفات ۱۷۶۱ھ
۹۲۴	شرح مختصر الطوفی فی اصول الفقہ	احمد بن ابراہیم بن نصر اللہ بن احمد بن محمد بن ابی الفتح بن ہاشم بن نصر اللہ بن احمد	ولادت ۸۰۰ھ
		الکنا فی العسقلانی الاصل ثم المصری الحسبلی،	مطابق ۱۳۹۷ھ
		نقیہ و مؤرخ تھے، دیار مصر کے قاضی بنائے گئے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۱)	وفات ۸۷۶ھ
		مطابق ۱۷۷۸ھ	
۹۲۵	شرح منہاج البیضاوی	شہاب الدین احمد بن اسماعیل بن ابوبکر بن عمر بن برید (بریدہ) الاشعیری القاہری	ولادت ۸۰۲ھ
		الازہری، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔	مطابق ۱۲۰۰ھ
			وفات ۸۸۳ھ
			مطابق ۱۷۷۸ھ
۹۲۶	شرح مختصر المنتہی لابن الحاجب	" " " " " "	" " " "
۹۲۷	شرح المختصر فی اصول الفقہ للہلبلی	تقی الدین ابوبکر بن زید بن ابی بکر الحسینی	۸۲۵-۸۸۳ھ
		الجزاعی الدمشقی الصالحی، نابلس میں ولادت اور دمشق میں وفات پائی۔ (۲)	۱۳۲۲-۱۷۷۸ھ
۹۲۸	شرح الکوکب المنیر المسمی مختصر التحریر (المختبر البکر شرح المختصر الحسبلی ابن الخبار، یہ کتاب چار جلدوں میں) فی اصول الفقہ	محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن علی الفتوحی	ولادت ۸۹۸ھ
		الحسبلی ابن الخبار، یہ کتاب چار جلدوں میں	وفات ۹۷۲ھ
		ڈاکٹر محمد زحلی اور ڈاکٹر ترسیہ جماد کی تحقیق کے	

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت/وفات
۹۲۹		ساتھ مکہ المکرمہ اور دمشق سے ایک ساتھ ۱۳۰۰ھ ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی ہے۔	
		ط	
۹۳۰	طریق الوصول الی العلم المامول من الاصول	عبدالرحمن بن ناصر حنبلی	ولادت ۱۳۰۷ھ وفات ۱۳۶۶ھ
		ع	
۹۳۱	الحدۃ فی اصول الفقہ	قاضی ابویعلیٰ محمد بن الحسین بن محمد بن خلف بن احمد بن الفراء البغدادی فقیہ، اصولی، مطابق ۹۹۰ھ اور محدث تھے، اپنے دور میں شیخ الحنابلہ تھے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، یہ مطابق ۱۰۶۵ھ کتاب ۵ جلدوں میں احمد بن علی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ (۲)	ولادت ۳۸۰ھ مطابق ۹۹۰ھ وفات ۲۵۷ھ مطابق ۱۰۶۵ھ
۹۳۲	الحدۃ للشدۃ فی الاصول	ابوبکر عبداللہ بن ابوالبدر بن محمد الحر بی بغدادی، ابن ابوالبدر۔ (۳)	وفات ۶۸۱ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۹۳۳	غرر البیان فی الاصول	<p>غ</p> <p>ابوالحسن علی بن عبید اللہ بن نصر بن عبید اللہ ولادت ۳۵۵ھ</p> <p>بن بہل بن سری الزاغوانی، ابن الزاغوانی مطابق ۱۰۶۲ء</p> <p>سے معروف تھے، فقیہ، اصولی، محدث، وفات ۵۲۰ھ</p> <p>واعظ تھے، ابن جوزی آپ کے اساتذہ اور مطابق ۱۱۳۳ء</p> <p>ابن عسا کر آپ کے تلامذہ میں سے تھے،</p> <p>اپنے زمانے کے شیخ الحنابلہ تھے۔ (۱)</p>	
۹۳۴	قاعدة کبیرة فی اصول الفقہ عالیہا نقل اقوال الفقہاء	<p>ق</p> <p>ابوالعباس تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن ولادت ۶۶۱ھ</p> <p>عبد السلام بن عبد اللہ بن انخضر بن محمد بن وفات ۷۲۸ھ</p> <p>تیمیم الحسلبی، امام محقق، حافظ، مجتہد، محدث</p> <p>مفسر، اصولی، نحوی، واعظ، خطیب اور ادیب</p> <p>تھے، اپنے والد سے فقہ و اصول کی تعلیم</p> <p>حاصل کی، بیس برس سے کم عمر میں تدریس</p> <p>وفتویٰ کی اہلیت حاصل کر لی تھی، اور تصنیف</p> <p>و تالیف کا کام شروع کر دیا تھا، والد کی</p> <p>وفات کے بعد ان کی جگہ پر مسند تدریس و</p>	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		اقتاء پر بیٹھے، مصر کا سفر کیا، وہاں قید میں ڈال دیئے گئے، ملک ناصر ۹۰۹ھ میں تخت نشین ہوا تو پھر عزت کے ساتھ رہا کر دیا گیا، تین (۳۰۰) سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں، صرف اصول فقہ کے مختلف پہلوؤں پر ۲۴ رسالے تحریر کئے، جن میں سے بیشتر ”مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ“ کا حصہ بن گئے ہیں، یہ کتاب دو جلدوں میں ہیں۔ (۱)	
۹۳۵	قاعدة فی الاجتهاد والتقلید فی الاسماء التي علق الشارع بها من الاحکام	” یہ کتاب ایک جلد میں ہے “	”
۹۳۶	قاعدة فی شمول النصوص الاحکام	” یہ کتاب ایک جلد میں ہے “	”
۹۳۷	القواعد الکبریٰ	زین الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین احمد بن حسن بن رجب البغدادی ثم دمشق الحسبلی، بڑی اہم اور مفید کتاب ہے اس کتاب کو صاحب کشف الظنون نے عجائبات عالم میں شمار کیا ہے۔ (۲)	ولادت ۷۳۶ھ وفات ۷۹۵ھ
۹۳۸	القواعد والاصول الجامعة فی اصول الفقہ	عبد الرحمن بن ناصر الحسبلی	ولادت ۷۳۶ھ وفات ۸۳۶ھ

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ک	
۹۳۹	کتاب المفردات فی الاصول	عبدالوہاب بن عبدالواحد بن محمد بشیر ازی	وفات ۵۳۶ھ
		ثم دمشق، ابن حنبلی واعظ سے مشہور تھے (۱)	
۹۴۰	کتاب المنتخب فی الاصول	"	"
۹۴۱	الکفایۃ فی اصول الفقہ	قاضی ابویعلیٰ محمد بن الحسین بن محمد بن خلف	ولادت ۳۸۰ھ
		بن احمد بن القراء البغدادی، آپ کا تذکرہ	وفات ۴۵ھ
		پہلے آچکا ہے۔	
		م	
۹۴۲	المتبع فی شرح للمع	عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن حسین	ولادت ۵۳۸ھ
		العکمری بغدادی الحنبلی۔ (۲)	وفات ۶۱۶ھ
۹۴۳	المجر دنی الاصول	محمد بن محمد بن حسین بن محمد بن احمد بن خلف	ولادت ۴۵ھ
		بن القراء ابو حازم بن قاضی ابویعلیٰ بغدادی (۳)	وفات ۵۲ھ
۹۴۴	مجموعات فی المذہب والاصول	ابوالحسن علی بن عبید اللہ بن نصر بن عبید اللہ	ولادت ۲۵۵ھ
		بن بہل بن سری الزاغوانی الحنبلی، فقیہ، مطابق ۱۰۶۲ھ	
		اصولی، محدث، نحوی اور واعظ تھے، ابن جوزی	وفات ۵۲ھ
		کے شاگرد ہیں، ابن عساکر آپ کے تلامذہ	مطابق ۱۱۳۳ھ
		میں سے تھے، اپنے زمانے کے شیخ الحنابلہ	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۹۳۵	مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام احمد بن تیمیہ	تھے، بغداد میں ولادت ہوئی۔ (۱) تقی الدین احمد بن تیمیہ حنبلی، تذکرہ ”قاعدة“ کے تحت آچکا ہے، ابن تیمیہ کے فتاویٰ کی ۳۷۷ جلدیں چھپ چکی ہیں، اس کی انیسویں اور بیسویں جلدیں اصول فقہ پر ہیں، عبدالرحمن بن محمد بن قاسم العاصمی الجندی الحنبلی نے اپنے صاحبزادے کی مساعدت سے اس کی جمع و ترتیب کا کام کیا، جو خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز مرحوم کے حکم سے اشراف الریاسة العلية للشؤون الحرمین الشریفین سے شائع ہو چکا ہے، احقر راقم الحروف کے پاس دارالترجمہ قاہرہ کا نسخہ ہے۔	ولادت ۶۶۱ھ وفات ۷۲۸ھ
۹۳۶	مختصر العدة	قاضی ابو یعلیٰ حنبلی، آپ کا تذکرہ پہلے آچکا ہے	ولادت ۳۸۰ھ
۹۳۷	مختصر الکفاية	” ” ”	وفات ۴۵۷ھ
۹۳۸	مختصر الروضة	نجم الدین الطوفی المصری حنبلی تذکرہ	ولادت ۶۷۳ھ
		”الاشارات“ کے تحت آچکا ہے، اس کتاب میں ابن قدامة کی کتاب ”روضة الناظر و روضة المناظر“ کا اختصار پیش کیا گیا ہے۔	وفات ۷۱۶ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۹۴۹	مختصر قواعد الاصول و معاهد المفصول	صفی الدین الہمدادی الحسینی (۱)	وفات ۷۳۹ھ
۹۵۰	مرقاۃ الوصول الی علم الاصول	ابو اسحاق برہان الدین ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن مفلح الحسینی، دمشق میں ولادت و وفات ہوئی، فقیہ، محدث، اور اصولی تھے، علمی گھرانے میں آنکھ کھولی، آپ کے والد قاضی و مفتی تھے، اس کتاب کے کئی نسخے مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔ (۲)	ولادت ۸۱۵ھ مطابق ۱۳۱۲ء وفات ۸۸۴ھ مطابق ۱۴۷۹ء
۹۵۱	المسودۃ	عبدالسلام بن عبداللہ بن ابوالقاسم الخضر بن مجد بن علی تیمیہ، شیخ الاسلام ابوالبرکات مجد الدین الحرانی، فقیہ، اصولی، محدث اور مفسر تھے، اپنے چچا خطیب فخر الدین وغیرہ سے علم حاصل کیا، فقہ و اصول اور متعدد علوم بمقام حران میں ید طولیٰ رکھتے تھے، ”المسودۃ“ آپ کی کتاب ہے، بعد میں اس میں آپ کے صاحبزادہ عبدالحلیم (متوفی ۶۸۲ھ) اور پوتے شیخ ابوالعباس تقی الدین احمد (متوفی ۷۲۸ھ) نے اس میں اضافے کئے، مذکورہ	ولادت ۵۹۰ھ مطابق ۱۱۹۳ء وفات ۶۵۲ھ مطابق ۱۲۵۴ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت وفات
		تینوں حضرات کے تحریر کردہ "المسودة" کی جمع و ترتیب و تبیض کا کام شیخ الاسلام کے ایک شاگرد شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد الحرانی الدمشقی (متوفی ۷۳۵ھ) نے انجام دیا، اب یہ مکمل مجموعہ محمد محی الدین عبد الحمید کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العربی بیروت سے چھپ چکی ہے۔ (۱)	
۹۵۲	معراج الوصول	نجم الدین الطوفی الصرصی حنبلی	وفات ۷۱۶ھ
۹۵۳	المقدمة فی اصول الفقہ	عبد الجبار العکمری الحنبلی، فقیہ، مفسر، اصولی	ولادت ۷۱۹ھ
		اور داعظ تھے، ایک عرصہ تک طب سے وابستہ رہے، پھر فقہ، اصول تفسیر اور وعظ کی طرف رغبت ہو گئی، اور مدرسہ مستنصریہ کے مدرس رہے، واقعہ بغداد میں قیدی بنائے گئے، صاحب موصل بدر الدین نے ان کو خرید اور وہ کچھ عرصہ ان کے پاس رہنے کے بعد بغداد واپس لوٹ گئے۔ (۲)	وفات ۷۱۸ھ
۹۵۴	منہاج الوصول الی علم الاصول	ابن الجوزی حنبلی آپ کا تذکرہ 'تأ' کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۵۵۸ھ وفات ۵۹۷ھ بمقام بغداد

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ن	
۹۵۵	نزہۃ الخاطر العاشر شرح روضۃ	عبد القادر بن بدران الحنبلی، دو جلدوں	وفات ۱۳۴۶ھ
	الناظر لابن قدامۃ فی الاصول	میں چھپ چکی ہے۔	مطابق ۱۹۲۷ء
۹۵۶	نظم اصول ابن الحاجب و توضیحہ	احمد بن ابراہیم العسقلانی الحنبلی	ولادت ۸۰۰ھ
			وفات ۸۷۶ھ
۹۵۷	نہایۃ السؤل فی علم الاصول (قاعدۃ فی الاصول)	نجم الدین الطوفی الصرصی الحنبلی، تذکرہ الاشارات کے تحت آچکا ہے۔	ولادت ۶۷۳ھ
			وفات ۷۱۶ھ
		و	
۹۵۸	الواضح فی اصول الفقہ	شیخ الاسلام ابو الوفاء علی بن عقیل بن محمد بن عقیل بن احمد البغدادی، فقیہ، اصولی، واعظ اور متکلم تھے، ابو یعلیٰ ابن الفراء اور ابو الولید معزلی کے شاگرد ہیں، ابتداء میں معتزلہ کی طرف میلان تھا، مگر بعد میں رجوع کر کے فقہ حنبلی میں منہمک ہو گئے، مگر کہا جاتا ہے کہ کچھ اثرات بعد میں بھی باقی رہے، یہ کتاب تین جلدوں میں ہے۔ (۱)	ولادت ۴۳۱ھ
			مطابق ۱۰۳۹ء
			وفات ۵۱۳ھ
			مطابق ۱۱۱۹ء
		ان کی الفنون نامی ایک کتاب ہے، جس کے بارے میں علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ دنیا میں اس سے بڑی کوئی کتاب نہیں ہے۔ (۲)	

ولادت/وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	۵		
وفات ۶۹۹ھ	ابو محمد شرف الدین داؤد بن عبداللہ بن کوشیار البغدادی الحنبلی، فقیہ، اصولی، اور متکلم تھے، مدرسہ مستنصریہ میں مدرس تھے۔ (۱)	الہادی فی اصول الفقہ	۹۵۹

اصول فقہ پر عصر حاضر کی بعض مشہور کتابیں

جن میں کسی مخصوص مسلک کی پابندی نہیں کی گئی ہے

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۹۶۰	تہذیب الوصول الی علم الاصول	شیخ عبدالرحمن عبدالعلاوی	وفات ۱۹۲۰ھ
۹۶۱	اصول الفقہ	شیخ محمد الخضری قاہرہ سے چھپی ہے۔	وفات ۱۹۲۷ھ
۹۶۲	اصول الفقہ	شیخ ابوزہرہ، جدید اسلوب میں ہے، کہیں کہیں محاکمہ اور موازنہ بھی ہے، کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں حکم شرعی، دوسرے میں حاکم، تیسرے میں افعال مکلفین، اور چوتھے میں محکوم علیہ، یعنی مکلفین سے بحث کی گئی ہے، اخیر میں اجتہاد اور آداب افتاء کو بیان کیا گیا ہے۔	
۹۶۳	علم اصول الفقہ	شیخ عبدالوہاب الخلف، مشہور اور مفید کتاب ہے، اس پر شیخ ابوزہرہ کا افتتاحیہ ہے، کتاب چار اقسام میں منقسم ہے، پہلی قسم میں ادلہ شرعیہ، دوسری میں احکام شرعیہ، تیسری میں باعتبار لغت، اور چوتھی میں باعتبار تشریع، اصولی قواعد سے بحث کی گئی ہے۔	ولادت ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۲ء وفات ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۲ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت وفات
۹۶۴	اصول الفقہ الاسلامی	ڈاکٹر وہبہ الزحیلی، دو جلدوں میں ہے، اس میں ہر مکتب فقہ کے اصولوں کو پورے اعتماد کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، کتاب مفید ہے۔	
۹۶۵	المدخل الی علم اصول الفقہ	شیخ محمد معروف دویسی	
۹۶۶	المدخل	شیخ مصطفیٰ الزرقاء بہت اہمیت کی حامل کتاب ہے۔	
۹۶۷	شرح القواعد الفقہیۃ	شیخ احمد الزرقاء	وفات ۱۳۵۷ھ
۹۶۸	علم اصول الفقہ ومصادر التشریع الاسلامی	احمد الحسینی	ولادت ۱۲۹۱ھ
۹۶۹	المختارات المفتیۃ فی تاریخ التشریع الاسلامی واصول الفقہ	احمد ابوالفتح بک	وفات ۱۳۶۵ھ
۹۷۰	محاضرات فی اصول الفقہ	عبد الجلیل بن احمد	۱۲۸۷-۱۳۷۶ھ
۹۷۱	محاضرات فی اصول الفقہ	عبد الغنی المصری	ولادت ۱۳۲۶ھ
۹۷۲	حجۃ السنۃ	// //	وفات ۱۴۰۴ھ
۹۷۳	حجۃ الایام وحقیقتہ	// //	// //
۹۷۴	اصول فقہ بغیر الحنفیۃ		

کتب فقہ حنفی

فقہ حنفی کی مشہور بنیادی کتابیں

الف

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۹۷۵	آداب القضاۃ	عبدالوہاب بن احمد بن علی شعرانی، فقیہ،	ولادت ۸۹۸ھ
		محدث، اصولی اور مختلف علوم کے ماہر تھے	وفات ۹۷۳ھ
۹۷۶	آداب القضاء	محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف بن بزار	وفات ۸۲۲ھ
		الکروری	
۹۷۷	اجابۃ السائل باختصار النفع الوسائل	عمر بن ابراہیم بن محمد سراج الدین آپ	وفات ۱۰۰۵ھ
		ابن نجیم سے مشہور ہیں، علوم شرعیہ میں تبحر	
		تھے، نئے مسائل کی جستجو میں رہتے تھے آپ نے	
		فقہ میں صاحب بحر الرائق سے استفادہ کیا (۱)	
۹۷۸	الاجتناس والفروق	احمد بن محمد بن عمر الناطلی، عراق کے کبار	
		فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ (۲)	
۹۷۹	احکام الرمی والسبق والمحلل	احمد بن عثمان بن ابراہیم تاج الدین	وفات ۷۴۴ھ
		الماردینی، المعروف بابن الترمکانی، امام	
		اور فقیہ تھے۔ (۳)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۹۸۰	احکام الصيد	قاسم بن علی بن الحسین بن محمد البونصر بن نور الہدیٰ، فقہ وادب کے ماہر تھے، آپ کو قاضی القضاۃ کا لقب دیا گیا تھا۔ (۱)	وفات ۵۶۳ھ
۹۸۱	احکام الوقف	ہلال بن یحییٰ بن مسلم الرائی البصری (۲)	وفات ۲۲۵ھ
۹۸۲	احکام الوقف	احمد بن عمرو ابوبکر الخصاص الشیبانی (۳)	وفات ۲۶۱ھ
۹۸۳	الاحکام وما یجب عملہ علی المحکام	محمد بن احمد ابو عبد اللہ القرطبی (۴)	وفات ۳۱۳ھ
۹۸۴	احسن الغایات فی معرفۃ الشرعیات	محمد سعید عبدالغفار حنفی مصری، استاذ جامعہ ازہر۔ (۵)	وفات ۱۳۲۹ھ
۹۸۵	الاحکام الشرعیۃ فی الاصول الشرعیۃ	محمد قدری پاشا، مصر کے قاضی رہے۔ (۶)	ولادت ۱۲۳۷ھ
۹۸۶	الاحکام الشرعیۃ فی الاحوال الخصیۃ	”	وفات ۱۳۰۶ھ
۹۸۷	احوال الانسان فی الاحکام الشرعیۃ علی مذہب ابی حنفیۃ	”	”
۹۸۸	الاحکام	احمد بن علی ابوبکر الرازی الجصاص، امام ابو الحسن کرخی کے شاگرد ہیں، اپنے دور میں حنفیہ کے امام تھے، کئی کتابیں لکھیں، ایک کتاب شرح مختصر الکفرخی بھی ہے۔ (۷)	ولادت ۳۰۵ھ
۹۸۹	الاحکام	احمد بن محمد بن عمر الناطفی عراق کے کبار فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔	وفات ۵۸۶ھ

(۱) تاج التراجم: ۱۷۸ (۲) تاج التراجم: ۲۷۸ (۳) تاج التراجم: ۱۹ (۴) تاج التراجم: ۲۱۱ (۵) الاعلام للزکری: ۱۴۲/۶

(۶) الموسوعة: ۳۷۰ (۷) الفوائد المہیۃ: ۲۷۸

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۹۹۰	الاحکام المتعلقة بالقضاة و الحکام	شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن احمد الغزالی الترمذی الحنفی - (۱)	وفات ۱۰۰۲ھ
۹۹۱	اختلاف الفقهاء	احمد بن محمد بن سلامہ ابو جعفر الطحاوی فقیہ وامام ہیں - (۲)	وفات ۳۲۱ھ
۹۹۲	اختلاف الفقهاء	ابوبکر بن یعقوب (۳)	
۹۹۳	اختیارات الاحکام فی ضروریات الحکام	محی الدین المعروف بابن افلاطون الرومی	
۹۹۴	الخلافا بین ابی حنیفہ واصحابہ	احمد بن یحییٰ بن زبیر ابوالحسن بن ابو جعفر العقلمی (۴)	وفات ۳۴۲ھ
۹۹۵	اختلاف ابن ابی لیلیٰ	قاضی ابو یوسفؒ، یہ کتاب علامہ ابو الوفاء کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ لجنہ احیاء المعارف العثمانیہ حیدرآباد سے چھپ چکی ہے۔	ولادت ۱۱۳ھ وفات ۱۸۲ھ
۹۹۶	الاختیارات فی الفقہ	ابوسعید خلف بن ایوب العامری البلیخی الحنفی مفتی بلخ و خراسان (۵)	وفات ۲۲۰ھ
۹۹۷	الاختیار فی اختلاف ائمتہ الامصار	ابو محمد عبد اللہ بن ابی الوحش بری بن عبد الجبار المقدسی ثم المصری المعروف بابن بری الملغوی - (۶)	وفات ۵۸۲ھ
۹۹۸	الاختیار فی الفقہ	ابوبکر محمد بن الحسن بن مقسم الخوی البغدادی (۷)	وفات ۳۶۲ھ
۹۹۹	ادب القاضی	محمد بن سلامہ الحنفی	وفات ۲۳۳ھ

(۱) کشف الظنون: ۳۶/۳ (۲) تاج التراجم: ۲۳ (۳) تاج التراجم: ۳۰۳ (۴) تاج التراجم: ۵۷ (۵) کشف الظنون: ۳۲/۳

(۶) کشف الظنون: ۳۹/۳ (۷) حوالہ سابق

ولادت/وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۲۹۲ھ	قاضی ابو حازم عبد الحمید بن عبد العزیز الحنفی	ادب القاضی	۱۰۰۰
وفات ۳۱۳ھ	ابو جعفر احمد بن اسحاق الانباری، یہ کتاب نامکمل رہ گئی ہے۔	// //	۱۰۰۱
ولادت ۱۸۱ھ	الامام ابو بکر احمد بن عمرو الخفاف، ایک سو بیس	// //	۱۰۰۲
وفات ۲۶۱ھ	(۱۲۰) باب میں انتہائی جامع اور مقبول کتاب ہے، بہت سے اکابر علماء و فقہاء نے اس کی شرحیں لکھیں ہیں۔		
ولادت ۱۱۳ھ	الامام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم القاضی	ادب القاضی علی مذہب ابی حنیفہ	۱۰۰۳
وفات ۱۸۲ھ	المجتہد الحنفی، امام اعظم ابو حنیفہ کے تلمیذ رشید اور مشہور امام ہیں۔ (۱)		
وفات ۲۶۱ھ	احمد بن عمرو ابو بکر الخفاف الشیبانی (۲)	ادب القاضی	۱۰۰۴
ولادت ۸۳۳ھ	محمد بن محمد بن محمد بن خلیل المعروف بابن الغرس، نو سال کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے، وفات ۸۹۴ھ	ادب القضاء	۱۰۰۵
	ابن ہمام وغیرہ سے فقہ حاصل کی، آپ کی ذکاوت مشہور ہے۔ (۳)		
وفات ۳۱۳ھ	احمد بن اسحاق بن بہلول، ابو جعفر تنوخی، حدیث و فقہ کے ماہر تھے۔ (۴)	ادب القاضی (نامکمل)	۱۰۰۶
وفات ۲۰۴ھ	حسن بن زیاد اللؤلؤی امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں، چونکہ آپ موتی کا کاروبار	ادب القاضی	۱۰۰۷

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
		کرتے تھے اس لئے لوگوں کی جانب منسوب کئے گئے، سنت کے سخت پابند تھے، خراج و تفریع میں کافی دسترس رکھتے تھے، کچھ دنوں کو فہ کے قاضی بھی رہے۔ (۱)	
۱۰۰۸	ارشاد الراجی لمعرفة فرائض السراجی	محمود بن احمد بن ظہیر شمس الدین لارندی، وفات تقریباً فقہ اور علم فرائض کے ماہر تھے۔ (۲)	وفات تقریباً ۷۲۵ھ
۱۰۰۹	أرجوزة فی الخلاف بین ابی حذیفۃ والشافعی	یوسف بن ہلال بن ابوالبرکات ابوالفضل الحلی، فقیہ ہیں۔ (۳)	وفات ۶۷۶ھ
۱۰۱۰	أرجوزة فی الفقہ	علی بن سخر تاج الدین، معروف بابن السباک، (۴)	وفات تقریباً ۷۵۰ھ
۱۰۱۱	الارشاد فی الفقہ	نوح بن منصور	
۱۰۱۲	الاسعاف باحکام الاوقاف	الشیخ برہان الدین ابراہیم بن موسیٰ بن ابو بکر الطرابلسی الحنفی نزہیل قاہرہ یہ دراصل الہلال اور الخفاف کی کتاب الوقف کا مجموعہ ہے۔ (۵)	ولادت ۸۲۳ھ وفات ۸۵۳ھ // ۹۲۲ھ
۱۰۱۳	الاستغناء شرح وقایہ	الشیخ علاء الدین ابوالحسن علی بن خلیل الطرابلسی الحنفی قاضی القدس (۶)	وفات ۸۲۲ھ
۱۰۱۴	الاستغناء	شیخ علاء الدین علی طرابلسی (۷)	
۱۰۱۵	الاستغناء فی الاستیفاء	شیخ حسام الدین الکوج (۸)	

(۱) الاعلام للوزکی: ۲۰۵/۲ (۲) تاج التراجم: ۳۳۷ (۳) تاج التراجم: ۳۸۸ (۴) تاج التراجم: ۱۵۳ (۵) كشف الظنون: ۱۲۶/۱

(۶) كشف الظنون: ۱۷۴/۲ (۷) تاج التراجم: ۱۷۴/۲ (۸) حوالہ سابق

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۰۱۶	الاشباہ والنظائر فی الفروع (۴ جلدیں، مطبوعہ استانبول)	الفقیہ الفاضل زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم المصری الحنفی، یہ ایک مشہور کتاب ہے، سات فنون پر مشتمل ہے، (۱) اصول فقہ، (۲) ضوابط فقہیہ (۳) جمع و فرق یہ فن پوری نہ کر سکے تو ان کے بھائی شیخ عمر نے اس کی تکمیل کی (۴) الفاز (۵) حیل (۶) اشباہ و نظائر یا فن احکام (۷) امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ احناف کی حکایات، اس کتاب کی تالیف چھ ۶ ماہ میں مکمل ہوئی، جمادی الثانیہ ۹۶۹ھ میں اس سے فارغ ہوئے، ابن نجیم کی یہ آخری تصنیف ہے۔ (۱)	وفات ۷۶۷ھ
۱۰۱۷	الاعلام فی مصطلح الشہود و الحکام	ابراہیم بن علی بن احمد نجم الدین ابواسحاق دمشقی۔ (۲)	وفات ۷۹۸ھ
۱۰۱۸	الاعتقاد (حنفی الفروع)	شیخ ابوبکر بن علی احدادی۔ (۳)	وفات ۸۰۰ھ
۱۰۱۹	اقرار الورثۃ بعضهم لبعض	احمد بن عمرو ابوبکر الخصاص الشیبانی (۴)	وفات ۸۲۶ھ
۱۰۲۰	آغار المسکدین فی ضروریات الدین (مطبوعہ ڈابھیل گجرات)	علامہ انور شاہ کشمیری، اصول تکفیر پر جامع اور بے نظیر کتاب ہے۔	وفات ۱۳۵۲ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۰۲۱	اقامة الحجۃ علی ان الاکثار فی التبعہ لیس بدعتہ	علامہ عبدالحی فرنگی محلی، اس کتاب میں صحابہ کرامؓ، تابعین اور اکابر امت کی کثرت عبادت کے احوال بیان کئے گئے ہیں، اور ثابت کیا گیا ہے کہ عبادت کی کثرت اچھی چیز ہے، اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے، اس کو شیخ عبدالفتاح ابو غدہ نے شائع کیا ہے۔	وفات ۱۳۰۲ھ
۱۰۲۲	الامالی	معلیٰ بن منصور ابو یعلیٰ رازی، رجال حدیث میں سے ہیں، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد کے شاگرد ہیں، آپ کو مختلف مرتبہ قضاء کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے انکار فرمادیا۔ (۱)	وفات ۲۱۱ھ
۱۰۲۳	الامالی	حسن بن منصور بن محمود اوزجندی، آپ قاضی خاں سے مشہور ہیں، مشرق کے کبار فقہاء میں سے ہیں۔ (۲)	وفات ۵۹۲ھ
۱۰۲۴	امام الکلام فیما یتعلق بالقرآنہ خلف الامام (صفحات ۳۵۰)	علامہ عبدالحی فرنگی محلی، قرأت خلف الامام کے موضوع پر بہت مفصل اور منفرد کتاب ہے، یہ کتاب ہندوستان میں بھی شائع ہو چکی تھی، ابھی حال میں شیخ عثمان جمعہ ضمیری نے اپنی تحقیق کے ساتھ جدہ سے شائع کی ہے۔	وفات ۱۳۰۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۰۲۵	الانصاف فی بیان سبب الاختلاف	حضرت شاہ ولی اللہ ابن الشاہ عبدالرحیم الدہلوی ہندوستان کے مشہور ترین عالم دین اور مجدد ہیں۔	۱۱۱۴ھ - ۱۲۰۶ھ
۱۰۲۶	الانصاف للفقہاء علی مشکلات الاوقاف	محمد قدوری پاشا المصری الحنفی	ولادت ۱۲۳۷ھ وفات ۱۳۰۶ھ
۱۰۲۷	الانصار والترجیح للمذہب الصحیح	عمر بن محمد بن سعید الموصلی (۱)	وفات ۲۶۲ھ
۱۰۲۸	انقاذ الہالکین فی عدم جواز الجزاء بالاجرة	محمد بن پیر علی محی الدین برکوی برومی، فقیہ، محدث، مفسر، واعظ اور نحوی ہیں۔ (۲)	ولادت ۹۲۹ھ وفات ۹۸۱ھ
۱۰۲۹	اوضح رمز علی نظم الکنز	علی بن محمد بن علی بن خلیل ابن عانم سے مشہور ہیں، امام عصر ہیں، ابن النجار حنبلی ابن الشلبی لقانی مالکی وغیرہ سے علم فقہ حاصل کیا۔ (۳)	ولادت ۹۲۰ھ وفات ۱۰۰۴ھ
۱۰۳۰	الادخ	ابوبکر بن محمد بن ابوالفتح النیشاپوری	
۱۰۳۱	الاوقاف	احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بالخصاف	ولادت ۱۸۱ھ
۱۰۳۲	الایضاح	امام وفقیہ، اور فرائض کے ماہر تھے (۴)	وفات ۲۶۱ھ
۱۰۳۳	ایضاح الاصلاح	عبدالرحمن بن محمد بن امیرویہ ابوالفضل کرمانی۔ (۵)	وفات ۵۴۳ھ
		احمد بن سلیمان بن کمال پاشا شمس الدین قاضی اور مفتی تھے، علامہ باجی کے بقول بہ مقام آستانہ شاید ہی کوئی فن ہوگا جس میں آپ کی تصنیف موجود نہ ہو۔ (۶)	وفات ۹۴۰ھ

(۱) تاج التراجم: ۱۶۸ (۲) تجر الموفین: ۱۳۹ (۳) الاعلام: ۱۷۸ (۴) کشف الظنون: ۹۹ (۵) تاج التراجم: ۱۲۲ (۶) الموسوعة: ۳۳۳

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ب	
۱۰۳۴	البحر الرائق شرح كنز الدقائق مع تكملة (۹ جلدیں) مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند ۱۴۱۹ھ ۱۹۸۸ء	علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجم المصری آپ نے شرف الدین بلقینی اور شہاب الدین شبلی وغیرہ سے علم حاصل کیا اصولی، فقیہ اور محقق عالم ہیں، یہ مصنف کے بقول کتاب الدعویٰ تک ہے، لیکن متداول نسخہ باب الاجارة الفاسدة تک ہے، مشہور و معروف کتاب ہے۔ (۱)	وفات ۹۷۰ھ
۱۰۳۵	البحر الزاخر	شیخ فقیہ احمد بن محمد بن اقبال، الجوہرۃ النيرة کی تجرید ہے۔ (۲)	
۱۰۳۶	البحوث الفقہیہ	حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی امین مولانا عبد الاحد تلمیذ حضرت شیخ الہند، ہندوستان کے بڑے عالم، فقیہ قاضی اور محقق تھے، امارت شریعہ بہار و اڑیسہ کے نائب امیر اور قاضی القضاء رہے، مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر، اسلامک فقہ اکیڈمی کے بانی جنرل سکرٹری اور آل انڈیا ملی کونسل کے بانی جنرل سکرٹری رہے اور متعدد علمی اداروں اور درسگاہوں کے رکن اور سرپرست رہے، فقہ و قضاء پر آپ جیسی نظر رکھنے والا اس دور میں دیکھا نہیں گیا	ولادت ۱۹۳۶ء وفات ۲۰۰۲ء ۴ اپریل

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۰۳۷	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع جلد ۶ مطبوعہ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند	الامام علاء الدین ابوبکر بن سعود الکاسانی الحنفی، الملقب ملک العلماء، علامہ علاؤ الدین سمرقندی سے استفادہ کیا اور ان کی مشہور کتاب تحفۃ الفقہاء کی شرح لکھی ہے نظیر کتاب ہے، اب یہ کتاب شیخ محمد عرفان بن یاسمین درویش کی تحقیق و تخریج کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ (۱)	وفات ۵۸۷ھ
۱۰۳۸	البرہان شرح مواہب الرحمن	الشیخ برہان الدین ابراہیم بن موسیٰ بن ابو بکر الطرابلسی الحنفی نزیل قاہرہ۔ (۲)	ولادت ۸۲۳ھ وفات ۹۲۳ھ
۱۰۳۹	البيان (شرح قدوری)	محمد بن رسول الموقانی (۳)	
۱۰۴۰	البيان عن الفصل فی الاشریۃ بین الحلال والحرام	مفضل بن مسعر بن محمد التوحفی، فقیہ اور قاضی ہیں۔ (۴)	وفات ۴۴۲ھ
۱۰۴۱	تبیین الحقائق شرح الکنز (مطبوعہ الامیریہ ۱۳۱۵ھ)	الامام فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی الزیلعی، فقہ و فرائض اور نحو میں دسترس رکھتے تھے، درس و تدریس اور افتاء مشغلہ تھا، اس کا اختصار المولیٰ احمد بن محمود اور محی الدین احمد النخوارزمی نے لکھا ہے۔ (۵)	وفات ۷۴۳ھ



(۱) الاعلام: ۴۶/۲، الجواہر المعیۃ: ۲۴۴/۲ (۲) کشف الظنون: ۱۲۶/۱ (۳) ظفر المصلین: ۲۵۳ (۴) تاج التراجم: ۴۵۸
(۵) کشف الظنون: ۱۵۱۵/۲

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۰۴۲	تجرید	عبدالرحمن بن محمد بن امیرویہ ابوالفضل کرمانی۔ (۱)	وفات ۵۴۳ھ
۱۰۴۳	التجرید	الامام ابوالحسین احمد بن محمد القدوری البغدادی الحکمی، عراق میں حنفیہ کے امام تھے،	ولادت ۳۶۲ھ وفات ۴۲۸ھ
۱۰۴۴	التجریۃ الثانی	” ” ”	بمقام بغداد
۱۰۴۵	التجنیس والمزید	علی بن ابوبکر بن عبد الجلیل الفرغانی برہان الدین مرغینانی	وفات ۵۹۳ھ
۱۰۴۶	التجنیس	محمد بن الحسین بن محمد بن الحسن المعروف بن خواہر زادہ، فقیہ نحوی، اور ماوراءالنہر کے شیخ تھے، آپ فقہاء محدثین میں سے ہیں، مروی حدیث اور کتابت حدیث میں حنفیہ میں آپ کا کوئی مقابل نہ تھا۔ (۲)	وفات ۴۸۳ھ
۱۰۴۷	تجرید الافرائد الرقائق فی شرح کنز الدقائق	احمد بن محمد بن احمد بن یونس، شبلی سے مشہور ہیں فقیہ، محدث اور نحوی ہیں، اپنے والد محترم اور علامہ جمال الدین بن یوسف وغیرہ سے علم حاصل کیا اور شیخ حسن الشرنبلالی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ (۳)	وفات ۱۰۲۱ھ
۱۰۴۸	التحریر شرح الجامع الکبیر ۸ جلدیں	محمود بن احمد بن عبد السید بن عثمان الحصری (۴)	وفات ۶۳۶ھ بمقام دمشق

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۰۴۹	التحریر المختار	احمد بن علی بن منصور، شرف الدین دمشقی (۱)	وفات ۱۲۸۳ھ
۱۰۵۰	تحفۃ الحریر شرح تلخیص	علی بن بلیان بن عبد اللہ الفارسی، الفقیہ	وفات ۱۲۹۹ھ
	الجامع الکبیر	المفتی، المصری (۲)	
۱۰۵۱	التحقیق شرح سراجیہ	شیخ محمد بن حاج احمد بن نصر (۳)	وفات ۱۲۹۲ھ
۱۰۵۲	تحفۃ الفقہاء (تین جلدیں)	محمد بن احمد علاء الدین السمرقندی استاذ	وفات ۱۲۸۵ھ
		صاحب البدائع، بہت بڑے عالم و فقیہ	
		تھے، ان کی صاحبزادی بھی بڑی فقیہ تھیں، تحفہ	
		کی حافظہ تھیں، ان کی شادی صاحب بدائع	
		علامہ کاسانی سے ہوئی، تو اپنے شوہر کے فتویٰ	
		کی غلطیوں کو درست کرتی تھیں، اور اس گھر	
		سے کوئی فتویٰ صادر ہوتا تو اس پر باپ بیٹی	
		اور دامادینوں کے دستخط ہوتے، سبحان اللہ،	
		بدائع دراصل تحفہ کی تفصیل ہے۔ (۴)	
۱۰۵۳	التحریر المختار لرد المختار	عبد القادر بن عبد اللطیف بن عمر بن ابی بکر	وفات ۱۲۳۰ھ
	تقریرات الراغبی علی حاشیہ	بن لطفی الفاروقی الطرابلسی الحموی، المعروف	مطابق ۱۸۱۵ء
	ابن عابدین (طبع ثانی	بالرافعی، صوفی عالم، فقیہ اور ادیب تھے، نثر	
	۱۹۸۸ء بیروت)	اور نظم دونوں میں مہارت رکھتے تھے، طرابلس	
		(شام) میں وفات پائی، کئی تصنیفات یادگار	
		چھوڑیں، جمادی الثانیہ ۱۲۳۱ھ میں اس	
		کتاب سے فارغ ہوئے۔ (۵)	

(۱) تاج التراجم: ۳۳ (۲) تاج التراجم: ۱۵۰ (۳) ظفر المصلحین: ۲۸۶ (۴) الفوائد المیمیہ: ۱۵۸، کشف الظنون: ۲۷۱

(۵) ہدیۃ العارفین: ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت، وفات
۱۰۵۴	تحفۃ الشاہان فی فروع المحفۃ	ایوب بن سید شریف موسیٰ الحسنی لکھی قاضی تھے۔ (۱)	وفات ۱۰۹۴ھ بقام قدس
۱۰۵۵	تحفۃ الاخبار باحیاء سید الابرار	علامہ عبدالحی لکھنوی اس کتاب میں فقہاء اصولیین کے نزدیک سنت کی تعریف اور اس کے ترک کا حکم بیان کیا گیا ہے، اور بیس رکعت (۲۰) تراویح کے سنت ہونے پر تفصیلی بحث کی گئی ہے، اس کو شیخ عبدالفتاح ابو غدہ نے اپنے حواشی کے ساتھ شائع کیا ہے۔	وفات ۱۳۰۴ھ
۱۰۵۶	تحفۃ الطلاب	محمد بن محمد مصطفیٰ العمدادی ابوالسعود، بڑے عالم اور قاضی ہیں۔ (۲)	ولادت ۸۹۸ھ وفات ۹۸۲ھ
۱۰۵۷	تحفۃ الاخیار علی الدر المختار	ابراہیم بن محمد بن ابراہیم لکھی، قسطنطنیہ میں جامع السلطان محمد خان کے امام و خطیب اور سعدی آفندی کے قائم کردہ مدرسہ ”دار القرآۃ“ میں مدرس تھے، بڑے اونچے عالم و فقیہ تھے، آپ نے نوے ۹۰ سال سے زائد عمر پائی۔	وفات ۹۵۶ھ
۱۰۵۸	تحقیق العجیب	محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم ابوالحسنات لکھنوی فقیہ اور محدث تھے، ہندوستان کے مشہور اور ممتاز فقہاء محدثین میں آپ کا	ولادت ۱۲۶۴ھ وفات ۱۳۰۴ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		شمار ہوتا ہے، بیشمار کتابوں کے مصنف ہیں بہت سی فقہی اور حدیثی کتابوں کی شروح و حواشی آپ کی نوک قلم سے تیار ہوئیں۔ (۱)	
۱۰۵۹	تذہیب الصحیفۃ نصرة الامام ابی حنیفہ	احمد بن السید محمد بن الحسین الحموی شہاب الدین مصری الحنفی، مدرس مدرسہ سلیمانہ و مدرسہ حسینیہ قاہرہ، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔	وفات ۱۰۹۸ھ
۱۰۶۰	ترتیب مسائل الجامع الصغیر	حسن بن احمد ابو عبد اللہ الزعفرانی، امام وقت ہیں۔ (۲)	
۱۰۶۱	ترتیب واقعات الصدر الشہید	یوسف بن احمد بن ابوبکر خوارزمی الخاصی (۳)	وفات ۷۳۹ھ
۱۰۶۲	التبہیل شرح لطائف الاشارات	محمد بن اسرائیل بن عبدالعزیز آپ ابن قاضی سادۃ سے مشہور ہیں، فقیہ اور قاضی ہیں، سید شریف سے علم حاصل کیا، آپ تمام علوم میں ماہر تھے۔ (۴)	وفات ۸۲۳ھ
۱۰۶۳	تصحیح القدوری	علامہ زین الدین بن قاسم قطلوبغا (۵)	وفات ۹۷۹ھ
۱۰۶۴	التطبیق (شرح شرح وقایہ)	شیخ قاسم بن سلیمان بیکندی (۶)	وفات ۹۷۰ھ
۱۰۶۵	تعلیق علی خلاصۃ الدلائل فی تنقیح المسائل	احمد بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفیٰ بن سلیمان ماردینی، معروف بابن الترمکانی امام و فقیہ ہیں۔	وفات ۷۴۴ھ

(۱) الاعلام: ۵۹/۷ (۲) تاج التراجم: ۸۳ (۳) تاج التراجم: ۲۸۶ (۴) تاج التراجم: ۸۳ (۵) ظفر المصلین: ۲۵۳

(۶) ظفر المصلین: ۲۷۳

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۰۶۶	تعلیقات علی حاشیہ ابن عابدین علی الدر	عبدالغنی بن احمد بن عبدالقادر، بڑے فقیہ ہیں، شام میں تین سال تک قاضی رہے، وفات ۱۳۰۸ھ	ولادت ۱۲۳۳ھ
۱۰۶۷	تعلیق بر شرح وقایہ	ابوالخیر محمد معین الدین بن شاہ خیرات علی بن سید احمد کڑوی (۱)	
۱۰۶۸	التقرید فی مختصر التجرید	محمود بن احمد بن مسعود جمال الدین قونوی دمشقی (۲)	وفات ۱۷۷۰ھ
۱۰۶۹	تفصیل القواعد فی شرح منظومۃ النسفی فی الخلاف	محمد بن حسین بن احمد الکواکبی الحنفی فقیہ اور اصولی ہیں، ان کی متعدد تصنیفات ہیں، (۳)	ولادت ۱۰۱۸ھ مطابق ۱۶۰۹ء
۱۰۷۰	التقریر (شرح قدوری) ۳ جلدیں	محمد بن احمد قونوی	وفات ۱۷۷۰ھ
۱۰۷۱	التقریر شرح الجامع الکبیر	احمد بن مسعود بن عبدالرحمن ابوالعباس قونوی	
۱۰۷۲	التقریب فی مسائل الخلاف بین ابی حنیفہ واصحابہ	احمد بن محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان ابو الحسین القدوری	وفات ۴۲۸ھ
۱۰۷۳	التقریب الثانی فی مسائل الخلاف	” ” ” ” ”	” ” ”
۱۰۷۴	التقسیم والتشجیر فی شرح الجامع الصغیر	مسعود بن الحسین بن سعد القاضی ابوالحسن البز دوی	وفات ۱۷۷۵ھ
۱۰۷۵	التقریب	الامام ابو الحسین احمد بن محمد القدوری البغدادی الحنفی، عراق میں حنفیہ کے امام تھے	ولادت ۳۶۲ھ وفات ۴۲۸ھ بمقام بغداد

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۰۷۶	التقریر شرح تحریر القدوری	محمود بن احمد بن مسعود بن عبد الرحمن، ابن سراج سے مشہور ہیں، فقیہ، اصولی اور متکلم ہیں، آپ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر تھے۔ (۱)	وفات ۱۱۳۵ھ
۱۰۷۷	تکملة التجريد	عبد الرحمن بن محمد السرخسی (۲)	
۱۰۷۸	تکملة البحر الرائق	العلامة الشيخ محمد بن حسین بن علی الطوری	وفات ۱۱۲۸ھ
	جلد ۷، ۸، ۹، مطبوعہ دار الکتاب دیوبند	القادری الحنفی	
۱۰۷۹	تلخیص الوقایہ فی الفروع	محمد بن حسین بن احمد الکواکبی الحنفی فقیہ، اصولی ہیں، ان کی متعدد تصانیف ہیں۔	ولادت ۱۰۱۸ھ مطابق ۱۶۰۹ء وفات ۱۰۹۶ھ مطابق ۱۶۸۵ھ
۱۰۸۰	تلخیص الجامع الکبیر	امام محمد بن عباد بن ملک، فقیہ ہیں، جمال الدین محمود بن عبد السید اور حسن قاضی خاں وغیرہما سے علم حاصل کیا۔ (۳)	وفات ۶۵۳ھ
۱۰۸۱	تنقیح الضروری حاشیہ القدوری	مولانا نظام الدین کیرانوی (۴)	
۱۰۸۲	تنویر الابصار	احمد بن اسماعیل ظہیر الدین التمر تاشی، (زیادہ معتبر نہیں ہے)	وفات ۶۰۰ھ
۱۰۸۳	توفیق العنایہ فی شرح الوقایہ	شیخ زین الدین جنید بن صندل	
۱۰۸۴	التوضیح	قاسم بن حسین بن احمد، آپ کا لقب صدر الافاضل ہے، فقیہ اور اویب تھے، آپ نے برہان الدین باصر، عمر نسفی، محمد بزدوی وغیرہم سے علم فقہ حاصل کیا۔ (۵)	ولادت ۵۵۵ھ وفات ۶۱۵ھ

(۱) کشف الظنون: ۱۷۳/۲ (۲) تاج التراجم: ۱۲۳ (۳) الاطلام: ۵۷۷ (۴) ظفر المصلین: ۲۵۳ (۵) الاطلام: ۸۶۶

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۰۸۵	تہافت الامجاد	محمد بن محمد بن مصطفیٰ العمادی، ابو مسعود،	ولادت ۸۹۸ھ
		فقیہ، مفسر، اصولی، شاعر، لغات عربی و فارسی	وفات ۹۸۲ھ
		اور ترکی کے عالم تھے، متعدد جگہوں پر درس	
		و تدریس کا کام انجام دیا اور قضا کی ذمہ	
		داری سنبھالی، (۱)	
۱۰۸۶	تہذیب الفروق	محمد علی بن حسین بن ابراہیم فقیہ اور مفتی تھے	ولادت ۱۲۸۷ھ
		(۲)	وفات ۱۳۶۷ھ
ج			
۱۰۸۷	الجامع الکبیر فی الفروع	الامام المجتہد محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی، فقہ	ولادت ۱۳۱/۳۵ھ
		حنفی کے تیسرے امام، علامہ ابو الوفاء افغانی	وفات ۱۸۹ھ
		کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ ۱۳۵۶ھ میں	
		حیدر آباد اور قاہرہ سے چھپ چکی ہے۔	
۱۰۸۸	الجامع الصغیر فی الفروع	الامام المجتہد محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی، فقہ	
		حنفی کے تیسرے امام، یہ ایک مبارک قدیم	
		کتاب ہے، اس میں پندرہ سو بتیس (۱۵۳۲)	
		مسائل ہیں، یہ کتاب امام ابو یوسف کی	
		کتاب الخراج کے حاشیہ پر ۱۳۰۲ھ میں	
		بولاق سے چھپ چکی ہے۔ (۳)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۰۸۹	الجامع فی الحیض	مختار بن محمود بن محمد، فقیہ، اصولی اور علم فرائض کے ماہر تھے، علاؤ الدین سدید بن خیاطی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ (۱)	وفات ۶۵۸ھ
۱۰۹۰	جامع احکام الصغار (دو جلدیں) مطبوعہ قاہرہ	الامام مجد الدین ابوالفتح محمد بن محمود بن حسین ابن احمد الاسود شنی الحنفی، فقیہ ہیں، مادر اہل انہر کے ایک شہر اسروشنہ میں پیدا ہوئے والد اور دادا دونوں بڑے علماء میں تھے، ان سے علم حاصل کیا ان کے علاوہ علامہ مرغینانی صاحب ہدایہ امام ناصر الدین السمرقندی اور ظہیر الدین بخاری وغیرہ سے علم حاصل کیا، شیخ حسام الدین محمد بن عثمان علیا بادی سمرقندی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ (۲)	وفات ۶۳۲ھ
۱۰۹۱	جامع الفصولین	محمد بن اسرائیل بن عبدالعزیز آپ ابن قاضی سادہ سے مشہور ہیں، فقیہ اور قاضی ہیں، سید شریف سے علم حاصل کیا آپ تمام علوم میں ماہر تھے۔ (۳)	وفات ۸۲۳ھ
۱۰۹۲	الجامع فی الفقہ	اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ (الامام) فقیہ ہیں، مختلف علاقوں کے قاضی رہے اپنے والد محترم وغیرہ سے فقہ حاصل کی۔ (۴)	وفات ۲۱۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۰۹۳	جامع الرموز فی شرح النقایہ مختصر الوقایہ	محمد بن حسام الدین الخراسانی شمس الدین التمہدانی، فقیہ ہیں، بخارا میں مفتی تھے، غضب کا حافظ رکھتے تھے، کہا جاتا ہے کہ آپ جو سن لیتے وہ بھولتے نہ تھے۔ ابن عماد نے فرمایا کہ آپ قبحر فقیہ تھے، مگر فقہ حنفی میں آپ کی کتابوں کی روایات بہت زیادہ معتبر نہیں ہیں۔ (۱)	وفات ۹۵۳ھ
۱۰۹۴	جامع المہانی فی شرح فقہ الکبیر	یوسف بن عمر بن الصوفی الکادوری (۲)	وفات ۹۵۳ھ
۱۰۹۵	جامع المضممرات	محمد بن عیسیٰ ابو عبد اللہ معروف بابن موسیٰ الفتیہ۔ (۳)	تقریباً
۱۰۹۶	الجامع الکبیر	عبد الرحمن بن محمد حاکم الغزالی (۴)	وفات ۹۵۳ھ
۱۰۹۷	الجامع الصغیر	عمر بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ برہان الائمہ معروف بحسام الشہید (۵)	شہید ۵۳۶ھ
۱۰۹۸	الجامع الصغیر	محمد بن محمد بن محمد القباوی فن اختلاف اور مناظرہ میں ماہر تھے۔ (۶)	وفات ۹۵۳ھ
۱۰۹۹	الجامع الصغیر (المطول)	محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف ابن بزاز الکروری المعروف بالہزازی فقیہ اور اصولی ہیں اپنے والد محترم سے علم حاصل کیا، آپ نے تیمور لنگ کے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ (۷)	وفات ۸۲۷ھ
۱۱۰۰	الجامع الکبیر		
۱۱۰۱	الجامع الوجیز		

(۱) الاعلام: ۲۳۳۷ (۲) ظفر المصلین: ۲۵۳ (۳) تاج التراجم: ۲۹۹ (۴) تاج التراجم: ۱۲۳ (۵) تاج التراجم: ۱۶۱

(۶) تاج التراجم: ۱۹۸ (۷) تاج التراجم: ۲۳۷

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۱۰۲	الجرجانیات	امام محمد بن الحسن الشیبانی یہ ان مسائل کا مجموعہ ہے جن کی روایت علی بن صالح الجرجانی نے امام محمد بن الحسن الشیبانی سے کی ہے۔ (۱)	ولادت ۱۲۵/۳۱ھ وفات ۱۸۶ھ
۱۱۰۳	الجمعة فی مواضع من البلد	جلال بن احمد بن یوسف مشہور بالتبانی (۲)	وفات ۹۳ھ
۱۱۰۴	الجوامع	حنفیہ کے مشہور امام امام ابو یوسف کی تصنیف ہے۔ (۳)	ولادت ۱۱۳ھ وفات ۱۸۲ھ
۱۱۰۵	الجوہرۃ المنیرۃ (۲ جلدیں)	ابو بکر بن علی الحداد الزبیدی الحنفی (رضی اللہ عنہ) العبادی الیمینی الفقہ، یہ کتاب کے مختصر کا نام الجوہرۃ المنیرۃ کا خلاصہ ہے، (۴)	وفات ۸۰۰ھ
۱۱۰۶	الجوہرۃ المنیرۃ (۲ جلدیں)	ابو بکر بن علی الحداد الزبیدی الحنفی الیمینی الفقہ یہ کتاب الجوہرۃ المنیرۃ کا خلاصہ ہے۔ (۵)	وفات ۸۰۰ھ
۱۱۰۷	جوامع الفقہ	احمد بن محمد بن عمر العتابی، فقیہ و مفسر ہیں (۶)	وفات ۵۸۶ھ
۱۱۰۸	جوابات مسائل	احمد بن علی ابو بکر الرازی، معروف بالجصاص	وفات ۳۷۰ھ
۱۱۰۹	جوامع الفقہ	صاعد بن احمد بن ابو بکر بن احمد رازی	

(۱) کشف الظنون: ۴۵۸/۱ (۲) تاج التراجم: ۸۰ (۳) الموسوعة: ۳۳۹/۱ (۴) کشف الظنون: ۵۲۱/۲

(۵) کشف الظنون: ۵۲۱/۲ (۶) الجواهر المحمیدیہ: ۱۱۴/۱


سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		ح	
۱۱۱۰	حاشیہ شرح وقایہ	یعقوب پاشا بن حضرت بن جلال الدین رومی۔	
۱۱۱۱	حاشیہ شرح وقایہ	شمس الدین احمد بن قاضی موسیٰ مشہور بالخیالی	وفات ۸۶۲ھ
۱۱۱۲	حاشیہ شرح وقایہ	محمد بن فراموز مشہور بملا خسرو	وفات ۸۸۵ھ
۱۱۱۳	حاشیہ شرح وقایہ	محمد بن محمد مشہور بعرب زادہ رومی	وفات ۹۶۹ھ
۱۱۱۴	حاشیہ شرح وقایہ	تاج الدین ابراہیم بن عبید اللہ حمیدی	وفات ۹۷۳ھ
۱۱۱۵	حاشیہ شرح وقایہ	شیخ صالح بن جلال	وفات ۹۷۳ھ
۱۱۱۶	حاشیہ شرح وقایہ	محمد بن مصلح الدین قوجی معروف بشیخ زادہ رومی	وفات ۹۵۰ھ
۱۱۱۷	حاشیہ شرح وقایہ	حسام الدین حسین بن عبید اللہ (۱)	وفات ۹۲۶ھ
۱۱۱۸	حاشیہ قدوری	شیخ الادب مولانا محمد اعزاز علی	وفات ۱۳۷۲ھ
۱۱۱۹	حاشیہ علی فتح القدر	علی بن سلطان محمد اہروی القاری، نور الدین بہت سی فقہی کتابوں کے مصنف ہیں تحقیق و تنقیح میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ (۲)	وفات ۱۰۱۲ھ بمقام مکہ مکرمہ
۱۱۲۰	حاشیہ سراچی	حضرت مولانا سید امیر حسین میاں دیوبندی	وفات ۱۳۶۲ھ
۱۱۲۱	حاشیہ شرح لہستانی	العالم الفقہ محمد امین الشہیر بابن عابدین	ولادت ۱۱۹۸ھ
۱۱۲۲	حاشیہ نہر	”	وفات ۱۲۵۲ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۱۲۳	حاشیہ علی مراقی الفلاح	احمد بن محمد بن اسماعیل الطحاوی الحنفی، طحاوی	وفات ۲۳۱ھ
		نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، فقیہ ہیں، جامع ازہر میں علم حاصل کیا، شیخ الحنفیہ چنے گئے، پھر علیحدہ ہوئے پھر دوبارہ منتخب کئے گئے۔ (۱)	
۱۱۲۴	حاشیہ علی الدر المختار، م بولاق	احمد بن بدر الدین شمس الدین آپ قاضی	وفات ۸۸ھ
۱۱۲۵	حاشیہ التجرید	زادہ سے مشہور ہیں جوی زادہ اور سعدی حلبی وغیرہ سے علم حاصل کیا، قسطنطنیہ وغیرہ کے مدارس میں درس و تدریس کا کام انجام دیا، یکے بعد دیگرے حلب اور عساکر کے قاضی ہوئے، پھر قسطنطنیہ کے مفتی منتخب کئے گئے، اور آخر تک اس منصب پر فائز رہے، آپ کے علمی رعب سے اکثر لوگ ہیبت زدہ رہتے تھے۔ (۲)	
۱۱۲۶	حاشیہ علی درر الاحکام	ابوسعید محمد بن مصطفیٰ بن عثمان الحسینی الحنفی	وفات ۱۱۷۸ھ
	ملا خسرو	الغشبدی الحنفی الحادمی اصولی اور فقیہ ہیں کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔	وفات ۱۱۷۶ھ
۱۱۲۷	حاشیہ علی الدرر	المولیٰ حلتی مصطفیٰ بن پیر محمد الشہیر بحر	وفات ۱۰۴۰ھ
		زادہ بہت معتبر اور مقبول کتاب ہے۔	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۱۲۸	حاشیہ علی الدرر	المولی ہدلیہ اللہ العلامیہ	وفات ۱۰۳۹ھ
۱۱۲۹	حاشیہ علی الدرر	المولی احمد بن عبداللہ فوزی تخلص کرتے تھے	وفات ۹۷۸ھ
۱۱۳۰	حاشیہ علی الدرر	ابوالاخلاص حسن بن عمار بن علی الوفاکی	ولادت ۹۹۳ھ
		الشربلالی الحنفی، بہت مشہور و مقبول اور مبسوط حاشیہ ہے۔	وفات ۱۰۶۹ھ
۱۱۳۱	حاشیہ الجامع الصغیر مع مقدمۃ النافع الکبیر	علامہ عبدالحی فرنگی محلی اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہے، اجتہاد اور طبقات فقہاء پر ایسے مباحث ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں ملتے۔	وفات ۱۳۰۴ھ
۱۱۳۲	حاشیہ نور الایضاح مع مقدمہ	شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب	ولادت ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۲۸۸ء وفات ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۵ء
۱۱۳۳	حاشیہ شرح وقایہ	علی بن مجد الدین محمد بن محمد بن مسعود بن محمود بن محمد	وفات ۸۷۵ھ
۱۱۳۴	حاشیہ شرح وقایہ	حسن چلبی بن شمس الدین محمد شاہ بن شمس الدین محمد بن حمزہ	وفات ۸۸۶ھ
۱۱۳۵	حاشیہ شرح وقایہ	محی الدین محمد بن تاج الدین مشہور بخطیب زادہ، رومی (۱)	وفات ۹۰۱ھ
۱۱۳۶	حاشیہ شرح الوقایہ لصدر الشریعت	محمد بن بیر علی محی الدین برکوی بردی، فقیہ، مفسر، محدث، داعی اور نحوی ہیں۔ (۲)	ولادت ۹۲۹ھ وفات ۹۸۱ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۱۳۷	حاشیہ شرح وقایہ	شیخ مصطفیٰ بن خلیل	وفات ۱۲۳۵ھ
۱۱۳۸	حاشیہ شرح وقایہ (علی الاذکار)	شمس الدین احمد بن بدرالدین مشہور	وفات ۱۲۸۸ھ
		بقاضی زادہ رومی	
۱۱۳۹	حاشیہ شرح وقایہ	شیخ الاسلام احمد بن یحییٰ بن محمد بن سعد الدین	وفات ۱۲۹۶ھ
		تفتازانی	
۱۱۴۰	حاشیہ شرح وقایہ	عصام الدین ابراہیم بن محمد اسفرائی	وفات ۱۲۴۲ھ
۱۱۴۱	حاشیہ شرح وقایہ	محی الدین محمد قرۃ باغی	وفات ۱۲۴۳ھ
۱۱۴۲	حاشیہ شرح وقایہ	قاضی شمس الدین احمد بن حمزہ معروف بعرب	وفات ۱۲۵۰ھ
		جلیلی	
۱۱۴۳	حاشیہ شرح وقایہ	منفی زکریا بن بہرام	وفات ۱۳۰۰ھ
۱۱۴۴	حاشیہ شرح وقایہ	شیخ وجیہ الدین بن نصر اللہ بن عماد الدین	وفات ۱۲۹۸ھ
		گجراتی	
۱۱۴۵	حاشیہ شرح وقایہ	شیخ نور الدین بن شیخ محمد صالح احمد آبادی	وفات ۱۱۵۵ھ
۱۱۴۶	حاشیہ شرح وقایہ (بمصحح الرس)	محمد یوسف بن محمد اصغر بن ابوالرحم بن یعقوب	وفات ۱۲۸۶ھ
۱۱۴۷	حاشیہ شرح وقایہ (نامکمل)	عبدالحلیم بن امین اللہ بن محمد اکبر بن ابوالرحم	وفات ۱۲۸۵ھ
۱۱۴۸	حاشیہ شرح وقایہ	خادم احمد بن محمد حیدر بن محمد بسین بن محبت اللہ	وفات ۱۲۸۷ھ
		بن احمد عبدالحق	
۱۱۴۹	حاشیہ شرح وقایہ (نامکمل)	عبدالرزاق بن جمال الدین احمد	وفات ۱۲۷۸ھ
۱۱۵۰	حاشیہ شرح وقایہ	محمد حسن بن ظہور حسن بن شمس علی سنہلی	
۱۱۵۱	حاشیہ شرح وقایہ	عبدالحکیم بن عبدالرب بن بحر العلوم عبدالعلی	وفات ۱۲۸۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۱۵۲	حاشیہ شرح وقایہ	محی الدین محمد بن ابراہیم بن حسین کساری	وفات ۹۰۰ھ
۱۱۵۳	حاشیہ شرح وقایہ	شیخ یوسف بن حسین کرمانی	وفات ۹۰۰ھ
۱۱۵۴	حاشیہ شرح وقایہ (باب التعمید)	محی الدین احمد بن محمد عجی	
۱۱۵۵	حاشیہ شرح وقایہ	محی الدین محمد شاہ بن علی بن یوسف بالی	وفات ۹۲۹ھ
۱۱۵۶	حاشیہ شرح وقایہ	مصلح الدین مصطفیٰ بن حسام الدین	
۱۱۵۷	حاشیہ شرح وقایہ (باب التعمید)	اسعد بن الناجی بیک مشہور بناجی زادہ	وفات ۹۰۲ھ
۱۱۵۸	حاشیہ شرح وقایہ (علی الاول)	محی الدین جلی محمد بن علی بن یوسف بالی	وفات ۹۵۴ھ
		قناری۔	
۱۱۵۹	حاشیہ شرح وقایہ	کمال الدین اسماعیل قرمانی مشہور بقمرہ	
		کمال (۱)	
۱۱۶۰	الحاوی فی الفقہ	نکبوس ابوالفہائل نجم الدین الترمذی	وفات ۶۵۲ھ
۱۱۶۱	الحاوی	نجم الدین مختاری الزاہدی، (زیادہ معتبر)	وفات ۶۵۶ھ
		نہیں ہے)	
۱۱۶۲	الحدود المسمیہ اولہ فی السنۃ الفقہاء	محمد بن علی الخلالی (۲)	وفات ۶۰۰ھ
۱۱۶۳	حقوق الاسلام (فارسی)	حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (ہندوستان)	وفات ۱۲۲۵ھ مطابق ۱۸۱۰ء
۱۱۶۴	حل المسکلات فی الفرائض (ایک متوسط جلد)	شجاع بن نور اللہ الانقرودی معلم السرائے اسلطانی، یہ کتاب سولہ (۱۶) ابواب میں ہے، اس کتاب کی تصنیف ۹۶۴ھ میں ہوئی۔	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۱۶۵	حل مشکلات القدوری	احمد بن المظفر بن المختار الرازی	وفات ۶۴۲ھ
۱۱۶۶	حل المشكلات	شاہ لطف اللہ بن اورنگ زیب معروف بسلانان	
۱۱۶۷	حلیۃ المحلی	محمد بن محمد بن محمد امیر حاج سے مشہور ہیں، ولادت ۸۲۵ھ	
		فقیہ ہیں، آپ نے علامہ بخاری سے علم فقہ حاصل کیا، اس کے علاوہ متعدد علوم و فنون کے ماہر تھے۔ (۱)	وفات ۸۷۹ھ
۱۱۶۸	المحیض	ابو علی دقاق رازی	
۱۱۶۹	الحیل	احمد بن عمرو ابوبکر الخفاف شیبانی (۲)	وفات ۲۶۱ھ
			
۱۱۷۰	الخراج	امام حسن بن زیاد اللؤلؤی، امام ابو حنیفہ کے ممتاز شاگرد ہیں، ان کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔	وفات ۲۰۲ھ
۱۱۷۱	الخراج	احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بالخفاف	ولادت ۱۸۱ھ
		امام اور فقیہ، اور فرانس کے ماہر تھے (۳)	وفات ۲۶۱ھ
۱۱۷۲	خزانۃ الفقہ علی مذہب ابی حنیفہ	فقیہ، مفسر، محدث، حافظ، صوفی امام الہدی ابواللیث نصر بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی۔ (۴)	وفات ۳۷۳ھ
۱۱۷۳	خزائن الجواہر	ابوسعید محمد بن مصطفیٰ بن عثمان الحسینی المفتی	وفات ۱۱۸ھ
		انتقشبندی الحنفی الحادمی، اصولی، فقیہ تھے	۱۱۷۶ھ
		کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔	بمقام خادم

(۱) ظفر الجلسین: ۲۷۵ (۲) تاج التراجم: ۱۸ (۳) تاج التراجم: ۷، الاعلام: ۱۷۸۱ (۴) کشف الظنون: ۱۷۸۲

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۱۷۴	خزانۃ الاكمل (۶ جلدیں)	یوسف بن علی بن محمد البحر جانی (۱)	وفات ۱۱۴۳ھ
۱۱۷۵	خزانۃ الروایات	قاضی جکن گجراتی (زیادہ معتبر نہیں ہے)	مطابق ۱۷۳۱ء
۱۱۷۶	خلاصۃ التحقیق فی بیان حکم التقليد والتلفیق	شیخ عبدالغنی النابلسی الکھمی	وفات ۱۱۴۳ھ
۱۱۷۷	خلاصۃ الدلائل فی تنقیح المسائل	حسام الدین علی بن احمد کی (۲)	وفات ۱۱۹۸ھ
۱۱۷۸	الخلاصۃ فی الفرائض	عبدالجبار بن احمد زین الدین (۳)	وفات ۱۲۴۲ھ
۱۱۷۹	الخلاصۃ بین ابی حنیفہ واصحابہ	احمد بن یحییٰ بن زبیر ابوالحسن بن ابوجعفر العقیلی - (۴)	وفات ۱۲۴۲ھ
۱۱۸۰	خیر مطلوب (۲ جلدیں)	محمود بن احمد بن عبد السید بن عثمان النخیری (۵)	وفات ۱۲۳۶ھ بمقام دمشق
<div style="border: 1px solid black; border-radius: 50%; width: 40px; height: 40px; margin: 0 auto; display: flex; align-items: center; justify-content: center;"> <div style="width: 10px; height: 10px; background-color: black; border-radius: 50%;"></div> </div>			
۱۱۸۱	درالحکام فی شرح غرر الاحکام	محمد بن فراموز بن علی الشہیر بملا خسرو، فقیہ اور اصولی ہیں، مولیٰ برہان الدین حیدر وغیرہ بمقام قسطنطنیہ سے علم حاصل کیا، متن غرر الاحکام کی خود ہی شرح بھی لکھی، یہ کتاب علماء کے درمیان کافی مقبول رہی ہے، اس کا اندازہ اس کی متعدد شرحوں سے ہوتا ہے، اس کے علاوہ بھی مصنف کی کئی اہم تصنیفات ہیں (۶)	وفات ۸۸۵ھ

(۱) تاج التراجم: ۲۸۴ (۲) ظفر المصلین: ۳۳ (۳) تاج التراجم: ۱۱۹ (۴) تاج التراجم: ۵۷ (۵) تاج التراجم: ۲۳۵

(۶) تہذیب المصنفین: ۹۹۲، کشف القنون: ۱۹۶۲

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت وفات
☆	شروحات درر		
۱۱۸۲	نقد الدر	المولیٰ محمد بن مصطفیٰ الوانی الشہیر بوانقوی وفات ۱۰۰۰ھ	محرم ۹۹۵ھ میں اس کتاب کی تصنیف سے فارغ ہوئے۔
۱۱۸۳	حاشیہ علی الدر	المولیٰ حاتی مصطفیٰ بن پیر محمد الشہیر بغربی وفات ۱۰۴۰ھ	زادہ بہت معتبر اور مقبول کتاب ہے۔
۱۱۸۴	حاشیہ علی الدر	المولیٰ ہدایت اللہ العلانی، یہ زیادہ مشہور وفات ۱۰۳۹ھ	نہیں ہے، اور نہ زیادہ قابل اعتبار ہے۔
۱۱۸۵	حاشیہ علی الدر	المولیٰ احمد بن عبداللہ فوزی تخلص کرتے تھے وفات ۹۷۸ھ	
۱۱۸۶	حاشیہ علی الدر	ابوالاخلاص حسن بن عمار بن علی الوفائی ولادت ۹۹۴ھ	
		الشرعیالی الحنفی، بہت مشہور اور مقبول اور وفات ۱۰۶۹ھ	مبسوط حاشیہ ہے۔
۱۱۸۷	تعلیقات علی الدر	حیدر بن تاج الدین وفات ۱۰۱۲ھ	
۱۱۸۸	تعلیقات علی الدر	المولیٰ علی بن امر اللہ الشہیر بقنالی زادہ وفات ۹۷۹ھ	
۱۱۸۹	تعلیقات علی الدر	حسن لمی بن علی بن امر اللہ وفات ۱۰۱۲ھ	
۱۱۹۰	تعلیقات علی الدر	ابوالیاس من شیخ الاسلام مصطفیٰ وفات ۱۰۱۵ھ	
۱۱۹۱	تعلیقات علی الدر	المولیٰ احمد بن سلیمان الشہیر بابن کمال وفات ۹۴۰ھ	
۱۱۹۲	تعلیقات علی الدر	المولیٰ شیخ الاسلام زکریا بن بیرام الانقروی وفات ۱۰۱۵ھ	
۱۱۹۳	تعلیقات علی الدر	مصطفیٰ بن محمد الشہیر بعمار زادہ وفات ۱۰۲۱ھ	
۱۱۹۴	تعلیقات علی الدر	المولیٰ محمد المعروف بابن القرمانی وفات ۱۰۲۱ھ	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۱۹۵	تعلیقات علی الدرر	المولوی قرۃ حبہ احمد الحمیدی، قدس شریف کے قاضی تھے۔	وفات ۱۰۲۳ھ
۱۱۹۶	شرح الدرر المسکونی بالاحکام	اسماعیل بن عبدالغنی بن اسماعیل النابلسی الاصل الدمشقی الفقیہ الحنفی، فقیہ محدث، مفسر، بارہ جلدوں میں ہے، اور بے شمار جزئیات ہیں۔	ولادت ۱۰۱۰ھ وفات ۱۰۶۲ھ
۱۱۹۷	نتائج النظر فی حواشی الدرر	نوح بن مصطفیٰ الرومی الحنفی، نزہیل مصر، کئی علماء نے اس کو منظوم بھی کیا ہے۔	وفات ۱۰۷۰ھ
۱۱۹۸	نظم الغرر	سلیمان بن ولی الانقروی، تقریباً دو ہزار اشعار ہیں، یہ ترکی میں سلطان محمد بن مراد خان کا عہد تھا، بعض نے اس کا اختصار تیار کیا ہے۔	
۱۱۹۹	مختصر الدرر	السید علی الشہیر بخویش زادہ (۱)	
۱۲۰۰	الدرر علی الغرر	ابوسعید محمد بن مصطفیٰ بن عثمان الحسینی الحمفی الخادمی النقشبندی الحنفی، اصولی، فقیہ تھے کئی کتابوں کے مصنف ہیں، شہر خادم میں ولادت ہوئی اور وہیں زندگی بھر مقیم رہے۔ (۲)	وفات ۱۱۷۸ھ ۱۱۷۶ھ
۱۲۰۱	الدر المختار شرح تنویر الابصار (مطبوعہ دیوبند)	محمد بن علی بن محمد علاؤ الدین الحسینی حصن کیفا کی جانب نسبت ہے، فقیہ اور اصولی ہیں،	ولادت ۱۰۲۵ھ بمقام دمشق

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		فن تفسیر، نحو اور حدیث میں بھی دسترس رکھتے تھے، آپ نے علم فقہ علامہ خیر الدین الرملی اور فخر المقدسی الحنفی سے حاصل کیا، دمشق میں آپ حنفیہ کے مفتی تھے، (۱)	وفات ۱۰۸۸ھ بمقام دمشق
۱۲۰۲	الدر المنشی شرح ملقی الابحر مطبوعہ الآستانہ	محمد بن یوسف بن الیاس الشیخ شمس الدین	وفات ۱۰۸۸ھ
۱۲۰۳	در البحار	محمد بن یوسف بن الیاس الشیخ شمس الدین	وفات ۱۰۸۸ھ
۱۲۰۴	الدر المنیر فی حل اشکال الجامع الکبیر	محمد بن احمد بن عبدالعزیز ناصر الدین قونوی	وفات ۱۰۶۲ھ
۱۲۰۵	دلائل الاحکام	ضیاء الدین ابوبکر یحییٰ بن سعدون ابن ہمام بن محمد الازدی القرطبی المالکی۔	وفات ۱۰۵۶ھ
<div style="border: 1px solid black; border-radius: 50%; width: 40px; height: 40px; display: flex; align-items: center; justify-content: center; margin: 0 auto;"> <div style="font-size: 24px; font-weight: bold;">ف</div> </div>			
۱۲۰۶	الذبایح (مطبوعہ اسلامک فقہ اکیڈمی)	حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی بن مولانا عبدالاحد تلمیذ حضرت شیخ الہند، ہندوستان کے بڑے عالم، فقیہ، قاضی اور محقق تھے، امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ کے نائب امیر اور قاضی القضاۃ رہے، مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر، اسلامک فقہ اکیڈمی کے بانی و جنرل سکریٹری، آل انڈیا ملی کونسل کے بانی و جنرل سکریٹری رہے اور متعدد علمی اداروں اور درسگاہوں کے سرپرست رہے، فقہ و قضاء پر آپ جیسی نظر رکھنے والا فقیہ اس دور میں نہیں دیکھا گیا۔	ولادت ۱۹۳۶ء وفات ۲۰۰۲ء ۴ اپریل

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۲۰۷	الذخیرۃ	شیخ الحنفیہ، فقیہ ماوراء النہر نعمان الوقت ابوبکر خواہر زادہ، محمد بن حسین بن محمد القدیدی البخاری، ابن اخت القاضی ابی ثابت محمد بن احمد البخاری، اسی نسبت سے ان کا لقب خواہر زادہ پڑ گیا۔ (۱)	وفات ۳۸۳ھ جمادی الاولیٰ بمقام بخارا
۱۲۰۸	ذخیرۃ العقبی حاشیہ شرح وقلیۃ	یوسف بن جنید توفانی مشہور باخی چلی	وفات ۹۰۵ھ
۱۲۰۹	الرائض فی علم الفرائض	محمود بن عمر بن محمد بن عمر ابوالقاسم الزختری نخر الخوارزم (۲)	وفات ۵۳۸ھ
۱۲۱۰	الرائض فی علم الفرائض	محمد بن عمر بن احمد بیت اللہ معروف بابن الحدیم الحنفی (۳)	وفات ۶۹۳ھ
۱۲۱۱	رؤس المسائل	محمود بن عمر بن محمد بن عمر ابوالقاسم الزختری نخر خوارزم (۴)	وفات ۵۳۸ھ
۱۲۱۲	الرحیق المختوم شرح قید الاوابد فی الفقہ	ابوبکر بن علی بن محمد الحدادی العبادی الیمینی الفقیہ الحنفی۔ (۵)	وفات ۸۰۰ھ
۱۲۱۳	الزبا	مولانا عبید اللہ الاسعدی، شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ ہتھورا باندہ یوپی	
۱۲۱۴	الزعلی سیر الاوزاعی	امام ابو یوسف، یہ کتاب علامہ ابوالوفا کی تعلیق	ولادت ۱۱۳ھ

ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۱۸۲ھ	تحقیق کے ساتھ لجنہ احیاء المعارف العثمانیہ حیدرآباد سے چھپ چکی ہے۔	-	
ولادت ۱۱۹۸ھ	العالم الفقیہ محمد امین الشہر بابن عابدین	رد المحتار علی الدر المختار (۱۲ جلدیں)	۱۲۱۵
وفات ۱۲۵۲ھ	فتویٰ کی مشہور کتاب ہے، جزیات کے لئے شہرت رکھتی ہے، اب یہ کتاب ۱۲ جلدوں میں شیخ عادل احمد عبدالموجود اور شیخ علی محمد معوض کی نئی تعلیق و تحقیق کے ساتھ چھپ کر آئی ہے۔		
	العالم الفقیہ محمد امین الشہر بابن عابدین۔	رسائل ابن عابدین طبع اول ۱۳۱۶ھ ۱۹۹۶ء مطبوعہ ہبل اکیڈمی لاہور	۱۲۱۶
ولادت ۸۵۱ھ	عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن محمود الشحہ قاضی	رسالة	۱۲۱۷
وفات ۹۲۱ھ	فقیہ اور اصولی ہیں آپ حلب اور قاہرہ کے قاضی اور سلطان غوری کے ہم نشین تھے (۱) بمقام حلب		
ولادت ۸۹۸ھ	محمد بن محمد بن مصطفیٰ العمادی، ابوسعود، فقیہ	رسالة فی المسح علی الختمین	۱۲۱۸
وفات ۹۸۲ھ	مفسر، اصولی، شاعر اور لغات عربی و فارسی و ترکی کے عالم تھے، متعدد جگہوں پر درس و تدریس کا کام انجام دیا اور قضاء کی ذمہ داری سنبھالی۔ (۲)		

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۲۱۹	رسالۃ فی عدم صحۃ الجمعۃ فی موضعین من البلد	امیر کاتب بن امیر عمر الاتقانی۔ (۱)	وفات ۵۸ھ
۱۲۲۰	رسالۃ فی مسالک رفع الیدین	مفضل بن محمد بن مسعر بن محمد التوخی فقیہ، نحوی اور قاضی ہیں۔ (۲)	وفات ۴۲ھ
۱۲۲۱	رسالۃ فی وجوب غسل الرجلین	عبد الغنی بن اسماعیل بن عبد الغنی النابلسی	ولادت ۵۰ھ
۱۲۲۲	رشحات الاقلام فی شرح کفایۃ الغلام	تبحر، فقیہ اور مختلف علوم کے ماہر تھے، مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں مگر آپ کی شہرت زیادہ تر تصوف کی کتابوں کی بنا پر ہوئی (۳)	وفات ۱۱۳ھ
۱۲۲۳	الرضاع	احمد بن عمرو ابو بکر الخصاص الشیبانی (۴)	وفات ۲۶ھ
۱۲۲۴	الرقیات	الامام المجتہد محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی حنفیہ	ولادت ۳۱/۳۵ھ
۱۲۲۵	رمز الحقائق شرح کنز الدقائق	قاضی بدر الدین محمود بن احمد العینی، مشہور محدث و فقیہ ہیں، انہی کی شرح بخاری اور شرح ہدایہ بھی ہے، کثیر التصانیف عالم دین ہیں۔	وفات ۸۵۵ھ
۱۲۲۶	روضۃ اختلاف العلماء	احمد بن محمد بن محمود بن سعید الغزنوی الکاسانی (۵)	وفات ۵۹۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۲۲۷	الروضۃ فی فروع الحنفیۃ	الشیخ الامام ابو العباس احمد بن محمد عمر الناطقی	وفات ۲۴۶ھ
۱۲۲۸	الرہن	المطبری الحنفی، انتہائی مختصر مگر بے حد مفید کتاب ہے تاجریات و مسائل اس میں موجود ہیں (۱)	وفات ۲۰۰ھ
		موسیٰ بن سلیمان ابوسلیمان جوزجانی، امام محمد بن الحسن کی شرف صحبت حاصل ہے، کے بعد اور آپ ہی سے علم فقہ حاصل کیا، مامون الرشید نے آپ کو قضا کی پیش کش کی تو آپ نے فرمایا امیر المؤمنین قضا کے سلسلہ میں حقوق اللہ کو مد نظر رکھئے اور مجھ جیسے لوگوں کو اپنی امانت مت سونپیئے، کیوں کہ خدا کی قسم میں غصہ سے مامون نہیں ہوں، چنانچہ مامون نے پھر اصرار نہیں کیا۔ (۲)	
ز			
۱۲۲۹	زاد الفقہاء	ابوالمعالی بہاؤ الدین (۳)	
۱۲۳۰	زبدۃ الاحکام فی اختلاف	عمر بن اسحاق بن احمد الغزنوی، قاضی القضاۃ (۴)	وفات ۵۳ھ
۱۲۳۱	زلة القاری	احمد بن منصور الزاہد الحاکم العلامة (۵)	

(۱) کشف الظنون: ۲۹۴/۱ (۲) الاعلام: ۲۷۸/۲، معجم المؤلفین: ۳۹/۱۳ (۳) ظفر المصلین: ۲۵۳ (۴) تاج التراجم: ۱۶۷ (۵) تاج التراجم: ۵۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۲۳۲	الزیادات	احمد بن محمد بن عمر ابونصر العنابی (۱)	وفات ۵۸۶ھ
۱۲۳۳	زیادات فی الفروع الخفیہ	امام محمد بن الحسن العنابی، امام موصوف ہی	ولادت ۱۳۵۳ھ
		کی دوسری کتاب زیادة الزیادات بھی	وفات ۱۸۹ھ
		ہے، اس کتاب کی شرح امام قاضی خاں	
		حسن بن محمود الاوزجندی (م ۵۹۲) اور ابو	
		حفص سراج الدین عمر بن اسحاق البہندی	
		(م ۷۷۲ھ) نے لکھی ہے، حاکم الشہید	
		نے اس کا اختصار لکھا ہے۔ (۲)	
س			
۱۲۳۳	سراج الکلام	ابوبکر بن علی بن محمد الحدادی الحنفی	وفات ۸۰۰ھ
۱۲۳۵	السراج الوہاج الموضح لکل	ابوبکر بن علی بن محمد الحدادی العبادی البیہقی	وفات ۸۰۰ھ
	طالب محتاج (شرح القدوری)	الفقیہ الحنفی، بعض علماء نے السراج الوہاج	
	(۳ جلدیں مطبوعہ مصطفیٰ الحنفی)	کے بارے میں لکھا ہے کہ فقہ حنفی میں بہت	
		زیادہ معتبر نہیں ہے۔ (۳)	
۱۲۳۶	سراجیہ فی الفرائض	محمد ابوطاہر سراج الدین بن محمد بن عبد	وفات ۶۰۰ھ
		الرشید سجاوندی۔	تقریباً
۱۲۳۷	السعایہ فی کشف مانی شرح	مولانا عبدالحی لکھنوی، ہندوستان کے مشہور	وفات ۱۳۰۲ھ
	الوقایہ	معروف فقیہ گزرے ہیں، آپ نے پوری	

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		<p>زندگی علمی و تحقیقی کاموں میں گزاری اور چھوٹی بڑی ملا کر ایک سو دس (۱۱۰) کتابیں تصنیف فرمائیں، جن میں اکثر طبع ہو چکی ہیں، السعایہ کا شمار آپ کی اہم تصانیف میں ہوتا ہے، جسے آپ نے ۱۲۹ھ میں لکھنا شروع کیا، افسوس کہ آپ اسے مکمل نہ کر سکے اگر یہ کتاب مکمل ہو جاتی تو اس کا شمار بھی 'المغنی' اور شرح مہذب جیسی اہم کتابوں میں ہوتا، اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں احکام کے اثبات میں تفصیلی دلائل فراہم کئے گئے ہیں، مختلف مذاہب کو نقل کرنے کے ساتھ اس سے متعلق احادیث کو سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، اور ہر مسئلہ پر وارد ہونے والے اعتراضات اور اس کے جوابات درج کرنے کے علاوہ مختلف آراء میں رائج و مرجوح کی جانب بھی اشارہ کر دیا گیا ہے یہ شرح فصل فی القراءۃ تک ہے، دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصے میں پانچ سو بہتر (۵۷۲) صفحات اور دوسرے حصے میں تین سو دس (۳۱۰) صفحات ہیں، دونوں حصوں کو ایک جلد میں سہیل اکیڈمی لاہور نے خوبصورت کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے۔</p>	

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۲۳۸	السير الصغير	امام محمد بن الحسن الشیبانی لکھی	وفات ۱۸۹ھ
۱۲۳۹	السير الصغير	موسیٰ بن سلیمان ابوسلیمان جوزجانی امام	وفات ۲۰۰ھ
		محمد بن الحسن کے ساتھ رہے اور آپ سے کے بعد ہوئی	
		علم فقہ حاصل کیا، مامون الرشید نے آپ	
		کو قضا کی پیش کش کی تو آپ نے فرمایا	
		امیر المؤمنین قضاء کے سلسلہ میں حقوق اللہ	
		کو مد نظر رکھئے، اور مجھ جیسے لوگوں کو اپنی	
		امانت نہ سونپئے کیوں کہ خدا کی قسم میں	
		غصہ سے مامون نہیں ہوں، پھر مامون	
		نے اصرار نہیں کیا۔ (۱)	
۱۲۴۰	السير الكبير	امام محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی، فقہ حنفی کے	ولادت ۱۳۵/۳۱ھ
		تیسرے امام، عراق سے واپسی پر آپ کی	وفات ۱۸۹ھ
		یہ آخری تصنیف ہے، اسی لئے اس کتاب	
		کی روایت ابو حفص نے نہیں کی ہے، اس	
		کی شرح شمس الائمہ عبدالعزیز بن احمد	
		الخلوانی اور شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی	
		(م ۳۸۳ھ ۴۹۰) نے لکھی ہے۔ (۲)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ش	
۱۲۴۱	الشامل فی الفقہ	عمر بن اسحاق بن احمد الغزنوی قاضی القضاۃ (۱)	وفات ۳۷۲ھ
۱۲۴۲	شرح ادب القاضی	احمد بن علی ابوبکر رازی المعروف بالجصاص، امام اور فقیہ ہیں، امام ابوالحسن کرخی کے شاگرد ہیں۔	ولادت ۳۰۵ھ وفات ۳۷۰ھ
۱۲۴۳	شرح ادب القاضی علی مذہب ابی حنیفہ	الامام برہان الائمۃ عمر بن عبدالعزیز بن مازہ البخاری المعروف بالحسام الشہید، یہ امام ابوبکر احمد بن عمرو الخفاف کی ادب القاضی کی شرح ہے، اور علماء وفقہاء کے یہاں انتہائی معتبر، مقبول اور مشہور ہے، حکومت عراق کی وزارت اوقاف کی طرف سے یہ کتاب چار جلدوں میں جناب یحییٰ ہدال السرجان کی تحقیق و حواشی کے ساتھ چودہویں صدی کے آخری عشرہ میں شائع ہوئی ہے۔	ولادت ۳۸۳ھ وفات ۵۳۶ھ
۱۲۴۴	شرح ادب القاضی	الامام ابو جعفر محمد بن عبداللہ الہندوانی، ”ہندوان“ بخارا کا ایک محلہ ہے۔	وفات ۳۶۲ھ
۱۲۴۵	شرح ادب القاضی	الامام ابوالحسین احمد بن محمد القدوری نقدور بغداد کا ایک محلہ ہے۔	وفات ۳۳۸ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۲۳۶	شرح ادب القاضی	شیخ الاسلام علی بن الحسین السغدی، افتاء اور قضاء کے منصب پر فائز رہے۔ 'سغد' سمرقند کا ایک گاؤں ہے۔	وفات ۲۶۱ھ
۱۲۴۷	شرح ادب القاضی	شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی	وفات ۲۸۳ھ
۱۲۴۸	شرح ادب القاضی	شمس الائمہ عبد العزیز بن احمد الحلوانی	وفات ۲۴۸ھ
		'حلوان' نون اور ہمزہ دونوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ (۱)	
۱۲۴۹	شرح ادب القاضی	الامام ابو بکر محمد بن الحسین بن محمد بن الحسن المعروف بنو ابرزادہ، آپ فقہاء محدثین میں ہیں، حنفیہ کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں	وفات ۲۸۳ھ
۱۲۵۰	شرح ادب القاضی	الامام فخر الدین الحسن بن منصور الاوزجندی قاضی خاں سے مشہور ہیں، مشرق کے کبار فقہاء میں ہیں، 'اوزجند' فرغانہ کا ایک گاؤں ہے، اس کو 'اوزکند' بھی کہتے ہیں۔	وفات ۵۹۲ھ
۱۲۵۱	شرح ادب القاضی (جدید)	الامام محمد بن احمد القاسمی الجندی یہ تمام شرحیں ابو بکر احمد بن عمرو الخفاف کی ادب القاضی کی ہیں۔ (۲)	
۱۲۵۲	شرح الاحکام الشرعیۃ فی الاحوال الشخصیۃ (۳ جلدیں)	فقیہ محمد زید الالبیاتی، ولادت مصر کے ایک گاؤں امیلتہ میں ہوئی ازہر میں تعلیم حاصل کی، پھر دارالعلوم مصر میں داخل ہوئے۔	ولادت ۱۲۷۸ھ وفات ۱۳۵۲ھ بمقام قاہرہ

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۱۲۵۳ھ	احمد بن علی بن منصور شرف الدین دمشقی (۱)	شرح التحریر (ناکمل)	۱۲۵۳
وفات ۱۲۵۶ھ	محمد بن محمد بن محمود البابر ترقی (۲)	شرح تلخیص الخلاطی	۱۲۵۴
وفات ۱۲۵۶ھ	ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی، ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔	للجامع الکبیر (۲ جلدیں)	۱۲۵۵
وفات ۱۲۵۸ھ	حیدر بن عمر ابوالحسن الصفار (۳)	شرح الجامع الصغیر	۱۲۵۶
وفات ۱۲۵۸ھ	صدر القضاة (۴)	شرح الجامع الصغیر	۱۲۵۷
وفات ۱۲۵۸ھ	احمد بن محمد بن عمر ابونصر العتابی (۵)	شرح الجامع الصغیر	۱۲۵۸
// //	// //	شرح الجامع الکبیر	۱۲۵۹
وفات ۱۲۵۳ھ	ابوبکر بن احمد بن علی بن عبدالعزیز معروف بالظہیر السمرقندی (۶)	شرح الجامع الصغیر	۱۲۶۰
وفات ۱۲۵۷ھ	احمد بن محمد بن احمد العقلمی (۷)	شرح الجامع الصغیر	۱۲۶۱
وفات ۱۲۵۲ھ	عبدالغفور بن لقمان بن محمد تاج الدین	شرح الجامع الصغیر	۱۲۶۲
	الکروری (۸)		
وفات ۱۲۵۲ھ	ابراہیم بن سلیمان الحموی المنطقی (۹)	شرح الجامع الکبیر	۱۲۶۳
وفات ۱۲۱۶ھ	عبدالمطلب بن فضل بن عبدالمطلب افتخار الدین الحلی (۱۰)	شرح الجامع الکبیر	۱۲۶۴
وفات ۱۲۸۲ھ	علی بن محمد بن الحسین بن عبدالکریم ابوالحسن	شرح الجامع الصغیر	۱۲۶۵
	فخر الاسلام الہمدانی، فقہ ہیں (۱۱)		

(۱) تاج التراجم: ۲۴۴ (۲) تاج التراجم: ۲۳۵ (۳) تاج التراجم: ۹۵ (۴) تاج التراجم: ۳۱۶ (۵) تاج التراجم: ۲۵
(۶) تاج التراجم: ۳۰۱ (۷) تاج التراجم: ۲۰ (۸) تاج التراجم: ۱۲۵ (۹) تاج التراجم: ۶۰ (۱۰) تاج التراجم: ۱۳۰ (۱۱) تاج التراجم: ۱۳۲

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۲۶۶	شرح الجامع الکبیر	احمد بن عثمان بن ابراہیم المارودینی، وفات ۷۳۳ھ	
		معروف بابن الترمکافی امام و فقیہ ہیں (۱)	
۱۲۶۷	شرح الجامع الکبیر	علی بن سنجرتاج الدین معروف بابن السباک (۲)	وفات ۷۹۰ھ
۱۲۶۸	شرح الجامع الکبیر	یوسف بن قزاعلی بن عبد اللہ (۳)	وفات ۶۵۴ھ
۱۲۶۹	شرح الجامع الکبیر	علی بن خلیل بن علی بن حسین ابوالحسن الدمشقی، مشہور بابن قاضی العسکر (۴)	وفات ۶۵۱ھ
۱۲۷۰	شرح الجامع الکبیر	محمود بن احمد بن مسعود جمال الدین ابوالثناء القونوی الدمشقی (۵)	وفات ۷۷۵ھ
۱۲۷۱	شرح الجامع الکبیر	عیسیٰ بن ابوبکر بن ایوب السلطان الملک المعظم (۶)	وفات ۶۲۴ھ
۱۲۷۲	شرح الجامع الکبیر	محمد بن عیسیٰ ابو عبد اللہ الضریر معروف بابن موسیٰ الفقیہ - (۷)	شہید تقریباً ۳۳۰ھ
۱۲۷۳	شرح الجامعین	محمد بن علی عبدک ابواحمد البحر جانی (۸)	وفات ۳۳۷ھ
۱۲۷۴	شرح الجامعین	احمد بن محمد بن عبدالرحمن ابو عمر الطبری الملقب بابن دانکا (۹)	وفات ۳۴۰ھ
۱۲۷۵	شرح الجامع الصغیر	احمد بن محمد بن سلامت الازدی ابو جعفر طحاوی، طحاکی جانب نسبت ہے، امام و فقیہ تھے، علم فقہ اولاً اپنے ماموں امام مزنی سے حاصل کیا جو	ولادت ۲۳۹ھ وفات ۳۲۱ھ

(۱) تاج التراجم: ۴ (۲) تاج التراجم: ۱۵۳ (۳) تاج التراجم: ۲۸۸ (۴) تاج التراجم: ۱۵۲ (۵) تاج التراجم: ۲۳۹

(۶) تاج التراجم: ۷۲ (۷) تاج التراجم: ۳۰۰ (۸) تاج التراجم: ۲۲۷ (۹) تاج التراجم: ۵۱

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
		حضرت امام شافعی کے خاص شاگرد تھے، ایک روز مرنے لے آپ سے فرمایا تم کامیاب نہ ہو سکو گے، اس سے بددل ہو کر ان سے الگ ہو گئے اور مسلک حنفی کو اختیار کر لیا، اور اس میں امامت کا مقام حاصل کیا۔ (۱)	
۱۲۷۶	شرح الجامع الکبیر للشیبانی	حسن بن منصور بن محمود اوز جندی قاضی خان	ولادت ۵۹۲ھ
۱۲۷۷	شرح الجامع الصغیر	سے مشہور ہیں، مشرق کے کبار فقہاء میں سے ہیں۔ (۲)	
۱۲۷۸	شرح الجامع الصغیر	عبداللہ بن الحسین ابوالحسن الکرخی، فقیہ ہیں، عراق میں آپ اپنے دور میں حنفیہ کے سب بمقام کرخ سے بڑے فقیہ و مفتی تھے۔ (۳)	ولادت ۲۶۰ھ
۱۲۷۹	شرح الجامع الکبیر	محمد بن احمد ابوبکر الاسکاف، امام کبیر اور فقیہ ہیں، محمد بن سلمہ اور ابوسلیمان جوزجانی سے فقہ حاصل کی۔ (۴)	ولادت ۳۳۳ھ
۱۲۸۱	شرح الجامع الکبیر للشیبانی	احمد بن علی ابوبکر رازی المعروف بالجصاص	ولادت ۳۰۵ھ
۱۲۸۲	شرح الجامع الصغیر	امام اور فقیہ ہیں، ابوالحسن کرخی وغیرہ سے علم فقہ حاصل کیا۔ (۵)	ولادت ۳۷۰ھ

(۱) الموسوعة الفقهية الكويتية: ۳۵۸/۱ (۲) الموسوعة: ۳۶۵/۱، الفوائد البهية: ۶۴ (۳) الفوائد البهية: ۱۰۷

(۴) معجم المؤلفين: ۲۳۲/۸ (۵) البدلية والنہایة: ۱۱/۲۵۶، الاعلام: ۱۶۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۲۸۳	شرح الجامع الکبیر	حمید الدین علی بن محمد بن علی الضریر البخاری	وفات ۶۶۷ھ
		فقیہ اور محدث ہیں، فقہ میں شمس الائمہ	
		کردری کے شاگرد ہیں، حافظ الدین نسفی	
		فقہ میں آپ کے شاگرد ہیں۔ (۱)	
۱۲۸۴	شرح الجامع الکبیر	قاضی ابوزید دہلوی	وفات ۴۳۰ھ
۱۲۸۵	شرح الجامع الکبیر	علی بن محمد بن الحسین ابوالحسن فخر الاسلام	ولادت ۴۰۰ھ
		الہزدوی صاحب اصول ہزدوی ماوراء النہر	وفات ۴۸۲ھ
		میں امام الاحناف تھے۔	
۱۲۸۶	الشرح علی الجامع الکبیر	عثمان بن علی بن یحییٰ فخر الدین الزیلعی، آپ	وفات ۴۳۳ھ
		فقیہ ہیں، نحو، فقہ، اور فرائض میں آپ	
		خاص طور پر مشہور ہیں، قاہرہ میں درس و	
		تدریس، افتاء اور فقہ کی توسیع و اشاعت	
		میں مشغول رہے۔ (۲)	
۱۲۸۷	شرح الجامع الصغیر	محمود بن احمد بن عبدالعزیز بن عمر برہان	ولادت ۵۵۱ھ
		الدین مرغینانی	وفات ۶۱۶ھ
۱۲۸۸	شرح الجامع الکبیر	احمد بن ابراہیم بن داؤد المعروف بابن	وفات ۷۳۸ھ
		البرہان، فقیہ ہیں، علاوہ ازیں متعدد علوم	
		میں دسترس رکھتے تھے۔ (۳)	
۱۲۸۹	شرح الجامع الصغیر	احمد بن اسماعیل بن محمد اتمر تاشی بولے	وفات ۶۷۰ھ تقریباً
		مفتی ہیں۔ (۴)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۲۹۶	شرح الجامع الکبیر	محمد بن احمد ابوبکر الاسکاف، فقیہ اور بڑے امام ہیں، محمد بن سلمہ وغیرہ سے علم فقہ حاصل کیا، ابوبکر اعش، محمد بن سلمہ اور ابو جعفر ہندوانی فقہ میں آپ کے شاگرد ہیں۔ (۱)	وفات ۳۳۳ھ
۱۲۹۷	شرح الجامع الکبیر	عبدالرحمن بن محمد بن امیرویہ ابوالفضل کرمانی (۲)	وفات ۵۳۳ھ
۱۲۹۸	شرح درر البحار	عبدالوہاب بن احمد بہان قاضی القضاۃ ابومحمد الدمشقی (۳)	وفات ۷۸ھ
۱۲۹۹	شرح الدرر المسمی بالاحکام	اسماعیل بن عبدالغنی بن اسماعیل النابلسی الاصل الدمشقی الفقیہ الحنفی، فقیہ، محدث مفسر، بارہ ۱۲ جلدوں میں ہے، اور بے شمار جزیات ہیں۔	ولادت ۱۰۱ھ وفات ۱۰۶۲ھ
۱۳۰۰	شرح درر البحار	قاسم بن قطلوبغا بن عبداللہ، قاسم حنفی سے مشہور ہیں، فقیہ، اصولی، محدث اور مؤرخ ہیں، علم فقہ عز بن عبدالسلام اور ابن الہمام سے حاصل کیا	ولادت ۸۰۲ھ وفات ۸۷۹ھ
۱۳۰۱	شرح الزیادات	احمد بن محمد بن عمر العتابی، فقیہ اور مفسر ہیں	وفات ۵۸۶ھ
۱۳۰۲	شرح الزیادات	محمود بن احمد بن عبدالعزیز بن عمر برہان الدین۔	ولادت ۵۵۱ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		مرغینانی اکابر فقہاء میں سے ہیں ابن کمال پاشا نے آپ کو مجتہدین فی المسائل میں شمار کیا ہے۔	وفات ۱۱۶ھ
۱۳۰۳	شرح الزیادات	حسن بن منصور بن ابوالقاسم محمود بن عبد العزیز اوزجندی معروف بقاضی خاں	وفات ۲۷۲ھ
۱۳۰۴	شرح الزیادات والجامعین (نامکمل)	عمر بن اسحاق بن احمد الغزنوی قاضی القضاۃ۔	وفات ۳۷۳ھ
۱۳۰۵	شرح سراجیہ	شیخ مصطفیٰ مشہور بطاش کبریٰ زادہ	وفات ۹۶۸ھ کے بعد
۱۳۰۶	شرح سراجیہ	شیخ ادیس بن شیخ پاشا	وفات ۸۵۸ھ کے بعد
۱۳۰۷	شرح سراجیہ	شیخ محی الدین محمد بن مصلح الدین قوجی	وفات ۹۵۰ھ
۱۳۰۸	شرح سراجی	شمس الدین محمود بن احمد بن ظہیر اللہ وندی	
		(ارشاد الراجی فی شرح فرائض السراجی)	
۱۳۰۹	شرح سراجیہ	ابوطاہر محمد بن محمد بن عبد الرشید مصنف سراجیہ۔ (۱)	
۱۳۱۰	شرح السراجیہ	علی بن محمد بن علی المعروف بالسید شریف جرجانی، حکیم، عالم اور جلیل القدر مفسرین میں ہیں۔ (۲)	ولادت ۷۲۰ھ وفات ۸۱۶ھ
۱۳۱۱	شرح السراجیہ	محمد بن محمد بن محمود، اکمل الدین الباری الرومی	وفات ۷۸۶ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		امام، فقیہ، محقق، مدقق، ماہر حدیث تھے، عربیت اور فن اصول میں اچھی معرفت رکھتے تھے، کئی بار قضا کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے قبول نہیں کیا۔ (۱)	
۱۳۱۲	شرح سراجیہ	شیخ شہاب الدین احمد بن محمود السیواسی	وفات ۸۰۳ھ
۱۳۱۳	شرح سراجیہ	شیخ ابوالحسن حیدرہ بن عمر	وفات ۲۵۸ھ
۱۳۱۴	شرح سراجیہ	شیخ محی الدین محمد بن مصطفیٰ المعروف، شیخ زادہ	
۱۳۱۵	شرح سراجیہ	شیخ مصلح الدین بن صلاح الذری	
۱۳۱۶	شرح سراجیہ	شیخ برہان الدین حیدر بن محمد ہروی	وفات ۸۲۰ھ
۱۳۱۷	شرح سراجیہ	شیخ الاسلام سیف الدین احمد بن محی بن محمد ہروی	وفات ۹۱۶ھ
۱۳۱۸	شرح سراجیہ	شیخ شمس الدین محمد بن حمزہ فزاری	وفات ۸۳۴ھ
۱۳۱۹	شرح سراجیہ	فاضل بہشتی محمد المشہور رشتہ خراسان	
۱۳۲۰	شرح سراجیہ	شیخ شمس الدین احمد بن سلیمان المعروف بابن کمال پاشا	وفات ۹۴۰ھ
۱۳۲۱	شرح سراجیہ	شیخ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی	وفات ۷۹۲ھ
۱۳۲۲	شرح سراجیہ	شیخ مجد الدین حسن بن احمد حلبی مشہور بابن امین الدولہ	وفات ۶۵۸ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۳۲۳	شرح سراجیہ	شیخ بہاؤ الدین حیدرہ محمد بن محمد ابراہیم حلبی	وفات ۹۳۷ھ
۱۳۲۴	شریفیہ شرح سراجیہ	سید شریف علی بن محمد جرجانی (۱)	وفات ۸۱۶ھ
۱۳۲۵	شرح السیر الکبیر (۲ جلدیں)	محمد بن احمد بن ابوسہل ابوبکر شمس الائمہ السرخی (۲)	وفات ۲۸۸ھ
۱۳۲۶	شرح السیر الکبیر	علی بن الحسین بن محمد السغدی، امام و فقیہ ہیں (۳)	وفات ۴۶۱ھ
۱۳۲۷	شرح مختصر الطحاوی (۲ جلدیں)	احمد بن محمد بن مسعود الوبری، امام الکبیر (۴)	
۱۳۲۸	شرح مختصر الطحاوی	احمد بن علی ابوبکر الوراق (۵)	
۱۳۲۹	شرح مختصر الطحاوی	احمد بن منصور اسلجانی، فقیہ ہیں، ابو الوفاء نے جواہر میں عمر بن محمد نسفی سے نقل کیا ہے کہ آپ سمرقند آئے تو لوگوں نے آپ کو فتویٰ دینے کے لئے روک لیا، اور پھر آپ نے وہیں سے فقہ و فتاویٰ کی بڑی خدمات انجام دیں۔ (۶)	وفات ۳۸۰ھ
۱۳۳۰	شرح مختصر الطحاوی (۴ جلدیں)	احمد بن علی ابوبکر الرازی معروف بالجصاص (۷)	ولادت ۳۰۵ھ وفات ۳۷۰ھ
۱۳۳۱	شرح مختصر الطحاوی	محمد بن احمد بن ابی سہل ابوبکر شمس الائمہ السرخی (۸)	وفات ۲۸۸ھ
۱۳۳۲	شرح مختصر الطحاوی	حسین بن علی بن محمد بن جعفر ابو عبد اللہ الصمری (۹)	وفات ۳۳۶ھ

(۱) ظفر المصلین: ۲۸۶ (۲) تاج التراجم: ۱۸۲ (۳) تاج التراجم: ۱۵۱ (۴) تاج التراجم: ۵۲ (۵) تاج التراجم: ۴۵

(۶) الموسوعة: ۲۸۸/۹ (۷) تاج التراجم: ۱۷ (۸) تاج التراجم: ۱۸۲ (۹) تاج التراجم: ۹۴

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۳۳۳	شرح عمدۃ الحکام	یوسف بن ابی الفتح الدمشقی	وفات ۱۰۵۷ھ
۱۳۳۴	شرح فرائض العثماني	ابراہیم بن سلیمان منہاج الدین السراقی	
		بڑے فقیہ ہیں۔ (۱)	
۱۳۳۵	شرح الوجیز الجامع لمسائل الجامع	عثمان بن ابراہیم بن مصطفیٰ بن سلیمان المعروف بالفضل، فقیہ، محدث، مفسر، لغوی اور ادیب تھے۔ (۲)	
۱۳۳۶	شرح مختصر القدوری	محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف ابن بزاز الکردوری المعروف بالہزازی، فقیہ اور اصولی ہیں اپنے والد محترم سے علم حاصل کیا آپ نے تیمور لنگ کے کفر کا فتویٰ دیا تھا (۳)	
۱۳۳۷	شرح القدوری	امام ابو العباس بن احمد الحبوبی	
۱۳۳۸	شرح مختصر القدوری	محمد بن الحسین بن محمد بن الحسن المعروف بنحو اہر زادہ، فقیہ، نحوی، اور ماوراء النہر کے شیخ تھے، آپ فقہاء محدثین میں سے ہیں، مرد میں حدیث اور کتابت حدیث میں حنفیہ میں آپ کا کوئی مقابل نہ تھا (۴)	وفات ۱۲۸۳ھ
۱۳۳۹	شرح قدوری	محمد شاہ بن الحاج حسن رومی	وفات ۹۳۹ھ
۱۳۴۰	شرح قدوری	امام احمد بن محمد معروف بابن نصر الاقطع	وفات ۷۷۲ھ
۱۳۴۱	شرح قدوری	شہاب الدین احمد سمرقندی	

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۶۲۸ھ	ابو اسحاق ابراہیم بن عبدالکریم بن ابی الغارات	شرح قدوری (نامکمل)	۱۳۴۲
	رکن الائمہ عبدالکریم بن محمد بن علی الصباعی	شرح قدوری	۱۳۴۳
وفات ۶۹۵ھ	ابو اسحاق ابراہیم بن عبدالرزاق بن ابی ابکر بن رزق اللہ بن خلف اللہ شعبنی مشہور	شرح قدوری (نامکمل)	۱۳۴۴
	بابین المحدث (۱)		
وفات ۶۵۸ھ	مختار بن محمود بن محمد الزاہدی الغزینی (۲)	شرح مختصر القدوری	۱۳۴۵
	الختلی (۳)	شرح القدوری	۱۳۴۶
	الختلی (۴)	شرح القدوری	۱۳۴۷
وفات ۷۲۸ھ	احمد بن منصور اسبجانی بڑے فقیہ ہیں	شرح علی کتاب الصدر ابن مازہ	۱۳۴۸
" "	" "	شرح الکافی	۱۳۴۹
وفات ۷۲۸ھ	الامام ابو الحسین احمد بن محمد القدوری البغدادی الحنفی	شرح مختصر الکرنی	۱۳۵۰
وفات ۷۳۳ھ	محمد بن احمد ابو بکر الاسکافی، امام کبیر اور فقیہ ہیں۔ (۵)	شرح مختصر الکرنی	۱۳۵۱
وفات ۹۵۴ھ	محمد بن عبداللہ ملا مسکین سے مشہور ہیں، فقیہ مفسر اور واعظ ہیں۔ (۶)	شرح کنز الدقائق	۱۳۵۲
ولادت ۹۲۰ھ	علی بن محمد بن علی بن خلیل ابن غانم سے مشہور	شرح علی کنز الدقائق (نامکمل)	۱۳۵۳

(۱) الموسوعۃ: ۳۶۱ (۲) تاج التراجم: ۱۲۲ (۳) تاج التراجم: ۳۱۴ (۴) تاج التراجم: ۳۱۴ (۵) بحم المولفین: ۲۳۲/۸
(۶) بحم المولفین: ۱۲۳/۱۱

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ہیں، امام عصر ہیں، ابن النجار حنبلی، ابن الشلبی، لقانی مالکی وغیرہم سے علم فقہ حاصل کیا، پوری زندگی افتاء و تدریس میں مصروف رہے۔ (۱)	وفات ۱۰۰۴ھ
☆	شروحات کنز الدقائق	شیخ ابراہیم بن محمد القاری	
۱۳۵۴	مستخلص الحقائق	مستطی بن بابی المعروف بابی زادہ	
۱۳۵۵	الفرائد فی حل المسائل والقواعد	شیخ عبدالرحمن عیسیٰ العمری	
۱۳۵۶	فتح مسالک الرمزی شرح مناسک الکنز		
۱۳۵۷	شرح کنز الدقائق	قاضی عبدالبر بن محمد المعروف بابن الشحہ الحلبی	وفات ۹۲۱ھ
۱۳۵۸	شرح کنز الدقائق	الخطاب بن ابی القاسم القرہ حصاری	وفات ۷۳۰ھ
۱۳۵۹	شرح کنز الدقائق	شمس الدین محمد بن علی القوج حصاری	
۱۳۶۰	شرح کنز الدقائق	قاضی زین الدین عبدالرحیم بن محمود البغینی	وفات ۸۶۲ھ
۱۳۶۱	شرح کنز الدقائق	شیخ قوام الدین ابوالفتوح مسعود بن ابراہیم کرمانی	وفات ۷۲۸ھ
۱۳۶۲	شرح کنز الدقائق	ابن سلطان قطب الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عمر الصالحی	وفات ۹۵۰ھ
۱۳۶۳	شرح کنز الدقائق	شیخ ابو حامد محمد بن احمد ابن الضیاء المکی	وفات ۸۵۸ھ

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۱۳۱۲ھ	ابوالمعارف محمد عنایت اللہ قادری لاہوری	ملقط الدقائق شرح کنز الدقائق	۱۳۶۴
وفات ۱۳۱۲ھ	مولانا محمد احسن نانوتوی صدیقی	حاشیہ کنز الدقائق	۱۳۶۵
وفات ۱۳۱۲ھ	شیخ الادب حضرت مولانا محمد اعزاز علی بن محمد مزاج علی دیوبندی	حاشیہ کنز الدقائق	۱۳۶۶
وفات ۱۳۱۲ھ	مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی	احسن المسائل (اردو ترجمہ)	۱۳۶۷
وفات ۱۳۱۱ھ	حضرت شاہ محمد اہل اللہ محدث دہلوی	ترجمہ فارسی کنز الدقائق	۱۳۶۸
وفات ۱۳۱۳ھ	محمد بن حسام الدین الخراسانی، شمس الدین القہستانی، فقیہ ہیں، بخارا میں مفتی تھے، غضب کا حافظہ رکھتے تھے، کہا جاتا ہے کہ آپ جو سن لیتے وہ بھولتے نہ تھے، ابن عماد نے فرمایا کہ آپ ببحر فقیہ تھے، فقہ حنفی میں اس کتاب کی روایات بہت زیادہ معتبر نہیں ہیں۔ (۱)	شرح مقدمۃ الصلوٰۃ	۱۳۶۹
وفات ۱۳۸۷ھ	محمد بن محمد بیہنسی، فقیہ ہیں، (۲)	شرح ملتقى البحر (کتاب البیوع)	۱۳۷۰
	حکیم القاضی ابوالقاسم (۳)	شرح المختصر فی الحیض	۱۳۷۱
وفات ۱۳۱۲ھ	محمد بن عبد الستار بن محمد العمدادی، معروف بشمس الائمہ الکردوری (۴)	شرح مختصر الاخیثی	۱۳۷۲
وفات ۱۳۱۹ھ	احمد بن علی بن تغلب مظفر الدین ابن الساعاتی (۵)	شرح مجمع البحرین	۱۳۷۳

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۳۷۴	شرح الوقایہ مختصر الوقایہ	عبد المعلى بن محمد بن حسین البرجندی، فقیہ اصولی، اور ماہر فلکیات تھے۔	وفات ۹۳۲ھ
۱۳۷۵	شرح الوقایہ (شرح وقایہ الرولیۃ لبرہان الشریعہ)	الامام صدر الشریعہ الثانی عبید اللہ بن مسعود بن محمود بن احمد المحبوبي، الحنفی، تمام علوم وفتون میں مہارت رکھتے تھے، یہ دراصل برہان الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ الاول عبید اللہ المحبوبي کی کتاب ”وقایہ الرولیۃ فی مسائل الہدلیۃ“ کی شرح ہے، وقایہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہے، جس کو مصنف نے اپنے نواسے صدر الشریعہ الثانی کے لئے لکھا تھا، وقایہ کی بیشارتیں لکھی گئیں، مگر جو شہرت و مقبولیت اس شرح کو حاصل ہوئی وہ کسی کو نہ ہوئی۔ (۱)	وفات ۷۵۰ھ / ۷۴۷ھ
۱۳۷۶	شرح وقایہ	علاء الدین علی بن عمر رومی مشہور بقرہ خواجہ	وفات ۸۰۰ھ
۱۳۷۷	شرح وقایہ	علی بن مجد الدین محمد بن محمد بن مسعود بن محمود بن محمد بن فخر الدین رازی	وفات ۸۷۵ھ
۱۳۷۸	شرح وقایہ	عبد اللطیف بن عبد العزیز بن فرشتہ مشہور بابن الملک۔	
۱۳۷۹	شرح وقایہ	سید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی	وفات ۸۱۶ھ
۱۳۸۰	شرح وقایہ	محمد بن حسن بن احمد بن ابی یحییٰ کو اکی حلی	وفات ۱۰۹۶ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۳۸۱	شرح وقایہ	محمد مصباح الدین قوجوی معروف بشیخ زادہ ہروی	وفات ۱۰۹۵ھ
۱۳۸۲	شرح وقایہ	شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد بن محمد	وفات ۱۰۹۲ھ
		بن ابراہیم ترمناشی۔	
۱۳۸۳	شرح وقایہ	علامہ فصیح الدین ہروی (۱)	
۱۳۸۴	شرح الوقایہ فی مسائل الہدایہ	علی بن سلطان محمد لھر وی القاری نور	وفات ۱۰۹۲ھ
		الدین، فقہ کی بہت سی کتابوں کے مصنف	بمقام مکہ المکرمہ
		ہیں، تحقیق و تنقیح میں خاص امتیاز رکھتے	
		ہیں۔ (۲)	
۱۳۸۵	شرع الاسلام (مطبوعہ ترکی)	الواعظ محمد بن ابو بکر المعروف بام زادہ	وفات ۱۰۵۳ھ
		الحنفی، زیادہ معتبر نہیں ہے۔	
۱۳۸۶	الشروط	احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بالخصاف	ولادت ۱۱۸۱ھ
		امام و فقیہ اور فرائض کے ماہر تھے۔ (۳)	وفات ۲۶۱ھ
<div style="text-align: center;">  </div>			
۱۳۸۷	الصبح النوری شرح اردو مختصر	مولانا محمد حنیف صاحب گنگوہی دامت	
	القدوری	برکاتہم	
۱۳۸۸	المصلاۃ	موسیٰ بن سلیمان ابوسلیمان جوزجانی، امام	وفات ۲۰۰ھ
		محمد بن الحسن کے ساتھ رہے، اور آپ سے کے بعد	
		علم فقہ حاصل کیا، مامون الرشید نے آپ	

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		کو قضا کی پیش کش کی، تو آپ نے فرمایا امیر المؤمنین قضا کے سلسلہ میں حقوق اللہ کو مد نظر رکھئے اور مجھ جیسے لوگوں کو اپنی امانت نہ سونپئے، کیوں کہ خدا کی قسم میں غصہ سے مامون نہیں ہوں، چنانچہ مامون نے آپ کو چھوڑ دیا۔ (۱)	
۱۳۸۹	صنوان القضاء وعنوان الافتاء (۴ جلدیں، مطبوعہ کویت)	قاضی عماد الدین محمد بن اسماعیل بن خطیب اشقور قائی، اشقورقان خراسان کا ایک علاقہ ہے، خراسان سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے، اور یہاں بہت شہرت و مقبولیت حاصل کر لی، علاء الدین مسعود شاہ (عہد غلامان) کے دور (۶۳۹ھ) میں آپ کو دہلی میں قاضی القضاۃ کا اہم منصب سپرد کیا گیا، پھر مختلف اسباب کی بنا پر ۶۴۶ھ میں ناصر الدین محمود شاہ کے دور میں اپنے عہدے سے علیحدہ ہو گئے، قضا کے موضوع پر ہندوستان میں لکھی گئی یہ پہلی و قیغ کتاب ہے، جو کویت سے چار جلدوں میں حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔	

ولادت/وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	ض		
وفات ۷۰۰ھ	شیخ محمود بن ابوبکر ابو العلی بخاری کلاباذی (۱)	ضوء السراج شرح سراجیہ	۱۳۹۰
وفات ۷۲۲ھ	محمد بن محمد بن ابوالعز بن صالح شمس الدین الخطیب (۲)	ضوابط فی الفقہ	۱۳۹۱
	ط		
	محمود بن محمد نسیب بن حسین بن یحییٰ حمزہ الحسینی الحنفی، فقیہ، اصولی، مفسر، محدث، متکلم ادیب، شاعر، شام کے مفتی رہے، قسطنطنیہ میں مجلس دمشق الکبیر کے رکن منتخب ہوئے، نشانہ اچھا رکھتے تھے۔ (۳)	الطریقۃ الواضحة	۱۳۹۲
وفات ۱۲۵ھ	محمد عابد بن احمد بن علی بن یعقوب السندی	طوالح الانوار علی الدر المختار	۱۳۹۳
	آپ حضرت ابویوب انصاریؓ کی اولاد میں سے ہیں، فقیہ، قاضی، اور حدیث کے عالم تھے، تاحیات حدیث کی توسیع و اشاعت اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ (۴)		

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ع	
۱۳۹۳	عقال المسائل الشوارد	احمد بن السید محمد مکی الحسین الحموی، شہاب الدین مصری الحنفی، مدرس مدرسہ سلیمانہ و مدرسہ حسینہ قاہرہ (۱)	وفات ۱۰۹۸ھ
۱۳۹۵	عقد القلائد فی حل قید الشرائد	عبدالوہاب بن احمد بن دہبان، فقیہ، ادیب اور قاری ہیں۔ (۲)	ولادت ۷۲۶ھ وفات ۷۶۸ھ
۱۳۹۶	عمدة الرعایة	مولانا عبدالحی بن عبدالحلیم بن امین اللہ انصاری (۳)	وفات ۱۲۰۰ھ
۱۳۹۷	عمدة ذوی البصائر، کل مبہمات الاشباہ والنظائر	ابراہیم بن حسین بن محمد بن احمد الحنفی المعروف بابن پیری، مفتی مکہ معظمہ، شاہ و نظائر کی مشہور شرح ہے۔ (۴)	وفات ۱۰۹۹ھ
۱۳۹۸	عمدة الحکام و مرجع القضاة فی الاحکام	محب الدین محمد بن ابی بکر بن داؤد بن عبد الرحمن الحمی العلوانی الدمشقی الحنفی	وفات ۱۰۱۶ھ
۱۳۹۹	عنایہ شرح وقایہ	سید علی توقانی رومی (۵)	اواخر ۸۰۰ھ
۱۴۰۰	عیون المسائل	نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابواللیث الفقیہ السمرقندی المشہور بامام الہدی، فقہ	وفات ۳۷۳ھ شب پیر
		میں ابو جعفر الہندوانی کے شاگرد ہیں۔ (۶)	۱۱ جمادی الثانیہ

(۱) ہدیۃ العارفین: ۱۶۳/۵-۱۶۵ (۲) معجم المؤلفین: ۲۲۱/۶ (۳) فہرست المصنفین: ۲۷۲ (۴) کشف الظنون: ۱۲۱/۳

(۵) فہرست المصنفین: ۲۷۲ (۶) الفوائد السبعیہ: ۲۲۰

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		غ	
۱۴۰۱	غایۃ الحواشی	ابوالمعارف محمد عنایت اللہ قادری لاہوری	
۱۴۰۲	غایۃ المرام فی تتمۃ لسان الحکام	علامہ برہان الدین ابراہیم الخالعی العدوی یہ	وفات ۱۲۸ھ
		کتاب فصل ۲۲ سے فصل ۳۰ تک ہے (۱)	
۱۴۰۳	الغرة المہدیۃ فی ترجیح مذہب	عمر بن اسحاق بن احمد الغزنوی، قاضی	وفات ۳۷۳ھ
	ابی حنیفہ	القضاۃ (۲)	
۱۴۰۴	غنیۃ ذوی الاحکام	الشیخ حسن بن عمار بن یوسف الوقائی المصری	ولادت ۹۹۴ھ
		الشرنبلاوی الحنفی، شرنبلولہ کی جانب منسوب	وفات ۱۰۶۹ھ
		ہیں، مصر میں جامع ازہر کے استاذ تھے بہت بمقام مصر	
		سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۳)	
۱۴۰۵	غنیۃ المستملی فی شرح منیۃ المصلی،	شیخ ابراہیم الحنفی الحنفی، اب ہندوستان میں بھی	وفات ۹۵۶ھ
	(الشیر بشرح الکبیر للحنفی، مطبوعہ دارالسعادة)	چھپ گئی ہے۔	مطابق ۱۵۴۹ھ
۱۴۰۶	غوامض البیاری فی شرح ملتقى	درویش محمد بن احمد الرومی الحنفی ربیع ۱۰۶۵ھ	
	الاکبر	میں کتاب سے فارغ ہوئے۔ (۴)	
		ف	
۱۴۰۷	فتح اللہ المعین علی شرح کنز الدقائق	ابو السعد السید محمد بن السید علی المصری الحنفی،	۱۱۵۵ھ میں
	(مطبوعہ جمعیۃ المعارف)	یہ کنز الدقائق کی شرح کا حاشیہ ہے۔ (۵)	بقید حیات تھے

(۱) کشف الظنون: ۵۴۶/۲ (۲) تاریخ التراجیم: ۱۶۷ (۳) ہیئۃ المعارفین: ۲۹۲/۵ (۴) ذیل کشف الظنون: ۱۰۶۴ (۵) کشف الظنون: ۱۶۴

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۴۰۸	الفرائد السنیۃ فی النظم النقایۃ	محمد بن حسین بن احمد الکواکبی الحلی، اصولی	۱۰۱۸-۱۰۹۶ھ
۱۴۰۹	الفرائد التاجی فی شرح فرائض السراجی	شیخ عبدالکریم بن محمد بن حسن بن محمد حسن حمدانی۔	۱۶۰۹-۱۶۵۸ھ بمقام حلب
۱۴۱۰	الفرائض	محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبدالعزیز ابو جعفر الرازی، اصول میں مہارت رکھتے تھے۔ (۲)	وفات ۶۱۵ھ
۱۴۱۱	الفرائض	عبدالحمید بن عبدالعزیز القاضی ابو حازم (۳)	وفات ۲۹۲ھ
۱۴۱۲	الفرائض	مختار بن محمود بن محمد الزاہدی نجم الدین الغزینی۔ (۴)	وفات ۶۵۸ھ
۱۴۱۳	الفرائض	علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل برہان الدین المرغینانی۔ (۵)	وفات ۵۹۳ھ
۱۴۱۴	الفرائض (مبسوط)	احمد بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفیٰ بن سلیمان	وفات ۷۴۴ھ
۱۴۱۵	الفرائض (متوسط)	الماردینی معروف بابن الترمکانی (۶)	
۱۴۱۶	الفرق بین الفرض العملی	جلال بن احمد بن یوسف مشہور بالتبانی۔ (۷)	وفات ۷۹۳ھ
۱۴۱۷	فروض الکفایۃ	الامام مجد الدین ابوالفتح محمد بن محمود بن حسین ابن احمد الاسروشی الحنفی، فقیہ ہیں، ماوراءالنہر کے ایک شہر مروشنہ میں پیدا ہوئے	وفات ۶۳۲ھ

(۱) نجم المولفین: ۱۸۲۹، ۲۹۹/۲ (۲) تاج التراجم: ۲۰۳ (۳) تاج التراجم: ۱۲۰ (۴) تاج التراجم: ۲۵۶

(۵) تاج التراجم: ۱۴۸ (۶) تاج التراجم: ۴۱ (۷) تاج التراجم: ۸۰

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت، وفات
		والد اور دادا دونوں بڑے علماء میں تھے، ان سے علم حاصل کیا ان کے علاوہ مرغینانی صاحب ہدایہ، امام ناصر الدین السمرقندی اور ظہیر الدین بخاری وغیرہ سے علم حاصل کیا، شیخ حسام الدین محمد بن عثمان علیابادی سمرقندی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں (۱)	
۱۳۱۸	الفقہ	محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبدالعزیز ابو جعفر الرازی، ماہر اصول ہیں۔	وفات ۵۱۱ھ
۱۳۱۹	فقہ الخلاف	عمر بن اسحاق بن احمد الغزنوی قاضی القضاۃ سراج الدین ابو حفص الہندی۔ (۲)	وفات ۵۱۳ھ
۱۳۲۰	فقہ المذاہب	علی بن نصر بن عمر امام نور الدین السوسی (۳)	وفات ۵۱۵ھ
۱۳۲۱	الفقہ المیسر	مولانا شفیق الرحمن ندوی، چمپارن (بہار) کے رہنے والے تھے، ندوہ کے استاذ تھے اور معروف مصنف ہیں، نور الایضاح کے طرز پر ہے اور اچھی کتاب ہے، اس میں صرف عبادات کا بیان ہے، ندوہ سے شائع ہوئی ہے۔	
۱۳۲۲	الفقہ الاسلامی واولیہ (۸ جلدیں)	الدکتور وہبہ الزحیلی شام کے ممتاز علماء میں ہیں	
۱۳۲۳	الفوائد الزیدیۃ (مطبوعہ استانبول)	علامہ زین العابدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجم المصری، آپ نے شرف	ولادت ۱۱۹۸ھ وفات ۱۲۵۲ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۳۲۴	الفوائد السمية في شرح الفوائد السمية (في فروع الفقه الحنفی)	الدین بلقینی اور شہاب الدین شبلی وغیرہ سے علم حاصل کیا، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، اصولی، فقیہ اور محقق عالم ہیں	۱۰۱۸-۱۰۹۶ھ ۱۶۰۹-۱۶۸۵ھ بمقام حلب
۱۳۲۵	الفوائد البدریة فی الاقضية الحکمیة	محمد بن محمد بن محمد بن خلیل المعروف بابن الغرس، نو (۹) سال کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے ابن ہمام وغیرہ سے فقہ حاصل کی، آپ کی ذکاوت مشہور ہے۔ (۲)	ولادت ۸۳۳ھ وفات ۸۹۲ھ
۱۳۲۶	الفوائد النظیریة علی الجامع الصغیر	محمد بن احمد بن عمر ابو بکر ظہیر الدین، فقیہ، اصولی اور قاضی ہیں، آپ نے اپنے والد احمد بن عمر اور دوسرے علماء سے علم حاصل کیا، آپ علوم دینیہ کے اصول وفروع میں یکتائے روزگار تھے۔ (۳)	وفات ۶۱۹ھ
۱۳۲۷	الفوائد المنظومة	قاضی ابرہیم بن علی بن احمد طرسوسی (۴)	۷۲۱-۷۵۸ھ
ق			
۱۳۲۸	قانون العدل والانصاف اللقضاء علی مشکلات الاوقاف	محمد قدری پاشا، مصر کے قاضی تھے۔ (۵)	ولادت ۱۲۳۷ھ وفات ۱۳۰۶ھ

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
ولادت ۱۲۴۴ھ	محمد علاؤ الدین بن محمد امین ابن السید عمر بن	قرۃ عیون الاخبار التملکۃ رد	۱۲۲۹
وفات ۱۳۰۶ھ	عبدالعزیز عابدین شامی کی بارہ جلدوں میں	المختار (۲ جلدیں) مطبوعہ مجلس	
	آخری دو جلدیں قرۃ عیون الاخبار کی ہیں (۱)		
سن اشاعت	اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی،	قضايا معاصرة في الندوات	۱۲۳۰
۱۳۱۸ھ ۱۹۹۸ء		الفقیہۃ (قرارات و توجہات)	
وفات ۱۲۵۶ھ	نجم الدین مختار الزاہدی (زیادہ معتبر نہیں ہے)	الفتیۃ	۱۲۳۱
ک			
شہادت ۱۳۳۴ھ	محمد بن محمد بن احمد ابوالفضل المروزی،	الکافی	۱۲۳۲
وفات بمقام مرو	الشہیر بالحاکم الشہید، اپنے وقت میں حنفیہ		
	کے امام تھے، بخارا کے قاضی رہے، پھر		
	ساسان کے کسی بادشاہ کے وزیر ہوئے،		
	آپ کم عمری میں شہید کئے گئے (۲)		
وفات ۱۲۷۵ھ	عبداللہ بن احمد بن محمود ابوالبرکات حافظ	الکافی شرح الوافی	۱۲۳۳
	الدین النسفی، فقیہ اور محدث ہیں، بہت		
	سے علماء نے آپ کو مجتہد فی المذہب قرار		
	دیا ہے، آپ کردری اور خواہر زادہ کے		
	شاگرد ہیں۔ (۳)		
وفات ۱۲۲۱ھ	عیسیٰ بن ابان بن صدقہ ابو موسیٰ البغدادی	کتاب العلل	۱۲۳۴
بمقام بصرہ	فقیہ اور اصولی ہیں، آپ نے محمد بن حسن سے		

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		علم فقہ حاصل کیا، حدیث میں آپ کا حافظہ بہت قوی تھا، بصرہ کے قاضی منتخب ہوئے اور تاحیات اس منصب پر فائز رہے، ہلال بن یحییٰ نے آپ کے مناقب بیان کرتے ہوئے کہا کہ بصرہ میں جب سے اسلام داخل ہوا اس وقت سے آج تک عیسیٰ بن ابان سے بڑا قاضی کوئی نہیں آیا۔ (۱)	
۱۳۳۵	کتاب العصر	احمد بن عمر الشیبانی المعروف بالخصاف	ولادت ۱۸۱ھ
		امام فقیہ اور فرائض کے ماہر تھے (۲)	وفات ۲۶۱ھ
۱۳۳۶	کتاب الفصول	الامام مجد الدین محمد بن محمود بن حسین ابن احمد الاسروشنی الکحفی، فقیہ ہیں، ماوراء النہر کے ایک شہر اسروشنہ میں پیدا ہوئے، والد اور دادا دونوں بڑے علماء میں تھے، ان سے تحصیل علم کیا ان کے علاوہ مرغینانی صاحب ہدایہ امام ناصر الدین اسمرقندی اور ظہیر الدین بخاری وغیرہ سے بھی علم حاصل کیا، شیخ حسام الدین محمد بن عثمان علیا بادی سمرقندی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں (۳)	وفات ۶۳۲ھ
۱۳۳۷	کتاب الفرائض	مختار بن محمود بن محمد، فقیہ، اصولی، اور علم فرائض کے ماہر تھے، علاؤ الدین سدید بن خیاطی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ (۴)	وفات ۶۵۸ھ

(۱) کشف الظنون: ۱۳۳/۱۳۴ (۲) تاج التراجم: ۷، الاعلام: ۷۸/۱ (۳) کشف الظنون: ۱۹۱/۱ (۴) معجم المؤلفین: ۲۱۷/۱، الاعلام: ۷۸/۷

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۴۳۸	کتاب فی الفقہ	مسعود بن شجاع بن محمد بن حسن برہان الدین اموی (۱)	وفات ۵۹۹ھ
۱۴۳۹	کتاب الغلیۃ	الشیخ الامام ابو العباس احمد بن ابراہیم بن عبد الغنی السروجی، القاضی الحنفی مصر کے قاضی تھے، شرح مکمل نہ کر سکے، اس کی تکمیل قاضی سعد الدین محمد الدیری (متوفی ۸۶۷ھ) نے (کتاب الایمان سے باب المرتد تک چھ جلدوں میں) کی اور طرز تصنیف میں سروجی کی تقلید کی (۱) امام حسن بن زیا و تلمیذ امام اعظم ابو حنیفہ	ولادت ۶۳ھ وفات ۱۰۷ھ
۱۴۴۰	کتاب الحجرد	امام ابو یوسفؒ، یہ کتاب علامہ ابو الوفاء کی	ولادت ۱۱۳ھ
۱۴۴۱	کتاب الآثار	تعلیق و تحقیق کے ساتھ لجنۃ احیاء المعارف العمانیہ حیدرآباد سے شائع ہوئی ہے۔	وفات ۱۸۲ھ
۱۴۴۲	کتاب النوادر	امام ابو یوسفؒ	// //
۱۴۴۳	کتاب الخراج	امام ابو یوسفؒ، یہ کتاب ہارون رشید کے لئے لکھی گئی تھی، یہ کتاب قاہرہ سے ۱۳۲۶ھ میں شائع ہو چکی ہے۔	// //
۱۴۴۴	کتاب الامالی	امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری البغدادی الحنفی، امام ابو حنیفہ کے تلمیذ خاص	ولادت ۱۱۳ھ وفات ۱۸۲ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		<p>مسلم حنفی کے دوسرے نمبر کے امام، مسلسل تین خلفاء کے دور تک قضاء کے منصب پر فائز رہے۔</p> <p>(۱) خلیفہ مہدی ۱۵۸ھ تا ۱۶۹ھ</p> <p>مطابق ۷۷۷ء تا ۷۸۵ء</p> <p>(۲) خلیفہ ہادی ۱۶۹ھ تا ۱۷۰ھ</p> <p>مطابق ۷۸۵ء تا ۷۸۶ء</p> <p>(۳) ہارون رشید ۱۷۰ھ تا ۱۹۳ھ</p> <p>مطابق ۷۸۶ء تا ۸۰۹ء</p> <p>ہارون رشید آپ کا بہت احترام کرتا تھا پہلی بار قاضی القضاۃ کا منصب آپ کو ملا آپ کے زمانے میں مسلم حنفی کو کافی فروغ ہوا، بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ اصول فقہ پر پہلی کتاب امام ابو یوسف نے لکھی، مگر وہ اب نایاب ہے، آپ نے علماء کے لئے ایک خاص لباس وضع فرمایا تھا، کتاب الامالی کو شریک الولید قاضی نے روایت کیا ہے، چھپیں کتابوں پر مشتمل ہے۔ (۱)</p>	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۴۴۵	کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ	امام ابو یوسف، یہ کتاب مفتی سید مہدی حسن (۱۸۸۳-۱۹۷۶ء) کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ لجنۃ احیاء المعارف العثمانیہ حیدر آباد سے ۱۳۸۵ھ میں چار جلدوں میں چھپ چکی ہے۔	ولادت ۱۱۳۳ھ وفات ۱۸۲ھ
۱۴۴۶	کتاب الخراج	ابو العباس احمد بن محمد الکاتب	وفات ۲۷۰ھ
۱۴۴۷	کتاب الخراج	ابو الفرج قدامہ بن جعفر	
۱۴۴۸	کتاب الخراج	نضر بن موسیٰ الرازی الکھمی	
۱۴۴۹	کتاب السعیدیات فی احکام المعاملات (۲ جلدیں)	محمد سعید عبدالغفار، فقیہ حنفی مصری استاذ جامعہ ازہر۔ (۱)	وفات ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۹۱۱ء
۱۴۵۰	کتاب النحل (۲ جلدیں)	الشیخ الامام ابو بکر احمد بن عمر المعروف بالخصاف الکھمی، بڑے متقی اور پرہیزگار تھے، اپنی محنت کی کمائی سے کھاتے پیتے تھے، یہ کتاب مشہور مستشرق ہولنڈی کی توجہ سے جاپان سے شائع ہوئی، بڑے علماء نے اس کتاب کی شرحیں لکھیں، مثلاً شمس الائمہ الحلوانی، شمس الائمہ سرخسی، امام خواہر زادہ وغیرہ (۲)	ولادت ۱۸۱ھ وفات ۲۶۱ھ
۱۴۵۱	کتاب الاموال ابی عبید (طبع جدید ۱۴۰۶ھ)	الامام الحافظ المجتہد ابو عبید القاسم بن سلام بن عبداللہ، ان کے والد سلام ایک ہروی شخص کے رومی غلام تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں (۳)	ولادت ۲۵۵ھ وفات ۲۲۴ھ بمقام مکہ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۴۵۲	کتاب الاختیار لتعلیل المختار	ابوالفضل مجدالدین عبید اللہ بن محمود بن مودود بن محمود الموصلی الکھمی، ابتدائی تعلیم والد ماجد سے اور باقی تعلیم جمال الدین حمیری سے حاصل کی۔	ولادت ۵۹۹ھ وفات ۶۸۳ھ
۱۴۵۳	کشف الحقائق فی شرح کنز الدقائق (۲ جلدیں)	عبد حکیم الافغانی القندھاری فقیہ، اصولی محدث دمشق میں سکونت تھی اور وہیں وفات پائی، تفسیر، قرأت اور علم الحدیث کے موضوع پر بھی آپ کی کتابیں ہیں۔ (۱)	ولادت ۱۲۵۱ھ وفات ۱۳۲۶ھ
۱۴۵۴	کشف الرموز عن خیابا الکون	احمد بن محمد شہاب الدین حموی، فقہ کے ساتھ مختلف علوم کے بھی ماہر تھے، مدرسہ سلیمانہ میں تدریسی خدمت انجام دی۔ (۲)	وفات ۱۰۵۶ھ
۱۴۵۵	کشف الرین عن بیان المسح علی الجورین	احمد بن محمد بن اسماعیل الطحاوی الکھمی، طحاوی نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، جامع ازہر میں علم حاصل کیا، شیخ الحنفیہ چنے گئے، پھر علیحدہ ہوئے پھر دوبارہ منتخب کئے گئے۔ (۳)	وفات ۱۲۳۱ھ
۱۴۵۶	الکفایۃ	اسماعیل بن حسین البہیقی (۴)	
۱۴۵۷	کمال الدریۃ فی شرح النقایۃ	احمد بن محمد بن محمد بن حسین، محدث، مفسر فقیہ، نحوی اور اصولی ہیں، آپ نے شیخ عجمی سبرامی سے علم فقہ حاصل کیا، اور ایک جم غفیر	ولادت ۸۰۱ھ وفات ۸۷۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		نے آپ سے استفادہ کیا۔ (۱)	
۱۳۵۸	کنز الدقائق	الشیخ الامام ابو البركات عبد اللہ بن احمد بن محمود المعروف بحافظ الدین النسفی، فقیہ اور محدث تھے، بہت سے علماء نے آپ کو مجتہد فی المذہب قرار دیا ہے، آپ کروری اور خواہر زادہ کے شاگرد ہیں، یہ کتاب فقہ حنفی میں متن متین کا درجہ رکھتی ہے، اس کی بے شمار شرحیں لکھی گئیں۔ (۲)	وفات ۱۰۷۰ھ / ۱۰۷۰ھ
۱۳۵۹	کنوز الفقہ	احمد بن ابو بکر بن صالح بن عمر المرعشی (۳)	
۱۳۶۰	الکلیسیات	امام محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی، اس کتاب میں وہ مسائل و روایات ہیں، جن کو ان کے شاگرد شعیب بن سلیمان الکلیسانی نے جمع کیا ہے۔	ولادت ۱۳۵ھ / وفات ۱۸۹ھ
۱۳۶۱	اللباب فی شرح القدوری (مطبوعہ الازہریہ)	عبد الغنی بن طالب بن حماد بن ابراہیم فقیہ اور اصولی ہیں، ابن عابدین اور عمر آقندی وغیرہما سے علم حاصل فرمایا۔ (۴)	ولادت ۱۲۲۲ھ / وفات ۱۲۹۸ھ
۱۳۶۲	اللباب (۲ جلدیں)	جلال الدین ابوسعید مظہر بن الحسن بن سعد بن علی بن بندار یزدی۔ (۵)	وفات ۵۹۱ھ



سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۴۶۳	لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام	ابوالولید ابراہیم بن محمد المعروف بابن الشحہ الحلسی حلب میں جب وہ قضاء کے منصب پر فائز تھے، اسی زمانہ میں انہوں نے یہ کتاب معاملات اور قضا پر تیس (۳۰) فصلوں میں مرتب فرمائی وہ اس کو منظوم کرنا چاہتے تھے مگر اس کا موقع نہ مل سکا بلکہ اصل کتاب بھی وہ صرف ۲۱ فصل تک ہی لکھ سکے تھے بعد میں بعض علماء نے اس کا تکملہ لکھا مثلاً علامہ برہان الدین ابراہیم الخالعی العدوی نے فصل ۲۲ سے فصل ۳۰ تک لکھا اور اس کا نام رکھا ”غایۃ المرام فی تتمۃ لسان الحکام“ ۱۰۱۵ھ میں وہ اس سے فارغ ہوئے۔ (۱)	وفات ۸۸۲ھ
۱۴۶۴	لطائف الاشارات	محمد بن اسرائیل بن عبدالعزیز آپ ابن قاضی سادۃ سے مشہور ہیں، فقیہ اور قاضی ہیں سید شریف سے علم حاصل کیا، آپ تمام علوم میں ماہر تھے۔ (۲)	وفات ۸۲۳ھ
۱۴۶۵	المعتمد فی نظم الجامع الصغیر	مسعود بن ابوبکر بن حسین الفراء، ملقب ببدر الدین۔ (۳)	وفات ۶۴۰ھ
۱۴۶۶	الہجۃ الشرع فی شرح الفاظ الفقہ	قاسم بن حسین بن احمد، آپ کا لقب صدر الافاضل ہے، فقیہ اور ادیب تھے، آپ نے برہان الدین احمد، عمر نسفی، محمد بزدوی وغیرہم سے علم فقہ حاصل کیا۔ (۵)	ولادت ۵۵۵ھ وفات ۶۱۱ھ

(۱) کشف الظنون: ۵۳۹، ۴: (۲) الاعلام: ۲۸۷، ۶: (۳) تاج التراجم: ۲۶۳، (۴) الاعلام: ۸۷، ۶: معجم المؤلفین: ۹۸/۸

(۵) الاعلام: ۸۷، ۶: معجم المؤلفین: ۹۸/۸

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		م	
۱۳۶۷	مالا بدمنه (فارسی)	حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (ہندوستان)	وفات ۱۲۲۵ھ
		مشہور و متداول کتاب ہے، مدارس کے مطابق ۱۸۱۰ء	
		نصاب میں داخل ہے۔	
۱۳۶۸	المبسوط فی القروع	امام محمد بن الحسن الشیبانی، فقہ حنفی کے تیسرے	ولادت ۱۲۵/۳۱ھ
		امام، یہی کتاب 'الاصل' کے نام سے معروف	وفات ۱۸۹ھ
		ہے، امام محمد سے مبسوط کے کئی نسخوں کی روایت کی گئی ہے، جس میں سب سے زیادہ مشہور "مبسوط ابوسلیمان الجوزجانی" ہے، مبسوط کی کئی شرحیں لکھی گئی ہیں، مثلاً مبسوط الکبریٰ (شیخ الاسلام خواہر زادہ) شرح المبسوط (شمس الائمہ الحلوانی) وغیرہ امام شافعی اس کتاب کی بہت تعریف کرتے تھے، مروی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک حکیم صرف اس کے مطالعہ سے مسلمان ہو گیا وہ کہتا تھا کہ جب مسلمانوں کے چھوٹے محمد کی کتاب کا حال یہ ہے تو بڑے محمد کی کتاب کا کیا حال ہوگا (۱) یہ کتاب 'کتاب الاصل' کے نام سے ۱۳۸۶ھ میں علامہ ابو الوفاء افغانی کی تحقیق کے بعد چار جلدوں میں دائرۃ المعارف حیدرآباد سے شائع ہو چکی ہے۔	

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۳۶۹	المبسوط للزمردوی	علی بن محمد بن الحسین ابوالحسن فخر الاسلام	ولادت ۴۰۰ھ
(۱۱ جلدیں)		الزمردوی، صاحب اصول بزدوی،	وفات ۴۸۲ھ
۱۳۷۰	مبسوط السرخسی	شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی	وفات ۴۸۳ھ
(شرح الکافی للحاکم الشہید)		فقہ کے علاوہ علم کلام اور اصول میں بھی امامت کا درجہ رکھتے تھے، بعض امراء کو نصیحت و حق گوئی کی سزا میں قید خانہ کی صعوبتیں اٹھانی پڑیں۔	
		یہ کتاب امام سرخسی نے اوزجند کے قید خانہ میں بغیر کسی مطالعہ کے زبانی املا کرائی تھی، اس کی تیس ۳۰ جلدیں چھپ چکی ہیں۔ (۱)	
۱۳۷۱	المبسوط للحلوانی	شمس الائمہ عبدالعزیز بن احمد بن نصر بن صالح البخاری الحنفی الحلوانی، حلوہ فروش تھے، اپنے وقت میں حنفیہ کے امام تھے، فقہ میں قاضی ابوعلی الحسین بن خضر النسفی کے شاگرد ہیں۔ (۲)	وفات ۴۴۸ھ
۱۳۷۲	المبسوط (۱۵ جلدیں)	محمد بن الحسین بن محمد بن الحسن المعروف بنحو اہر زادہ، فقیہ، نحوی اور ماوراء النہر کے شیخ تھے، آپ فقہاء محدثین میں سے ہیں، مرد میں حدیث اور کتابت حدیث میں حنفیہ میں آپ کا کوئی مقابل نہ تھا۔ (۳)	وفات ۴۸۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۴۷۳	المبسوط	محمد بن محمد بن الحسین بن عبدالکریم الہمدانی دوی	ولادت ۴۲۲ھ
		فقیہ اور اصولی ہیں، سمرقند میں عہدہ قضا پر	وفات ۴۹۳ھ
		فائز تھے، عمر بن محمد نے آپ کے متعلق فرمایا	۴۸۳ھ /
		کہ آپ علماء ماوراء النہر کے شیخ اور امام	
		الائمہ تھے۔ (۱)	
۱۴۷۴	المصنوع فی الفقہ	اسحاق بن بہلول۔ (۲)	وفات ۲۵۲ھ
۱۴۷۵	مجمع الانہر فی شرح ملتقى الابحر	علامہ قاضی القضاۃ عبدالرحمن بن الشیخ محمد	وفات ۱۰۸۷ھ
	(۲ جلدیں مطبوعہ دارالطبائع العامۃ ۱۳۱۹ھ)	بن سلیمان المدعی بطنی زادہ (۳)	
۱۴۷۶	مجمع البحرین و ملتقى انہرین فی فروع الحنفیۃ	الامام مظفر الدین احمد بن علی بن تغلب	وفات ۶۹۲ھ
		المعروف بابن الساعاتی البغدادی الحنفی	
		ذہانت و ذکاوت میں ضرب المثل تھے،	
		فصاحت لسان اور حسن خط میں بھی بے نظیر	
		تھے، اس کتاب کی تصنیف سے ۶۹۰ھ	
		میں فارغ ہوئے، ان کی ایک کتاب	
		البدیع بھی ہے۔ (۴)	
۱۴۷۷	مجمع الضمانات	عالم بن محمد البغدادی ابو یوسف الحنفی	وفات ۱۰۳۰ھ
۱۴۷۸	المجتبی (شرح قدوری)	مختار بن محمود بن محمد، فقیہ، اصولی اور علم	وفات ۶۵۸ھ
	(غیر معتبر شرح ہے)	فرائض کے ماہر تھے، علاؤ الدین سدید بن	۶۵۶ھ /
		خیاطی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ (۵)	

(۱) سیر الاعلام النبلاء: ۱۹۰/۳۹۴ (۲) تاج التراجم: ۵۹۰ (۳) کشف الظنون: ۱۸۱۵/۳

(۴) الفوائد الحنفیۃ فی تراجم الحنفیۃ: ۲۷۰، کشف الظنون: ۱۶۰۰/۳ (۵) الاعلام: ۷۲۸

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۳۷۹	المجموع النوازل والواقعات	احمد بن محمد بن عمر الناطلی عراقی کے کبار فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ (۱)	وفات ۱۳۳۶ھ
۱۳۸۰	المحیط السرخسی (۱۰ جلدیں)	شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہیل السرخسی الحظی، اس کتاب کو محیط رضوی بھی کہا جاتا ہے، بڑی جامع کتاب ہے۔ (۲)	وفات ۱۳۳۸ھ
۱۳۸۱	المحیط البرہانی فی الفقہ العثماني (۲۵ جلدیں)	الشیخ الامام العلامة برہان الدین محمود بن تاج الدین احمد بن الصدر الشہید برہان الائمہ عبدالعزیز بن عمر بن مازہ البخاری الحظی، یہ صدر الشہید حسام الدین کے بھتیجے ہیں، بعض لوگ غلطی سے المحيط البرہانی کو بھی امام رضی الدین السرخسی کی تصنیف سمجھ لیتے ہیں، ان کی بھی ایک کتاب المحيط کے نام سے ہے، مگر اسکو المحيط السرخسی یا المحيط الصغیر کہا جاتا ہے، جب کہ علامہ برہان الدین کی المحيط کو "المحیط الکبیر" کہا جاتا ہے۔ (۳)	
۱۳۸۲	المحیط الرضوی	علامہ رضی الدین بن العلاء الصدر الحمید تاج	وفات ۱۳۶۱ھ
۱۳۸۳	المحیط الکبیر (۴۰ جلدیں)	الدین محمد بن محمد بن محمد السرخسی الحظی، بڑے امام	بمقام دمشق
۱۳۸۴	المحیط الثانی (۲۰ جلدیں)	اور علوم عقلیہ و نقلیہ کے جامع ہیں، آپ نے	
۱۳۸۵	المحیط الثالث (۴ جلدیں)	تین محیطیں لکھیں، محیط اول چالیس جلدوں	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۴۸۶	المحیط الرابع (۲ جلدیں)	میں، محیط ثانی دس ۱۰ جلدوں میں اور محیط ثالث چار ۴ جلدوں میں ہے، تینوں کتابیں مصر، شام اور روم میں موجود ہیں، ابن الحناکی نے درر پر اپنے حاشیہ میں لکھا ہے کہ محیط کا بالعموم اطلاق محیط اول ہی پر ہوتا ہے۔ اور یہی مشہور ہے۔ (۱)	
۱۴۸۷	مخطورات الاحرام	ابراہیم بن علی بن احمد نجیم الدین ابوالفتح دمشقی طرسوسی (۲)	وفات ۵۷۸ھ
۱۴۸۸	مختصر الطحاوی فی فروع الحنفیہ (۲ جلدیں مطبوعہ دیوبند)	الابام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامت بن عبد الملک الازدی الطحاوی الحنفی، امام مرنی کے بھانجے ہیں، مصر میں حنفیہ کے امام تھے، یہ کتاب مختصر المرنی کے طرز پر لکھی گئی ہے، ”طحا“ مصر کا ایک گاؤں ہے (۳)	ولادت ۵۳۹ھ وفات ۵۳۲ھ
۱۴۸۹	مختصر القدوری فی فروع الحنفیہ	الامام ابو الحسین احمد بن محمد القدوری البغدادی الحنفی، فقہ حنفی کی انتہائی معتبر کتاب ہے، عراق میں حنفیہ کے امام تھے، کئی مقام بغداد کتابیں لکھیں۔ (۴)	ولادت ۳۶۲ھ وفات ۴۲۸ھ
۱۴۹۰	المختار فی الفتویٰ	ابو الفضل مجد الدین عبد اللہ بن محمود بن مودود بن محمود الموصلی الحنفی، اس میں جزئیات و مسائل بے شمار ہیں، ابتدائی بمقام موصیٰ تعلیم والد ماجد سے اور باقی تعلیم جمال الدین حصیری سے حاصل کی۔	ولادت ۵۹۹ھ وفات ۶۸۳ھ بمقام بغداد

(۱) کشف الظنون: ۵۱۲/۳، نجم المؤمنین: ۲۳۶/۱۱ (۲) تاریخ الخراج: ۱۰ (۳) وفیات الامیاء لابن خلیکان: ۱۷۱ (۴) الفتاویٰ: ۱۳۸-۳۱

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۴۹۱	الخارج	امام اعظم نعمان بن ثابت المعروف بابی حنیفہ۔ (۱)	ولادت ۸۰ھ کو فہ وفات ۱۵۰ھ بغداد
۱۹۹۲	مخازن الزواہر	ابوسعید محمد بن مصطفیٰ الحسینی المہدی نقشبندی	وفات ۸۱۷ھ
		الحنفی الحادمی اصولی، فقیہ تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں (۲)	۱۱۷۶ھ / بمقام خادم
۱۹۹۳	مختصر الدرر	السید علی الشہیر بخویش زادہ، یہ نظم الغرر سید سلیمان الانقروی کی تصنیف کا خلاصہ ہے۔	
۱۴۹۴	مختارات النوازل (۴ جلدیں)	شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی، پہلی جلد مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی جزل سکریری اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ اکیڈمی سے شائع ہوئی ہے۔	ولادت ۵۳۰ھ وفات ۵۹۳ھ
۱۴۹۵	مختصر الوقایہ	عبداللہ بن مسعود بن محمود بن احمد صدر الشریعۃ الاصفہانی، فقیہ، اصولی، محدث، مفسر، نحوی، لغوی، ادیب، متکلم اور منطقی تھے (۳)	وفات ۷۷۷ھ / ۷۵۰ھ
۱۴۹۶	مختصر الفصول	یوسف بن احمد بن ابوبکر نجم الدین فقیہ اور امام ہیں، ابوبکر محمد بن عبداللہ سے علم فقہ حاصل کیا۔ (۴)	وفات ۶۳۲ھ

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۱۲۳۹ھ	عبدالرحمن بن محمد السرخسی (۱)	مختصر المختصرین	۱۲۹۷
وفات ۱۲۵۲ھ	بکمرس، ابوالفصائل، نجم الدین الترمذی، اصول	مختصر القدوری	۱۲۹۸
	وفقیہ میں ماہر تھے۔ (۲)		
وفات ۱۲۶۸ھ	محمد بن عمر بن محمد الشیخ ظہیر الدین ابوالمظفر	مختصر القدوری	۱۲۹۹
	النو جابا زی (۳)		
وفات ۱۲۷۲ھ	عبداللہ بن حسین ابومحمد نیشاپوری معروف	مختصر فی الوقف	۱۵۰۰
	بالنصیحی (۴)		
وفات ۱۲۹۳ھ	جلال بن احمد بن یوسف التیزی الشہید	مختصر فی ترجیح مذہب الامام	۱۵۰۱
	بالتبانی (۵)	الاعظم ابی حنیفہ	
ولادت ۱۲۹۳ھ	الشیخ حسین بن عمار بن یوسف الوقائی	مراقی الفلاح بامداد الفتاح	۱۵۰۲
وفات ۱۳۰۶ھ	المصری الشرنبلالی الحنفی، شہری بلولہ کی	شرح نور الایضاح	
	جانب منسوب ہیں، مصر میں جامع ازہر	(مطبوعہ بولاق مصر ۱۳۱۸ھ)	
	کے استاذ تھے، بہت سی کتابوں کے		
	مصنف ہیں، ان کی تصانیف میں اس		
	کتاب کے علاوہ التحقیقات القدسیہ اور		
	التحقیقات الرحمانیہ وغیرہ کافی مشہور ہیں (۶)		
ولادت ۱۲۳۳ھ	محمد قدوری پاشا المصری، مصر کے اونچے	مرشد البحر ان الی معرفۃ احوال	۱۵۰۳
وفات ۱۳۰۶ھ	علماء میں سے ہیں، اہم مناصب پر فائز	الانسان فی معاملات الشرعیۃ	
	ہوئے، قاضی اور وزیر بھی رہے، اور کئی	علی مذہب الامام ابی حنیفہ	
	کتابیں تصنیف فرمائی (۷)	النعمان (مطبوعہ مصر)	

(۱) تاج التراجم: ۱۲۳ (۲) تاج التراجم: ۷۴ (۳) تاج التراجم: ۲۳۸ (۴) تاج التراجم: ۱۱۶ (۵) تاج التراجم: ۸۰

(۶) ہدیۃ العارفین: ۲۹۲/۵ (۷) کشف الظنون: ۳۶۶/۳

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۵۰۴	المرافعات الشرعیہ	فقیہ محمد زید الابیاتی، ولادت مصر کے ایک گاؤں ابیاتہ میں ہوئی، ازہر میں تعلیم حاصل کی پھر دارالعلوم مصر میں داخل ہوئے، قاہرہ میں وفات پائی۔ (۱)	ولادت ۱۲۷۸ھ وفات ۱۳۵۴ھ
۱۵۰۵	مرشد الانام الی دار الاسلام فی شرع الاسلام (۲ جلدیں)	شیخ محمد ابن عمر المعروف بقور و آفندی	وفات ۹۹۶ھ
۱۵۰۶	مسائل الخلاف	الامام ابوالحسین احمد بن محمد القدوری البغدادی الحنفی (۲)	ولادت ۳۶۲ھ وفات ۴۲۸ھ بمقام بغداد
۱۵۰۷	المستخلص من الجامع	محمد بن محمد بن احمد ابوالفضل المروزی، الشہیر بالحاکم الشہید، اپنے وقت میں خلیفہ کے امام تھے، بخارا کے قاضی رہے، پھر ساسان کے کسی بادشاہ کے وزیر ہوئے، آپ کم عمری میں شہید کئے گئے، (۳)	شہادت ۳۳۴ھ دفن بمقام مرو
۱۵۰۸	مسائل مجموعہ فی الفقہ	عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم محی الدین ابو محمد القرشی۔ (۴)	وفات ۷۷۵ھ
۱۵۰۹	المستطاع من الزاد	عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن محمد العمدادی، فقیہ، مفسر اور ادیب ہیں، عرصہ تک دمشق میں افتاء اور تدریس کی خدمت انجام دی، بعد میں مدرسہ سلیمانیہ کے نگراں بنائے گئے (۵)	ولادت ۹۷۸ھ وفات ۱۰۵۰ھ

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	ابوالفضل مجد الدین عبداللہ بن محمود بن مودود بن محمود الموصلی الحنفی	المشمئل علی مسائل المحقر	۱۵۱۰
وفات ۵۵۶ھ	ابوالقاسم بن یوسف الحسینی السمرقندی (۱)	مصباح السہل فی الفقہ	۱۵۱۱
ولادت ۱۸۱ھ	محمد بن شجاع تلخی فقیہ ہیں، فقہ وحدیث اور	المضاربۃ	۱۵۱۲
وفات ۲۶۶ھ	قرأت قرآن میں ممتاز تھے، البتہ معتزلہ کی طرف مائل تھے (۲)		
	العلامہ بدر الدین محمد بن عبدالرحمن العیسی الدیری الحنفی (۳)	المطلب الفائق شرح کنز الدقائق	۱۵۱۳
وفات ۹۹۳ھ	خیر الدین بن احمد بن نور الدین الرملی (۴)	مظہر الحقائق الحنفیۃ من البحر الرائق	۱۵۱۴
بمقام رملہ			
وفات ۸۴۴ھ	الشیخ علاؤ الدین ابوالحسن علی بن خلیل الطرابلسی الحنفی قاضی القدس، قضا کے موضوع پر مشہور اور بے نظیر کتاب ہے (۵)	معین الحکام فیما یتردد بین الخصمین من الاحکام	۱۵۱۵
وفات ۹۳۱ھ	شیخ یعقوب بن السید علی	مفتاح البیان شرح شرعۃ الاسلام (مطبوعہ ترکی)	۱۵۱۶
وفات ۱۰۱۰ھ	شیخ یونس بن یونس بن عبدالقادر رشیدی اثری (۶)	المقاصد السنیۃ بشرح السراجیۃ	۱۵۱۷
	حضرت مولانا قاضی سجاد حسین صاحب فقہ اسلامی کی تاریخ اور فقہ حنفی کے ارتقائی مراحل پر بہت ہی قیمتی چیز ہے۔	مقدمہ تحقیق فتاویٰ تاتارخانیہ	۱۵۱۸

(۱) تاج التراجم: ۳۰۸ (۲) الموسوعة: ۳۹/۳۴۹ (۳) کشف الظنون: ۲/۳۳۵ (۴) الموسوعة: ۳۳۹/۱

(۵) کشف الظنون: ۲/۳۳۵ (۶) ظفر الحصلین: ۲۸۶

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۵۱۹	ملقی البحر (طبع اول ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۹ء) بیروت	ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الحلی، یہ قسطنطنیہ میں جامع السلطان محمد خان کے امام و خطیب اور سعدی آفندی کے قائم کردہ مدرسہ 'دارالقرآنہ' میں مدرس تھے، بڑے اونچے عالم و فقیہ ہیں، اور ان کی یہ کتاب فقہ حنفی میں مرجع کا درجہ رکھتی ہے، نوے (۹۰) سال سے زائد عمر پائی۔	وفات ۹۵۶ھ
۱۵۲۰	منہج القضاۃ عند تعارض البیانات	غانم بن محمد البغدادی ابو یوسف الحنفی	وفات ۱۰۳۰ھ
۱۵۲۱	ملتمس الاخوان (۲ جلدیں)	ابو المعالی عبد الرب بن منصور غزنوی (۱)	وفات ۵۰۰ھ
۱۵۲۲	المشتقی	محمد بن محمد بن احمد ابو الفضل المروزی الشہیر بالجامع الشہید (۲)	شہادت ۳۳۲ھ
۱۵۲۳	منہج الخالق علی البحر الرائق (مطبوعہ دیوبند ۱۴۱۹ھ ۱۹۸۸ء)	العلامہ الشیخ محمد امین عابدین بن عمر عابدین بن عبد العزیز المعروف بابن عابدین الدمشقی الحنفی	ولادت ۱۱۹۸ھ وفات ۱۲۵۲ھ ۲۱ ربیع الثانی ۱۲۵۲ھ
۱۵۲۴	مناسک الحج	محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف ابن بزاز الکردری، المعروف بالہزازی، فقیہ اور اصولی ہیں اپنے والد محترم سے علم حاصل کیا، آپ نے تیمور لنگ کے کفر کا فتویٰ دیا تھا (۳)	وفات ۸۲ھ
۱۵۲۵	مناسک الحج	شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی	ولادت ۵۳۰ھ وفات ۵۹۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۵۲۶	منہج الفروع	شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر بن	ولادت ۵۳۰ھ
		عبد الجلیل الفرغانی المرفضانی	وفات ۵۹۳ھ
۱۵۲۷	المنہج السہل فی بیان ادلۃ الائمۃ المجتہدین	شیخ عبد الوہاب شعرانی کی معرکتہ الآراء	وفات ۹۷۳ھ
		کتاب ہے۔ (۱)	
۱۵۲۸	منظومۃ قید الشرائع و نظم القوائد	عبد الوہاب بن احمد بن دہبان فقیہ، ادیب	ولادت ۷۲۶ھ
		اور قاری ہیں۔ (۲)	وفات ۷۶۸ھ
۱۵۲۹	المناسک	محمد بن شجاع خلجی	وفات ۷۶۶ھ
۱۵۳۰	مناسک الحج	احمد بن محمد بن احمد بن یونس، شبلی سے مشہور	وفات ۸۰۲ھ
		ہیں، فقیہ، محدث اور نحوی ہیں، آپ نے	
		اپنے والد محترم اور علامہ جمال بن یوسف	
		وغیرہما سے علم حاصل کیا اور شیخ حسن	
		الشرنبلائی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں (۳)	
۱۵۳۱	منظومۃ فی علم الفرائض	اسماعیل بن عبد الغنی بن اسماعیل، فقیہ،	ولادت ۸۰۱ھ
		محدث، مفسر ہیں، شیخ عبد اللطیف حلقی	وفات ۸۶۲ھ
		کے شاگرد ہیں۔ (۴)	
۱۵۳۲	منظومۃ الخلائیات	عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل نجم الدین	وفات ۸۵۳ھ
		فقیہ، محدث، مفسر اور حافظ ہیں، قوت حافظہ	
		میں مشہور تھے، عوام و خواص سب میں مقبول	
		تھے، صدر الاسلام محمد بزدوی اور ابو بکر	
		اسکاف وغیرہما سے علم فقہ حاصل کیا (۵)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۵۳۳	منظومۃ فی الفقہ	عبدالوہاب بن احمد بن علی شعرانی، فقیہ،	ولادت ۸۹۸ھ
		محدث، اصولی اور مختلف علوم کے	وفات ۹۷۳ھ
		ماہر تھے۔ (۱)	
۱۵۳۴	منظومہ سراجیہ	محمد بن عبداللہ بدرالدین گلستانی	وفات ۸۰۱ھ
۱۵۳۵	منظومہ سراجیہ	ابوالعزیز الدین طاہر بن حسن معروف	وفات ۸۰۸ھ
		بابن حبیب حلبی	
۱۵۳۶	منظومہ سراجیہ	فخر الدین احمد بن علی بن الفصح ہمدانی	وفات ۷۵۵ھ
۱۵۳۷	منظومہ سراجیہ	ابوعبداللہ تاج الدین عبداللہ بن علی سخاری (۲)	وفات ۷۹۹ھ
۱۵۳۸	منظوم فی الفقہ (۴ جلدیں)	جلال بن احمد بن یوسف التیزی بنی الشہیر	وفات ۷۹۳ھ
		بالتبانی۔	
۱۵۳۹	المہاج فی الفقہ	عمر بن محمد بن عمر بن محمد بن احمد العقیلی جلال	وفات ۷۷۶ھ
		الدین الانصاری۔	
۱۵۴۰	المنافع شرح النافع	عبداللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین نسفی	وفات ۷۱۰ھ
		ابوالبرکات۔	
۱۵۴۱	المفتی	ابراہیم بن علی بن احمد بن یوسف بن ابراہیم	وفات ۷۴۲ھ
		ابواسحاق المعروف بابن عبدالحق الواسطی۔	
۱۵۴۲	المہج شرح مجمع البحرین	احمد بن ابراہیم بن یوب، العنبتانی، شہاب	وفات ۷۷۷ھ
		الدین ابوالعباس (۳)	
۱۵۴۳	مینیۃ المفتی	یوسف ابوسعید بن احمد البجستانی (۴)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۵۴۴	مواہب الرحمن فی مذہب النعمان	الشیخ برہان الدین ابراہیم بن موسیٰ بن ابوبکر الطرابلسی الحنفی نزیل قاہرہ (۱)	وفات ۸۴۳ھ // ۲۵۳ھ
۱۵۴۵	المواہب المکیۃ فی شرح الفرائض السراجیۃ	محمد بن احمد بن عبدالعزیز ناصر الدین قونوی معروف بابن الربوۃ (۲)	وفات ۸۶۴ھ
۱۵۴۶	الموجز فی الفقہ شرح مختصر ابو حفص عمر	اسعد بن محمد بن حسین الکراہیسی ابوالمظفر جمال الاسلام (۳)	
۱۵۴۷	المیزانۃ الشعرانیۃ المدخل لجمع اقوال الائمۃ لمجہدین	عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن زرقاء بن موسیٰ بن السلطان احمد التلمسانی المفتی، المحدث الشعرانی المصری (۴)	وفات ۹۷۳ھ
ن			
۱۵۴۸	النافع فی الفقہ	ابوالقاسم بن یوسف الحسینی السمرقندی (۵)	وفات ۵۵۶ھ
۱۵۴۹	نتائج النظر فی حواشی الدرر	نوح بن مصطفیٰ الرومی الحنفی نزیل مصر، کئی علماء نے اس کو منظوم بھی کیا ہے۔	وفات ۵۷۰ھ
۱۵۵۰	الغنی	علی بن حسین سعدی، فقیہ ہیں، افتا اور قضا کی ذمہ داری بھی سپرد کی گئی جس کو بحسن و خوبی آپ نے انجام دیا۔ (۶)	وفات ۵۷۱ھ
۱۵۵۱	الغنی فی الفقہ	قاسم بن حسین ابوعبید الدمراسی شرف الدین (۷)	

(۱) کشف الظنون: ۱۴۶/۱ (۲) تاج التراجم: ۲۰۸ (۳) تاج التراجم: ۶۲

(۴) ہدیۃ العارفین: ۶۴۲/۵ (۵) تاج التراجم: ۳۰۸ (۶) الفوائد العالیہ: ۱۲۱ (۷) تاج التراجم: ۱۷۸

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۵۵۲	زہدۃ الرائض فی ادلة الفرائض	قاسم بن قطلوبغا بن عبداللہ، قاسم خفی سے مشہور ہیں، فقیہ، اصولی، محدث، مورخ ہیں علم فقہ عزالدین بن عبدالسلام اور ابن الہمام سے حاصل کیا۔ (۱)	ولادت ۸۰۲ھ وفات ۸۷۹ھ
۱۵۵۳	نظم الجامع الصغیر	عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل نجم الدین فقیہ، محدث، مفسر اور حافظ ہیں، قوت حافظہ میں مشہور تھے، عوام و خواص سب میں مقبول تھے، صدر الاسلام محمد بزدوی اور ابوبکر اسکاف وغیرہما سے علم فقہ حاصل کیا (۲)	وفات ۵۳۷ھ
۱۵۵۴	نظم الفقہ	حسین بن یحییٰ بن علی بن عبداللہ زندوشی فقیہ ہیں ابو حفص شکردی اور محمد بن ابراہیم تقریباً وغیرہما سے علم حاصل کیا۔ (۳)	وفات ۴۰۰ھ
۱۵۵۵	نظم الجامع الصغیر	محمد بن محمد بن محمد القبادی، فن اختلاف اور مناظرہ میں ماہر تھے (۴)	وفات ۷۲۶ھ
۱۵۵۶	نظم المنار مع الشرح	محمد بن حسین بن احمد الکواکبی الحلی	۱۰۱۸-۱۰۹۶ھ
۱۵۵۷	نظم الغرر	سلیمان بن ولی الانقروی تقریباً دو ہزار اشعار ہیں، یہ ترکی میں سلطان محمد بن مراد خان کا عہد تھا، بعض نے اس کا اختصار تیار کیا ہے۔	

ولادت/وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
ولادت ۱۹۳۶ء وفات ۲۰۰۲ء	حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی ابن مولانا عبدالواحد تلمیذ حضرت شیخ الہند ہندوستان کے بڑے عالم، فقیہ، قاضی اور محقق تھے، امارت شرعیہ بہار واڑیسہ کے نائب امیر، اور قاضی القضاۃ رہے، مسلم پرنسپل لاء بورڈ کے صدر، اسلامک فقہ اکیڈمی کے بانی و جنرل سکرٹری، آل انڈیا ہی کونسل کے بانی و جنرل سکرٹری رہے، اور متعدد علمی اداروں اور درس گاہوں کے رکن اور سرپرست رہے، فقہ و قضاء پر آپ جیسی نظر رکھنے والا فقیہ اس دور میں دیکھا نہیں گیا۔	النظام القضائی الاسلامی (مطبوعہ بیروت)	۱۵۵۸
ولادت ۱۲۶۴ھ وفات ۱۳۰۴ھ	محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم ابوالحسنات الکنوی فقیہ، محدث اور مورخ تھے، ہندوستان کے مشہور اور ممتاز فقہاء محدثین میں آپ کا شمار ہوتا ہے، بیشمار کتابوں کے مصنف ہیں، بہت سی فقہی اور حدیثی کتابوں کی شرح و حواشی لکھے، (۱)	نفع المفتی والسائل	۱۵۵۹
وفات ۲۶ھ	احمد بن عمرو ابوبکر الخفاف الشیبانی (۲)	النفقات علی الاقارب	۱۵۶۰

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۵۶۱	نقد الدر	المولیٰ محمد بن مصطفیٰ الوانی الشہید بوانقوی، محرم الحرام ۹۹۵ھ میں اس کتاب کی تصنیف سے فارغ ہوئے۔ (۱)	وفات ۱۰۰۰ھ
۱۵۶۲	النقایۃ	عبداللہ بن مسعود بن محمود بن احمد صدر الشریعہ الاصغر، فقیہ، اصولی، محدث، مفسر، نحوی، لغوی مناظر، ادیب، متکلم اور منطقی تھے۔ (۲)	وفات ۱۰۷۰ھ
۱۵۶۳	الکت علی الجامع الصغیر	عبدالرحمن بن محمد بن امیرویہ رکن الدین ابوالفضل الکرمانی۔ (۳)	وفات ۵۴۳ھ
۱۵۶۴	نور الایضاح (مطبوعہ دیوبند)	الشیخ حسن بن عمار بن یوسف الوفاکی المصری الشرنبالی الحنفی، شری بلولہ کی جانب منسوب ہیں، مصر میں جامعہ ازہر کے استاذ تھے، بمقام مصر بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۴)	ولادت ۹۹۴ھ وفات ۱۰۶۹ھ
۱۵۶۵	النوادر	معلیٰ بن منصور ابو یعلیٰ رازی رجال حدیث میں سے ہیں، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد کے شاگرد ہیں، آپ کو کئی مرتبہ قضا کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے انکار فرمادیا۔ (۵)	وفات ۲۱۱ھ
۱۵۶۶	نوازل الوقائع	ابراہیم بن علی بن احمد بن یوسف بن ابراہیم ابو اسحاق المعروف بابن عبدالحق الواسطی	وفات ۷۴۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۵۶۷	نوار الفتاویٰ	موسیٰ بن سلیمان ابوسفیان جوزجانی، امام محمد کے شاگرد ہیں، ان کا ذکر پہلے کے بعد آچکا ہے۔ (۱)	وفات ۲۰۰ھ
۱۵۶۸	نور الہدایہ (اردو)	مولانا وحید الزماں بن مسیح الزماں لکھنوی فاروقی۔ (۲)	
۱۵۶۹	النوری شرح القدوری	محمد بن ابراہیم رازی، اصول میں مہارت رکھتے تھے۔ (۳)	وفات ۶۱۵ھ
۱۵۷۰	النوازل	نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابواللیث السمرقندی (۴)	وفات ۳۷۳ھ
۱۵۷۱	النوادر	شمس الائمہ عبدالعزیز بن احمد بن نصر بن صالح البخاری الحنفی الحلوانی حلوہ فروش تھے، دفن بمقام بخارا اپنے وقت میں خلیفہ کے امام تھے، ان کے حدیث کے استاد ابو عبد اللہ غنجا را بخاری ہیں اور فقہ کے استاد القاضی ابو علی الحسین بن خضر الحنفی سرخی ان کے مخصوص تلامذہ میں ہیں (۵)	وفات ۳۲۸ھ
۱۵۷۲	النوازل فی الفروع	فقیہ، مفسر، محدث، حافظ صوفی امام الہدیٰ ابواللیث نصر بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی (۶)	وفات ۳۷۳ھ

(۱) معجم المؤلفین: ۳۹/۱۳ (۲) ظفر الحسین: ۲۷۴ (۳) ظفر الحسین: ۲۵۳ (۴) تاج التراجم: ۲۷۶ (۵) طبقات الحنفیہ: ۱۹۶/۲

(۶) کشف الظنون: ۷۷۸/۲

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۵۷۳	النوادر الفقہیہ (۱۰ جلدیں)	احمد بن محمد بن سلامت الازدی ابو جعفر	ولادت ۲۳۹ھ
		طحاوی "طحا" کی جانب نسبت کی گئی، امام	وفات ۳۲۱ھ
		وفقیہ تھے، علم فقہ اولاً اپنے ماموں امام مزنی	
		سے حاصل کیا، جو حضرت امام شافعی کے	
		خاص شاگرد تھے، ایک روز مزنی نے آپ	
		سے فرمایا کہ تم کامیاب نہ ہو سکو گے اس	
		سے بد دل ہو کر ان سے الگ ہو گئے، اور	
		مسلک حنفی میں شامل ہو گئے، اور اس میں	
		امامت کا مقام حاصل کیا۔	
۱۵۷۴	نوازل فقہیہ معاصرہ (۲ جلدیں)	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (در بھنگہ بہار)	
		بانی و ناظم المعهد الاسلامی حیدر آباد و جنرل	
		سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی۔	
۱۵۷۵	النبلیۃ	علامہ ابو محمد محمود العینی	وفات ۸۵۵ھ
۱۵۷۶	النہر الفائق	عمر بن ابراہیم بن محمد سراج الدین المعروف	وفات ۱۰۰۵ھ
		بابن، نجم علوم شرعیہ میں تبحر تھے، نئے	
		مسائل کی جستجو میں رہتے تھے، آپ نے	
		فقہ صاحب البحر الرائق سے حاصل	
		کی۔ (۱)	

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	د		
وفات ۱۰۷۵ھ	عبداللہ بن احمد بن محمود ابوالبرکات حافظ	الوانی	۱۵۷۷
۱۰۷۵ھ /	الدین النسی، فقیہ اور محدث تھے، بہت سے علماء نے آپ کو مجتہد فی المذہب قرار دیا ہے، آپ کردی اور خواہر زادہ کے شاگرد ہیں۔ (۱)		
	صدر الشہید	الواقعات	۱۵۷۸
ولادت ۱۰۵۵ھ	محمود بن احمد بن عبدالعزیز بن عمر برہان	الواقعات	۱۵۷۹
وفات ۱۱۱۶ھ	الدین مرغینانی، اکابر فقہاء میں سے ہیں ابن کمال پاشا نے آپ کو مجتہدین فی المسائل میں شمار کیا ہے۔ (۲)		
ولادت ۱۱۸۱ھ	احمد بن عمر والشیبانی المعروف بالخصاف	الوصایا	۱۵۸۰
وفات ۱۲۶۱ھ	امام فقیہ اور فرائض کے ماہر تھے۔ (۳)		
	السید حسن ابن الحسن المثنی الملقب بصدنی الرومی، اس کتاب کی تصنیف ۱۲۸۹ھ میں مکمل ہوئی۔ (۴)	وطائف القضاۃ فی اصول المرافقة وترجیح البینات	۱۵۸۱
وفات ۱۲۶۳ھ	برہان الشریعۃ محمود احمد	وقایۃ الروایۃ	۱۵۸۲
ولادت ۱۲۳۶ھ	حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی	الوقف	۱۵۸۳
وفات ۱۲۰۲ھ	ابن مولانا عبدالاحد تلمیذ حضرت شیخ الہند		

(۱) الفوائد الفیہ: ۱۰۱، الاذکار: ۲۹۲/۳ (۲) الموسوعۃ: ۱۱/۳۸۸ (۳) تاج التراجم: ۷ (۴) کشف الظنون: ۳/۲۷۷

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ہندوستان کے بڑے عالم، فقیہ، قاضی اور محقق تھے، امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ کے نائب امیر اور قاضی القضاۃ رہے۔	۴ اپریل
		۵	
۱۵۸۴	الہارونیات	امام محمد بن الحسن الشیبانی، اس میں وہ مسائل ہیں جن کو امام محمد نے خلیفہ ہارون رشید کے زمانے میں املا کرایا تھا۔	ولادت ۱۳۵/۱۳۶ھ وفات ۱۸۹ھ
۱۵۸۵	الہدایہ فی الفروع	شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی الکھمی یہ مصنف کے اپنے ہی متن ہدایۃ المبتدی کی شرح ہے، مگر دراصل یہ قدوری اور جامع صغیر کی شرح ہے، شہرہ آفاق کا درجہ رکھتی ہے اس کتاب کی تصنیف میں تیرہ ۱۳ سال کا عرصہ لگا، اور اس پوری مدت میں مصنف روزہ سے رہے اور کسی کو اس کی خبر نہ ہونے دی، فقہ حنفی میں ہدایہ کا بڑا اونچا مقام ہے۔ (۱)	ولادت ۳۰/۳۱ھ وفات ۹۶/۹۷ھ
☆	شروحات ہدایہ		
۱۵۸۶	حاشیہ ہدایہ	شیخ جلال عمر بن محمد بن محمد بن عمر النجازی	وفات ۱۹۱ھ
۱۵۸۷	حواشی ہدایہ (۲ جلدیں)	نجم الدین ابوطاہر اسحاق بن علی بن یحییٰ	وفات ۱۷۷ھ

۱۱۰۰ء تا ۱۱۰۱ء وفات	۱۱۰۰ء تا ۱۱۰۱ء	اساتذہ کرام	جلد
۱۱۰۰ء تا ۱۱۰۱ء	راج الدین عمر بن اسحاق البندی	اشوع (نامکمل)	۱۵۸۸
۱۱۰۰ء تا ۱۱۰۱ء	شیخ جمال الدین محمود بن احمد السراج القنوی	خلاصۃ النہالیۃ فی فوائد اہدلیۃ	۱۵۸۹
۱۱۰۰ء تا ۱۱۰۱ء	شیخ حسام الدین الحسین بن علی بن حجاج	النہالیۃ فی فوائد اہدلیۃ	۱۵۹۰
	بن علی المعروف بالصغناقی الجھلی، علامہ سیوطی		
	نے 'طبقات النحاة' میں ذکر کیا ہے کہ یہ ہدایہ		
	کی پہلی شرح ہے، مصنف اس شرح سے		
	ربیع الاول ۷۷۰ھ میں فارغ ہوئے اس		
	شرح کا اختصار شیخ جمال الدین محمود بن		
	احمد بن السراج القنوی (متوفی ۷۷۰ھ)		
	نے لکھا ہے، اس کا نام ہے خلاصۃ النہالیۃ فی		
	فوائد اہدلیۃ (۱)		
۱۱۰۱ء تا ۱۱۰۲ء	جلال الدین بن شمس الدین الخوارزمی	الکفایۃ فی شرح اہدلیۃ	۱۵۹۱
۲۰ جمادی الثانیہ	انکرلانی، علم و فضل میں ضرب المثل تھے، شیخ		
	حسام الدین الصغناقی کے شاگرد ہیں، دور بوقت ظہر		
	دراز سے لوگ ان سے استفادہ کے لئے		
	آتے تھے، ان کی یہ شرح ہدایہ کافی مقبول		
	اور مشہور ہے، بعض حضرات کا خیال ہے		
	کہ یہ محمود بن عبید اللہ بن محمود تاج الشریعہ		
	صاحب الوقایۃ کی کتاب ہے۔ (۲)		

سنہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۵۹۲	نہایت الکفایت فی درلیۃ الہدایۃ	الشیخ الامام تاج الشریعہ عمر بن صدر الشریعہ الاول عبید اللہ المحبوبی الحنفی (۱)	وفات ۱۰۶۲ھ
۱۵۹۳	معراج الدرلیۃ الی شرح الہدایۃ	الامام قوام الدین محمد بن محمد البخاری الجندی الکاک، علاؤ الدین عبدالعزیز بخاری کے شاگرد ہیں، اس کتاب کی تالیف سے مصنف محرم الحرام ۱۰۴۵ھ میں فارغ ہوئے۔ (۲)	وفات ۱۰۴۹ھ
۱۵۹۴	غایۃ البیان و نادرۃ الاقران	الشیخ الامام قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر الاتقانی الحنفی، مصنف نے اس کتاب کا آغاز بمقام قاہرہ، ربیع الاول ۱۰۷۷ھ میں کیا اس کتاب کا کچھ حصہ ایران میں اور کچھ عراق میں لکھا گیا، دمشق میں ذیقعدہ ۱۰۷۷ھ کو پورے چھبیس سال میں کتاب پوری ہوئی۔	وفات ۱۰۵۸ھ
۱۵۹۵	الغنیۃ شرح الہدایۃ (۲ جلدیں)	شیخ اکمل الدین محمد بن محمود الباری الحنفی انتہائی معتبر شرح ہے، اس پر محقق سعد اللہ بن عیسیٰ المفتی (م ۹۴۵ھ) کی تعلیق بھی ہے اسی طرح اس پر سری الدین محمد بن ابراہیم الدروری المصری الحنفی (م ۱۰۶۶ھ) کا حاشیہ بھی ہے، اس شرح میں قریب تین ہزار مسائل شارح نے ذکر کئے ہیں (۳)	وفات ۱۰۸۶ھ

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
ولادت ۸۵۸ھ	شیخ الامام کمال الدین محمد بن عبدالواحد	فتح القدر للعاجز الفقیر	۱۵۹۶
۹۰۱ھ	سیواسی معروف بابن الہمام الجعفی، آپ کے	(۱۰ جلدیں، مکتبہ زکریا دیوبند)	
وفات ۸۶۱ھ	والد ماجد ترکی میں سیواس کے اور اس کے بعد	(۱۳۲۱ھ)	
بروز جمعہ	اسکندریہ کے قاضی رہے، مصنف نے مسلسل		
	انیس ۱۹ سال پڑھانے کے بعد ۸۲۹ھ		
	میں اس کی شرح لکھنا شروع کیا مگر ابھی		
	کتاب الوکالت تک چھ جلدیں لکھ سکے تھے		
	کہ راہی بقاء ہو گئے، اس کی تکمیل علامہ شمس		
	الدین احمد بن قوردا المعروف بقاضی زادہ المفتی		
	نے کی اور اس کا نام نتائج الافکار فی کشف		
	الرموز الاسرار رکھا (۱)		
وفات ۹۹۸ھ	علامہ شمس الدین احمد بن قوردا المعروف	نتائج الافکار فی کشف الرموز	۱۵۹۷
بمقام قسطنطنیہ	بقاضی زادہ المفتی، آپ نے جوہی زادہ اور	والاسرار (تکملہ فتح القدر)	
	سعدی حلبی وغیرہ سے علم حاصل کیا، قسطنطنیہ		
	وغیرہ کے مدارس میں درس و تدریس کا کام		
	انجام دیا یکے بعد دیگرے حلب اور عساکر		
	کے قاضی ہوئے، پھر قسطنطنیہ کے مفتی		
	منتخب کئے گئے، اور آخر تک اس منصب پر		
	فائز رہے، آپ کے علمی رعب سے اکثر		
	لوگ ہیبت زدہ رہتے تھے۔ (۲)		

سنہ	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۵۹۸ھ	شرح وقایۃ الرولیۃ فی مسائل الہدیۃ لصدرا الشریعۃ الاول	عبد اللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ، صدر الشریعۃ اول سے معروف ہیں، فقیہ، اصولی لغوی، ادیب، مفسر، محدث، نحوی، منطقی اور متکلم تھے، اپنے دادا تاج الشریعۃ سے علم حاصل کیا۔ (۱)
۱۵۹۹ھ	شرح الہدایہ	احمد بن زید الشرطی (۲)
۱۶۰۰ھ	الفوائد (حاشیۃ علی الہدیۃ) (۲ جلدیں)	حمید الدین علی بن محمد بن علی الضریر البخاری، فقیہ اور محدث ہیں، فقہ میں شمس الائمہ کردری کے شاگرد ہیں، حافظ الدین نسفی فقہ میں آپ کے شاگرد ہیں، بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ ہدایہ کی پہلی شرح ہے، جس میں مشکل مقامات کو حل کیا گیا ہے (۳)
۱۶۰۱ھ	الکفایۃ فی معرفۃ احادیث الہدیۃ	شیخ علاء الدین علی بن عثمان بن ابراہیم المعروف بابن الترمکانی الماردینی مصر کے قاضی رہے، اپنے وقت کے امام اور محقق عالم، نکتہ رس فقیہ اور ماہر اصولی تھے، یہ کتاب ناقص رہ گئی تھی، اس کی تکمیل ان کے صاحبزادہ جمال الدین عبد اللہ نے کی (۴)
۱۶۰۲ھ	غناء الفقہاء شرح ہدایہ	علی بن محمد بن الحسین بن عبد الکریم بن موسیٰ الہمز دوی، بڑے فقیہ، اصولی، محدث اور مفسر تھے۔

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۶۰۳	شرح الہدایۃ	محمد بن محمد بن محمود اکمل الدین الباہرئی الرومی امام، فقیہ، محقق، مدقق، ماہر حدیث تھے، عربیت اور فن اصول میں اچھی معرفت رکھتے تھے، کئی بار قضاء کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے قبول نہیں کیا۔ (۱)	وفات ۷۶۱ھ
۱۶۰۴	شرح الہدایۃ للمرغینانی	علی بن سلطان محمد الہروی القاری نور الدین بہت سی فقہی کتابوں کے مصنف ہیں، بمقام معظمہ تحقیق و تنقیح میں خاص امتیاز رکھتے ہیں (۲)	وفات ۷۱۴ھ
۱۶۰۵	شرح الہدایۃ	احمد بن زید الشروطی (۳)	
۱۶۰۶	شرح الہدایۃ (۲۰ جلدیں)	امیر کاتب بن امیر عمر بن امیر غازی اتقانی، فقد اور لغت عربیہ میں ماہر تھے، حنفیہ کے شیخ تھے (۴)	ولادت ۶۸۵ھ وفات ۷۵۸ھ بمقام قاہرہ
۱۶۰۷	حاشیہ علی العنایۃ شرح الہدایۃ (مطبوعۃ الامیریۃ)	سعد اللہ بن عیسیٰ بن امیر خان الرومی الشہیر بعدی حلی، فقیہ، مفسر اور مفتی تھے، آپ نے ابوبکر مرغینانی صاحب ہدایہ وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ (۵)	وفات ۹۴۵ھ
۱۶۰۸	شرح الہدایۃ	عبدالعزیز بن احمد بن محمد علاؤ الدین البخاری فقیہ اور اصولی ہیں، اپنے چچا محمد مرغنی سے علم حاصل کیا، قوام الدین محمد کاکی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ (۶)	وفات ۷۳۰ھ

(۱) الموصوف: ۳۳۲/۱ (۲) الموصوف: ۳۶۱ (۳) تاج التراجم: ۳۹ (۴) الموصوف: ۴۰۵/۲ (۵) الموصوف: ۳۳۶/۷
(۶) تاج التراجم: ۲۵، نجم الموفین: ۳۳۵

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۶۰۹	خلاصۃ النہایۃ فی فوائد الہدایۃ	محمود بن احمد بن مسعود بن عبدالرحمن بن سراج	وفات ۷۱۱ھ
		سے مشہور ہیں، فقیہ، اصولی اور متکلم ہیں، آپ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر تھے (۱)	
۱۶۱۰	الکملۃ فی فوائد الہدایۃ	علی بن علی بن محمد بن ابوالعزیز فقیہ ہیں،	ولادت ۷۱۳ھ
۱۶۱۱	التنبیہ علی مشکلات الہدایۃ	دمشق میں قاضی القضاۃ بنائے گئے ابن	وفات ۷۹۲ھ
		ایک دمشق کے قصیدہ پر تنقید کرنے کی بنا پر آپ کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ (۲)	
۱۶۱۲	الغلیۃ (۶ جلدیں)	شیخ ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن عبدالغنی بن ابی اسحاق السروجی یہ کتاب الایمان تک	وفات ۷۱۰ھ
		ہے، اور تکملہ قاضی سعد الدین محمد دمیری نے کیا ہے، جن کی وفات ۸۶۷ھ میں ہوئی۔	
۱۶۱۳	شرح ہدایۃ (۶ جلدیں)	شیخ سراج الدین عمر بن اسحاق الہندی طاش کبریٰ زادہ نے اس شرح کی یہ خصوصیت بیان کی ہے کہ اس میں بحث کا طریقہ اختیار کیا ہے، گویا یہ استدلالی شرح ہے۔	وفات ۷۵۸ھ
۱۶۱۴	شرح ہدایۃ	شیخ علاؤ الدین علی بن محمد بن حسن الخلاطی	ولادت ۷۶۲ھ
۱۶۱۵	النہایۃ شرح ہدایۃ (۵ جلدیں)	قاضی القضاۃ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد	بمقام صیانت وفات ۸۵۵ھ
	(مکتبہ امدادیہ فیصل آباد پاکستان)	موسیٰ العینی، بہت عمدہ شرح ہے، یہ کتاب	بمقام قاہرہ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		۲۰ محرم الحرام ۸۵۰ھ میں پوری ہوئی جب کہ مصنف کی عمر نوے ۹۰ سال کی تھی (۱)	
۱۶۱۶	شرح ہدایہ	شیخ ابوالکلام احمد بن حسن السمریزی الجار برودی الشافعی	وفات ۷۶۲ھ
۱۶۱۷	نہایۃ النہایہ (۵ جلدیں)	شیخ محبت الدین محمد بن محمد بن محمود معروف بابن الشیخ الحلی، فصل غسل تک ہے۔	وفات ۸۹۰ھ
۱۶۱۸	شرح ہدایہ	شمس الدین محمد عثمان بن الحریری	وفات ۷۲۸ھ
۱۶۱۹	شرح ہدایہ (ناکمل)	شیخ احمد بن معطفی معروف بطاش کبریٰ زادہ	وفات ۹۶۸ھ
۱۶۲۰	شرح ہدایہ (ناکمل)	شیخ علی بن محمد معروف بمصنفک کتاب البیوع تک ہے۔	وفات ۷۷۵ھ
۱۶۲۱	شرح ہدایہ	شیخ عبدالحلیم بن محمد معروف بانخی زادہ	وفات ۱۰۱۳ھ
۱۶۲۲	ارشاد الرولیۃ فی شرح الہدایہ	شیخ مصلح الدین مصطفیٰ بن زکریا القرمانی	وفات ۸۰۹ھ
۱۶۲۳	زبدۃ الدرلیۃ شرح ہدایہ	قاضی عبدالرحیم بن علی الآمدی	
۱۶۲۴	شرح ہدایہ	شیخ ابن عبدالحق ابراہیم بن علی بن احمد بن علی الدمشقی	وفات ۷۴۲ھ
۱۶۲۵	شرح ہدایہ	تاج الدین ابو محمد احمد بن عبدالقادر	وفات ۷۴۹ھ
۱۶۲۶	شرح ہدایہ	سید شریف علی بن محمد جرجانی	وفات ۸۱۶ھ
۱۶۲۷	سلالۃ الہدایہ	شیخ ابراہیم بن احمد الموصلی، میر سید شریف کی شرح کا اختصار ہے۔	

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۶۲۸	الدرلیۃ شرح ہدایہ	شیخ ابو عبد اللہ محمد بن المبارک شاہ بن محمد	وفات ۸۳۹ھ
۱۶۲۹	شرح ہدایہ	المقلب لعین الہروی	
۱۶۳۰	شرح ہدایہ (ناکمل)	شیخ ابو بکر تقی الدین بن محمد الحسنی	
۱۶۳۱	شرح ہدایہ	شیخ حمید الدین المتخلص بابن عبد اللہ الہندی دہلوی	
		الہداد جو پوری تلمیذ مولانا عبد اللہ تلمیذی، چند جلدوں میں ہے۔	
۱۶۳۲	عین الہدایہ (اردو)	مولانا امیر علی صاحب یہ چار جلدوں میں ہے	وفات ۸۷۲ھ
۱۶۳۳	غایۃ السعاده فی حل ما فی الہدلیۃ (شرح اردو ہدایہ اولین)	مولانا حنیف گنگوہی مدظلہ	
۱۶۳۴	طلوع النیرین شرح اردو ہدلیۃ آخرین	مولانا حنیف گنگوہی مدظلہ	
۱۶۳۵	عدۃ اصحاب البدلیۃ والنہلیۃ فی تجرید مسائل الہدلیۃ	شیخ کمال الدین محمد بن احمد	
۱۶۳۶	الرعیۃ فی تجرید مسائل الہدلیۃ	شیخ ابوالخیر محمد بن عثمان المعروف بابن اقرب	
۱۶۳۷	اشرف الہدایہ شرح اردو ہدایہ	مولانا محمد جمیل صاحب مدظلہ استاذ دارالعلوم دیوبند (۱)	وفات ۱۲۲۶ھ
۱۶۳۸	الہدلیۃ	احمد بن محمد بن عمر الناطفی، عراق کے کبار فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ (۲)	
۱۶۳۹	الینایج فی معرفۃ الاصول والتفاریج	بدر الدین محمد بن عبد اللہ شبلی طرابلسی (۳)	وفات ۱۲۷۳ھ



کتب فتاویٰ (حنفیہ)

الف

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت و وفات
۱۶۴۰	انفع الوسائل (المعروف بالفتاویٰ الطرسوسية)	قاضی ابراہیم بن علی بن احمد طرسوسی، دمشق کے قاضی رہے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں اور کم عمر میں بڑی خدمات انجام دیں۔ (۱)	ولادت ۱۲۷۵ھ وفات ۱۳۵۸ھ
ب			
۱۶۴۱	البحر الجاری فی الفتاویٰ	عبداللہ بن علی السجاری تاج الدین معروف بقاضی صور	وفات ۸۰۰ھ
۱۶۴۲	الغبیۃ فی الفتاویٰ (۲ جلدیں)	محمود بن احمد بن مسعود قونوی دمشقی	وفات ۱۱۷۵ھ
۱۶۴۳	الغبیۃ (اجد)	// //	// //
۱۶۴۴	ہجۃ الفتاویٰ	شیخ الاسلام عبداللہ بن الرومی	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		ت	
۱۶۴۵	تمتہ الفتاویٰ	الامام برہان الدین محمود بن احمد بن عبد العزیز بن عمر المرغینانی صاحب المحیط البرہانی ابن کمال پاشانے آپ کو مجتہدین فی المسائل میں شمار کیا ہے، اس کتاب میں الصدر الشہید حسام الدین کے فتاویٰ اور نوازل کو جمع کیا گیا ہے۔ (۱)	ولادت ۱۵۵۱ھ وفات ۶۱۶ھ
۱۶۴۶	ترتیب فتاویٰ الصدر الشہید	یوسف بن احمد بن ابو بکر خوارزمی الخاصی	
۱۶۴۷	تلخیص الفتاویٰ الکبریٰ	محمود بن مسعود الامام ابو حامد ملقب علاء الدین	
۱۶۴۸	تلخیص الفتاویٰ التارخانیۃ	ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الحلیمی	وفات ۹۵۶ھ
		ج	
۱۶۴۹	جامع الرموز	شمس الدین محمد الخراسانی القہستانی	
۱۶۵۰	جامع الفصولین (۱ جلد)	شیخ بدر الدین محمود بن اسرائیل الشہیر بابن قاضی سماونۃ الحنفی	وفات ۸۲۳ھ
		ج	
۱۶۵۱	الحاوی فی الفتاویٰ	مختار بن محمود بن محمد، فقیہ، اصولی اور علم فرائض کے ماہر تھے، علاء الدین مؤید ابن الحیاطی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ (۲)	وفات ۶۵۸ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۶۵۲	خزانة المفتین (۲ جلدیں)	حسین بن محمد بن حسین السمیعانی (السمعیانی) الحنفی الفقہ، مصنف نے تحریر کیا ہے کہ یہ کتاب انہوں نے حکیم الدین محمد بن علی الناموسی کے اشارہ پر لکھی ہے، اور ہدایہ نہایہ، قاضی خاں، خلاصہ، ظہیریہ اور شرح طحاوی جیسی معتبر کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے مصنف اس کتاب کی تصنیف سے ۷۴۰ھ محرم الحرام میں فارغ ہوئے۔ (۱)	
۱۶۵۳	خلاصۃ الفتاویٰ (۲ جلدیں)	الشیخ الامام طاہر بن احمد بن عبدالرشید بن الحسین البخاری، اپنے والد اور دادا سے علم حاصل کیا، انتہائی مشہور و معتمد کتاب ہے (۲)	ولادت ۳۸۲ھ وفات ۵۴۲ھ
۱۶۵۴	ذخیرۃ الفتاویٰ	الامام برہان الدین محمود بن احمد بن عبدالعزیز بن عمر المرغینانی، صاحب المحیط البرہانی	ولادت ۵۵۱ھ وفات ۶۱۶ھ

سنہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	الادب و وفات
		ع	
۱۶۵۵	عدة ارباب الفتاویٰ	عبداللہ بن اسعد مکہ مکرمہ کے مفتی تھے (۱)	
	(ہدویں صدی ہجری مطابق انھارویں صدی)		
۱۶۵۶	المعقود الدریت فی تنقیح الفتاویٰ	محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین	ولادت ۱۱۹۸ھ
	الحامدیہ (مطبوعہ بولاق)	الدمشقی الحنفی بڑے اصولی اور فقیہ تھے ان	مطابق ۱۷۸۳ء
		کی رد المحتار سب سے زیادہ مشہور ہوئی، کئی	وفات ۱۲۵۳ھ
		کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۲)	مطابق ۱۸۳۶ء
		ف	
۱۶۵۷	فتاویٰ ابی الجعفر البلیخی	ابو الجعفر البلیخی	
۱۶۵۸	فتاویٰ ابی بکر	محمد بن الفضل بن العباس الحنفی البلیخی	وفات ۳۱۹ھ
۱۶۵۹	فتاویٰ الاسیجانی	شیخ الاسلام علی بن محمد الاسیجانی	۲۵۴-۵۳۵ھ
۱۶۶۰	فتاویٰ ابی السعد	ابو السعد بن محمد العمادی الحنفی الترمذی، ان	۱۰۶۲-۱۱۳۱ھ
		کے فتاویٰ کو کئی مرتبین نے اپنے اپنے طور	وفات ۹۷۲ھ
		پر مرتب کیا ہے۔ (۳)	
۱۶۶۱	فتاویٰ الاقرمانی	مفتی علی بن عبداللہ الحنفی الاقرمانی	
۱۶۶۲	فتاویٰ الاسکوبی	مفتی محمد عبداللہ القسطمونی الحنفی	
۱۶۶۳	فتاویٰ ابن الشبلی	شہاب الدین احمد بن یونس الحنفی (صاحب	
		فتاویٰ) شیخ نور الدین علی بن محمد (مرتب فتاویٰ)	وفات ۱۰۱۰ھ

ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۳۱۹ھ	احمد بن عبد اللہ الحنفی الحنفی	فتاویٰ ابی القاسم	۱۶۶۴
	محمد بن عبدالعال الحنفی المصری (صاحب فتاویٰ)	فتاویٰ امین الدین	۱۶۶۵
	برہان الدین ابراہیم بن سلیمان العادی (مرتب فتاویٰ)		
وفات ۱۰۹۸ھ	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن الحسین الانقروی	الفتاویٰ الانقروریۃ	۱۶۶۶
مطابق ۱۲۸ھ	انقرہ ترکی کا ایک مقام ہے۔		
ولادت ۱۰۴۳ھ	محمد بن زین الدین عمر بن عبدالقادر بن	فتاویٰ ابن نجیم	۱۶۶۷
وفات ۱۱۳۰ھ	شمس الدین بن عبد اللہ محمد الکفیری الدمشقی الحنفی..... صاحب تصانیف فقیہ ہیں، ان کی کتابوں میں الاحکام فی احکام المختار اور حاشیہ علی الاشباہ والنظائر زیادہ مشہور ہیں۔		
وفات ۱۲۸۰ھ	احمد بن منصور اسیبجی فقیہ ہیں، ابو الوفاء نے جواہر میں عمر بن محمد نسفی سے نقل کیا ہے کہ آپ سمرقند آئے تو لوگوں نے آپ کو فتویٰ دینے کے لئے روک لیا اور پھر آپ نے اسی مقام سے فقہ و فتاویٰ کی بڑی خدمات انجام دیں۔ (۱)	فتاویٰ اسیبجی	۱۶۶۸
وفات ۸۴۹ھ	شہاب الدین بن شمس الدین بن عمر زاوی	فتاویٰ ابراہیم شاہی	۱۶۶۹
	دولت آبادی (زیادہ معتبر نہیں ہے)		

جلد	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۶۷۰	فتاویٰ الاسروشنی	الامام محمد الدین ابوالفتح محمد بن محمود بن حسین ابن احمد الاسروشنی الحنفی ماوراء النہر کے ایک شہر اسروشنہ میں پیدا ہوئے، والد اور دادا دونوں بڑے علماء میں تھے، ان سے تحصیل علم کیا، ان کے علاوہ مرغینانی صاحب ہدایہ امام ناصر الدین سمرقندی اور ظہیر الدین بخاری وغیرہ سے بھی علم حاصل کیا، شیخ حسام الدین محمد بن عثمان علیابادی سمرقندی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ (۱)	وفات ۶۳۲ھ
۱۶۷۱	الفتاویٰ الاسعدیہ (۲ جلدیں)	اسعد بن ابی بکر الاسعداری الاصل المدنی الحنفی، مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے وہیں مطابق ۱۶۴۰ء پروان چڑھے اور افتاء کے منصب پر فائز وفات ۱۱۱۶ھ ہوئے۔ (۲)	ولادت ۱۰۵۰ھ مطابق ۱۶۴۰ء وفات ۱۱۱۶ھ مطابق ۱۷۰۳ء
۱۶۷۲	الفتاویٰ البدریہ	بدر الدین بن محمد الکنانی المقدسی	
۱۶۷۳	الفتاویٰ البہر ازیہ (الجامع الوجیز)	محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف بن بزاز الکردری المعروف بالہزازی، فقیہ اور اصولی تھے، اپنے والد محترم سے علم حاصل کیا، آپ نے تیمور لنگ کے کفر کا فتویٰ دیا تھا (۳)	وفات ۸۲۲ھ
۱۶۷۴	الفتاویٰ التتار خانیہ (۳ جلدیں)	علامہ عالم بن العلاء الانصاری الاندلسی الہلبوی الہندی، اس کتاب کی چار جلدیں	وفات ۸۷۶ھ

ولادت/وفات	اسماء مصنفین	اسمائے کتب	سلسلہ
	<p>تقاضی سجاد حسین صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری مسجد دہلی کی تحقیق کے ساتھ حکومت ہند کے خرج پر دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے، فیروز شاہ کی حکومت میں خان اعظم تاتار خان عرصہ تک منصب وزارت پر فائز رہے اور عمر کے اخیر حصہ میں راجستھان کے صوبہ دار بنائے گئے، ان کی خواہش تھی کہ ہندوستان کی وسیع و عریض سلطنت میں پھیلے ہوئے مفتیوں اور قاضیوں کی مدد کے لئے فتاویٰ کی ایک ایسی کتاب مرتب ہو جس میں بڑے پیمانے پر جزئیات کو جمع کر دیا گیا ہو، یہ کتاب ان کی خواہش پر مرتب کی گئی ہے، اس میں ابواب کی ترتیب ہدایہ کے طرز پر رکھی گئی ہے، اور ہر مسئلہ سے متعلق وسیع پیمانے پر جزئیات کے احاطہ کی کوشش کی گئی ہے، سن تالیف ۱۷۷۷ء ہے۔</p>		
وفات ۱۵۰۴ھ	صدر الاسلام طاہر بن محمود البخاری الحنفی	فتاویٰ البرہانی (فتاویٰ البخاریہ)	۱۶۷۵
ولادت ۱۷۲۴ھ مطابق ۱۳۲۴ء	سراج الدین عمر بن رسلان، بلقینہ مصر کا	فتاویٰ البلقینی	۱۶۷۶
وفات ۱۸۰۵ھ مطابق ۱۴۰۳ء	ایک گاؤں ہے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں،		

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۶۷۷	فتاویٰ التمر تاشی	الشیخ الامام ابو محمد ظہیر الدین احمد بن ابی ثابت اسماعیل بن محمد الحنفی مفتی خوارزم	وفات ۱۰۰۰ھ
۱۶۷۸	فتاویٰ الترمکانی	جلال الدین ابن احمد بن یوسف الترمکانی البتانی الحنفی	وفات ۹۳۳ھ
۱۶۷۹	الفتاویٰ الحامدیہ (۳ جلدیں)	شیخ حامد آفندی بن محمد القونوی العمادی بڑے عالم اور مفتی ہیں، مختلف شہروں کے قاضی رہے۔	وفات ۹۸۵ھ
۱۶۸۰	الفتاویٰ الحمادیہ	حامد بن مصطفیٰ القونوی الاقرائی الحنفی، روم میں لشکر کے قاضی تھے۔	وفات ۱۰۹۸ھ مطابق ۱۶۸۷ء
۱۶۸۱	فتاویٰ حسام الدین	عمر بن عبدالعزیز بن مازہ الشہید	وفات ۵۳۶ھ
۱۶۸۲	فتاویٰ حسام الدین	علی بن احمد کی حسام الدین الرازی، دمشق آئے تو وہیں سکونت اختیار کر لی، وہیں مذہب حنفی کے مطابق درس و تدریس اور افتاء کی خدمت انجام دیتے رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۱)	وفات ۵۹۸ھ
۱۶۸۳	الفتاویٰ الحنفیہ	سعد الدین مسعود بن عمر الفتازانی	وفات ۷۹۳ھ
۱۶۸۴	فتاویٰ اجنبی زادہ	ابراہیم بن القاسم الحنفی (صاحب فتاویٰ) علی بن محمد الحنفی (مرتب فتاویٰ) ہدایہ کی ترتیب پر ہے۔ (۲)	وفات ۹۰۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۶۸۵	الفتاویٰ الحسیدیہ	سید حسین بن سلیم الدجانی، بیت دجن، کی طرف منسوب ہیں، جو مصر کے علاقے میں واقع ہے، مکہ میں حج کے دوران وفات ہوئی	ولادت ۱۲۰۲ھ مطابق ۱۷۱۸ء وفات ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۸ء
۱۶۸۶	فتاویٰ خواہر زادہ	امام ابو بکر محمد بن الحسین بن محمد البخاری	وفات ۱۲۸۳ھ
۱۶۸۷	الفتاویٰ الخیریۃ لنفع البریۃ (مطبوعہ الامیریۃ)	خیر الدین بن احمد بن علی بن زین الدین بن عبد الوہاب الایوبی العلیی الفاروقی الرملی الحنفی، بڑے مفسر، محدث، فقیہ، لغوی، نحوی	ولادت ۹۹۳ھ مطابق ۱۵۸۵ء وفات ۱۰۸۱ھ
		صرنی، بیانی اور عروضی تھے، متعدد کتابوں کے مصنف ہیں، ان میں مظہر الحقائق الحنفیۃ من البحر الرائق، اور حاشیۃ علی الاشباہ والنظائر، مشہور ہیں۔ (۱)	۲۷ رمضان مطابق ۱۶۸۰ء
۱۶۸۸	فتاویٰ الدیناری (بزبان فارسی)	علاء الدین عمر بن عثمان الدیناری الحنفی	وفات ۵۹۰ھ
۱۶۸۹	الفتاویٰ الرحیمیۃ فی واقعات السادۃ الحنفیۃ	عبد الرحیم بن اسحاق بن محمد الحسینی بن ابی المطف، اہل قدس میں سے ہیں۔	وفات ۱۱۰۴ھ مطابق ۱۶۹۲ء
۱۶۹۰	الفتاویٰ الرستغنی	شیخ الامام ابو الحسن علی بن سعید الحنفی الرستغنی "رستغنی" سمرقند کا ایک گاؤں ہے، سمرقند کے بڑے علماء میں ہیں، امام ابو منصور ماتریدی کے مخصوص اصحاب میں سے تھے ان کی کئی کتابیں ہیں۔ (۲)	

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۶۹۱	الفتاویٰ الرشیدیہ	رشید الدین محمد بن عمر السنخی الوتار الحنفی	وفات ۵۹۸ھ
۱۶۹۲	فتاویٰ الزبیری	جمال الدین ابی عبداللہ محمد بن صالح الزبیری	
۱۶۹۳	فتاویٰ زینیہ	زین العابدین ابراہیم بن محمد بن نجم المصری (زیادہ معتبر نہیں ہے)	وفات ۹۷۰ھ
۱۶۹۴	الفتاویٰ السبلیہ	محمد طاہر سنبل المکی الحنفی	
۱۶۹۵	فتاویٰ السراجیہ	سراج الدین ابوالحسن القرعانی الحنفی، مصنف اس کتاب سے ۵۶۹ھ میں فارغ ہوئے۔	
۱۶۹۶	فتاویٰ شمس الائمہ حلوانی	عبدالعزیز بن احمد بن نصر الحلو انی الحنفی	وفات ۴۲۸ھ
۱۶۹۷	فتاویٰ شہاب الدین	شہاب الدین الحنفی	وفات ۵۳۶ھ
۱۶۹۸	الفتاویٰ الصغریٰ	الامام الصدر الکبیر الشہید حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن مازہ الحنفی، اصول فقہ میں اپنے والد برہان الدین الکبیر کے شاگرد ہیں، اپنے دور میں علماء کے صدر تھے بادشاہ بھی مشکل مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتا تھا۔ (۱)	ولادت تقریباً ۷۹۰ھ وفات تقریباً ۸۳۶ھ
۱۶۹۹	الفتاویٰ الضیائیہ	عمر بن محمد بن عوض ضیاء الدین سنائی آپ ال بدعت پر سخت نکیر فرماتے تھے، اور اس میں کسی کے طعن و تشنیع کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ (۲)	ولادت تقریباً ۷۹۰ھ وفات تقریباً ۸۳۶ھ
۱۷۰۰	فتاویٰ ظہیریہ	ظہیر الدین ابوبکر محمد بن احمد بن عمر ابوبکر القاضی البخاری الحنفی، فقیہ، اصولی اور قاضی	وفات ۶۱۹ھ


سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۷۰۱	فتاویٰ عثمانیہ (۴ جلدیں)	ابوالنصر احمد بن محمد العتابی البخاری الحنفی	وفات ۶۸۵ھ
۱۷۰۲	الفتاویٰ العمدیہ (مغنی المفتی عن جواب المستفی)	حامد بن علی بن ابراہیم بن عبدالرحیم بن عماد الدین بن محب الدین الدمشقی الحنفی	۱۰ جمادی الثانیہ ولادت ۳۰۱ھ
		المعروف بالعمادی، بڑے عالم، فقیہ، ادیب اور شاعر تھے، دمشق میں پیدا ہوئے، وہاں کے مفتی ہوئے، وہیں وفات پائی اور باب الصغیر کے پاس دفن ہوئے، بہت سی کتابیں یادگار چھوڑیں، مثلاً اتحاد القمرین فی مابین القمتین، الاتحاد فی شرح خطبۃ الکشاف، منہ المناح فی شرح بدیع مصباح الفلاح، قرۃ عین الحظ الاوفر فی ترجمۃ الشیخ محی الدین الاکبر اور دیوان وغیرہ۔ (۲)	مطابق ۶۹۲ھ ۶ شوال وفات ۷۱۱ھ مطابق ۷۱۸ھ
۱۷۰۳	فتاویٰ الغیاثیہ (۱۹۲ صفحات) (مطبوعہ مکتبہ الاسلامی کوئٹہ پاکستان)	داؤد بن یوسف بن محمد الخطیب الحنفی، ہندوستان میں مرتب ہونے والی فتاویٰ کی پہلی کتاب ہے اور سند اور مرجع کا درجہ رکھتی ہے، فتاویٰ غیاثیہ، فتاویٰ تاتارخانیہ کے مآخذ میں ہے اور بھی متعدد کتابوں میں	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		اس کا حوالہ ملتا ہے، کتاب لکھنے کے بعد سلطان ابوالمظفر غیاث الدین الہمیں کو ہدیہ میں پیش کیا اور انہی کی نسبت سے اس کا نام فتاویٰ غیاثیہ پڑا۔ (۱)	
۱۷۰۴	فتاویٰ الفضلی	ابوعمر عثمان بن ابراہیم الاسدی الحنفی المعروف بالفضل، فقیہ، محدث، مفسر، لغوی اور ادیب تھے۔	وفات ۵۰۸ھ
۱۷۰۵	فتاویٰ القاضی حسین	القاضی حسین بن الخضر بن یوسف الفقیہ الفشیدری جی النسفی، بغداد کے اونچے علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ (۲)	وفات ۴۲۲ھ ۴۲۸ھ // بمقام بخارا
۱۷۰۶	فتاویٰ قاضی خان (فتاویٰ خانیہ) مطبوعہ بولاق	الامام فخر الدین حسن بن منصور بن محمود الاول زجندی، الفرغانی المعروف بقاضی خاں، انتہائی مشہور و مقبول کتاب ہے، مصنف نے اس کتاب کا آغاز المحرم الحرام ۵۷۸ھ میں کیا، اس کتاب کی تلخیص ایک جلد میں المولیٰ یوسف بن جنید الشہر باخی الہی التوقانی نے لکھی ہے، اور سلطان بایزید خاں کو تحفہ میں پیش کیا تھا۔ (۳)	وفات ۵۹۲ھ
۱۷۰۷	فتاویٰ قاری الہدیۃ	سراج عمر بن اسحاق الغزنوی الہندی الحنفی	وفات ۷۳۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت/وفات
۱۷۰۸	الفتاویٰ القاسمیہ	شیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی تلمیذ ابن ہمام	وفات ۹۸۵ھ
۱۷۰۹	الفتاویٰ الکبریٰ	الامام الصدر الکبیر الشہید حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن مازہ الحنفی، اصول فقہ میں اپنے والد برہان الدین کبیر سے علم حاصل کیا، اپنے دور میں علماء کے صدر تھے، بادشاہ بھی مشکل مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتا تھا یہ پانچ کتب فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اس کو یوسف بن احمد الخاصی نے ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا (۱)	ولادت ۳۸۳ھ وفات ۵۳۶ھ
۱۷۱۰	الفتاویٰ الکبریٰ	قاضی نجم الدین یوسف بن احمد ابوبکر الخوارزمی	وفات ۶۳۴ھ
۱۷۱۱	فتاویٰ الکرمانی	ابوالفضل عبدالرحمن بن محمد الکرمانی الحنفی	وفات ۵۴۳ھ
۱۷۱۲	الفتاویٰ الکمالیہ فی الحوادث الطرابلسیہ	محمد کامل بن مصطفیٰ بن محمود الطرابلسی الحنفی	ولادت ۱۲۲۵ھ
		الاشعری الشاذلی مغربی طرابلس میں ولادت ہوئی ازہر (مصر) میں تعلیم حاصل کی اور پھر مغربی طرابلس کے مفتی ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ (۲)	مطابق ۱۸۲۹ء وفات ۱۳۱۷ھ
۱۷۱۳	الفتاویٰ الکافوریہ	محمد بن محمد الحسن السمرقندی	مطابق ۱۹۰۰ء
۱۷۱۴	الفتاویٰ الکیسانیہ	محمد بن حسن بن فرقد الشیبانی	وفات ۱۸۹ھ
۱۷۱۵	الفتاویٰ الکریمیہ	عبدالکریم بن عبداللہ العباسی المدنی	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۷۱۶	الفتاویٰ المحمودیہ (۲ جلدیں)	محمود بن محمد نسیب بن حسین بن یحییٰ حمزہ الحسینی الحنفی، فقیہ، اصولی، مفسر، محدث، متکلم ادیب، شاعر تھے، شام کے مفتی رہے قسطنطنیہ میں مجلس دمشق الکبیر کے رکن منتخب ہوئے، نشانہ بازی کے ماہر تھے (۱)	
۱۷۱۷	الفتاویٰ المحمدیہ	محمد بن ابراہیم المعروف بالامام العباسی محمد بن ابراہیم المعروف بالامام ابن محمد بن علی بن عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب، منصور کے زمانہ میں کئی سال تک امور حج کے ذمہ دار تھے، ہارون رشید کے دور میں بغداد میں وفات پائی، اتفاق سے ہارون رشید بغداد سے باہر رقتہ میں تھے، اس لئے ان کی غیر موجودگی میں ولی عہد مملکت محمد بن ہارون الامین نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ عباسیہ میں دفن ہوئے۔ (۲)	
۱۷۱۸	الفتاویٰ المہدیہ فی الوقائع المصریہ	محمد العباس بن محمد امین، مصر کے مفتی تھے	ولادت ۱۲۴۳ھ
۱۷۱۹	الفتاویٰ المهمہ فی الشریعۃ الاسلامیہ	السید جمال الدین محمد بن محمد القاسمی الدمشقی سلفی عالم ہیں۔	وفات ۱۳۱۵ھ ولادت ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء وفات ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء
۱۷۲۰	فتاویٰ نسفیہ	نجم الدین عمر بن محمد النسفی الشہیر بعلامۃ سمرقند	وفات ۵۳۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۷۲۱	فتاویٰ النوازل	الامام الفقیہ نصر بن محمد ابواللیث السمرقندی	وفات ۳۷۳ھ
۱۷۲۲	الفتاویٰ النقیبہ	خواجہ معین الدین بن خواند محمد الہندیہ	
۱۷۲۳	فتاویٰ الوصاف	شیخ الاسلام عبداللہ بن محمد الرومی	
۱۷۲۴	الفتاویٰ الولوالجیہ	ابوالفتح ظہیر الدین عبدالرشید بن ابی حنیفہ	وفات ۵۴۰ھ
	(۵ جلدیں)	ابن عبدالرزاق الولوالجی، یہ کتاب اب ہندوستان میں بھی چھپ چکی ہے، صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کی نسبت ابوالکارم ظہیر الدین اسحاق بن ابی بکر الحنفی کی طرف کی ہے، مگر علامہ لکھنوی صاحب الفوائد البہیہ، علاء ابوالوفاء صاحب الجواہر المصنیۃ فی طبقات الحنفیہ، اور علامہ بغدادی صاحب ہدیۃ العارفین کی تحقیق کے مطابق دلائل وقرائن سے درست یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ظہیر الدین عبدالرشید کی کتاب ہے (۱)	
۱۷۲۵	فتاویٰ واقعات المفتیین	علامہ عبدالقادر بن یوسف قدری آقندی	وفات ۱۰۸۳ھ
۱۷۲۶	الفتاویٰ الہارونیہ	محمد بن حسن بن فرقد الشیبانی	۱۳۵-۱۸۹ھ
۱۷۲۷	الفتاویٰ الہندیہ فی مذہب الامام الاعظم ابی حنیفہ النعمان مطبوعہ دارالکتب دیوبند ۷ جلدیں	فتاویٰ کی مشہور و معتمد کتاب ہے، جس کو شہنشاہ ہند اورنگ زیب عالمگیر (متوفی ۱۱۱۸ھ م ۱۷۰۷ء) کی نگرانی میں علماء کی ایک جماعت نے مرتب کیا تھا، اس کے سربراہ شیخ نظام برہان پوری تھے، شیخ نظام کی وفات ۱۰۳۶ھ	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		میں ہوئی، تفصیلی احوال باب اول میں ملاحظہ فرمائیں۔	
۱۷۲۸	الفتاویٰ	یوسف بن احمد بن ابوبکر نجم الدین، فقیہ اور امام ہیں، ابوبکر محمد بن عبد اللہ سے علم فقہ حاصل کیا۔	وفات ۶۳۴ھ
۱۷۲۹	الفتاویٰ	طاہر بن علی (۱)	
۱۷۳۰	الفتاویٰ	محمود بن عبد الجبار (۲)	
۱۷۳۱	الفتاویٰ	عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل نجم الدین ابو حفص نسفی (۳)	وفات ۵۳۷ھ
۱۷۳۲	الفتاویٰ	محمود بن ولی (۴)	وفات ۵۲۰ھ
۱۷۳۳	الفصول فی الفتاویٰ	محمد بن محمود بن حسین ابوالفتح ملقب بجد الدین الاسروشی (۵)	
۱۷۳۴	فصول فی الفتاویٰ	عبد العزیز بن عثمان بن ابراہیم بن محمد ابو محمد معروف بالقاضی السیف۔	وفات ۵۲۳ھ
			
۱۷۳۵	مجموعۃ الفتاویٰ	محمی الدین محمد بن الیاس الرومی	
۱۷۳۶	مجموعۃ الفتاویٰ	مولیٰ عبد الرحمن بن علی الشہید بابن المؤید	وفات ۹۲۲ھ
۱۷۳۷	مجمع الفتاویٰ	شیخ ابو العباس احمد بن محمد بن احمد بن یونس	وفات ۱۰۲۱ھ

سمہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ابن شبلی سے مشہور ہیں، فقیہ، محدث اور نحوی ہیں، آپ نے اپنے والد محترم اور جمال بن یوسف وغیرہما سے علم حاصل کیا اور شیخ حسن الشربلائی آپ کے شاگرد ہیں (۱)	وفات ۱۶۱۲ھ
۱۷۳۸	مجموع النوازل والحوادث والواقعات	الشیخ الامام احمد بن موسی بن عیسیٰ بن مامون الکشی	وفات تقریباً ۵۵۰ھ
۱۷۳۹	مختار الفتاویٰ	برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی	وفات ۵۹۳ھ
۱۷۴۰	المخلص فی الفتاویٰ	محمود بن احمد بن ابوسعید الطبری (۲)	وفات ۶۰۲ھ
۱۷۴۱	المستقط فی الفتاویٰ	ابوالقاسم یوسف الحسینی السمرقندی (۳)	وفات ۵۵۶ھ
۱۷۴۲	منیۃ المفتی	یوسف بن ابی سعد البجستانی، یہ فتاویٰ الصغریٰ للشہید کی ترتیب پر ہے۔ (۴)	
۱۷۴۳	میزان الفتاویٰ (۲ جلدیں)	مفتی مصطفیٰ بن بالی بن سلیمان بالی زادہ	وفات ۱۰۶۹ھ
		بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، سود لہجہ مطابق ۱۶۵۸ھ (روم) میں مدفون ہیں۔	
			
۱۷۴۴	نسخۃ الفتاویٰ	احمد بن محمد القسطنطینی (۵)	
۱۷۴۵	انصاب الفقہاء فی الفتاویٰ	محمود بن احمد بن عبدالعزیز ابوالمعالی (۶)	وفات ۶۱۶ھ

(۱) الاعلام للبرکی: ۲۳۶: ۱ (۲) تاج التراجم: ۳۰۸ (۳) تاج التراجم: ۱۷۹ (۴) کشف الظنون: ۲۱۶/۲

(۵) چراغ راہ اسلامی قانون: ۳۳۰ (۶) تاج التراجم: ۴۲۸

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۷۴۶	نوادرا فتاویٰ (۲ جلدیں)	موسیٰ بن سلیمان ابوسلیمان جوزجانی، امام محمد بن الحسن کے ساتھ رہے اور آپ سے علم فقہ حاصل کیا، مامون رشید نے آپ کو قضا کی پیش کش کی تو آپ نے فرمایا امیر المؤمنین قضاء کے سلسلے میں حقوق اللہ کو مد نظر رکھئے، اور مجھ جیسے لوگوں کو اپنی امانت مت سونپئے، کیوں کہ بخدا میں غصہ سے مامون نہیں ہوں، چنانچہ مامون نے اصرار نہیں کیا، دارالکتب مصریہ کے مخطوطات کے حصے میں دو جلدیں موجود ہیں، جن کے بارے میں گمان یہ ہے کہ یہ نوادر الفتاویٰ ہیں۔ (۱)	
۱۷۴۷	نور الفتاویٰ	مصطفیٰ بن محمد الرومی (۲)	
۱۷۴۸	نہایۃ الفتاویٰ	سید ابراہیم ادہم بن محمد عارف الحنفی قاضی زادہ۔ (۳)	

کتب فقہ (مالکی)

الف

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۷۴۹	الاتقان والاحکام فی شرح تحفۃ الحکام (دو جلدیں)	محمد بن احمد محمد ابو عبد اللہ میارۃ	ولادت ۹۹۹ھ مطابق ۱۵۹۰ء وفات ۱۰۷۲ھ مطابق ۱۶۶۲ء
۱۷۵۰	الاحکام فی تمیز الفتاویٰ من الاحکام	احمد بن ادیس بن عبد الرحمن ابو العباس شہاب الدین القرانی، رئیس المالکیۃ ہیں	ولادت ۶۲۶ھ وفات ۶۸۳ھ بمقام مصر
۱۷۵۱	احکام المفصول فی احکام الاصول	سلیمان بن خلف بن سعد ابو الولید الباجی	وفات ۷۷۴ھ
۱۷۵۲	اختصار حاشیۃ الرہونی علی المختصر	محمد بن المدنی بن علی بڑے فقیہ اور مفتی اور محدث تھے۔ (۱)	وفات ۱۳۰۲ھ
۱۷۵۳	اختیارات فی الفقہ	محمد بن احمد بن عبد اللہ حویز منداد، فقیہ اور اصولی ہیں۔	وفات ۳۹۰ھ
۱۷۵۴	ادب القضاۃ	عبد الوہاب بن احمد بن علی المعروف بالشعرانی او الشعر اوی، فقیہ، محدث، اصولی اور کثیر التصانیف بزرگ ہیں، جلال الدین سیوطی اور زکریا القاری سے علم حاصل کیا (۲)	ولادت ۸۹۸ھ وفات ۹۷۳ھ
۱۷۵۵	ادب القضاء	عبد المنعم بن محمد بن عبد الرحیم ابن الفرس سے مشہور ہیں، کئی مقامات کے قاضی رہے (۳)	ولادت ۵۲۴ھ وفات ۵۹۷ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۷۵۶	الادولۃ فی مسائل الخلاف	عبدالوہاب بن علی بن نصر ابو محمد	۳۶۳-۳۲۱ھ
۱۷۵۷	ارشاد الناسک الی معرفۃ الناسک	محمد بن احمد بن علی بن ابو عبد اللہ فاسی، فقیہ، ولادت ۷۵۷ھ	وفات ۸۳۲ھ
۱۷۵۸	الارفاق فی مسائل الاستحقاق	حسن بن رحال بن احمد بن علی فاس اور	وفات ۱۱۴۰ھ
۱۷۵۹	اہل المسالک	الشیخ محمد البناء	وفات ۲۱۳ھ
۱۷۶۰	الاسدیۃ	اسد بن فرات بن سنان ابو عبد اللہ، فقیہ اور	ولادت ۱۲۲ھ
۱۷۶۱	الاشراف علی مسائل الخلاف	عبدالوہاب بن علی بن نصر بن احمد بخدادی	وفات ۴۲۲ھ
۱۷۶۲	اقرب المسالک لمذہب الامام مالک	احمد بن محمد بن احمد العدوی، ابو البرکات مصر	ولادت ۱۱۲۸ھ
۱۷۶۳	الاکیل شرح مختصر الخلیل	محمد بن محمد بن احمد عبدالقادر امیر سے مشہور ہیں	ولادت ۱۱۵۴ھ
۱۷۶۴	انوار البروق فی تعقب مسائل القواعد والفروق	قاسم بن عبد اللہ بن محمد بن نشاط، فقیہ اور علم	ولادت ۶۳۳ھ
		الفرائض کے ماہر تھے۔ (۴)	وفات ۷۲۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت و وفات
ب			
۱۷۶۵	بدلیۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد (مطبوعہ مکتبۃ الکلیات الازہریۃ)	محمد بن احمد بن محمد بن رشد (الحفید) الاندلسی ابو الولید الفلسی المالکی القرطبی، زندقہ کے الزام کی بنا پر مراکش جلا وطن کئے گئے۔	ولادت ۵۲۰ھ مطابق ۱۱۲۶ء وفات ۵۹۵ھ مطابق ۱۱۹۸ء
۱۷۶۶	بغیۃ السالک الی اقرب المسالک	الشیخ عبدالرحیم السیوطی	
۱۷۶۷	بلغۃ السالک لا قرب المسالک	الشیخ احمد الصاوی	وفات ۱۲۴۱ھ
۱۷۶۸	الہجۃ فی شرح التحفۃ	علی بن عبدالسلام تسولی، فقیہ اور قاضی ہیں (۱)	وفات ۱۲۵۸ھ
۱۷۶۹	البیان والتحصیل	قاضی ابو الولید محمد بن احمد ابن رشد	۳۵۰-۵۲۰ھ مطابق ۱۱۲۶ء
ت			
۱۷۷۰	التاج والاکلیل شرح مختصر خلیل (مطبوعہ لیبیا)	محمد بن یوسف ابوالقاسم المعروف بالمواق فقیہ ہیں، غرناطہ کے امام و مفتی تھے۔ (۲)	وفات ۸۹۷ھ
۱۷۷۱	تبصرۃ الحکام	برہان الدین ابراہیم بن علی بن محمد فرحون المالکی المدنی۔ (۳)	ولادت ۷۱۹ھ وفات ۷۹۹ھ
۱۷۷۲	التبصرۃ (تعلیق علی المدونۃ)	علی بن محمد ربیع ابوالحسن المعروف باللخمی، فقیہ اور محدث ہیں۔	وفات ۷۷۸ھ
۱۷۷۳	التبصرۃ (تعلیق علی المدونۃ)	عبدالرحمن بن محرز ابوالقاسم، فقیہ اور محدث ہیں۔ (۴)	وفات ۷۵۰ھ

اسماء مصنفین	اسماء کتب	جلد
ولادت و وفات		
الشیخ الامام ابو حفص (عمر بن علی بن سالم) ولادت ۶۵۴ھ	التحریر والتحیر	۱۷۷۰
اللغنی الاسکندری الشہید بابن الفاکہانی المالکی وفات ۷۳۱ھ	(شرح رسالہ ابن ابی زید)	
ابن دقیق العید اور بدر بن جماعہ کے شاگرد اسکندران ہیں، (۱)	(مطبوعہ بولاق)	
محمد بن محمد بن محمد بن عاصم، اصولی، فقیہ اور ولادت ۷۶۰ھ	تحفۃ الحکام فی نکات العقود	۱۷۷۵
قاری ہیں۔ وفات ۸۲۹ھ	الاحکام	
علی بن محمد بن محمد بن محمد الشاذلی، سے معروف ولادت ۸۵۷ھ	تحفۃ المصلی مع الشرح	۱۷۷۶
ہیں، امام کبیر، فقیہ اور حافظ ہیں (۲) وفات ۹۳۹ھ		
ابراہیم بن علی بن محمد ابن فرحون المالکی، یہ وفات ۷۹۹ھ	تسہیل المهمات فی شرح	۱۷۷۷
مختصر الفقہ لابن الحاجب کی شرح ہے۔	جامع الامہات	
موسیٰ بن عیسیٰ بن ابوجاج ابو عمران فاسی ولادت ۳۶۰ھ	التعلیق علی المدونۃ (ناکمل)	۱۷۷۸
فقیہ اور محدث ہیں۔ (۳) وفات ۴۳۰ھ		
محمد بن علی عمرتمی مازری، محقق، فقیہ، اصولی ولادت ۴۵۳ھ	تعلیق علی المدونۃ	۱۷۷۸
اور مجتہد ہیں۔ (۴) وفات ۵۳۶ھ		
عبدالحمید بن محمد المعروف بابن الصائغ وفات ۴۸۶ھ	تعلیق علی المدونۃ	۱۷۷۹
فقیہ ہیں۔ (۵)		
یوسف بن عمر، فقیہ ہیں۔ (۶) ۶۶۱-۷۶۱ھ	تعمید علی رسالۃ ابی زید القیر وانی	۱۷۸۰
عبدالوہاب بن علی بن نصر بن احمد بغدادی ولادت ۳۶۲ھ	التلقین	۱۷۸۱
وفات ۴۲۲ھ بغداد		
فقیہ، ادیب اور قاضی ہیں۔		

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت و وفات
۱۷۸۲	التنبيهات المستبطنه في شرح مشكلات المدونة	عياض بن موسى بن عياض الجعفي السبتي کبار مالکیہ میں ہیں۔ (۱)	وفات ۹۴۲ھ
۱۷۸۳	تنوير المقالة	محمد بن ابراهيم بن خليل التتائي	وفات ۹۴۲ھ
۱۷۸۴	التوضيح (شرح جامع الامهات)	خليل بن اسحاق بن موسى ضياء الدين الجندی	وفات ۹۶۶ھ
۱۷۸۵	تهذيب المدونة	خلف بن ابوالقاسم بن سليمان ازدي قيرواني ، مذهب مالکی کے حافظ تھے۔ (۲)	وفات ۹۳۰ھ
۱۷۸۶	التهذيب على التهذيب	ابراهيم بن عبد الصمد بن بشر ابوالطاہر، محدث لغوی، اور فقیہ ہیں۔	وفات ۵۲۶ھ
۱۷۸۷	الشر الدانی فی تقریب المعانی	الشیخ صالح عبد السمیع	
۱۷۸۸	الجامع	محمد بن عبد السلام بن سعید بن حبیب تنوخی، فقیہ اور مناظر تھے۔	ولادت ۲۰۲ھ وفات ۲۵۶ھ
۱۷۸۹	الجامع البسيط (شرح المدونة) (نامکمل)	عاشر بن محمد بن عاشر بن خلف، فقیہ ہیں، اپنے زمانے میں اندلس میں مفتیوں کے پیشوا تھے، مرسیہ کے قاضی رہے۔ (۳)	ولادت ۲۸۲ھ وفات ۵۶۷ھ
۱۷۹۰	جامع الامهات	عثمان بن عمر ابوبکر بن یونس الشہیر بابن الحاجب (۳)	ولادت ۵۹۰ھ وفات ۶۴۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۷۹۱	جامع مسائل الاحکام مما نزل قضايا للمفتین والحکام	شیخ الاسلام قاسم بن احمد بن محمد بن اسماعیل البلوی البرزلی، تیونس میں شیخ المالکیہ تھے ابن عرفہ کے شاگرد ہیں۔ (۱)	ولادت ۱۷۷۱ھ وفات ۱۸۴۱ھ
۱۷۹۲	جزء فی الوثائق	فضل بن سلمہ بن جریر بن منخل	وفات ۱۷۳۹ھ
۱۷۹۳	جمع فتاویٰ	علی بن عبدالسلام تسولی، فقیہ اور قاضی ہیں	وفات ۱۲۵۸ھ
۱۷۹۴	جواہر الدرر	محمد بن ابراہیم بن خلیل التتائی، قاضی مصر رہے۔	وفات ۹۴۲ھ مطابق ۱۵۳۵ء
۱۷۹۵	الجواہر الشمیۃ فی مذہب عالم المدینۃ	عبداللہ بن محمد بن نجم بن شاس شیخ المالکیہ	وفات ۶۱۰ھ // ۶۱۶ھ
ح			
۱۷۹۶	حاشیہ علی شرح الکبیر علی مختصر خلیل (مطبوعہ دار الفکر العربی)	محمد بن احمد بن عرفۃ الدسوقی، فقیہ، محقق ہیں، قاہرہ میں علم حاصل کیا اور وہیں اقامت اختیار کر لی۔ (۲)	وفات ۱۲۳۳ھ
۱۷۹۷	حاشیہ علی شرح الشیخ الزرقانی علی مختصر خلیل (مطبوعہ بولاق)	محمد بن احمد بن یوسف الرہونی المنعربی فقیہ اور متکلم ہیں، مغرب میں مرجع الفتاویٰ تھے۔ (۳)	وفات ۱۲۳۰ھ
۱۷۹۸	حاشیہ علی شرح الدرر دیر لا قرب المسالك (مطبوعہ دار المعارف)	احمد بن محمد الخلوئی الشہیر بالصاوی (۴)	ولادت ۱۱۷۵ھ وفات ۱۲۴۱ھ مدینہ منورہ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۷۹۹	حاشیہ علی شرح المحلی علی جمع الجوامع (مطبوعہ بیروت)	محمد بن حسن للقانی ناصر الدین ابو عبد اللہ	ولادت ۸۷۳ھ
۱۸۰۰	حاشیہ علی التوضیح	مصر میں شیخ العلماء تھے۔	وفات ۹۵۸ھ
۱۸۰۱	حاشیہ علی شرح الزرقانی علی مختصر خلیل (مطبوعہ دار صادر)	علی بن احمد العدوی الصعیدی، چوٹی کے علماء میں ہیں، (۱)	ولادت ۱۱۱۳ھ وفات ۱۱۸۹ھ بمقام مصر
۱۸۰۲	حاشیہ علی شرح کتاب فرائض المختصر	محمد بن المدنی بن علی، فقیہ، مفتی اور محدث تھے۔	وفات ۱۳۰۲ھ
۱۸۰۳	حاشیہ علی المطول	محمد بن احمد بن عثمان ابو عبد اللہ المعروف بالبساطی، فقیہ اور قاضی ہیں۔	ولادت ۷۰ھ وفات ۲۲ھ
۱۸۰۴	حاشیہ علی مختصر خلیل	ابراہیم بن حسن بن محمد للقانی، فقیہ اور محدث ہیں۔ (۲)	وفات ۱۰۴۱ھ
۱۸۰۵	حاشیہ علی شرح الزرقانی علی الغریۃ	محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر، امیر سے مشہور ہیں۔ (۳)	ولادت ۱۱۵۴ھ وفات ۱۲۳۲ھ
۱۸۰۶	حاشیہ علی شرح ابن ترکی علی العثمائیۃ	محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر، امیر سے مشہور ہیں۔ (۳)	ولادت ۱۱۵۴ھ وفات ۱۲۳۲ھ
۱۸۰۷	حاشیہ علی مختصر الشیخ خلیل	سالم بن محمد عز الدین بن محمد ناصر الدین	ولادت ۹۲۵ھ
۱۸۰۸	حاشیہ علی الجواہر الزکیۃ فی حل الفاظ العثمائیۃ لابن ترکی	یوسف بن اسماعیل بن سعید صفی، فقیہ، نحوی اور واعظ ہیں۔ (۵)	وفات ۱۰۵۵ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۸۰۹	حاشیہ علی شرح المحلی	محمد بن ابراہیم بن خلیل ابو عبد اللہ التتائی، مصر کے قاضی رہے۔	وفات ۹۴۲ھ
۱۸۱۰	حاشیہ علی شرح تحفۃ ابن عاصم	حسن بن رحال بن احمد بن علی	وفات ۱۱۴۰ھ
خ			
۱۸۱۱	الخصال	محمد بن یحییٰ بن زرب ابو بکر القرطبی، اندلس کے کبار فقہاء و قضاة میں ہیں۔ (۱)	ولادت ۳۱۶ھ وفات ۳۸۱ھ
د			
۱۸۱۲	الدرر فی توضیح المختصر	کمال الدین محمد المعروف بابن الناسخ الطرابلسی	وفات ۹۱۴ھ
۱۸۱۳	الدر الثمین فی شرح منظومۃ المرشد المعین	محمد بن احمد بن محمد ابو عبد اللہ میارۃ	ولادت ۹۹۹ھ مطابق ۱۵۹۰ء وفات ۱۰۷۲ھ مطابق ۱۶۶۲ء
۱۸۱۴	دلیل السالک لمذہب الامام مالک	الشیخ عبد الرحیم السیوطی	
۱۸۱۵	دیوان فتاویٰ	محمد بن عبد السلام بن یوسف بن کثیر، ابن عبد السلام سے مشہور ہیں۔	ولادت ۶۷۶ھ وفات ۷۴۹ھ

ولادت و وفات	مصنفین اسماء	اسماء کتب	سلسلہ
	ذ		
ولادت ۶۲۶ھ وفات ۶۸۴ھ مطابق ۱۲۸۵ء بمقام مصر	احمد بن اورلیس بن عبدالرحمن ابوالعباس شہاب الدین القرانی	الذخیرۃ (مطبوعہ دارالمعرفۃ)	۱۸۱۶
	ز		
ولادت ۲۸۹ھ وفات ۳۷۵ھ	محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح، فقیہ اور اصولی اور محدث ہیں۔ (۱)	الرؤی علی المزنی فی ثلاثین مسئلۃ	۱۸۱۷
وفات ۳۸۹ھ	الشیخ الامام ابو محمد عبداللہ بن ابی زید المالکی القیروانی	رسالۃ ابن ابی زید	۱۸۱۸
ولادت ۴۹۱ھ وفات ۵۶۶ھ	محمد بن الحسن تجوی، اپنے والد سے علم حاصل کیا جامع القرویین کے فارغ التحصیل ہیں (۲)	رسالۃ فی الطلاق	۱۸۱۹
وفات ۱۱۰ھ	احمد بن احمد بن عبدالرحیم، فقیہ ہیں۔ (۳)	رسالۃ فی مسألۃ خلوع عن الاوقاف	۱۸۲۰
	ز		
وفات ۳۵۵ھ	محمد بن قاسم بن شعبان الشہیر بابن القرطبی اپنے زمانے میں شیخ المالکیہ تھے۔	الزہدی	۱۸۲۱

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
		ش	
۱۸۲۲	الثانی فی تحریر مایق من الخلاف بین التبرہ والکافی	عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن علی بن سلیمان	ولادت ۶۶۹ھ
		تمام فنون میں امام تھے۔ (۱)	وفات ۷۴۱ھ
۱۸۲۳	الثانی	قاسم بن عیسیٰ بن ناجی	وفات ۸۳۷ھ
۱۸۲۴	شرح المدونہ	سلیمان بن خلف بن سعد ابوالولید الباجی	ولادت ۲۰۳ھ
		ابن حزم سے آپ کی ٹکر رہتی تھی (۲)	وفات ۴۷۴ھ
۱۸۲۵	شرح مسائل من المدونہ	محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن عبدوس	۲۰۲-۲۶۰ھ
۱۸۲۶	شرح رسالۃ ابن ابی زید	محمد بن الولید بن محمد فہری المعروف بالطروش	ولادت ۴۵۱ھ
		کبار فقہاء میں سے ہیں۔ (۳)	وفات ۵۲۰ھ
۱۸۲۷	الشرح الکبیر	بہرام بن عبداللہ بن عبدالعزیز قاضی القضاۃ، فقیہ اور حافظ ہیں۔ (۴)	وفات ۸۰۵ھ
۱۸۲۸	الشرح الصغیر	// // // //	// //
۱۸۲۹	الشرح الوسیط	// // // //	// //
۱۸۳۰	شرح مختصر ابن الحاجب	محمد بن یوسف بن علی بن سعید شمس الدین	ولادت ۷۷۷ھ
		انکرمانی، فقیہ، اصولی، محدث اور مفسر ہیں (۵)	وفات ۸۶۱ھ
۱۸۳۱	شرح المدونہ	قاسم بن عیسیٰ بن ناجی، فقیہ اور قاضی ہیں (۶)	وفات ۸۳۷ھ
۱۸۳۲	شرح رسالۃ ابن ابی زید التقریر دانی	قاسم بن عیسیٰ بن ناجی	وفات ۸۳۷ھ

(۱) الاعلام: ۲۴۳/۳ (۲) الاعلام: ۱۸۶/۳ (۳) معجم المؤلفین: ۲۶۶/۳ (۴) کشف الظنون: ۱۶۲۸/۲ (۵) معجم المؤلفین: ۱۲۹/۱۲

(۶) الاعلام: ۱۳۶/۱

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۸۳۳	شرح المدونۃ	محمد بن خلیفہ بن عمر آبی سے مشہور ہیں، وفات ۸۲۷ھ	محدث، فقیہ اور حافظ ہیں (۱)
۱۸۳۴	شرح علی رسالۃ بن ابی زید	احمد بن عبد الرحمن تادلی، فقیہ اور اصولی ہیں وفات ۸۷۱ھ	مدینہ منورہ کے نائب قاضی بنائے گئے۔
۱۸۳۵	شرح مختصر خلیل	احمد بن احمد بن محمد زورق سے مشہور ہیں، ولادت ۸۴۶ھ	فقیہ، محدث اور صوفی ہیں (۲)
۱۸۳۶	شرح رسالۃ ابی زید القیر دانی	علی بن عبد اللہ بن علی فقیہ ہیں۔ (۳)	وفات ۸۹۹ھ
۱۸۳۷	شرح مختصر خلیل	عبد اللہ بن مقداد قفہسی، فقیہ اور مفتی ہیں	وفات ۸۸۹-۸۱۵ھ
۱۸۳۸	شرح علی مختصر خلیل	عبد الوہاب بن علی بن نصر ابو محمد	وفات ۸۲۳ھ
۱۸۳۹	شرح علی الرسالۃ	عبد الوہاب بن علی بن نصر ابو محمد	وفات ۸۲۲ھ / ۸۲۳ھ
۱۸۴۰	شرح مختصر ابن الحاجب	عبد الوہاب بن علی بن نصر ابو محمد	وفات ۸۲۲ھ / ۸۲۳ھ
۱۸۴۱	شرح المدونۃ	حسن بن رحال بن احمد بن علی فاس اور وفات ۱۱۴۰ھ	مکرماسہ کے قاضی رہے۔ (۵)
۱۸۴۲	شرح المدونۃ	ابو الروح عیسیٰ بن مسعود الدلاوی	وفات ۸۴۲ھ
۱۸۴۳	شرح مختصر خلیل	السید ابن عنان المالکی الازوی	وفات ۵۲۱ھ
۱۸۴۴	شرح المدونۃ الکبریٰ	تاج الدین احمد بن محمد الاسکندرانی	وفات ۸۱۹ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۸۴۷	شفاء العلیل فی شرح مختصر الشیخ خلیل	محمد بن احمد البساطی، (المالکی)	وفات ۸۴۲ھ
۱۸۴۸	شرح رسالۃ ابن ابی زید	عبداللہ بن طلحہ	وفات ۵۱۸ھ
۱۸۴۹	شرح رسالۃ ابن ابی زید	جلال الدین التبانی	
۱۸۵۰	شرح رسالۃ ابن ابی زید	الشیخ علی ابوالحسن	
۱۸۵۱	شرح جامع الامہات لابن الحاجب	محمد بن عبدالسلام بن یوسف، فقہاء مالکیہ میں مقام ترجیح پر فائز تھے۔ (۱)	ولادت ۶۷۶ھ وفات ۷۴۹ھ
۱۸۵۲	الشرح الصغیر علی متن خلیل (مطبوعہ اشرفیہ)	محمد بن عبداللہ الخراشی، جامع ازہر کے پہلے شیخ آپ ہی ہوئے۔ (۲)	ولادت ۱۰۱۰ھ وفات ۱۱۰۰ھ بمقام قاہرہ
۱۸۵۳	الشرح الکبیر علی متن خلیل (مطبوعہ الحکمی)	محمد بن عبداللہ الخراشی	
۱۸۵۴	شرح نظم نظائر رسالۃ القیر وانی	// // //	
۱۸۵۵	شرح علی مختصر خلیل (مطبوعہ دار الفکر)	عبدالباقی بن یوسف بن احمد الزرقانی ابو محمد، فقیہ اور محقق اور شیخ المالکیہ تھے (۳)	ولادت ۱۰۲۰ھ وفات ۱۰۹۹ھ
۱۸۵۶	شرح رسالۃ ابن ابی زید	علی بن محمد بن عبدالرحمن اہوری، فقیہ اور محدث ہیں، مصر میں اپنے وقت کے شیخ المالکیہ تھے، شیخ ربلی کے شاگرد ہیں (۴)	ولادت ۹۶۷ھ وفات ۱۰۶۶ھ بمقام مصر
۱۸۵۷	شرح علی مختصر خلیل	// // //	// // //
۱۸۵۸	شرح المدونۃ	عبدالوہاب بن علی بن نصر بن احمد البغدادی	۳۶۲-۴۲۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۸۵۹	شفاء العلیل (مطبوعہ دارالمعارف)	محمد بن علی بن محمد، فقیہ اور قاضی ہیں۔ (۱)	وفات ۸۹۶ھ
۱۸۶۰	شفاء العلیل فی حل متفل	محمد بن احمد بن محمد بن محمد، فقیہ، محدث، ولادت ۸۴۱ھ	
	مختصر الخلیل	مورخ اور قاری ہیں۔ (۲)	وفات ۹۱۹ھ
۱۸۶۱	شفاء العلیل	محمد بن احمد بن عثمان ابو عبد اللہ المعروف	ولادت ۷۶۰ھ
		بالسماطی فقیہ اور قاضی ہیں۔	وفات ۸۴۲ھ
۱۸۶۲	الشہاب الثاقب فی شرح مختصر ابن الحاجب	محمد بن عبد اللہ بن راشد، قاضی تھے۔	
ط			
۱۸۶۳	الطراز شرح المدونہ (ناکمل)	سند بن عنان بن ابراہیم الازدی، فقیہ ہیں۔ (۳)	وفات ۵۴۱ھ اسکندریہ
ع			
۱۸۶۴	عقد الجمان فی مسائل النعمان	ابراہیم بن حسن بن محمد اللقانی	وفات ۱۰۴۱ھ
۱۸۶۵	عمدة السالک	علی بن محمد بن محمد خلف مصری، فقیہ، نحوی اور ادیب ہیں۔ (۴)	ولادت ۸۵۷ھ
۱۸۶۶	عیون المسائل	عبد الوہاب بن علی بن نصر بن احمد بغدادی	وفات ۹۳۹ھ ولادت ۳۶۲ھ
		فقیہ، ادیب اور قاضی ہیں۔	وفات ۴۲۱ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		غ	
۱۸۶۷	غایۃ الامانی	علی بن محمد بن محمد بن خلف المصری	وفات ۹۳۹ھ
		ف	
۱۸۶۸	الفتاویٰ فی الاحکام والوثائق	احمد بن یحییٰ بن محمد ابو العباس الوثریسی	۸۳۲-۹۱۴ھ
۱۸۶۹	الفتاویٰ فی معرفۃ الاحکام	محمد بن عبداللہ بن راشد القاضی	
۱۸۷۰	الفتاویٰ	قاسم بن احمد بن محمد بن اسماعیل البلوئی	وفات ۸۴۱ھ
		البرزی	
۱۸۷۱	فتاویٰ غایۃ فی التحریر	عبدالرحمن الحانک، فقیہ اور محقق ہیں (۱)	۱۲۲۰ھ تک زندہ تھے
۱۸۷۲	فتاویٰ	فرج بن قاسم بن احمد بن لب، فقیہ، مفسر	ولادت ۱۲۰۷ھ
		اصولی اور قاری ہیں، (۲)	وفات ۱۲۸۲ھ
۱۸۷۳	فتاویٰ الکنوری	محمد بن سلیمان المالکی	
۱۸۷۴	فتاویٰ الوعلیسی	محمد صالح الجزائری	
۱۸۷۵	فتح الجلیل فی شرح مختصر الخلیل	علامہ شمس الدین محمد بن ابراہیم التتائی، مصر کے قاضی رہے۔ (۳)	وفات ۹۴۲ھ
۱۸۷۶	فتح الربانی	محمد بن حسن بن مسعود بن علی البتائی، فقیہ	ولادت ۱۱۳۳ھ
	(مطبوعہ مطبعہ مطبوعہ)	اور منطقی تھے۔ (۴)	وفات ۱۱۹۴ھ
۱۸۷۷	فتح العلی المالک	الشیخ محمد علیش	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۸۷۸	الفتیاء	محمد بن حارث بن اسد ابو عبد اللہ، فقیہ، مورخ اور حافظ ہیں۔ (۱)	وفات ۱۳۶۶ھ
۱۸۷۹	الفرائد السنیۃ	احمد بن محمد الخلوئی الصاوی	ولادت ۱۱۷۵ھ مطابق ۱۷۷۷ء وفات ۱۲۳۱ھ مطابق ۱۸۲۵ء
۱۸۸۰	الفواکد الدوانی علی رسالۃ بن زید القیر دانی	احمد بن غنیم بن سالم بن مہناضر اوی، فقیہ ہیں، فقہ مالکی کے آخری امام مانے جاتے ہیں۔	ولادت ۱۰۴۳ھ وفات ۱۱۲۵ھ
ق			
۱۸۸۱	القواعد	احمد بن یحییٰ بن محمد ابو العباس الولشریسی فقیہ ہیں، حکومت سے اختلاف کی بنا پر آپ کے مکان پر حکومت نے قبضہ کر لیا، اور آپ ہجرت کر کے فاس چلے گئے، وہیں رہے اور وفات پائی۔ (۲)	ولادت ۸۳۲ھ وفات ۹۱۴ھ
۱۸۸۲	القوانین الفقہیۃ فی تلخیص مذہب المالکیۃ	ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ ابن مجزی الکفی۔ (۳)	ولادت ۶۹۳ھ مطابق ۱۲۹۴ء وفات ۷۷۱ھ مطابق ۱۳۴۰ء

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	وفات
		ک	
۱۸۸۳	کتاب ادب القضاء	اصبح بن فرج بن سعد بن نافع، مصر کے	وفات ۲۲۵ھ
		کبار مالکیہ میں ہیں، امام مالک سے پڑھنے	
		کے لئے مدینہ منورہ روانہ ہوئے، مگر عین	
		اس دن چھوٹے جس روز امام مالک کی	
		وفات ہوئی۔ (۱)	
۱۸۸۴	کتاب التفریع فی المذہب	عبید اللہ بن الحسن بن الجلاب	وفات ۳۸۷ھ
۱۸۸۵	کتاب الرسالة	عبد اللہ بن عبد الرحمن النفر اوی قروانی	وفات ۳۸۶ھ
۱۸۸۶	کفایۃ الطالب	علی بن محمد بن محمد بن خلف الحمیری	وفات ۹۳۹ھ
۱۸۸۷	کتاب فی الوثائق	محمد بن یحییٰ بن لبابة فقیہ اور مذہب مالکی	وفات ۳۳۶ھ
		کے حافظ ہیں۔	
۱۸۸۸	کتاب مختصر التفریع	محمد بن ابوالقاسم بن عبد السلام التوسی،	ولادت ۶۳۹ھ
		اسکندریہ کے قاضی تھے۔	وفات ۷۱۷ھ
۱۸۸۹	کتاب مسائل الخلاف	عبید اللہ بن الحسن بن الجلاب، فقیہ اور	وفات ۳۸۷ھ
		اصولی ہیں۔ (۲)	
۱۸۹۰	کتاب المناسک	علی بن محمد بن خلف ابوالحسن قلابی سے	ولادت ۳۲۲ھ
		معروف ہیں۔	وفات ۴۰۳ھ
۱۸۹۱	کتاب النوادر والزیادات	عبد اللہ بن عبد الرحمن النفر اوی القروانی	وفات ۳۸۶ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	مصنفین	ولادت و وفات
		۴	
۱۸۹۲	المبسوط	اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل القاضی،	ولادت ۲۰۰ھ
		طبقة قراء وائمة لغت میں چند گئے چنے	وفات ۲۸۲ھ
		لوگوں میں آپ کا شمار تھا، بصرہ میں ولادت	
		ہوئی اور بغداد میں وفات پائی (۱)	
۱۸۹۳	المبسوط (۷ جلدوں میں)	محمد بن محمد بن عرفہ کبار فقہاء مالکیہ میں ہیں	ولادت ۱۷۶ھ
		خطیب اور مفتی تھے۔ (۲)	وفات ۸۰۳ھ
۱۸۹۴	مجموعۃ فی الفقہ	محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن عبدوس اکابر	ولادت ۲۰۲ھ
		فقہاء میں سے ہیں۔ (۳)	
۱۸۹۵	مجموع فتاویٰ	سید ابراہیم الریاحی التونی	
۱۸۹۶	المجموع فی فروع المالکیۃ	محمد بن محمد الامیر المالکی البناوی	
۱۸۹۷	مختصر المدونۃ	عبد اللہ بن عبد الرحمن النفزاوی قروانی	ولادت ۳۱۰ھ
		(ابن ابوزید) قیروان کے بڑے فقیہ اور	وفات ۳۸۶ھ
		مفسر ہیں (۴)	بمقام قیروان
۱۸۹۸	مختصر فی المدونۃ	فضل بن سلمۃ بن جریر بن منخل جہنی،	وفات ۳۱۹ھ
		مذہب مالکی کے حافظ تھے،	
۱۸۹۹	مختصر الواضیۃ	" " " "	" "
۱۹۰۰	مختصر المرازیۃ	" " " "	" "

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۹۰۱	مختصر الشیخ خلیل	خلیل بن اسحاق الجندی المالکی	وفات ۷۷۷ھ
۱۹۰۲	مختصر الفقہ	عثمان بن عمر ابوبکر بن یونس جواہر الحاجب	ولادت ۵۹۰ھ
۱۹۰۳	المختصر الکبیر	عبد اللہ بن عبد الحکم بن اعین فقیہ مصر تھے	وفات ۶۴۶ھ
۱۹۰۴	المختصر	خلیل بن اسحاق بن موسیٰ ضیاء الدین الجندی	وفات ۷۷۷ھ
۱۹۰۵	مدخل الشرع الشریف	محمد بن محمد بن محمد بن الحاج ابو عبد اللہ العبدری	وفات ۷۳۷ھ
۱۹۰۶	المدونۃ الکبریٰ	ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم المالکی، یہ	مطابق ۱۳۳۶ھ
۱۹۰۷	المدونۃ	امام مالک (۹۳-۱۷۹) کے فتاویٰ کا مجموعہ	وفات ۱۹۱ھ
۱۹۰۸	المعوضۃ بمذہب عالم المدینۃ	عبد السلام بن سعید بن حبیب تنوخی قیروانی	ولادت ۱۶۰ھ
۱۹۰۹	المغنی	محمد بن احمد بن عثمان ابو عبد اللہ المعروف	وفات ۲۴۰ھ
		بالتا طی، فقیہ اور قاضی ہیں۔ (۶)	وفات ۸۴۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۹۱۰	المقدمات المہدات	محمد بن احمد بن رشد ابو الولید	۳۵۰-۵۲۰ھ ۱۰۵۸-۱۱۲۶ھ
۱۹۱۱	المہدی فی الفقہ واحکام الدیانتہ	علی بن محمد بن خلف ابو الحسن قابسی سے	ولادت ۳۲۳ھ
		معروف ہیں، فقیہ، حافظ، محدث اور اصولی	وفات ۴۰۳ھ
		ہیں۔ (۱)	
۱۹۱۲	المناسک	عبداللہ بن عبدالحکم بن اعین	وفات ۲۱۴ھ
۱۹۱۳	مناسک الحج	علی بن خلف، ابن القاسمی سے مشہور ہیں (۲)	وفات ۳۵۲ھ
۱۹۱۴	المناسک	عبداللہ بن عبد الرحمن النفر اوی	وفات ۳۸۶ھ
۱۹۱۵	المناسک	محمد بن قاسم بن شعبان قرطبی، مصر میں مالکیہ	وفات ۳۵۵ھ
		کے آخری امام تھے۔ (۳)	
۱۹۱۶	المناسک	خلیل بن اسحاق بن موسیٰ ضیاء الدین البجندی	وفات ۷۶ھ
۱۹۱۷	منح القدیر	احمد بن محمد العدوی ابو البرکات	وفات ۱۲۰ھ
۱۹۱۸	منح الجلیل	محمد بن احمد بن علیش ابو عبد اللہ، اپنے زمانے	ولادت ۱۲۱ھ
		میں شیخ المالکیہ تھے، انگریزوں نے آپ کو	وفات ۲۹۹ھ
		جیل میں ڈال دیا تھا، جس کے بعد آپ کی	
		وفات ہو گئی، چار جلدوں میں لیبیا سے	
		چھپ گئی ہے۔ (۴)	
۱۹۱۹	المنحجۃ	محمد بن یحییٰ بن لبابۃ فقیہ اور مذہب مالکی کے	وفات ۳۳۶ھ
		حافظ تھے۔	اسکندریہ
۱۹۲۰	منظومۃ فی فقہ المالکیہ (شرح مختصر خلیل)	عبدالواحد بن احمد بن علی بن عاشر بن محمد، فقیہ	ولادت ۹۹۰ھ
		قاری اور مفسر ہیں۔ (۵)	وفات ۱۰۴۰ھ

جلد	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۹۲۱	المنزاع الجلیل	حافظ ابو الفضل محمد بن احمد بن محمد بن	وفات ۸۴۲ھ
۱۹۲۲	مواہب الجلیل فی شرح مختصر التئیں	عارف باللہ محمد بن محمد الخطاب الرعینی المالکی مکہ میں پیدا ہوئے اور طرابلس میں وفات پائی، ۶ جلدوں میں لیبیا سے چھپ چکی ہے۔ (۱)	ولادت ۹۰۶ھ وفات ۹۵۳ھ
۱۹۲۳	مواہب الجلیل فی تحریر ما حواہ مختصر التحلیل	شیخ الاسلام العلامة ابو الرشاد علی بن محمد الاجہوری	وفات ۱۰۶۶ھ
ن			
۱۹۲۴	اتصرہ لمذہب مالک	عبد الوہاب بن علی بن نصر بن احمد بغدادی حافظ، ادیب اور فقیہ ہیں سو ۱۰۰ جلدوں میں یہ کتاب ہے۔ (۲)	وفات ۳۲۲ھ
۱۹۲۵	اعظم البدیع فی اختصار التفریع	محمد بن عبد اللہ بن راشد، ادیب اور فقیہ ہیں، عہدہ قضا پر فائز رہے۔ (۳)	۷۳۱ھ میں زندہ تھے۔
۱۹۲۶	الملت والفروق	عبد الحق بن محمد بن ہارون، فقیہ، امام، حافظ ہیں۔ (۴)	وفات ۴۶۶ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۹۲۷	الواضحہ	عبدالملک بن حبیب بن سلیمان السلمی، ادیب، مورخ اور فقیہ ہیں، حافظ فقہ مالکی تھے۔ (۱)	ولادت ۱۸۴۲ھ وفات ۲۳۸ھ
۱۹۲۸	ہدیۃ السالک علی شرح الصغیر الاروریہ	محمد بن احمد بن محمد علیش ابو عبد اللہ	ولادت ۱۲۱۷ھ وفات ۱۲۹۹ھ

کتاب فقہ (شافعی)


الف


سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۱۹۲۹	آداب القضاء	محمد بن احمد بن محمد بن جعفر، ابن حداد سے	ولادت ۲۶۲ھ
		مشہور ہیں، فقہ شافعی پر گہری نگاہ تھی، قضاء میں خصوصی مہارت رکھتے تھے (۱)	وفات ۳۴۴ھ
۱۹۳۰	الاجتہاد شرح المنہاج	علی بن عبد الکافی بن علی السبکی تقی الدین	ولادت ۶۸۲ھ
		انصاری، شام کے قاضی رہے۔ (۲)	وفات ۷۵۶ھ قاہرہ
۱۹۳۱	الاجتہاد فی لغات المنہاج	ابو اسحاق ابراہیم بن عمر السوبخی الحموی ثم الطرابلسی	وفات ۸۵۸ھ
۱۹۳۲	الاحکام السلطانیۃ (مطبوعہ مصطفیٰ الحکمی)	علی بن محمد بن حبیب الماوردی، شافعیہ کے	ولادت ۳۶۲ھ
		امام تھے، سب سے پہلے اقصی القضاۃ کا لقب قائم بامر اللہ عباسی کے دور میں آپ کو دیا گیا۔ (۳)	وفات ۴۵۰ھ
۱۹۳۳	الاحداث	یحییٰ بن سالم ابو الخیر بن اسعد	۴۸۹-۵۵۸ھ
۱۹۳۴	ادب القضاء	حسن بن احمد بن یزید المعروف باصطخری	ولادت ۲۴۴ھ
		ابن سراج کے ہم رتبہ بتائے گئے ہیں (۴)	وفات ۳۲۸ھ
۱۹۳۵	الادلۃ فی مسائل التبریرۃ	محمد بن احمد بن عباس ابو بکر بیضاوی	وفات ۴۶۸ھ

(۱) طبقات الشافعیہ: ۳/۷۹ (۲) مجمع المولتین: ۱۲/۷۷ (۳) طبقات الشافعیہ: ۳/۳۱۳ (۴) وفیات الاعیان: ۱/۲۵۷

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۹۳۶	الارشاد فی شرح الہدایۃ	عبدالواحد بن حسین بن محمد صمیری	وفات ۱۳۸۶ھ
۱۹۳۷	الارشاد	اسماعیل بن ابوبکر بن عبداللہ المقری (۱)	۷۵۵-۸۳۷ھ
۱۹۳۸	اسنی الطالب شرح روض الطالب (مطبوعہ الیمینیہ)	شیخ الاسلام زکریا بن محمد زکریا انصاری	وفات ۹۲۶ھ
۱۹۳۹	الاشباہ والنظائر	عبدالرحیم بن الحسن بن علی ابو محمد الاسنوی	۷۰۴-۷۲۲ھ
۱۹۴۰	الاشباہ والنظائر (مطبوعہ التجاریۃ)	عبدالرحمن بن ابوبکر جلال الدین السیوطی	ولادت ۸۴۹ھ
		اسیوط نامی مقام پر پیدا ہوئے، حالت یتیمی میں پرورش پائی، کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ (۲)	وفات ۹۱۱ھ
۱۹۴۱	اعانتہ الطالبین علی حل الفاظ فتح المسبین	ابوبکر بن السید محمد شطال الدمیاطی الشافعی البکری	وفات ۱۳۱۰ھ
۱۹۴۲	اعلام الساجد باحکام المساجد (مطبوعہ المجلس الاعلیٰ للفتون الاسلامیۃ)	محمد بن بہادر بن عبداللہ الزرکشی	ولادت ۷۲۵ھ
			وفات ۷۹۲ھ
۱۹۴۳	الافصاح فی فروع الفقہ الشافعی	حسین بن قاسم طبری ابوعلی	وفات ۳۵۰ھ
			بغداد
۱۹۴۴	الاقسام والنخال فی فروع الفقہ الشافعی	احمد بن عمر بن سرتج بغدادی، فقہاء شوافع میں خاص امتیاز رکھتے ہیں، بعض لوگوں نے آپ کا درجہ عزنی سے بھی بلند بتایا ہے، بعض حضرات نے آپ کو تیسری صدی کا مجدد	ولادت ۲۴۹ھ
			وفات ۳۰۶ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		بھی قرار دیا ہے، چار سو سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔ (۱)	
۱۹۴۵	الافتاح فی حل الفاظ ابی شجاع (مطبوعہ محمد علی صبیح)	محمد بن احمد الشربینی شمس الدین	وفات ۷۹۷ھ
۱۹۴۶	الام	محمد بن ادیس بن العباس بن عثمان بن شافع، خاندان قریش سے عبدالمطلب کی اولاد میں ہیں، مشہور امام ہیں، اور ائمہ اربعہ بمقام مصر میں تیسرے نمبر کے امام ہیں، آپ کی سیرت پر سینکڑوں کتابیں لکھی گئی ہیں (۲)	ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ
۱۹۴۷	امیۃ المعتقدین بروضة الطالین	علی بن عبد اللہ بن احمد بن علی بن عیسیٰ سمہودی سے معروف ہیں۔	ولادت ۸۴۴ھ وفات ۹۱۱ھ
۱۹۴۸	الانصار	ابن سرج بغدادی	وفات ۳۰۶ھ
۱۹۴۹	الانصار علی مختصر المزنی	عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد بن مہلک الجرجانی معروف بابن القطان	ولادت ۷۷۷ھ وفات ۳۶۵ھ
۱۹۵۰	الانوار البہیۃ فی شرح المنظومۃ الرجبیۃ	محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن یوسف	ولادت ۸۱۱ھ وفات ۸۷۹ھ
۱۹۵۱	الانوار لعمل الابرار	یوسف بن ابراہیم جمال الدین	وفات ۷۹۹ھ
۱۹۵۲	الایضاح فی مناسک الحج	یحییٰ بن شرف النووی	وفات ۶۷۶ھ
۱۹۵۳	الایضاح الاغلیط الموجودة فی الوسیط	ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد المعصم، ابن ابوالام سے معروف ہیں۔	وفات ۶۴۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۱۹۵۴	الایضاح فی فروع الفقہ	عبدالواحد بن حسین بن محمد صمیری	وفات ۳۸۶ھ
۱۹۵۵	ایضاح الارتياب شرح المنہاج	سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن محمد	ولادت ۳۳۳ھ
		الانصاری ابو حفص المصری الشافعی	وفات ۸۰۴ھ
۱۹۵۶	الاعاب شرح العباب المحیط	احمد بن حجر البیشمی	ولادت ۹۰۹ھ
			
۱۹۵۷	الباہر	محمد بن احمد بن محمد بن جعفر، ابن حداد سے مشہور ہیں۔	وفات ۳۴۴ھ
۱۹۵۸	البحر	عبدالواحد بن اسماعیل بن احمد ابوالمحاسن	ولادت ۴۱۵ھ
		الروایانی الشافعی الصغیر، آپ کے بارے میں مشہور تھا کہ اگر مسلک شافعی کی تمام کتابیں جلادی جائیں تو اپنے حافظے سے اس کا املا کرادیں گے۔ (۱)	وفات ۵۰۲ھ
۱۹۵۹	البحر المحیط	احمد بن محمد بن ابوالحزم قنولی	۶۵۳-۷۲۷ھ
۱۹۶۰	البحر المحیط فی شرح الوسیط	احمد بن محمد بن ابوالحزم بن مکی القنوی، مختلف شہروں میں قاضی رہے۔	ولادت ۶۵۳ھ
	للغزالی		وفات ۷۲۷ھ
۱۹۶۱	البرہان فی الخلاف	منصور بن محمد عبدالجبار، ابن السمعی سے مشہور ہیں، پہلے حنفی تھے، والد گرامی بھی حنفی تھے، پھر شافعیت کو اختیار کر لیا (۲)	ولادت ۴۲۰ھ
			وفات ۴۸۹ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	تاریخ وفات
۱۹۶۲	البسيط	محمد بن محمد بن محمد ابو حامد الغزالی مشہور امام ہیں۔ (۱)	وفات ۵۰۵ھ
۱۹۶۳	البسيط	احمد بن علی بن برہان ابوالفتح	۵۱۸-۴۷۹ھ
۱۹۶۴	بغیۃ المسترشدین فی تلخیص فتاویٰ بعض الائمة من المتأخرین	عبدالرحمن بن محمد بن حسین بن عمر باعلوی	وفات ۱۲۵۱ھ
۱۹۶۵	بقایا النجایا	حمزہ بن احمد بن علی بن محمد	۸۱۸-۸۷۴ھ
۱۹۶۶	البيان	سکھی بن سالم ابوالخیر بن اسعد بن سکی	۵۵۸-۴۸۹ھ
			
۱۹۶۷	التبصرة	محمد بن احمد بن عباس ابوبکر بیضاوی (۲)	وفات ۴۶۸ھ
۱۹۶۸	التجريد	احمد بن محمد بن احمد بغدادی المعروف بالحامی	وفات ۴۱۴ھ
۱۹۶۹	التجريد حاشیہ علی شرح المنہج	سلیمان بن محمد بن عمر بحیری الشافعی	۱۱۳۱-۱۲۲۱ھ
۱۹۷۰	تحریر علی التنبیہ للشیرازی	سکھی بن شرف بن حسن اللودی	۶۳۱-۶۷۶ھ
۱۹۷۱	تحريم التردو الشطرنج والملاهی	محمد بن حسین بن عبداللہ، فقیہ اور محدث ہیں۔ (۳)	وفات ۳۶۰ھ
۱۹۷۲	تحفة الطالبین فی شرح التنبیہ	سکھی بن شرف النووی	وفات ۶۷۶ھ
۱۹۷۳	تحفة الحبيب حاشیہ علی شرح الخطیب (مطبوعہ المعرفة)	سلیمان بن محمد بن عمر بحیری الشافعی	وفات ۱۲۲۱ھ
۱۹۷۴	التحفة الخيرية علی الفوائد المشورية فی الفرائض	شیخ الازہر ابراہیم بن محمد بن احمد باجوری	ولادت ۱۱۹۸ھ وفات ۱۲۷۷ھ بمقام باجور

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۹۷۵	تحفۃ المحتاج شرح المنہاج	احمد بن حجر الہیثمی	ولادت ۹۰۹ھ
	(مطبوعہ المطبعة الاميرية بمكة)		وفات ۹۷۳ھ
۱۹۷۶	تحفۃ الطلاب	شیخ الاسلام زکریا الانصاری	وفات ۹۲۶ھ
۱۹۷۷	الذکرۃ فی شرح مسائل التبصرۃ	محمد بن احمد بن عباس ابو بکر بیضاوی	وفات ۴۶۸ھ
۱۹۷۸	ترشح التوہج وترجیح الصحیح وترشح عبد الوہاب بن علی بن عبد الکافی بن تمام		ولادت ۷۷۲ھ
	المستفیدین	السبکی، کبار فقہاء شافعیہ میں ہیں، علی بن احمد بن عبد الرحمن (۱۲۵۵-۱۳۰۵ھ)	وفات ۷۷۲ھ
۱۹۷۹	تصحیح المنہاج (۶ جلدیں)	عمر بن رسلان بن نصیر البلقینی، مجتہد اور حافظ حدیث تھے۔ (۱)	
۱۹۸۰	تصحیح الحاوی	احمد بن حسین بن حسن بن علی المعروف بابن رسلان	ولادت ۷۷۳ھ
۱۹۸۱	تعلیق علی المنہاج	محمد بن محمد بن علی ابن عماد سے مشہور ہیں	وفات ۸۲۲ھ
	(ال باب الزکوۃ)		ولادت ۸۲۵ھ
۱۹۸۲	التعلیق	حسین بن محمد بن احمد مروزی جرائمہ	وفات ۸۸۷ھ
۱۹۸۳	تقریرات علی جمع الجوامع	محمد بن احمد الشرینی شمس الدین، فقیہ مفسر اور ادیب ہیں۔ (۲)	وفات ۸۶۷ھ
۱۹۸۴	التلخیص	احمد بن احمد طبری شافعی معروف بابن القاص	وفات ۳۳۵ھ
۱۹۸۵	التبصیہ فی معرفۃ الاحکام	عبد اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ بن علی، ابن ابی عمرو بن سے مشہور ہیں۔	ولادت ۴۹۲ھ
			وفات ۵۸۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	اولاد و وفات
۱۹۸۶	التوسط والفتح بین الروضة و الشرح (۳ جلدیں)	احمد بن حمدان بن عبد الواحد اذری	وفات ۱۳۱۲ھ
۱۹۸۷	التہذیب	حسین بن مسعود بن محمد انفرار البغوی فقیہ	وفات ۱۳۲۶ھ
		محدث، مفسر ہیں۔ (۱)	وفات ۱۵۱۰ھ
۱۹۸۸	التہذیب	حسن بن محمد بن عباس زجاجی سے مشہور	وفات ۴۰۰ھ
		ہیں، قضا کا کام بھی انجام دیا۔	تقریباً
۱۹۸۹	التیسیر	محمد عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی	وفات ۱۰۳۱ھ
		المنادی	
۱۹۹۰	تیسیر الوقوف علی غوامض	محمد عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی	وفات ۱۰۳۱ھ
	احکام الوقوف	المنادی	
۱۹۹۱	التیسیر	عبداللہ بن محمد بن ہبہ اللہ	وفات ۵۸۵ھ
۱۹۹۲	الجامع	محمد بن ہبہ اللہ بن ثابت بند تنجی معروف	ولادت ۳۰۰ھ
		بفقیہ الحرم	وفات ۳۹۵ھ
۱۹۹۳	الجامع الکبیر	اسماعیل بن یحییٰ بن اسماعیل المزنی ابوالبراء ہیم	ولادت ۵۷۱ھ
		حضرت امام شافعی کے مخصوص اصحاب میں	وفات ۲۶۲ھ
		ہیں، خود حضرت امام شافعی آپ کو اپنے مذہب	
		کا معاون فرماتے تھے (۲)	
۱۹۹۴	الجامع الصغیر	"	"

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۱۹۹۵	جامع الفقہ	محمد بن احمد بن محمد بن جعفر، ابن حداد	وفات ۳۳۲ھ
		مشہور ہیں۔	
۱۹۹۶	جمع الجوامع	احمد بن محمد ابوسہل المعروف بابن عفریس (۱)	
۱۹۹۷	جواہر البحر	احمد بن محمد بن ابوالخزم بن مکی القموی	۶۵۳-۷۲۷ھ
۱۹۹۸	جواہر العقود معین القضاة و الشہود	محمد بن احمد بن علی بن عبد الخالق	ولادت ۸۱۳ھ وفات ۸۸۰ھ
			
۱۹۹۹	حاشیہ علی الروضة (۲ جلدیں)	عمر بن رسلان بن نصیر البلقینی	
۲۰۰۰	حاشیہ علی شرح الروض	احمد بن حمزہ الرملی شہاب الدین	وفات ۹۵۷ھ
۲۰۰۱	حاشیہ علی شرح ہجۃ الطلاب (مطبوعہ المیمیۃ)	عبدالرحمن بن محمد بن احمد الشربینی مصری (۲)	وفات ۱۳۲۶ھ
۲۰۰۲	حاشیہ علی تحفۃ الطلاب	عبداللہ بن حجازی بن ابراہیم الازہری	ولادت ۱۱۵۰ھ
		الشرقاوی	وفات ۱۲۲۷ھ
۲۰۰۳	حاشیہ علی تحفۃ المحتاج لابن حجر (مطبوعہ المیمیۃ)	شیخ عبدالحمید الشروانی (۳)	
۲۰۰۴	حاشیہ علی شرح المنہاج (مطبوعہ الحکمی)	احمد، شہاب الدین البرسی الملقب بحمیرۃ	وفات ۹۵۷ھ

سند	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۰۰۵	حاشیہ علی شرح المنہاج (مطبوعہ الحکمی)	احمد بن احمد بن سلامت شہاب الدین القلیوبی۔ (۱)	وفات ۱۰۶۹ھ
۲۰۰۶	حاشیہ علی شرح المنہاج للہرلی (مطبوعہ مصطفیٰ الحکمی)	احمد بن عبد الرزاق بن محمد بن احمد، مغربی رشیدی سے مشہور ہیں۔ (۲)	وفات ۱۰۹۶ھ بمقام مصر
۲۰۰۷	حاشیہ علی شرح المنہاج	احمد بن قاسم العبادی، امام اور فقیہ ہیں (۳)	وفات ۶۹۴ھ
۲۰۰۸	حاشیہ علی تحفۃ المحتاج (المہدیہ)	// // //	مدینہ منورہ
۲۰۰۹	حاشیہ (الآیات البينات)	// // //	// //
	علی شرح جمع الجوامع		
۲۰۱۰	حاشیہ علی فتاویٰ ابن الصلاح	احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابن الاستاذ سے معروف ہیں۔	ولادت ۶۱۱ھ وفات ۶۶۲ھ
۲۰۱۱	حاشیہ علی الاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع	سلیمان بن محمد بن عمر بحیری الشافعی	وفات ۱۲۲۱ھ
۲۰۱۲	حاشیہ علی شرح العهد علی مختصر ابن الحاجب	مسعود بن عمر بن عبد اللہ تفتازانی	ولادت ۷۱۲ھ وفات ۷۹۳ھ
۲۰۱۳	حاشیہ علی شرح ابن قاسم (مطبوعہ مصطفیٰ الحکمی)	ابراہیم بن محمد بن احمد باجوری	ولادت ۱۱۹۸ھ وفات ۱۲۷۷ھ
۲۰۱۴	حاشیہ البرماوی	برہان الدین البرماوی ابراہیم بن محمد	ولادت ۸۲۴ھ وفات ۹۲۶ھ
۲۰۱۵	الحاوی الصغیر	عبد الغفار بن عبد الکریم بن عبد الغفار (۴)	وفات ۶۶۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۰۱۶	الحاوی (۲۰ جلدیں)	علی بن محمد بن حبیب الماوردی، سب سے پہلے اقضى القضاة کالقب آپ کو دیا گیا، آپ پر اعتزال کی طرف میلان کا الزام تھا بصرہ میں ولادت ہوئی اور بغداد میں وفات پائی۔ (۲)	ولادت ۳۶۲ھ وفات ۴۵۰ھ
۲۰۱۷	الحاوی للمقتاوی	عبدالرحمن بن ابوبکر بن محمد بن سابق الدین الخفیری السیوطی، جلال الدین ابوالفضل مشہور و ممتاز مفسر، محدث اور فقیہ ہیں، پانچ سو (۵۰۰) کے قریب تصنیفات چھوڑی ہیں۔ (۳)	ولادت ۸۴۹ھ وفات ۹۱۱ھ
۲۰۱۸	حسن الطالب	شیخ الاسلام زکریا انصاری	
۲۰۱۹	حقیقۃ القولین	عبدالواحد بن اسماعیل بن احمد ابوالحسن الرویانی	وفات ۵۰۲ھ
۲۰۲۰	الحلیۃ	عبدالواحد بن اسماعیل بن احمد ابوالحسن الرویانی	وفات ۵۰۲ھ
۲۰۲۱	حلیۃ العلماء فی مذاہب الفقہاء	محمد بن احمد بن الحسین بن عمر، ابوبکر فخر الاسلام الشاشی، مستظہری سے مشہور ہیں (۴)	ولادت ۴۲۹ھ وفات ۵۰۶ھ
۲۰۲۲	حواشی الروضة	عبدالرحمن بن عمر بن رسلان بن نصیر	ولادت ۶۳۳ھ وفات ۸۲۴ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	تاریخات و وفات
		خ	
۲۰۲۳	الخصال	ابوبکر احمد بن ابواسحاق عمر بن یوسف خفاف	
۲۰۲۴	الخلاصة	محمد بن محمد بن محمد ابو حامد الغزالی الامام	۴۵۰-۵۰۵ھ
		د	
۲۰۲۵	الدرر المنظومات فی الاقضية والحکومات	ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد المنعم، ابن ابوالام	وفات ۶۳۲ھ
۲۰۲۶	الدیاج فی توضیح المنہاج	محمد بن بہادر بن عبد اللہ الزرکشی (۱)	۷۳۵-۷۹۳ھ بمقام مصر
		ذ	
۲۰۲۷	ذخائر الآثار	ابراہیم بن مسلم ابوالفتح، فقیہ سلطان مقدسی	وفات ۵۱۸ھ
		سے مشہور ہیں۔ (۲)	
۲۰۲۸	الذخائر	محبی بن جمیع بن نجار امام قاضی القضاة	وفات ۵۵۰ھ
		ز	
۲۰۲۹	روضۃ الطالبین	یحییٰ بن شرف بن مزی بن حسن النوی (۳)	ولادت ۶۳۱ھ وفات ۶۷۶ھ
۲۰۳۰	الروض الظاہر فیما یتحتاج الیہ المسافر	احمد بن محمد بن ابوالحزق مولیٰ	ولادت ۶۵۳ھ وفات ۷۱۷ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۰۳۱	روضۃ الطالب	اسماعیل بن ابوبکر بن عبداللہ المقری، نقہ و ادب میں امتیاز رکھتے تھے۔	ولادت ۵۵۵ھ وفات ۸۳ھ
		ز	
۲۰۳۲	الزہر فی غریب الفاظ الشافعی القی اودعہا المزی فی المختصر (مطبوعہ وزارت الادب و الفنون الکویت)	محمد بن احمد بن ازہر ہروی	ولادت ۲۸۲ھ وفات ۳۷۰ھ
۲۰۳۳	الزوائد	یحییٰ بن سالم ابوالخیر بن اسعد	۳۸۹-۵۵۸ھ
		س	
۲۰۳۴	السراج المنیر بشرح الجامع الصغیر	علی بن احمد بن الغزیری	وفات ۷۰ھ
		ش	
۲۰۳۵	شرح المتنبیہ للشیرازی	عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامت المندری	ولادت ۵۸۱ھ وفات ۶۵۶ھ
۲۰۳۶	شرح المنہاج	محمد بن عبدالرحمن بن احمد بن محمد، اسکندریہ کے قاضی بنائے گئے، پھر معزول ہو گئے۔	ولادت ۸۰ھ وفات ۸۹ھ
۲۰۳۷	شرح عمدۃ الاحکام	علی بن محمد بن ابراہیم خازن سے مشہور ہیں	۶۷۸-۷۷۱ھ
۲۰۳۸	شرح المختصر	احمد بن محمد بن محمد بن الوہب	وفات ۷۷۲ھ
۲۰۳۹	شرح الوسائل	یحییٰ بن سالم ابوالخیر بن اسعد	۳۸۹-۵۵۸ھ
۲۰۴۰	شرح المفتاح ابن لقاص	محمد بن عبدالملک بن خلف طبری	وفات ۷۷۰ھ

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۰۴۱	شرح مطول علی مختصر المزنی (نامکمل)	محمد بن احمد بن عثمان بن ابراہیم بن عدلان	ولادت ۶۱۳ھ
		المعروف بابن العدلان	وفات ۷۲۹ھ
۲۰۴۲	شرح مختصر المزنی	ابوالحسن بن الحسین بن ابو ہریرۃ ابوعلی	وفات ۳۲۵ھ
۲۰۴۳	شرح مختصر المزنی	ابراہیم بن احمد مروزی	وفات ۳۴۰ھ
۲۰۴۴	شرح التلخیص	حسین بن شعیب بن محمد ابوعلی سنجی	وفات ۴۲۷ھ
۲۰۴۵	شرح مختصر المزنی	„	„
۲۰۴۶	شرح الفروع لابن الحداد	„	„
۲۰۴۷	شرح المزنی (تعلیقہ ۵۰ جلدیں)	احمد بن محمد بن احمد اسفرائینی	ولادت ۳۴۲ھ
			وفات ۴۰۶ھ
۲۰۴۸	شرح الہجۃ الوردیۃ (مطبوعہ الیمینیۃ)	محمد بن احمد بن حمزہ شمس الدین الرطبی، آپ کوشافی الصغیر کہا جاتا ہے، اور دسویں صدی ہجری کا مجدد بھی کہا گیا ہے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۱)	ولادت ۹۱۹ھ
			وفات ۱۰۰۴ھ
۲۰۴۹	شرح فروع ابن الحداد	عبداللہ بن احمد بن عبداللہ ابوبکر مروزی، قتال سے مشہور ہیں، تالا بنانے کا کام کرتے تھے، تیس ۳۰ سال کی عمر میں تعلیم شروع کی اور امام وقت ہو گئے۔ (۲)	ولادت ۳۲۷ھ
			وفات ۴۱۷ھ
۲۰۵۰	شرح لشرح الوریقات	احمد بن عبدالرزاق بن محمد بن احمد مغربی رشیدی سے مشہور ہیں۔	وفات ۱۰۹۲ھ
			بمقام مصر
۲۰۵۱	شرح رسالۃ الشافعی	محمد بن علی شاشی قتال کبیر، شاش میں ہندھب شافعی کی بڑی اشاعت آپ سے ہوئی۔ (۳)	ولادت ۲۹۱ھ
			وفات ۳۶۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۰۵۲	شرح الوسیط	احمد بن محمد بن ابوالخرم بن مکی القمولی	ولادت ۶۵۳ھ
۲۰۵۳	شرح الوسیط (۲۰ جلدیں)	احمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن، ابن الاستاذ سے معروف ہیں۔	ولادت ۶۱۱ھ وفات ۶۶۲ھ
۲۰۵۴	شرح مشکل الوسیط	ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالمعتم، ابن ابوالام سے معروف ہیں، قاضی رہے۔	ولادت ۵۸۳ھ وفات ۶۴۲ھ
۲۰۵۵	شرح مختصر المزنی	طاہر بن عبداللہ بن طاہر بن عمر القاضی ابوالطیب الطمری	ولادت ۳۲۸ھ وفات ۴۵۰ھ
۲۰۵۶	شرح ابن الحداد المصری	حسین بن حسین بن ابو ہریرۃ، ابن ابو ہریرۃ سے مشہور ہیں۔ (۱)	ولادت ۳۲۵ھ
۲۰۵۸	شرح مختصر المزنی	محمد عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی المناوی	ولادت ۹۵۲ھ وفات ۱۰۳۱ھ
۲۰۵۹	شرح التحریر	حسن بن احمد بن یزید المعروف بالاصطخری	ولادت ۲۴۴ھ وفات ۳۲۸ھ
۲۰۶۰	الشروط والوثائق والمحاضرہ السجلات	علی بن عبداللہ بن احمد بن علی بن عیسیٰ سمہودی سے معروف ہیں۔	ولادت ۸۴۴ھ وفات ۹۱۱ھ
۲۰۶۱	شفاء الاسواق لحکم مایکثر بیعہ فی الاسواق		
۲۰۶۲	صفوة الزبد	احمد بن حسین بن حسن بن علی المعروف بابن رسلان	ولادت ۷۷۳ھ وفات ۸۴۴ھ



سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		ض	
۲۰۶۳	الفضایا	محمد بن مرزوق بن عبدالرزاق بن محمد زعفرانی	۳۲۲ھ - ۴۵۱ھ
۲۰۶۴	ضوابط فی الفقہ (منظومہ)	عبدالرحمن بن عمر بن رسلان بن نصیر	وفات ۸۲۲ھ
		ع	
۲۰۶۵	العجائب فی شرح اللباب	عبدالغفار بن عبدالکریم بن عبدالغفار	وفات ۲۶۵ھ
۲۰۶۶	العزيز شرح الوجيز للغزالي	عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم رافعی، کبار فقہاء شافعیہ میں ہیں۔ (۱)	ولادت ۵۵۷ھ وفات ۶۲۳ھ
۲۰۶۷	عقود الدرر فی بیان مصطلحات تحفۃ ابن حجر	محمد بن سلیمان کردری مدنی	ولادت ۱۱۲۷ھ وفات ۱۱۹۴ھ
۲۰۶۸	العمدة فی ادب القضاء	محلی بن جمیع بن نجا	وفات ۵۵۰ھ
۲۰۶۹	عمدة المحتاج فی شرح المنہاج	سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن محمد الانصاری	وفات ۸۰۴ھ
۲۰۷۰	عیون المسائل المهمہ	یحییٰ بن شرف النووی	ولادت ۶۳۱ھ وفات ۶۷۶ھ
۲۰۷۱	عیون المسائل من اعیان الرسائل	عبدالقادر بن محمد بن یحییٰ	ولادت ۹۷۶ھ وفات ۱۰۳۳ھ
		غ	
۲۰۷۲	الغلیۃ القصویٰ فی دراستہ الفتویٰ	عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی بیضاوی	وفات ۶۸۵ھ
۲۰۷۳	غلیۃ البیان شرح زید بن رسلان (مطبوعہ مصطفیٰ الحلی)	محمد بن احمد بن حمزہ شمس الدین الرملی	وفات ۱۰۰۴ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۰۷۴	غایۃ تلخیص المراد من فتاویٰ ابن زیاد	عبدالرحمن بن محمد بن حسین بن عمر یا علوی	وفات ۱۲۵۱ھ
۲۰۷۵	غرائب الوسیط	یحییٰ بن سالم ابوالخیر بن اسعد	۲۸۹-۵۵۸ھ
۲۰۷۶	الغرر البہیۃ فی شرح البہجۃ	شیخ الاسلام زکریا بن محمد بن زکریا انصاری	ولادت ۸۲۳ھ
	الوردیۃ (۵ جلدیں)	ابو یحییٰ فقیہ محدث، مفسر اور قاضی ہیں، کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ (۱)	وفات ۹۲۶ھ
۲۰۷۷	غنیۃ المحتاج فی شرح المنہاج	احمد بن حمدان بن عبدالواحد اذرعی، حلب کے قاضی رہے۔ (۲)	ولادت ۷۸۷ھ وفات ۸۷۳ھ
ف			
۲۰۷۸	فتاویٰ	احمد بن ابی احمد طبری الشافعی المعروف بابن القاص	وفات ۳۳۵ھ
۲۰۷۹	الفتاویٰ	عثمان بن عبدالرحمن المعروف بابن الصلاح	ولادت ۷۵۵ھ
		فن حدیث میں جب مطلق شیخ بولا جاتا ہے تو آپ ہی مراد ہوتے ہیں، اونچے عالم و فقیہ تھے۔ (۳)	وفات ۸۳۷ھ
۲۰۸۰	الفتاویٰ	احمد بن حمزہ الرملی شہاب الدین	وفات ۹۵۷ھ قاہرہ
۲۰۸۱	الفتاویٰ	عبدالعزیز بن عبدالسلام ابوالقاسم السلسی	ولادت ۷۷۷ھ
		المملقب بسلطان العلماء (۴)	وفات ۶۶۰ھ

اسماء مصطفین	اسماء کتب	جلد
ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد اعم، ابن ابی اسلم، وفات ۶۴۲ھ	افتاوی	۲۰۸۲
سے مشہور ہیں		
حسین بن محمد بن عبد اللہ الخیاظمی	افتاوی	۲۰۸۳
وفات ۱۰۰۰ھ		
محمد بن احمد بن محمد بن جعفر، ابن حداد سے ولادت ۲۷۲ھ	افتاوی	۲۰۸۶
مشہور ہیں۔		
وفات ۳۳۳ھ		
حسین بن محمد بن حسن طبری حناطی	افتاوی	۲۰۸۵
وفات ۱۰۰۰ھ		
حسن بن ابراہیم بن برہون الفارقی، واسط ولادت ۲۳۳ھ	افتاوی	۲۰۸۶
وفات ۵۲۸ھ		
کے قاضی رہے۔		
احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن حجر	افتاوی الکبری	۲۰۸۷
ولادت ۷۷۳ھ		
العسقلانی		
وفات ۸۸۲ھ		
احمد بن حمزہ الرطبی شہاب الدین	فتح الجواد بشرح منظومۃ ابن	۲۰۸۸
وفات ۹۵۵ھ	العماد	
عبد اللہ بن حجازی بن ابراہیم الازہری	فتح القدر الجبیر بشرح التحریر	۲۰۸۹
ولادت ۱۱۵۰ھ	(مطبوعہ الحلی)	
وفات ۱۲۲۷ھ	الشرقاوی فقیہ، اصولی، محدث، مورخ تھے (۱)	
۱۲۵۵-۱۳۰۵ھ	علوی بن احمد بن عبد الرحمن مکی	۲۰۹۰
ولادت ۱۱۲۷ھ	فتح الفتاح بالخیر فی معرفۃ	۲۰۹۱
وفات ۱۱۹۳ھ	شروط الحج عن الغیر	
محمد بن قاسم بن محمد بن محمد معروف بابن	فتح القریب الجیب فی شرح	۲۰۹۲
ولادت ۸۵۹ھ	الفاظ القریب (المعروف بشرح	
وفات ۹۱۸ھ	قاسم الغزی و بابن الغرایلی	
	ابن قاسم علی متن ابی شجاع)	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۰۹۳	فتح الوہاب شرح منہج الطلاب	قاضی زکریا بن محمد بن زکریا الانصاری	ولادت ۸۲۳ھ
		قاضی القضاۃ المصری الشافعی	وفات ۹۲۶ھ
۲۰۹۴	فتح الجواد	شہاب الدین احمد بن حجر البیہقی المکی الشافعی	وفات ۹۷۴ھ
۲۰۹۵	فتح العلامة شرح مرشد الانام	السید محمد بن عبد اللہ الجردانی الامناطی الشافعی	وفات ۱۳۱۵ھ
۲۰۹۶	فتوحات الوہاب (حاشیہ علی شرح المنہج)	سلیمان بن عمر بن منصور العجلی الشہیر بالجمل فقیہ اور مفسر ہیں۔ (۱)	وفات ۱۲۰۴ھ
۲۰۹۷	افرائض	حسن بن احمد بن یزید المعروف بالاصطخری	وفات ۳۲۸ھ
۲۰۹۸	الفروق	عبدالواحد بن اسماعیل بن احمد ابوالحسن الرویانی	وفات ۵۰۲ھ
۲۰۹۹	الفروق	عبداللہ بن یوسف بن محمد جوینی	وفات ۴۳۸ھ نیشاپور
۲۱۰۰	الفوائد المکیہ (مطبوعہ مطبعہ الحلی)	علوی بن احمد بن عبدالرحمن مکی	وفات ۱۳۰۵ھ
۲۱۰۱	فوائد المہذب	عبداللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ بن علی، ابن ابی عصرون سے مشہور ہیں۔	ولادت ۴۹۲ھ وفات ۵۸۵ھ
۲۱۰۲	الفوائد علی المذہب للشیخ ازی	حسن بن ابراہیم بن برہون الفارقی	وفات ۵۲۸ھ
۲۱۰۳	الفوائد المدنیۃ فیمن یفتی بقولہ من ائمۃ الشافعیۃ	محمد بن سلیمان کردر فی المدنی	ولادت ۱۱۲۷ھ وفات ۱۱۹۴ھ
۲۱۰۴	قوت المحتاج	احمد بن حمدان بن عبدالواحد لغدعی	وفات ۷۸۳ھ



سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		ک	
۲۱۰۵	کتاب الحیل	محمد بن حسین بن محمد بن یوسف قزوینی	وفات ۳۱۴ھ
۲۱۰۶	کتاب فی الفرائض	محمد عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی السنادی	وفات ۱۰۳۱ھ
۲۱۰۷	کتاب فی المذہب الشافعی	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن عماد الدین	وفات ۵۴۸ھ
۲۱۰۸	کتاب الفروع	محمد بن احمد بن محمد بن جعفر، ابن حداد ہے مشہور ہیں۔	وفات ۳۲۴ھ
۲۱۰۹	کتاب الاجتہاد	علی بن اسماعیل بن ابوبشر الاشعری، امام الممتکلمین ہیں۔	ولادت ۲۶۰ھ وفات ۳۲۴ھ
۲۱۱۰	کتاب الامانی	عبدالرحمن بن احمد بن محمد بن احمد ابوالفرج السرخسی	ولادت ۴۳۲ھ وفات ۴۹۴ھ
۲۱۱۱	کتاب المجموع	احمد بن محمد بن احمد بخداوی المعروف بالمحاطی	ولادت ۳۶۸ھ وفات ۴۱۴ھ
۲۱۱۲	کشف المغطی فی تبیین الصلوٰۃ الوسطی	عبدالمومن بن خلف ابو محمد	ولادت ۶۱۲ھ وفات ۷۰۵ھ
۲۱۱۳	الکفایۃ فی الفروق	حسین بن حمد بن حسن طبری حناطی	وفات ۴۰۰ھ
۲۱۱۴	الکفایۃ	محمد بن عبد الملک بن خلف طبری	وفات ۴۷۰ھ
۲۱۱۵	کنز الراغبین (شرح المنہاج)	محمد بن احمد بن محمد ابراہیم جلال الدین محلی	وفات ۸۶۴ھ

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	ل		
ولادت ۳۶۸ھ وفات ۴۱۳ھ	احمد بن محمد بن احمد بغدادی المعروف بالحاملی	اللباب	۲۱۱۶
	م		
ولادت ۲۳۲ھ وفات ۳۱۹ھ	محمد بن ابراہیم بن منذر، بعض لوگوں نے آپ کو مجتہد کہا ہے، آپ نے کسی کی تقلید نہیں کی۔ (۱)	المبسوط	۲۱۱۷
وفات ۵۵۰ھ	محبلی بن جمیع بن نجبا	المبسوط	۲۱۱۸
۴۰۴-۵۷۲ھ	عبد الرحیم بن الحسن بن علی ابو محمد اسنوی	المہمات علی الروضة	۲۱۱۹
۶۸۳-۷۵۶ھ	علی بن عبد اکافی بن علی السبکی تقی الدین انصاری	مجموعہ فتاویٰ	۲۱۲۰
۶۳۱-۷۷۲ھ	یحییٰ بن شرف بن مزی بن حسن النودی	المجموع شرح المہذب	۲۱۲۱
وفات ۹۲۶ھ	حمزہ بن عبد اللہ بن محمد بن علی	مجموعہ حمزہ	۲۱۲۲
وفات ۳۵۰ھ بغداد	حسین بن قاسم طبری ابو علی، فقیہ اور اصولی ہیں۔	المحرر (مطبوعہ النسخۃ المحمدیہ)	۲۱۲۳
۴۹۱-۵۶۵ھ	محمد بن علی شاشی قفال کبیر	محاسن الشریعہ	۲۱۲۴
۱۷۵-۲۶۴ھ	ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی	المختصر (مطبوعہ دار المعرفۃ)	۲۱۲۵
۸۳۳-۹۲۶ھ	حمزہ بن عبد اللہ بن محمد بن علی	مختصر التحفیر فی التکبیر	۲۱۲۶

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۱۲۷	مختصر التنبیہ للشیرازی	محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم المحلی	وفات ۸۶۳ھ
۲۱۲۸	مختصر الروضة (ناکمل)	محمد بن علی بن جعفر ابو عبد اللہ البلالی	۷۵۰-۸۲۰ھ
۲۱۲۹	مختصر الشفاء	” ” ”	” ”
۲۱۳۰	المسائل الجلیہ واجوبہا	علی بن عبد الکافی بن علی السبکی تقی الدین الانصاری	وفات ۷۵۶ھ
۲۱۳۱	مسائل التخییر من مسائل التخییر	حمزہ بن عبد اللہ بن محمد بن علی	۸۳۳-۹۲۶ھ
۲۱۳۲	المطلب فی شرح الوسیط	احمد بن محمد بن علی بن مرتفع ابن رفیع	ولادت ۶۳۵ھ
		مشہور ہیں۔	وفات ۷۱۰ھ
۲۱۳۳	المطر از المذہب فی احکام	احمد بن یوسف بن محمد بن محمد	ولادت ۷۷۸ھ
	المذہب		وفات ۸۶۲ھ
۲۱۳۴	المعتمد	محمد بن ہبۃ اللہ بن ثابت بندنچی معروف	ولادت ۴۰۷ھ
		بفقیہ الحرم	وفات ۴۹۵ھ
۲۱۳۵	المعتمد	محمد بن احمد بن الحسین المستطیری	۴۲۹-۵۰۷ھ
۲۱۳۶	مغنی المحتاج فی شرح المنہاج	محمد بن احمد الشربینی شمس الدین	وفات ۹۷۷ھ
۲۱۳۷	مفتاح الارتیاج شرح المنہاج	جمال الدین محمد بن عمر الفاروقی الیمنی الشافعی	وفات ۸۹۳ھ
		الزبیدی	
۲۱۳۸	المقتنع	احمد بن محمد بن احمد بغدادی المعروف بالمحاطی	وفات ۴۱۴ھ
۲۱۳۹	مناسک الحج	محمد بن مرزوق بن عبد الرزاق بن محمد عفرانی	۴۴۲-۵۱۷ھ
۲۱۴۰	منہج الطلاب	شیخ الاسلام زکریا انصاری	وفات ۹۲۶ھ
۲۱۴۱	منہاج الطالبین	یحییٰ بن شرف النووی	وفات ۶۷۶ھ

ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سرد
ولادت ۳۹۳ھ	ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی، مدرسہ	المہذب (مطبوعہ عینی اعلیٰ)	۲۱۴۲
وفات ۳۶۷ھ	نظامیہ آپ کے لئے قائم کیا گیا، تاحیات		
فیروز آباد	اس کے مدرس رہے۔ (۱)		
وفات ۵۱۴ھ	عبدالرحیم بن عبدالکریم بن ہوازن قشیری	الموضح	۲۱۴۳
ن			
ولادت ۷۶۳ھ	عبدالرحمن بن عمر بن رسلان بن نصیر	نکت المنہاج (نامکمل)	۲۱۴۴
وفات ۸۲۲ھ	// // //	نکت علی الحاوی الصغیر	۲۱۴۵
وفات ۱۰۰۴ھ	محمد بن احمد بن حمزہ شمس الدین الرملی	نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج	۲۱۴۶
		(مطبوعہ مصطفیٰ اعلیٰ)	
ولادت ۴۱۹ھ	عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف بن محمد	نہایۃ المطلب فی درایۃ	۲۱۴۷
وفات ۴۷۸ھ	جوینی المعروف بابام الحرمین	المذہب	
و			
وفات ۵۱۸ھ	احمد بن علی بن برہان البوالفتح	الوجیز	۲۱۴۸
وفات ۵۰۵ھ	امام غزالی	الوجیز	۲۱۴۹
وفات ۳۰۶ھ	احمد بن عمر ابن سرتج البغدادی	الودائع	۲۱۵۰
وفات ۵۰۵ھ	محمد بن محمد بن محمد ابو حامد الغزالی الامام	الوسیط	۲۱۵۱
۴۷۹-۵۱۸ھ	احمد بن علی بن برہان البوالفتح	الوسیط	۲۱۵۲

کتب فقہ (حنبلی)

الف

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۱۵۳	الآداب الشرعیۃ والمصالح المرعیۃ	محمد بن ^{مفلح} محمد بن مفرح	وفات ۶۳ھ
۲۱۵۴	اختیارات الشیخ تقی الدین ابن تیمیۃ	علی بن محمد بن علی بن عباس، ابن اللجام سے معروف ہیں۔	ولادت ۵۰ھ وفات ۸۰۳ھ
۲۱۵۵	ادب الفقہ	عبدالحالق بن عیسیٰ بن احمد بن محمد	۳۱۱-۴۷۰ھ
۲۱۵۶	الارشاد	محمد بن احمد بن ابوموسیٰ البہاشی الحنبلی، آپ کو	ولادت ۳۴۵ھ
۲۱۵۷	(شرح کتاب الخرقی)	قید و بند کی صعوبتوں سے بھی گزرنا پڑا۔ (۱)	وفات ۴۲۸ھ
۲۱۵۷	الاشربۃ	امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی	۱۶۴-۲۴۱ھ
۲۱۵۸	اعلام الناسک باعلام الناسک	محمد بن یوسف بن موسیٰ بن یوسف، ابن قدی سے مشہور ہیں۔	ولادت ۵۹۸ھ وفات ۶۶۳ھ
۲۱۵۹	الانصار فی المسائل الکبار	ابوبکر بن زید بن ابوبکر بن زید، جراحی سے مشہور ہیں۔	ولادت ۸۲۵ھ وفات ۸۸۳ھ
۲۱۶۰	الانصار فی معرفۃ الراجح	محفوظ بن احمد کلوزانی ابوالخطاب	وفات ۴۳۲ھ
۲۱۶۱	من الخلاف	علی بن سلیمان بن احمد بن محمد علاء الدین	ولادت ۸۱۷ھ وفات ۸۸۵ھ
۲۱۶۲	الايجاز فی الفقہ الحنبلی	المرادوی احمد بن حمدان بن شیب بن حمدان	وفات ۶۹۵ھ


سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ت	
۲۱۶۳	التبصرة	محمد بن محمد ابن حسین	۳۵۷-۵۲۷ھ
۲۱۶۴	تجريد احکام النہایہ	علی بن محمد بن علی بن عباس، ابن اللجّام	ولادت ۵۰ھ وفات ۸۰۳ھ
۲۱۶۵	تحريم الخمر	عبد اللہ بن محمد بن العکبری	۳۰۴-۳۸۷ھ
۲۱۶۶	الترشح فی بیان مسائل الترجیح	ابو بکر بن زید بن ابو بکر	وفات ۸۸۳ھ
۲۱۶۷	تصحیح الخلاف المطلق	ابو بکر بن زید بن ابو بکر بن زید، جراحی سے مشہور ہیں، قاضی رہے۔	ولادت ۸۲۵ھ وفات ۸۸۳ھ
۲۱۶۸	التفتیح المشیع فی تحریر احکام المقنع	علی بن سلیمان بن احمد بن محمد علاء الدین المرادوی	ولادت ۸۱۷ھ وفات ۸۸۵ھ
۲۱۶۹	توضیح الجامع بین المقنع والتفتیح (مطبوعہ انصار السنۃ الحمدیہ)	شہاب الدین احمد بن محمد بن احمد ستوکی	وفات ۹۴۷ھ
۲۱۷۰	التہذیب	عبدالرحمن بن رزین بن عبدالعزیز	وفات ۶۵۶ھ
		ج	
۲۱۷۱	الجامع	حسن بن حامد بن علی بن مروان ابو عبد اللہ	وفات ۴۰۳ھ
۲۱۷۲	الجامع الصغیر	محمد بن الحسین بن محمد بن خلف بن احمد، قائم عباسی کے دور میں بغداد اور کئی مقامات کے قاضی رہے۔ (۱)	ولادت ۳۸۰ھ وفات ۴۵۸ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ح	
۲۱۷۳	حاشیہ علی المحرر	احمد بن نصر اللہ بن احمد بن محمد، ابن نصر اللہ	وفات ۷۶۵ھ
		سے مشہور ہیں۔	
۲۱۷۴	حاشیہ علی الوجیز	„ „ „ „ „	„ „ „
۲۱۷۵	حاشیہ علی فروع ابن مفلح	„ „ „ „ „	„ „ „
۲۱۷۶	حاشیہ علی المحرر	ابوبکر بن ابراہیم بن یوسف 'ابن قدس'	ولادت ۸۰۹ھ
		سے معروف ہیں۔	وفات ۸۶۱ھ
۲۱۷۷	حاشیہ علی الفروع	„ „ „ „ „	„ „ „
۲۱۷۸	حواش علی کتاب المنتہی	محمد بن احمد بن عبد العزیز بن علی بن ابراہیم	وفات ۱۰۸۸ھ
	الارادات	فتوحی، معروف بابن التجار	
		خ	
۲۱۷۹	الخلاصۃ	محمد بن منجانب برکات بن مؤمل	۵۱۹-۶۰۶ھ
		د	
۲۱۸۰	دقائق اولی النہی شرح المنتہی	منصور بن یونس ابن ادریس السہوتی	۱۰۰۰-۱۰۵۱ھ
		ر	
۲۱۸۱	رؤس المسائل	محمد بن محمد ابن حسین	ولادت ۴۲۵ھ وفات ۵۲۵ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۱۸۲	ردس المسائل	عبدالحالق بن عیسیٰ بن احمد بن محمد	۳۱۱-۴۷۰ھ
۲۱۸۳	الرد علی ابی الخطیب البغدادی	محمد بن احمد بن عبدالبہادی	ولادت ۷۰۵ھ
	فی مسالۃ الجبر بالبسملة		وفات ۷۲۲ھ
۲۱۸۴	الرعاۃ الکبریٰ	احمد بن حمدان بن شیب بن حمدان، قاہرہ	ولادت ۶۰۳ھ
		کے نائب قاضی تھے۔	وفات ۶۹۵ھ
۲۱۸۵	الرعاۃ الصغریٰ	” ” ” ” ”	” ” ”
۲۱۸۶	الروض المربع شرح زاد المستقنع المختصر من المقنع	منصور بن یونس بن صلاح الدین بن حسن ابن ادیس البہوتی، مصر میں شیخ الحنا بلہ تھے۔ (۱)	ولادت ۱۰۰۰ھ مطابق ۱۵۹۱ء وفات ۱۰۵۱ھ مطابق ۱۶۴۱ء
۲۱۸۷	زوائد الکافی والحجر علی المقنع	عبدالرحمن بن محمود بن عبیدان	۶۷۵-۷۳۴ھ
۲۱۸۸	شرح قطعة عن کبار المقنع	مسعود بن احمد بن مسعود سعد الدین ابو محمد الحارثی، قاضی رہے، دمشق میں وفات پائی (۲)	ولادت ۶۵۲ھ ” ۶۵۳ھ مطابق ۱۲۵۳ء وفات ۷۱۱ھ مطابق ۱۳۱۲ء
۲۱۸۹	شرح المقنع	” ” ” ” ”	” ” ”
۲۱۹۰	شرح المقنع لابن قدامہ (۱۰ جلدیں)	عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن قدامہ، بارہ ۱۲ سال تک قاضی رہے۔	ولادت ۵۹۷ھ وفات ۶۸۲ھ

اسماء مصنفين	اسماء كتب	عدد
محمد بن عبد الله بن محمد زركشي	شرح الخرقى	٢١٩١
" " " "	شرح قطعة من الوجيز	٢١٩٢
" " " "	شرح قطعة من المحرر	٢١٩٣
" " " "	شرح ثانى على الخرقى	٢١٩٣
محمد بن ابوالفتح بن ابوالفضل	شرح الرعاية	٢١٩٥
حسن بن احمد بن عبد الله بن البنا	شرح الخرقى	٢١٩٦
محمد بن محمد ابن حسين	شرح مختصر الخرقى	٢١٩٤
عبد الخالق بن عيسى بن احمد بن محمد	شرح المذهب	٢١٩٨
عبد القادر بن عمر بن عبد القادر بن عمر	شرح كتاب المقنع	٢١٩٩
عبد الرحمن بن محمود بن عبيد ان	شرح قطعة من ادل المقنع	٢٢٠٠
ص		
عبد الله بن محمد بن العكمرى	صلاة الجماعة	٢٢٠١
ط		
محمد بن ابو بكر بن اليوب سعد زرعى	الطرق الحكمية (الآداب والمريد)	٢٢٠٢
ع		
ابراهيم بن عبد الله بن ابراهيم مدنى	العذب الفاضل فى شرح	٢٢٠٣
(مطبوعه مصطفى البابى الحلبي)	عمدة كل فارض	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۲۰۴	العصدة	محمد بن منجا بن برکات بن مؤمل	۵۱۹-۶۰۶ھ
غ			
۲۲۰۵	غایۃ المطلب فی معرفۃ المذہب	ابو بکر بن زید بن ابو بکر بن زید جراحی سے معروف ہیں۔	ولادت ۸۲۵ھ وفات ۸۸۳ھ
ف			
۲۲۰۶	الفاقی	احمد بن حسن بن عبد اللہ بن ابو عمر محمد بن احمد ابن قاضی جبل سے مشہور ہیں۔	ولادت ۶۹۳ھ وفات ۷۷۷ھ
۲۲۰۷	فتاویٰ ابن تیمیہ	شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ الحرانی الدمشقی، کثیر التصانیف ہیں قید و بند سے گزرنا پڑا، دمشق کے قلعے میں قید کئے گئے، آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ سینتیس جلدوں میں ہے جن میں دو جلدیں فہرست پر مشتمل ہیں۔ (۱)	ولادت ۶۶۱ھ وفات ۷۲۸ھ
ک			
۲۲۰۸	اکامل	حسن بن احمد بن عبد اللہ بن البنا	وفات ۷۷۷ھ
۲۲۰۹	کتاب الفروع	محمد بن مفلح بن محمد بن مفرح	وفات ۷۶۳ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۲۱۰	کفایۃ المبتدی	محمد بن علی بن محمد ابوالفتح الحلوانی، حلوانی فروش تھے، اپنے زمانے میں شیخ الحنابلہ تھے۔ (۱)	ولادت ۴۳۹ھ وفات ۵۰۵ھ
۲۲۱۱	کشاف القناع عن متن الاقناع (مطبوعہ انصار السنۃ)	منصور بن یونس بن صلاح الدین بن حسن ابن اوریس الہیوتی	ولادت ۱۰۰۰ھ وفات ۱۰۵۱ھ
			
۲۲۱۲	المبدع شرح المقتع فی فروع الحنابلہ	ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ، اصولی، حافظ اور مجتہد تھے، کئی بار دمشق کے قاضی رہے۔	ولادت ۸۱۵ھ وفات ۸۸۴ھ دمشق
۲۲۱۳	المحرر (السنۃ المحمدیۃ)	عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن حمیۃ	۶۴۵-۷۰۹ھ
۲۲۱۴	المحرر فی الاحکام	محمد بن احمد بن عبد البہادی	۷۰۵-۷۴۳ھ
۲۲۱۵	مختصر الخرقی	عمر بن الحسین بن عبد اللہ ابوالقاسم الخرقی البغدادی	وفات ۳۳۴ھ
۲۲۱۶	المختصر	محمد بن حمیم ابو عبد اللہ الحرانی	وفات ۱۲۷ھ
۲۲۱۷	مختصر الہدایۃ	عبد الرحمن بن رزین بن عبد العزیز	وفات ۶۵۶ھ
۲۲۱۸	المذہب فی المذہب	علی بن عمر بن احمد بن عبدوس	۵۱۰-۵۵۹ھ
۲۲۱۹	المسائل	امام احمد بن محمد بن محمد جنبل الشیبانی ائمہ	ولادت ۱۶۴ھ
۲۲۲۰	المسائل	اربعہ میں چوتھے درجہ کے امام ہیں (۲) اسحاق بن منصور بن بہرام	وفات ۲۴۴ھ وفات ۲۵۱ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
۲۲۲۱	مسائل عن احمد	عبد الملک بن عبد الحمید بن مہران میمنی	وفات ۲۷۷ھ
۲۲۲۲	مسائل ابن شماس	محمد بن احمد بن حمید بن نعیم بن شماس مروزی	وفات ۲۸۲ھ
۲۲۲۳	مطاب ادلی العی فی شرح غلیۃ المنتہی (۳ جلدیں)	مصطفیٰ بن سعد بن عبدہ، سیوطی سے مشہور ہیں۔ (۱)	ولادت ۱۱۶ھ مطابق ۷۷۷ھ وفات ۱۲۲۳ھ مطابق ۸۲۷ھ
۲۲۲۴	المطلع علی ابواب المقنع	محمد بن ابوالفتح بن ابوالفضل	
۲۲۲۵	المطلع فی الاحکام علی ابواب المقنع	عبدالرحمن بن محمود بن عبیدان	ولادت ۶۷۵ھ
۲۲۲۶	المغنی شرح مختصر الخرقی (۱۰ جلدیں، مطبوعہ المنار)	عبداللہ بن احمد بن محمد ابن قدامہ، درجہ اجتہاد پر فائز تھے۔	وفات ۶۲۰ھ
۲۲۲۷	المغنی	عبدالرحمن بن رزین بن عبدالعزیز	وفات ۶۵۶ھ
۲۲۲۸	المفتاح	محمد بن محمد بن حسین	۴۵۱-۵۲۶ھ
۲۲۲۹	المفردات	محمد بن محمد بن حسین	وفات ۵۲۶ھ
۲۲۳۰	مناسک الحج	ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم الحرابی، امام اور فقیہ ہیں۔ (۲)	ولادت ۱۹۸ھ وفات ۲۸۵ھ
۲۲۳۱	منہ مولی الفتح فی تجرید زوائد الغلیۃ	حسن بن عمر بن معروق بن عبداللہ	ولادت ۱۱۰۵ھ
۲۲۳۲	منتہی الغلیۃ فی شرح الہدایۃ	عبدالسلام بن عبداللہ بن الخضر بن تیمیہ	ولادت ۵۹۰ھ وفات ۶۵۳ھ
۲۲۳۳	المنتخب	عبدالواحد بن محمد بن علی بن احمد، مقدسی سے مشہور ہیں	وفات ۲۸۶ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ن	
۲۲۳۴	الکت والفتاویٰ السنیہ علی شکل الحجر رلا بن تیمیہ	محمد بن مفلح بن محمد بن مفرح	وفات ۶۳۳ھ
۲۲۳۵	النهلیۃ	عبد الرحمن بن رزین بن عبد العزیز	وفات ۶۵۶ھ
۲۲۳۶	النهلیۃ فی شرح الہدیۃ (۲۰ جلدیں)	محمد بن منجا بن برکات بن مؤمل	ولادت ۵۱۹ھ
۲۲۳۷	نیل المأرب بشرح دلیل الطالب (مطبوعہ الفلاح)	عبد القادر بن عمر بن عبد القادر بن عمر	وفات ۶۰۶ھ
۲۲۳۸	الہدایا والسنۃ فیہا	ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم الحرابی	ولادت ۱۰۵۷ھ
۲۲۳۹	الہدیۃ	محفوظ بن احمد کلوزانی، ابو الخطاب اپنے دور میں شیخ الحنا بلہ تھے۔ (۱)	وفات ۱۱۳۵ھ
			۱۹۸-۲۹۵ھ
			وفات ۳۳۲ھ

فقہی کتابیں جو مختلف مذاہب کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہیں

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۲۳۰	الفقه علی المذاہب الاربعہ (چار جلدیں)	شیخ عبدالرحمن الجزیری، آپ نے مصر کے علماء کی ایک جماعت کے اشتراک سے اس کام کو مکمل کیا۔	وفات ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۹۶۴ء
۲۲۳۱	الفقه الاسلامی وادلتہ (آٹھ جلدیں)	ڈاکٹر وہبہ زحیلی، شام کے ممتاز علماء میں ہیں، باحیات ہیں، اللہ ان کے فیوض کو تادیر قائم رکھے، حقیر مصنف کو اسلامک فقہ اکیڈمی کے متعدد سمیناروں میں ان سے ملاقات اور استفادہ کا شرف حاصل ہوا ہے۔	
۲۲۳۲	موسوعة جمال عبدالناصر (مصر)	مصر کے علماء کی ایک جماعت نے جمال عبدالناصر کے دور میں اس کام کو شروع کیا تھا، جس کی کئی ضخیم جلدیں شائع ہو چکی ہیں لیکن بعد میں سیاسی انقلابات کے نتیجے میں یہ کام رک گیا۔	
۲۲۳۳	الموسوعة الفقهیة الكويتیة (۲۳ جلدیں)	وزارتہ اوقاف کویت کی نگرانی میں علماء کی ایک جماعت نے اس اہم اور عظیم الشان کام کو انجام دیا ہے، اب تک اس کی ۲۳	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		جلدیں چھپ چکی ہیں، اردو میں اس کے ترجمہ کا کام اسلامک فقہ اکیڈمی کے ذریعہ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کی نگرانی میں کئی برس قبل شروع ہوا، جو آج تک جاری ہے۔	
۲۲۴۳	کتاب الاحوال الشخصیۃ	شیخ ابوزہرہ مصر، یہ پرسنل لاء پرمڈل اور تحقیقی کتاب ہے۔	ولادت ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۸۹۸ء وفات ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۳ء
۲۲۴۵	کتاب الوصیۃ	شیخ ابوزہرہ مصر، اس میں اسلام کے قانون وصیت کی تشریح کی گئی ہے۔	” ”
۲۲۴۶	احکام التركات والمیراث	شیخ ابوزہرہ مصر، یہ کتاب اپنے موضوع پر جامع ہے۔	” ”
۲۲۴۷	الزواج وآثاره دراسته مقارنۃ بین المذاهب الفقہیۃ والقوانین العربیۃ	شیخ ابوزہرہ مصر، اس میں اسلام کے قانون نکاح کا مذاہب فقہیہ اور قوانین عربیہ کے مابین تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔	” ”
۲۲۴۸	محاضرات فی الوقف	شیخ ابوزہرہ مصر	” ”
۲۲۴۹	الوقف فی ماضیہ وحاضرہ	شیخ ابوزہرہ مصر	” ”
۲۲۵۰	الملکیۃ ونظریۃ العقد	شیخ ابوزہرہ مصر	” ”
۲۲۵۱	الجریمۃ فی الفقہ الاسلامی	شیخ ابوزہرہ مصر	” ”
۲۲۵۲	التکافل الاجتماعی فی الاسلام	شیخ ابوزہرہ مصر	” ”
۲۲۵۳	الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید	شیخ مصطفیٰ احمد الزرقاء شام	ولادت ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		اس کتاب کے چار حصے ہیں۔ (۱-۲) المدخل الفقہی العام (۳) المدخل الی النظریۃ العامۃ للالتزامات فی الفقہ الاسلامی (۴) العقود والمسماتۃ فی الفقہ الاسلامی عقد البیع (مطبوعہ دمشق ۱۹۴۸ھ)	
۲۲۵۴	احکام الاوقاف	شیخ مصطفیٰ احمد زرقاء	ولادت ۱۳۲۲ھ
۲۲۵۵	الاصلاح والمصالح المرسلۃ فی الفقہ الاسلامی	شیخ مصطفیٰ احمد زرقاء	مطابق ۱۹۰۴ھ
۲۲۵۶	الفعل الضار والضممان فیہ	شیخ مصطفیٰ احمد زرقاء	" "
۲۲۵۷	نظام التامین والرأی الشرعی فیہ	شیخ مصطفیٰ احمد زرقاء	" "
۲۲۵۸	الفقہ الاسلامی ومدارسہ	شیخ مصطفیٰ احمد زرقاء	" "
۲۲۵۹	عقد الاستحسان واثرہ فی نشاط البنوک الاسلامی	شیخ مصطفیٰ احمد زرقاء	" "
۲۲۶۰	فقہ الزکاة	علامہ یوسف القرضاوی قطر	ولادت ۱۹۲۶ء
۲۲۶۱	الحلال والحرام فی الاسلام	علامہ یوسف القرضاوی قطر	" "
۲۲۶۲	العبادۃ فی الاسلام	علامہ یوسف القرضاوی قطر	" "
۲۲۶۳	الحل الاسلامی فریضۃ وضرورۃ	علامہ یوسف القرضاوی قطر	" "
۲۲۶۴	فتاویٰ یوسف القرضاوی	علامہ یوسف القرضاوی قطر	" "
۲۲۶۵	الحقۃ الخیریۃ	ابراہیم الباجوری	

سلسله	اسماء كتب	اسماء مصنفين	ولادت و وفات
٢٢٦٦	البحر الفائق	الشيخ عبدالعاطي	
٢٢٦٧	شرح رائف الفرائض	الشيخ يوسف الاسير	
٢٢٦٨	المبطل الفائق	عبدالمجيد المغربي	
٢٢٦٩	الطيب الرام في فرائض الاسلام		
٢٢٧٠	احكام المواريث	محمد محي الدين عبد الحميد	
٢٢٧١	الميراث في الشريعة الاسلامية	محمد سعتان	
٢٢٧٢	فتاوى شرعية	الشيخ حسين مخلوف	
٢٢٧٣	سير الاسلام واصول التشريع	محمد رشيد رضا	
	العام		
٢٢٧٤	توفيق المواد النظامية الاحكام	محمد آفندي شطلي	
	الشريعة		
٢٢٧٥	نظام الطلاق في الاسلام	احمد محمد شاكر	
٢٢٧٦	الاحكام والحدود	علي بن محمد بمصنفك	
٢٢٧٧	ادب القاضي	عماد الدين الزرنجى	
٢٢٧٨	اصول الفقه الاسلامي	شاكر الحسيني	
٢٢٧٩	التعريف في الشريعة الاسلامية	الدكتور عبد العزيز عامر	
٢٢٨٠	الفقه المقارن	حسن احمد الخطيب	
٢٢٨١	فقه الاسلام	لحنت توحيد المذاهب الاسلاميه بمصر	
٢٢٨٢	الفقه الاسلامي	الدكتور محمد يوسف موسى	
٢٢٨٣	تاريخ الفقه الاسلامي	محمد يوسف موسى	

ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	السنہوری	مصادر الحق فی الفقہ الاسلامی	۲۲۸۴
	عبدالوہاب خلاف	مصادر التشریع الاسلامی	۲۲۸۵
	الدکتور عبدالسلام ذہنی	الخیل المخطور منها والشروع	۲۲۸۶
	حسین جمیل	الاحکام العرفیہ	۲۲۸۷

اردو زبان میں اسلامی قانون کی مشہور کتابیں

اردو زبان میں بھی اسلامی قانون پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں، اور اس کا سلسلہ جاری ہے، ان سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے، اس ذیل میں ہم صرف اہم اور مشہور کتابوں کا تذکرہ کر رہے ہیں، جن تک مصنف کی رسائی ہو سکی، اگر کوئی اہم کتاب تذکرہ سے رہ گئی ہو تو ہم اس کے مصنف و ناشر دونوں سے معذرت خواہ ہیں، اور امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی کتاب سے ہمیں آگاہ کریں گے۔

اردو زبان میں اہم فقہی کتابیں

الف

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۲۸۸	آپ حج کیسے کریں؟	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی، احکام حج و عمرہ پر مقبول و معروف کتاب ہے مطبوعہ دیوبند	
۲۲۸۹	آداب اذان و اقامت (مطبوعہ دیوبند)	مولانا مفتی محمد امین پالپوری، استاذ دارالعلوم دیوبند۔	
۲۲۹۰	آسان فقہ	مولانا محمد یوسف اصلاحی، غالباً یہ کتاب بچوں اور عوام کے لئے لکھی گئی ہے اور اپنے مقصد میں مفید و کامیاب ہے، مسائل عام طور فقہ حنفی کے مطابق لکھے گئے ہیں، اور حاشیہ میں مسلک اہل حدیث کی وضاحت کر دی گئی ہے۔	
۲۲۹۱	آلات جدیدہ کے شرعی احکام	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب	
۲۲۹۲	احسن الفتاویٰ	حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی	ولادت ۱۳۳۱ھ
		فتاویٰ کی مشہور کتاب ہے، جس کی سطر سطر سے مفتی صاحب کی فقہی بصیرت اور علمی گہرائی و گیرائی جھلکتی ہے، بعض مسائل پر اتنا مبسوط اور محققانہ کلام کیا گیا ہے کہ مستقل رسالہ بن گیا ہے۔	

سنہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۲۹۳	احکام شریعت	مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی، یہ کتاب دراصل فقہی سوالات کے جوابات کا مجموعہ ہے، اس کتاب میں تقریباً ۲۳۰ مسائل ہیں۔	
۲۲۹۴	احکام و مسائل	مولانا سید احمد عروج قادری، عام فہم زبان میں دینی سوالات کے جوابات کا مجموعہ ہے، جو وقتاً فوقتاً 'ماہنامہ زندگی نو' علیگزہ میں شائع ہوئے تھے، مولانا رضی الاسلام ندوی نے جمع و ترتیب کا کام انجام دیا ہے اس کتاب میں بہت سے مسائل میں جمہور سے الگ رائے پائی جاتی ہے۔	
۲۲۹۵	احکام الحج	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب	وفات ۱۹۷۶ء
۲۲۹۶	احکام مسافر	مولانا مفتی محمد انعام الحق قاسمی، (سیتا مڑھی بہار) مدرس دارالعلوم عالی پور گجرات۔	
۲۲۹۷	ارکان اربعہ	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۱۳۳۱-۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۱۳ء
۲۲۹۸	اسلام کا اقتصادی نظام	حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی	ولادت ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۱ء
		نہایت ہی بلند پایہ اور اعلیٰ درجہ کی علمی اور تحقیقی کتاب ہے، اور بہت ہی جامع کتاب ہے۔	وفات ۱۳۸۲ء مطابق ۱۹۶۲ء
۲۲۹۹	اسلام اور جدید معاشرتی مسائل	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی حیدرآباد	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۰۰	اسلام اور جدید معاشی مسائل	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی حیدر آباد	
۲۳۰۱	اسلام اور جدید میڈیکل مسائل	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی حیدر آباد	
۲۳۰۲	اسلام کا عائلی نظام	مولانا سید جلال الدین عمری علی گڑھ	
۲۳۰۳	اسلام کا نظریہ جنس	مولانا سلطان احمد اصلاحی علی گڑھ	
۲۳۰۴	اسلام کا عائلی نظام	مولانا شمس تبریز خان (لکھنؤ)	
۲۳۰۵	اسلام کا نظام اراضی مع فتوح الہند	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، اپنے موضوع پر انتہائی اہم اور منفرد کتاب ہے، کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے فقہی ہے، مگر اس کے ضمن میں تقریباً اکثر فتوحات اسلامیہ خصوصاً فتوحات ہند اور شاہان ہند کے فرامین وغیرہ کا ایک اہم تاریخی حصہ بھی آگیا ہے، اس نے اس کو تاریخی اعتبار سے بھی اہم بنا دیا ہے۔	وفات ۱۳۱۷ھ
۲۳۰۶	اسلام کا نظام طلاق	مولانا مفتی نسیم احمد قاسمی، مظفر پور، بہار	
۲۳۰۷	اسلام کا نظام میراث	مولانا مفتی نسیم احمد قاسمی، مظفر پور، بہار	
۲۳۰۸	اسلامی قانون	مولانا مفتی فضیل الرحمن صاحب ہلال عثمانی مدظلہ	
۲۳۰۹	اسلامی قانون، نکاح و طلاق	حضرت مولانا یعقوب اسماعیل منشی قاسمی دیوبندی (برطانیہ) مصنف برطانیہ کے معتبر علماء میں سے ہیں، اللہ ان سے بڑے کام لے رہے ہیں۔	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۱۰	اسلامی نظام معیشت	مولانا صدر الدین اصلاحی بانی و سابق صدر ادارہ تحقیق علی گڑھ	
۲۳۱۱	اسلامی عدالت	حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی، اسلام کے نظام قضاء پر اردو زبان میں پہلی شاہکار کتاب ہے، ابتدائے کتاب میں قریب ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ایک مبسوط علمی مقدمہ ہے، جو بجائے خود ایک کتاب ہے ۴۳۲ صفحات اور ۳۹۷ دفعات پر مشتمل ہے، یہ پہلی جلد ہے، دوسری جلد قانون دعویٰ پر تیسری قانون شہادت پر، اور چوتھی قانون ازدواج پر آئی تھی، اور مصنف نے اس کا خاکہ بھی بنایا تھا مگر عمر عزیز کے مصروف ترین لمحات میں ان جلدوں کی تصنیف کی مہلت نہ مل سکی اور قاضی صاحب واصل بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون	
۲۳۱۲	اسلامی فقہ (۲ جلدیں)	مولانا مجیب اللہ ندوی، غالباً اردو کی پہلی کتاب ہے، جس میں فقہ اسلامی کے تمام قدیم و جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔	
۲۳۱۳	اسلامی قانون اجرت	حضرت مولانا مجیب اللہ ندوی، اس کتاب کا ملیا لم زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔	
۲۳۱۴	اسلامی فتاویٰ	مولانا مفتی عبدالسلام صاحب بستوی سلفی،	

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین	ولادت / وفات
		اہل حدیث عالم تھے، مدرسہ ریاض العلوم دہلی کے شیخ الحدیث تھے اور ماہنامہ "الاسلام" دہلی کے مدیر تھے، دلائل کے لئے محض کتاب و سنت کا سہارا لیا گیا ہے، فقہ اسلامی اور فقہاء سلف کے ذخیرہ سے کم استفادہ کیا گیا ہے، فتاویٰ طویل اور مفصل ہیں، اسلوب میں کہیں کہیں پر خطابت کا رنگ غالب ہے زبان و اختلاف میں شدت نمایاں ہے۔	
۲۳۱۵	اسلامی معاشیات	حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی، اس کتاب میں اسلام کے معاشی نظام کا دوسرے نظامہائے معیشت کا تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔	ولادت ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء وفات ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء
۲۳۱۶	اصول الفقہ	جناب مولانا عبید اللہ الاسعدی، اصول الفقہ کے تقریباً تمام مسائل کا احاطہ اس کتاب میں کیا گیا ہے۔	
۲۳۱۷	الکحل اور عطریات شریعت کی نظر میں (اردو مترجم)	حسینی بن عبد اللہ بن محمد بن مانع الحمیری، ترجمہ: مولانا عبد الوحید واحد فیاضی جلالپوری (بہمنی) ادارہ فکر اسلامی بمبئی سے یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔	
۲۳۱۸	امداد الفتاویٰ (۶ جلدیں)	حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اردو زبان میں فقہ اسلامی کا ایک مکمل انسائیکلو پیڈیا ہے، جدید مسائل کو حل کرنے کی شاہ کلید	ولادت ۱۲۸۰ھ وفات ۱۳۶۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		بھی اس مجموعہ میں موجود ہے، اس دور کا کوئی عالم و فقیہ اس کتاب سے مستغنی نہیں ہو سکتا، حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد پالپوری شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے اس کی پہلی جلد پر مفید حواشی کا اضافہ فرمایا ہے۔	
۲۳۱۹	امداد الاحکام	حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی	
۲۳۲۰	الاوزان المحمودۃ	مولانا ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری استاذ مدرسہ مظاہر العلوم سلیم تمل ناڈو، شرعی اوزان پر جامع کتاب ہے۔	
۲۳۲۱	ایضاح المسالک	مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی مفتی مدرسہ شاہی مراد آباد، تلفیق اور بوقت ضرورت ایک فقہ سے دوسرے فقہ کی طرف عدول کے موضوع پر ہے۔	
۲۳۲۲	ایضاح المناسک	مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی	
۲۳۲۳	ایضاح النواہر	مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی مراد آباد، یہ جدید مسائل پر مصنف کے فقہی مقالات کا مجموعہ ہے۔	
۲۳۲۴	احکام قرض	مولانا محمد اقبال رگونی، برطانیہ	

ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	ب		
	مولانا سلطان احمد اصلاحی علی گڑھ	بچوں کی مزدوری اور اسلام	۲۳۲۵
	زیر ادارت حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی	بحث و نظر (سہ ماہی پٹنہ)	۲۳۲۶
	مولانا اقبال احمد مظاہری رنگونی (برطانیہ)	برطانیہ میں رویت ہلال کا مسئلہ	۲۳۲۷
	مولانا سلطان احمد اصلاحی علی گڑھ	بندھو مزدوری اور اسلام	۲۳۲۸
	یہ کتاب بچوں کے لئے لکھی گئی ہے، جامع اور مفید ہے، بہت سے مدارس میں داخل نصاب ہے، فقہ کے قریب قریب تمام ہی ابواب و مسائل جمع ہیں۔	بہشتی ثمر	۲۳۲۹
	مولانا سید احمد علی فتحپوری حسب ہدایت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی (۱۸۶۳ء - ۱۹۴۳ء) اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب ہے، عورتیں ہی نہیں ہر انسان کی ابتدائی زندگی سے لے کر موت تک مسائل اور دینی ضروریات کا سامان اس میں موجود ہے، حاشیہ میں دلائل اور حوالجات کا اضافہ کر دیا گیا ہے، جن سے اس کتاب کی معنویت و افادیت دوچند ہو گئی ہے۔	بہشتی زیور (گیارہ حصے)	۲۳۳۰

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۳۱	بہار شریعت (تین جلدیں)	مولانا حکیم ابوالعلاء محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی قادری، سترہ ماہ حصول اور تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، اس کتاب میں عقائد سے لے کر معاملات تک کے تمام اسلامی مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے، زبان بھی سادہ اور سہل ہے، یہ کتاب اپنے حلقہ میں بہت مشہور ہے۔	
۲۳۳۲	بینک انشورنس اور سرکاری قرضے	حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	
ت			
۲۳۳۳	تدوین فقہ (مطبوعہ پاکستان)	حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی فقہ کی تاریخ وارقاء اردو زبان میں بے نظیر کتاب ہے، وفات ۱۳۵۵ھ	ولادت ۱۳۱۰ھ
۲۳۳۴	تجارتی سود	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب	
۲۳۳۵	تجدید نسل اور اسلامی تعلیمات	جناب مولانا عبید اللہ الاسعدی، استاذ حدیث مدرسہ عربیہ ہفتور اباوندہ	
۲۳۳۶	تعلیم الاسلام	حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم ہند، بچوں کی نفسیات اور ان کی	وفات ۱۳۶۲ھ

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۳۷	تنظیم الاذان فی تحقیق محل الاذان	شعوری سطح کو سامنے رکھ کر یہ کتاب لکھی گئی ہے، بہت مشہور اور مستند اور بہت سے مدارس و مکاتب میں داخل نصاب ہے، اس کتاب کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری	۱۲۶۶-۱۳۲۶ھ ۱۸۵۲-۱۹۲۷ء
۲۳۳۸	جدید مسائل کے شرعی احکام	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی	ولادت ۱۸۹۶ء
۲۳۳۹	جدید فقہی مسائل	اس کتاب میں پچاس سے زائد جدید مسائل کا ذکر ہے، جو حضرت مفتی صاحب کی مختلف تصنیفات میں بکھرے ہوئے تھے، جن کو مفتی صاحب کے مہترشد مولانا اقبال صاحب قریشی نے بڑی عرق ریزی اور احتیاط کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیا ہے، اور دلائل وغیرہ حذف کر کے صرف خلاصہ احکام نقل کیا ہے، تاکہ عوام مستفید ہو سکے۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ناظم المعہد الاسلامی حیدرآباد، جدید مسائل پر پہل زبان و بیان میں بہت ہی مفید کتاب ہے۔	وفات ۱۹۷۶ء

ج

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۲۰	جدید میڈیکل مسائل	حضرت مولانا برہان الدین سنہلی، صدر	
	فقہ اسلامی کی روشنی میں	کلیہ الشریعہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	
۲۳۲۱	جواہر الفقہ (۵ جلدیں)	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مفتی	ولادت ۱۸۹۶ء
		صاحب کے فقہی مقالات کا مجموعہ ہے،	وفات ۱۹۷۶ء
		بہت اہم تحقیقی، اور جدید مسائل کے لئے	
		مفید کتاب ہے۔	
ح			
۲۳۲۲	حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی	مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی صاحب،	ولادت ۱۹۰۰ء
	اپنے فقہی نظریات و خدمات	حضرت شاہ صاحب کی فقہی شخصیت پر	الحرام ۱۳۸۸ھ
	کے آئینہ میں	ایک منفرد کتاب ہے، جامعہ ربانی سے شائع	مطابق اپریل
		ہوئی ہے۔	۱۹۶۸ء
۲۳۲۳	حقوق انسانی کا اسلامی منشور	مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی، یہ کتاب	ولادت ۱۳۸۸ھ
		بھی جامعہ ربانی سے شائع ہوئی ہے	مطابق ۱۹۶۸ء
۲۳۲۴	حقوق الزوجین	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی	
۲۳۲۵	حوادث الفتاویٰ	حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ	ولادت ۱۸۶۳ء
		جدید مسائل پر حضرت تھانویؒ کی انتہائی	وفات ۱۹۴۳ء
		اہم کتاب ہے۔	
۲۳۲۶	الحلیۃ الناجزۃ للحلیۃ العاجزۃ	حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، یہ کتاب در	ولادت ۱۸۶۳ء
		اصل مفقود الخیر شخص کی بیوی کے مسئلہ کا حل	وفات ۱۹۴۳ء



سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		<p>ہے جو فقہاء مالکیہ سے تبادلہ خیال کے بعد فقہ مالکی کے مطابق تجویز کیا گیا ہے، ضرورت کے وقت دوسرے مذہب پر عمل اور فتویٰ کی اجازت ہے، یہ کتاب اس کی بہترین مثال ہے، یہ کتاب دراصل مختلف رسالوں کا مجموعہ ہے، پہلا جز تفویض طلاق بوقت نکاح پر ہے دوسرا جز تفریق بین الزوجین پر مشتمل ہے، جس میں عینین، مجنون، مفقود، متعنت، غائب غیر مفقود کے احکام بہت ہی جامع انداز میں بیان کئے گئے ہیں، اسی میں ایک اور رسالہ المختارات فی مہیات التفریق والخیارات کے نام سے ہے، جس میں خیار بلوغ، خیار کفایت اور حرمت مصاہرت کے احکام بھی دقت نظر کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔</p> <p>تیسرا رسالہ حکم الازدواج مع اختلاف دین الازدواج، کے عنوان سے ہے، جس میں زوجین کے اختلاف مذہب کی تمام صورتوں کا مفصل حکم اور فسخ نکاح ہونے یا نہ ہونے کی تفصیلات درج ہیں۔</p> <p>چوتھا رسالہ: المرقومات للمظلومات، کے نام سے ہے، جو مذکورہ تینوں رسالوں کا عام فہم خلاصہ ہے۔</p> <p>پانچواں رسالہ: رفاق المجتہدین للنظر فی وفاق المجتہدین، کے عنوان سے ہے، جس میں ان مسائل پر جو شبہات کئے گئے ہیں، ان کا جواب ہے،</p>	

جلد	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت/وفات
		<p>کراچی پاکستان سے جو نسخہ شائع ہوا ہے، اس میں 'اسلام میں خلع کی حقیقت' کے عنوان سے ایک اور رسالہ بھی منسلک کر دیا گیا ہے، جو حضرت مولانا تقی عثمانی کے قلم سے ہے، اس کو انہوں نے 'سپریم کورٹ آف پاکستان' کے ایک فیصلہ کے دلائل پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔</p> <p>اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں جتنے فتوے دیئے گئے ہیں، ان پر تمام مستند ہندوستانی علماء کی تصدیقات اور وارا لافقاء کی مہر ثبت ہے، نیز فقہ مالکی کے فتاویٰ جو حجاز کے علماء مالکیہ سے خط و کتابت کے ذریعہ حاصل ہوئے ہیں، بعینہ شائع کر دیئے گئے ہیں۔</p> <p>مولانا محمد خالد صدیقی صاحب نیپال، دارالعلوم والتربیت، رمول، سرہا، نیپال سے شائع ہوئی ہے۔</p>	
۲۳۲۷	حیلہ کی شرعی حیثیت		
۲۳۲۸	ڈاڑھی	<p>مولانا مفتی محمد داؤد صاحب مظاہری، ادارہ تحقیقات شرعیہ آگرہ سے شائع ہوئی ہے، ڈاڑھی کے مسائل پر اچھی کتاب ہے۔</p>	



سلسلہ	اسماء کتب	امام مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۴۹	دارالقضاء کے فیصلے	حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی حضرت قاضی صاحب کے بعض اہم فیصلوں کا مجموعہ ہے، جس کو مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے ترتیب دیا ہے، فقہ اکیڈمی دہلی سے شائع ہوئی ہے۔	وفات اپریل ۲۰۰۴ء
۲۳۵۰	ذبح و قربانی	مفتی اشرف علی قاسمی (سینا مرہمی، بہار) استاذ المعبد العالی الاسلامی حیدرآباد	
۲۳۵۱	رسائل و مسائل	جناب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ مشہور کتاب ہے، لیکن بہت سے مسائل میں جمہور علماء سے الگ راہ اختیار کی گئی ہے، اس لئے بہت زیادہ معتبر نہیں ہے۔	
۲۳۵۲	رسول اکرمؐ کا طریقہ نماز	مولانا مفتی جمیل احمد ندیری صاحب بانی و ناظم مدرسہ عین الاسلام مبارکپور اعظم گڑھ یوپی، فقہ حنفی کے مطابق نماز کا مکمل طریقہ بیان کیا گیا ہے، اور احادیث کی روشنی میں مثبت انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۵۳	رفیق حج و عمرہ	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (درجہ نگار، بہار) مقیم حیدر آباد	
۲۳۵۴	رویت ہلال	حضرت مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی وفات ۱۳۹۵ھ کتاب مولانا مرحوم کی فقہی بصیرت کی شاہکار مطابق ۱۹۷۵ء ہے۔	
۲۳۵۵	رویت ہلال	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی وفات ۱۹۷۶ء	
۲۳۵۶	رویت ہلال کا مسئلہ (صفحات ۱۶۰/)	حضرت مولانا برہان الدین سنہلی، استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، اپنے موضوع پر انتہائی جامع کتاب ہے، اور اس سلسلہ کے تمام اہم مباحث اس کتاب میں آگئے ہیں۔	
۲۳۵۷	رویت ہلال	حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند	
۲۳۵۸	رویت ہلال علم فلکیات کی روشنی میں	مولانا ثمر الدین قاسمی (گڈا جھارکھنڈ) مقیم برطانیہ	
۲۳۵۹	رمی جمار کے وقت میں توسیع	ڈاکٹر صلاح الدین عبدالحلیم سلطان (قاہرہ) ترجمہ: مولانا نور الحق رحمانی، امارت شرعیہ، پٹنہ۔	
۲۳۶۰	سور	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی	



ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
وفات ۱۳۰۴ھ	علامہ عبدالحی لکھنویؒ زیارت قبر نبویؐ کے مسئلہ پر اردو میں یہ بے نظیر کتاب ہے، ایک معاصر عالم کے رسالے کی تردید کی گئی ہے، اور مسلک صحیح کو ثابت کیا گیا ہے۔	السعی المشکور فی رد المذہب المأثور	۲۳۶۱
			
	مولانا محمد ایوب صاحب ندوی، یہ سرکاری مدارس اور اسکولوں کے طلبہ کے لئے لکھی گئی ہے۔	شافعی فقہ (۲ جلدیں)	۲۳۶۲
	حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری مدظلہ اردو زبان میں بہت اچھی شرح ہے، کتاب میں جن مصنفین یا کتابوں یا مقامات کا ذکر آیا ہے ان کا بڑا عمدہ تعارف بھی شامل ہے۔	شرح عقود رسم المفتی	۲۳۶۳
			
	مولانا سید جلال الدین عمری امیر جماعت اسلامی ہند۔	صحت و مرض اور اسلامی تعلیمات	۲۳۶۴
	مولانا یعقوب اسماعیل منشی قاسمی مدظلہ (برطانیہ) اس کتاب میں برطانیہ اور غیر معتدل موسم والے علاقوں میں صبح صادق و شفق کے سلسلے میں پیدا ہونے والے مسائل سے بحث کی گئی ہے۔	صبح صادق و شفق کی تحقیق (مطبوعہ برطانیہ)	۲۳۶۵

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ط	
۲۳۶۶	طلاق و تفریق	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (دریہنگ، بہار) مقیم حیدر آباد	
۲۳۶۷	طلاق ثلاثہ اور حافظ ابن قیم	مولانا عتیق الرحمن سنہلی (مقیم برطانیہ)	
		ع	
۲۳۶۸	عبادات اور چند اہم جدید مسائل	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (دریہنگ، بہار) مقیم حیدر آباد	
۲۳۶۹	عشرہ ذکوٰۃ اور سود کے چند مسائل	سید احمد عروج قادری، یہ دراصل ماہنامہ زندگی میں مصنف کے شائع ہونے والے اہم جوابات کا مجموعہ ہے۔	
۲۳۷۰	عصر حاضر کے فقہی مسائل (۱۲۸ صفحات)	مولانا بدر الحسن قاسمی (دریہنگ، بہار) مقیم کویت یہ دراصل مولانا موصوف کی ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے، مولانا اردو و عربی دونوں زبانوں کے معروف ادیب اور عالم دین ہیں، آپ کے نوک قلم سے کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔	
۲۳۷۱	علم الفقہ	امام اہل سنت مولانا عبدالشکور فاروقی، کتاب فقہ حنفی کے مطابق ہے، اس کتاب میں فقہی ترتیب کے مطابق عبادات و معاملات کے تمام احکام نہایت تحقیق کے ساتھ جمع کر دیے	ولادت ۱۲۹۳ھ مطابق ۱۸۷۶ء وفات ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
		گئے ہیں، اوزان و مقادیر پر بھی اچھی بحث ہے۔	
۲۳۷۲	عورت اسلامی معاشرے میں	مولانا سید جلال الدین عمری، امیر جماعت اسلامی ہند۔	
			
۲۳۷۳	غنیۃ الناسک	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، احکام حج پر مستند کتاب ہے۔	
۲۳۷۴	غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق	مولانا سید جلال الدین عمری، امیر جماعت اسلامی ہند	
۲۳۷۵	غیر مسلم ملکوں میں مسلمانوں کے مسائل	مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی، اپنے موضوع پر اردو زبان میں پہلی کتاب ہے، مطابق ۱۹۶۸ء	ولادت ۱۳۸۸ھ
		موضوع کے مختلف پہلوؤں کا اس میں احاطہ کیا گیا ہے، کتاب جامعہ ربانی منوروا شریف، بہار سے شائع ہوئی ہے۔	
			
۲۳۷۶	فتاویٰ عزیزی (مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۲ھ)	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، یہ اصلاً فارسی میں ہے، اس کا اردو ترجمہ بھی اسی نام سے شائع ہو گیا ہے۔	وفات ۱۱۵۹ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۷۷	فتاویٰ عبدالحی (معروف بہ مجموعۃ الفتاویٰ)	ابوالحسنات حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی ابن مولانا عبدالحلیم لکھنوی، والد ماجد سے عربی و فارسی علوم کی کتابیں پڑھیں، اور دیگر صاحب تحقیق اساتذہ سے کتاب و سنت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی، آپ کے فتاویٰ میں اختصار کے باوجود جامعیت ہے، اس مجموعۃ فتاویٰ میں اردو کے علاوہ عربی اور فارسی زبانوں میں بھی فتاویٰ موجود ہیں، ماضی قریب میں جناب مولانا خورشید عالم استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند نے اس کی ترتیب جدید کا کام کیا ہے اور تمام عربی و فارسی فتاویٰ کا ترجمہ سہل زبان میں کر دیا ہے، پہلے مجموعۃ الفتاویٰ تین حصوں میں شائع ہوا تھا اب ایک ہی جلد میں ان تمام خوبیوں کے ساتھ دستیاب ہے، قریب نو ۹۰۰ مسائل اس مجموعے میں شامل ہیں۔	ولادت ۱۲۶۳ھ مطابق ۱۸۴۸ء وفات ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۶ء
۲۳۷۸	فتاویٰ نذیریہ (۲ جلدیں)	حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث بہاری ثم دہلوی، آپ کا شمار چوٹی کے علماء اہل حدیث میں ہوتا ہے، آپ کو استاذ الکمل کا درجہ حاصل ہے۔	ولادت ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۸۰۵ء وفات ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۳۷۹	فتاویٰ جامعہ نظامیہ حیدرآباد (۳ جلدیں)	مفتی محمد رکن الدین صاحب، جنوبی ہند کی معروف اور قدیم درسگاہ جامعہ نظامیہ کے سرپرست اعلیٰ حضرت حاجی انوار اللہ خان بہادر کے حکم پر ۱۳۲۸ھ میں دارالافتاء کا قیام عمل میں آیا، اور مفتی صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں، آپ ایک باکمال عالم دین اور کہنہ مشق خطیب تھے، اور فقہ و فتاویٰ میں کمال دسترس رکھتے تھے، عام طور پر جوابات میں تفصیل و توضیح کا وصف نمایاں ہے، اور حوالہ جات کا اہتمام بھی ہے، فتاویٰ کا چوتھا حصہ بھی زیر طبع ہے، جو مفتی مرزا مخدوم بیگ صاحب کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔	
۲۳۸۰	فتاویٰ رشیدیہ	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، انتہائی اہم کتب فتاویٰ میں اس کا شمار ہوتا ہے، اردو میں اس کو متن معین کا درجہ حاصل ہے۔	ولادت ۱۲۴۲ھ وفات ۱۳۳۲ھ
۲۳۸۱	فتاویٰ رضویہ (العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ) (۱۲ جلدیں)	مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی، آپ کے فتاویٰ میں علم و تحقیق کا رنگ نمایاں ہے عام طور پر فتاویٰ مختصر ہیں، لیکن بعض فتاویٰ طویل بھی ہیں، آپ کے یہاں بہت سے مسائل میں جمہور علماء اور سلف صالحین سے شدید انحراف پایا جاتا ہے۔	ولادت ۱۲۷۲ھ وفات ۱۳۴۰ھ

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۸۲	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (عزیز الفتاویٰ، امداد المفتین) (۲ جلدیں)	جلد اول: عزیز الفتاویٰ: حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب صدر مفتی اول دارالعلوم دیوبند کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جو آپ نے ۱۳۲۹ھ تا ۱۳۳۴ھ کے دوران تحریر فرمائے تھے، کوئی پندرہ ۱۵۰۰ سو فتاویٰ پر یہ مجموعہ مشتمل ہے۔	ولادت ۱۲۷۵ھ مطابق ۱۸۵۸ء وفات ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۲۸ء
۲۳۸۳	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (ترتیب جدید) (۱۲ جلدیں)	جلد دوم: امداد المفتین: یہ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب صدر مفتی دارالعلوم دیوبند کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، قریب ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، اور مسائل کی تعداد بھی ایک ہزار سے کم نہیں ہے۔ (صاحب فتاویٰ) حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی (وفات ۱۹۲۸ء) حضرت مفتی صاحب کے فتاویٰ کی ترتیب جدید حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے حکم سے حضرت الاستاذ مولانا مفتی محمد ظفر الدین صاحب مفتاحی دامت برکاتہم نے انجام دی، اور حاشیہ میں حوالجات کا اہتمام بھی کیا ہے جس سے اس مجموعہ فتاویٰ کی افادیت و اہمیت دوچند ہو گئی۔	وفات ۱۹۷۶ء

ولادت / وفات	اسماء مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
ولادت ۱۲۶۹ھ	حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری	فتاویٰ مظاہر علوم	۲۳۸۴
وفات ۱۳۶۴ھ	(صاحب فتاویٰ) کتاب کے آخر میں المہند کا اردو ترجمہ بھی شامل ہے، مولانا سید محمد خالد سہارنپوری نے ترتیب فتاویٰ کا کام کیا ہے۔		
۱۲۸۷-۱۳۶۷ھ	مولانا ثناء اللہ امرتسری (اہل حدیث عالم تھے)	فتاویٰ ثنائیہ	۲۳۸۵
۱۸۷۰-۱۹۴۸ھ	مفتی محمد رحیم الدین صاحب، یہ مجموعہ عہد آصفی کے فتاویٰ کی یادگار ہیں، جس میں قدیم علمی ادبی اور اسلامی ریاست حیدرآباد دکن کے سرکاری دارالافتاء کے فتاویٰ جمع ہیں، جو ۱۳۵۲ھ میں حیدرآباد ہی میں طبع ہوئے ہیں، کتاب کے سرورق پر یہ سرخی نمایاں ہے، مجموعہ مہمات مسائل و احکام فقہیہ مجریہ محکمہ شیخ الاسلام، صدر الصدور دولت عالیہ آصفیہ موسوم یہ فتاویٰ صدارت عالیہ یہ مجموعہ مختصر اور مفید ہے۔	فتاویٰ صدارت عالیہ	۲۳۸۶
وفات ۱۳۷۹ھ	صاحب فتاویٰ: الحاج مفتی محمد عبد القادر	فتاویٰ فرنگی محلی	۲۳۸۷
	صاحب، مرتب فتاویٰ: مفتی محمد رضا انصاری صاحب	(موسوم بہ فتاویٰ قادریہ) (صفحات ۲۴۶)	

ردیف	اسماء کتب	اسماء مصنفین	اولاد و وفات
۲۳۸۸	فتاویٰ عثمانی (حیدر آباد)	حکومت نظام حیدر آباد	
۲۳۸۹	(مجموعہ) فتاویٰ نواب صدیق حسن خان	نواب سید صدیق حسن خان سابق والی ریاست بھوپال پہلی جلد ۸۴ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں ۲۲ فتاویٰ ہیں، دوسری جلد ۵۰ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں بیس ۲۰ فتاویٰ ہیں۔	
۲۳۹۰	فتاویٰ باقیات صالحات	حضرت مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب قادری ویلوری بانی و مؤسس جامعہ باقیات الصالحات ویلور، شاہ عبدالوہاب کو حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور حضرت مولانا سید محمد حسین پشاورمی مہاجر کی سے کسب فیض کا شرف حاصل ہے۔	
		شاہ صاحب کی تحریریں اپنے عہد کی قدیم دکنی اردو میں ہوتی تھیں، اس لئے عہد جدید کے اردو داں طبقہ کے لئے آپ کی تحریروں سے استفادہ دشوار ہو گیا تھا، جناب مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی رکن شوری دارالعلوم دیوبند نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ اس تحریر کو سہل اور عام فہم بنادیا ہے۔ اور ذیلی عناوین بھی لگا دیئے ہیں، اس سے اس کتاب سے استفادہ بہت آسان ہو گیا ہے۔	

ولادت و وفات	اسماء مصنفین	اسمائے کتب	سلسلہ
	جلد اول: حضرت مولانا ابوالمحاسن مجاہد کے فتاویٰ پر مشتمل ہے، اور جلد دوم میں دیگر مفتیان امارت شرعیہ کے فتاویٰ ہیں، حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کی تعلق و حواشی کے ساتھ عمدہ انداز میں شائع ہوئی ہے۔	فتاویٰ امارت شرعیہ (۲ جلدیں)	۲۳۹۱
ولادت ۱۳۲۵ھ وفات ۱۴۰۴ھ	حضرت مولانا مفتی محمد یاسین صاحب مبارکپوری، حضرت مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور علامہ انور شاہ کشمیری مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا اعجاز علی کے شاگرد رشید تھے، فقہ و فتاویٰ پر بڑی گہری نظر تھی، یہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جس کو مولانا جمیل احمد ندیری صاحب نے مرتب کیا ہے۔	فتاویٰ احیاء العلوم	۲۳۹۲
ولادت ۱۹۰۳ء	حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری، گیارہ جلدوں میں سے ایک جلد فہرست مضامین کی ہے، مفتی صاحب اس دور کے ممتاز فقہاء و مفتیان میں تھے، آپ کی فتاویٰ رحیمیہ بہت مشہور و معروف ہے، اور ہر دارالافتاء کی لائبریری کے لئے سامان زینت ہے۔	فتاویٰ رحیمیہ (مطبوعہ سورت) (۱۱ جلدیں)	۲۳۹۳

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۹۴	فتاویٰ امجدیہ	مولانا امجد علی اعظمی، بریلوی عالم تھے	
۲۳۹۵	فتویٰ کے آداب و احکام	مفتی شہاب الدین سیلی (در بھنگہ، بہار) مقیم حیدر آباد	
۲۳۹۶	فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر	مولانا محمد تقی امینی، اپنے موضوع پر اچھی کتاب ہے۔	
۲۳۹۷	فقہ اسلامی اور دور جدید کے مسائل	حضرت مولانا مجیب اللہ ندوی	
۲۳۹۸	فقہ السنۃ	محمد عاصم، (مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی سے شائع ہوئی ہے) کتاب میں تمام مسالک فقہیہ کی آراء ذکر کی گئی ہیں۔	
۲۳۹۹	فقہ اسلامی، اصول، خدمات اور تقاضے	ترتیب: حضرت مولانا محمد رضوان القاسمی اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (حیدر آباد)	
۲۴۰۰	فقہی مجلات (۲۲ جلدیں)	مرتب: حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی، یہ اسلامک فقہ اکیڈمی کے سیمیناروں کے فقہی مقالات کا مجموعہ ہے، اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی نے شائع کیا ہے، اور پاکستان سے بھی شائع ہو چکا ہے۔	
۲۴۰۱	فقہی مقالات (۳ جلدیں)	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم، سابق جسٹس عدالت شرعیہ پاکستان	
۲۴۰۲	فیملی پلاننگ اور اسلام	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (در بھنگہ، بہار) مقیم حیدر آباد	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
		ق	
۲۴۰۳	قاموس الفقہ	حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، فقیہ اصطلاحات پر اردو زبان میں اچھی لغت ہے، اس کی ایک جلد چھپ چکی ہے۔	
۲۴۰۴	قانونی مسودے	حضرت مولانا ابوالحسن سجاد، بانی امارت شرعیہ، حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے	
۲۴۰۵	قوانین عالم میں اسلامی قانون کا امتیاز (۲ جلدیں)	مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی، اپنے موضوع پر منفرد اور شاہکار کتاب ہے، مطابق ۱۹۶۸ء پانچ حصوں پر مشتمل ہے، جامعہ ربانی سے دو جلدوں میں شائع ہو رہی ہے۔	ولادت ۱۳۸۸ھ
۲۴۰۶	قضاء یا سجاد	حضرت مولانا ابوالحسن سجادؒ بانی امارت شرعیہ بہار، حضرت کے چند فیصلوں کا مجموعہ ہے، حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام کے مقدمہ کے ساتھ امارت شرعیہ بہار سے شائع ہوا ہے۔	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۴۰۷	کتاب العشر والزکوٰۃ (۲۴۰ صفحات)	حضرت مولانا عبدالصمد رحمانی نائب امیر شریعت بہار و اڑیسہ، مصنف نے یہ کتاب اس وقت تصنیف فرمائی، جب وہ امارت شرعیہ کے ناظم تھے، کتاب کے اول و آخر میں مستند علماء کی آراء بھی درج ہیں، اور کتاب کا مقدمہ علامہ سید سلیمان ندوی کے قلم سے ہے۔	
۲۴۰۸	کتاب الفسخ والتفریق	حضرت مولانا عبدالصمد رحمانی، اس کتاب میں اسباب فسخ و تفریق کو مفصل اور مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے، نیز دوسرے مذہب پر فتویٰ و عمل کے حدود بھی واضح کر دیئے گئے ہیں۔	
۲۴۰۹	کفایت المفتی (۹ جلدیں)	مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ، حضرت مفتی صاحب کی شخصیت ہندوستان کے علمی وقار و عظمت کا نشان تھی، دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد مدرسہ امینیہ دہلی کے صدر مفتی اور جمعیۃ علماء ہند کے صدر رہے، نصف صدی سے زائد تک آپ نے فقہ و فتاویٰ کی خدمت انجام دی، آپ	ولادت ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء وفات ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء



سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۱۰	کم سنی کی شادی اور اسلام	<p>کے فتاویٰ مرحوم پارچین بخارا، ایران و افغانستان اور عرب و عجم ہر جگہ شہرت کے حامل تھے، مفتی صاحب کا اسلوب فتویٰ نویسی کا سب سے مستند اور بہتر اسلوب مانا جاتا ہے، فتاویٰ کی ترتیب کا کام صاحبزادہ محترم جناب مولانا حفیظ الرحمن واصف مرحوم نے کیا ہے، مرتب نے ہر جلد کے آخر میں فرہنگ اصطلاحات کے عنوان سے فقہ کی مشکل اور اصطلاحی الفاظ کی مناسب تشریح بھی کر دی ہے۔</p> <p>مولانا سلطان احمد اصلاحی، علی گڑھ</p>	
۲۳۱۱	مباحث فقہیہ	<p>حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ</p> <p>آپ کے مقالات کا مجموعہ ہے، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے ترتیب کا کام کیا ہے۔</p>	وفات ۲۰۰۲ء
۲۳۱۲	مجلۃ تحقیقات اسلامی علیگزہ	<p>زیر ادارت مولانا سید جلال الدین عمری</p> <p>امیر جماعت اسلامی ہند۔</p>	

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۳۱۳	مجموعہ قوانین اسلام (مسلم پرسنل لاء)	جماعت علماء: سرپرست حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانی (مونگیر)	
		مرتب مسودہ: حضرت مولانا مفتی محمد ظفر الدین مفتاحی، مفتی دارالعلوم دیوبند دیگر شرکاء: حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی، پٹنہ حضرت مولانا مفتی احمد علی سعید (دیوبند) حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی (لکھنؤ) مفتی محمد نعمت اللہ قاسمی وغیرہ۔	
۲۳۱۴	مجموعہ قوانین اسلام	ڈاکٹر تنزیل رحمن صاحب مشیر قانون پاکستان، کئی ضخیم جلدوں میں ہے۔	
۲۳۱۵	مسائل السلوک	حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی مصنف نے اپنی مشہور تفسیر بیان القرآن کے حاشیہ پر سلوک و تصوف سے متعلق جو احکام و مسائل تحریر فرمائے تھے، یہ انہی کا مجموعہ ہے، مگر ان پر فقہی رنگ غالب ہے، اس کتاب میں بہت سے ان گوشوں پر فقہی انداز میں گفتگو کی گئی ہے، جن پر عام طور سے بحث نہیں کی جاتی۔	
۲۳۱۶	مسئلہ سود	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سابق مفتی اعظم پاکستان	وفات ۱۹۷۶ء

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ادارت و وفات
۲۴۱۷	مصارف زکوٰۃ	مولانا عتیق احمد بستوی، استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	
۲۴۱۸	معین الاصول شرح مبادی الاصول (مکتبہ حجاز دیوبند)	حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالپوری دامت برکاتہم استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند مصنف نے اپنی عربی کتاب 'مبادی الاصول' کی خود ہی اردو زبان میں معین الاصول کے نام سے شرح کی ہے۔	
۲۴۱۹	مفید الوارثین	حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندی	وفات ۱۳۶۲ھ
۲۴۲۰	المفتی رسالہ (دیوبند)	زیر ادارت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی	
۲۴۲۱	مقالات سجاد	حضرت مولانا ابوالحسن سجاد بانی امارت شرعیہ بہار	
۲۴۲۲	منتخبات نظام الفتاویٰ (مطبوعہ فقہ اکیڈمی دہلی)	حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب، یہ حضرت مفتی صاحب کے ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جو جدید مسائل پر آپ نے تحریر کئے تھے، مفتی صاحب جدید مسائل پر گہری نظر رکھتے تھے، اور پوری فقہی بصیرت کے ساتھ ان کو حل فرماتے تھے، یہ آپ کا وہ وصف و کمال تھا جو آپ کو ہم معروں سے ممتاز کرتا تھا۔	
۲۴۲۳	موجودہ مسائل کا شرعی حل	حضرت مولانا برہان الدین سنہلی، صدر کلّیۃ الشریعۃ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	

جلد	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۴۲۴	میراث المسلمین	حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں دیوبندی	وفات ۱۳۶۲ھ
۲۴۲۵	مسائل سفر	مولانا محمد رفعت قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند	
		فاضل مصنف نے اردو کی مستند و معتبر کتب	
		فتاویٰ سے مختلف مسائل پر اچھا سیٹ تیار کر	
		دیا ہے، مصنف کی محنت قابل صد تحسین ہے،	
		یہ پورا سیٹ مکتبہ رضی دیوبند سے شائع ہوا ہے	
۲۴۲۶	مسائل خضین	"	"
۲۴۲۷	مسائل وضو	"	"
۲۴۲۸	مسائل نماز	"	"
۲۴۲۹	مسائل مساجد	"	"
۲۴۳۰	مسائل عیدین و قربانی	"	"
۲۴۳۱	مسائل تراویح	"	"
۲۴۳۲	مسائل زکوٰۃ	"	"
۲۴۳۳	مسائل غسل	"	"
۲۴۳۴	مسائل روزہ	"	"
۲۴۳۵	مسائل آداب و ملاقات	"	"
۲۴۳۶	مسائل شرک و بدعت	"	"
۲۴۳۷	مسائل اعتکاف	"	"
۲۴۳۸	مسائل امامت	"	"
۲۴۳۹	مسائل شب براءت و شب قدر	"	"
۲۴۴۰	مسائل حج و عمرہ	"	"
۲۴۴۱	مسائل نماز جمعہ	"	"

سلسلہ	اسماء کتب	اسماء مصنفین	ولادت و وفات
۲۴۴۲	معلم الحجاج مکمل و مدلل ملقب بہ اشرف المناسک	حضرت مولانا قاری سعید احمد صاحب مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یو پی، ۱۳۵۵ھ میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔	
۲۴۴۳	مسلم پرسنل لاء اور یونیفارم سول کوڈ	حضرت امیر شریعت مولانا سید منت اللہ رحمانی صاحب "مونگیر" (بہار)	
ن			
۲۴۴۴	نظام الفتاویٰ (۶ جلدیں) مطبوعہ دیوبند	حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند، حضرت مفتی صاحب کی شخصیت اس دور میں بہت ممتاز تھی، آپ ہزاروں علماء و فقہاء کے استاذ اور اجتہادی صلاحیت کے حامل فقیہ تھے، آپ کے فتاویٰ کی اشاعت کا سلسلہ آپ کی وفات کے بعد شروع ہوا، اب تک چھ جلدیں چھپ چکی ہیں، آئندہ اور بھی جلدیں آئیں گی۔ انشاء اللہ	
۲۴۴۵	نظام خاندان اسلامی تعلیمات میں	مولانا سید جلال الدین عمری، امیر جماعت اسلامی ہند	
۲۴۴۶	نکاح کے اسلامی قوانین	مولانا صدر الدین اصلاحی، بانی و سابق صدر ادارہ تحقیق علی گڑھ	

سلسلہ	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	ولادت / وفات
۲۳۳۷	نئے مسائل اور علماء ہند کے فیصلے	اسلامک فقہ اکیڈمی کے سیناروں میں ہونے والے فیصلوں اور تجاویزوں کا مجموعہ	
			
۲۳۳۸	ہندوستان اور مسئلہ امارت (۱۲۸ صفحات)	حضرت مولانا عبدالصمد رحمانی، اپنے موضوع پر جامع اور منفرد کتاب ہے۔	
			
۲۳۳۹	یکساں سول کوڈ اور مسلمان	مولانا صدر الدین اصلاحی، بانی و سابق صدر ادارہ تحقیق علی گڑھ	

انگریزی زبان میں اہم فقہی کتابیں اور مقالات

قانون اور اصول قانون

سلسلہ	اسماء مصنفین	اسماء کتب
۲۲۵۰	G.k. Allen	Law in the Making, 4th edition (1946)
۲۲۵۱	J. Austin	Lectures on Jurisprudence (1st edition) appeared in 1861; 5th ed. by R.Campbell, 1929)
۲۲۵۲	F. Bervlzheimer	The World's Legal Philosophies (Modern Legal Philosophy Series, Boston, 1912)
۲۲۵۳	E. Bodenheimer	Jurisprudence (New York 1940)
۲۲۵۴	W. J. Brown	The Nature and Sources of Low, 2nd edition (1901)
۲۲۵۵	Viscount Bruce	Studies in History and Jurisprudence (1910) 2 volumes,
۲۲۵۶	W.W. Buckland	Some Reftections on Jurisprudence (Combridge 1945)
۲۲۵۷	B.N. Cardozo	The Growth of Law (New Havan 1924)
۲۲۵۸	F.S. Cohen	Ethical Systems and Legal Ideals (Falcon Press, 1933)
۲۲۵۹	M.R. Cohen	Law and the Social Order (New York 1933). Reason and Nature (London 1937).
۲۲۶۰	J.R. Commons	Legal Foundations of Capitalism (New York 1924)
۲۲۶۱	Sir Alfred Denning	The Changing Law (London).

ردیف	اسماء مصنفین	اسماء کتب
۲۳۶۲	L. Duguit	Law in the Modern State (Translated by Frida and H. Laski, (1919)
۲۳۶۳	E. Ehrlich	Fundamental Principles of the Sociology of Law (translated by W. L. Moll, Harvard 1966)
۲۳۶۴	W. Friedmann	Legal Theory (London, 1953) 2nd edition
۲۳۶۵	L.L. Fuller	Law in quest of self. (Chicago 1940)
۲۳۶۶	J. Frank	Law and the Modern Mind (New York 1936)
۲۳۶۷	A. L. Goshari	Essays in Jurisprudence and the Common Law (Cambridge 1931)
		"Law" an article in New Outline of Modern Knowledge (London 1956)
۲۳۶۸	J. Hall	Readings in Jurisprudence (1938)
۲۳۶۹	W. N. Hohfeld	Fundamental Legal Conceptions, (1923)
۲۳۷۰	Sir T. E. Holland	The Elements of Jurisprudence (Oxford, 1906)
۲۳۷۱	W. I. Jennings	Modern Theories of Law, 6th edition (1933)
۲۳۷۲	G. W. Keeton	Elementary Principles of Jurisprudence (1930)
۲۳۷۳	A. Kocoueck	Introduction to the Science of Law (1930)
۲۳۷۴	K. Kahana Kegen	Three Great systems of Jurisprudence (London 1955)
۲۳۷۵	Harold J. Laski	A Grammar of Politics (London)
۲۳۷۶	G. W. Paton	A Textbook of Jurisprudence (Oxford) 1944
۲۳۷۷	Sir F. Pollock	First Book of Jurisprudence, 6th edition (1929)
۲۳۷۸	Roscoe Pound	Contemporary Jurist Theory (1940). Interpretations of Legal History (Cambridge, 1923) -An Introduction to the Philosophy of Law, Second Edition (New Haven, 1954) -Law and Morals (Chapel Hill 1924)

ردیف	اسماء مصنفین	اسماء کتب
۲۴۷۹		- Outlines of Jurisprudence, 5th ed Harvard 1943) -"Philosophy of Law" an essay in Twentieth Century Philosophy (1950)
۲۴۸۰	W. A. Robson	Civilization and the Growth of Law (London 1935)
۲۴۸۱	J. W. Salmond	Jurisprudence, 10th edition edited by G.K. Williams (1947)
۲۴۸۲	Pitrim A. Sorokin	Contemporary Sociological Theories (New York, 1928)
۲۴۸۳	Stammmler	Theory of Justice (Translated, Husik, New York 1925)
۲۴۸۴	Lord Wright	Legal Essays and Addresses, (Cambridge 1939)
۲۴۸۵	Various Authors	Rational Basis of Legal Institutions (Modern Legal Philosophy Series N.Y. 1923)
۲۴۸۶	Various authors	My Philosophy of Law (Boston 1941)

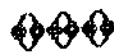
اسلامی قانون

سلسلہ	اسماء مصنفین	اسماء کتب
۲۲۸۷	Abdut Rabim	Principles of Mohammadan Jurisprudenec. (1911) Madras. -Institutes of Mohammadan Law (1907)
۲۲۸۸	Abdul Majid	Introduction to the Study of Mohammadan Law.
۲۲۸۹	Dr. Ahmed Amin	"Ijtihad in Islam", article in Islamic Review London, December 1951
۲۲۹۰	N.P. Aghindes	
۲۲۹۱	Amir Ali	Mohammad Law (1880) 2 Volumes, 2nd edition (1880) -Students Hasjbook of Muhammadan Law,
۲۲۹۲	J.N.D. Anderson	Islamic Law in Africa (1954) London -"Recent Developments in Shariah Law" aticle in e MUSLIM WORLD tcrly Jan (1980) -"Ortaman La and the Sharian aruele in Jouranal of Kamparalive Legistion and Inte oational a Vol 40 (91



- (۱) اس کتاب کا ترجمہ ”اسلامی اصول قانون“ کے نام سے حیدرآباد سے شائع ہو چکا ہے۔
- (۲) ابتدائی ابواب میں اصول فقہ پر بڑی مبسوط بحث کی گئی ہے، بحیثیت مجموعی وہ بحث اچھی ہے لیکن اجماع اور اجتہاد پر بہت سی باتیں غلط بھی بیان کر دی ہیں، جو بعد میں بہت سی غلط فہمیوں کا سبب بنی ہیں مثلاً ایک بات اس میں یہ بھی کہی گئی کہ اجماع قرآن کے کسی حکم کو بھی منسوخ کر سکتا ہے، حالانکہ یہ قول بالکل بے بنیاد اور سراسر غلط ہے۔
- (۳) ہمارے علم کی حد تک انگریزی میں اسلامی قانون پر کسی مسلمان کے قلم سے یہ سب سے پرانی کتاب ہے، اس سے پہلے کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں ملتا۔
- (۴) اس کا ترجمہ اردو میں ہو چکا ہے، لیکن اب نایاب ہے۔

سلسلہ	اسماء مصنفین	اسماء کتب
۲۳۹۳	Md Ahmed	Islamic Law in Theory and Practioces (1956) Lahore
۲۳۹۴	Mohammad Asad	"The Law of Ours" in Arafat Vol I No. 3 4 and 5. "Islamio Constitution-making", in 'Aragat' March 1948 a ore.
۲۳۹۵	N. B. F. Bailie	A Digest of Muhammadan Law' (Hanafi Code)
۲۳۹۶	Brohi	Fundamentai Law of Pakistan (1958) Karachi Particularly Chapter VIII on "Religious. Ethical and Ideological Implieations of our constitution".
۲۳۹۷	Encyclopedia of Islam (Shorter).	Fakih (D. B. Macoonald). - Fatwa. (D. B. Macoonald). - Fikh. (I. Goldziher). - Idjma. (D. B. Macoonald). - Idjihad (D. B. Macoonald). - Ikhtilaf (I. Goldziher). - Istihsan (Kudi Paret). - Istishab (T. W. Juynboll). - Shariah (J. Schacht). - Taqlid. (J. Schacht). - Taklif (D. B. Macoonald). Lovaed Men of L - Abu Hanifa (T.W. Juynboll and A.J. Wensinck).



- (۵) اسلامی قانون پر انگریزی میں ایک قابل قدر اضافہ ہے، اصول قانون کا حصہ بڑی حد تک صحیح
محصانی کی کتاب "فلسفہ التشريع فی الاسلام" سے استفادہ معلوم ہوتا ہے۔
- (۶) اسلامی قانون کے احیاء اور تجدید کی کوشش، لیکن مصنف ابن حزم اور ظاہری اسکول سے متاثر ہیں
اور اسی نقطہ نظر کو پیش کرتے ہیں۔
- (۷) یہ دراصل فتاویٰ عالمگیری کا انگریزی ترجمہ و تلخیص ہے۔

سلسلہ	اسماء مصنفین	اسماء کتب
		<ul style="list-style-type: none"> - Ahmad bin Hanbal (I. Solnsiber). - Al N ali (D. B. Macdon.). - Ibr H. zm (C. Van Arendouk). - Ibn Taimiya (Mohd. bed Chenab). - Malik b. Anas. (J. Schacht). - al-Shaibani (W. Heffening). - al-Shaibani (W. Heffening). - al-Zahiry. (B. Strothman).
۲۴۹۸	A.A.A. Faizee	<p>Outlines of Muhammadan Law (nd Edition 1955) Oxford.</p> <ul style="list-style-type: none"> - A Shiite Creed (1942) Oxford. - "Shia Lagal Theories" in Law in the Middle East Vol. I. (1955) Washington - "Law and Culture in Islam", article in Islamic Culture Hyderabad Decan Oct. 1943, Vol. XVII No. 4.
۲۴۹۹	K. A. Fariq	<p>Evolution of Law in Islam in "Iqba Quarterly", Lahore, July 5.</p>
۲۵۰۰	H. A. R. Gibb	<p>Law of Religion in Islam (Nes York)</p> <ul style="list-style-type: none"> - "Constitutional Organisation"-article in Law in the Middle East Vol. I (1955).
۲۵۰۱	I. Goldziher	<p>"The Principle of Law in Islam" being Chapter, XII in Vol. VIII of The Historians History of the World (1904) New York.</p> <ul style="list-style-type: none"> - Articles in Encyclopedia of Islam see above.
۲۵۰۲	Gustave E. Von. Grunebaum	<p>"The Body Politic: Law and State" Chapter in Mediavel Islam (1956) Chicago</p>



- (۸) ایک مسلمان کے قلم سے ہے، لیکن مستشرقانہ ذہنیت کی آئینہ دار۔
- (۹) شیخ صادق ابن الجویہی کی کتاب "رسالۃ الاعتقادات" کا انگریزی ترجمہ۔
- (۱۰) یہ مقالہ اسلام پر نہایت رکیک اعتراضات پر مشتمل ہے، اور ایک مسلمان کے قلم سے ہونے کی بنا پر نہایت افسوسناک ہے۔

سلسلہ	اسماء مصنفین	اسماء کتب
۲۵۰۳	Si W. H. Macnoughten	"Impact of Western Law in the Countries of the Near East" in "A symposium of Muslim Law" in The Coorne Washington Law Review December 1953 Vol 22 No. 2.
۲۵۰۴	D. B. Machonaid	Principles and Precedents of Mohummedan Law (1825) Ed. Sloan (1897) Madras Development of Muslim Theology, Jurisprudence and Constitutional Theory (1913) London (1926) New York
		- Mohammedan Institutions and Moham-medan Law" Article in Encyclopedia Britia-nica 14th edition.
		- Articles in Encyclopedia of Islam (secabove).
۲۵۰۵	Subhi Mahmasani	"Muslims: Decedence & Renaissance: Adaptation of Islamic Jurisprudence to Moderri Social Needs", in th Muslim World, Hartford. July and October 1954.
		-"Shariah of Islam and its Place in Modren Society" in Islamic Review, London, June 1952.
		-"Transactions in Shariah", in Law in the Middle East Vol. I.
۲۵۰۶	D.S. Margoliouth	Early Development of Muhammadanism (1914) New York.
		"Omer's Instructions to the Kadi" article in the Journal of the Royal Asiatic Society April 1910 p. 307-326.
۲۵۰۷	Abul Ala Maudoodi	Islamic Law and Constitution, (1955) Karachi Edited by. Khurshid Ahmad.
۲۵۰۸	Sir Dinshan Farduji Mulla	Principles of Mohammedan Law (1955) Bombay 14th Edition.
۲۵۰۹	Muhammed Daud Rehber	"Shah Waliullah and Ijtihad", in Muslim World, Hartford, October 1955.

سلسلہ	اسماء مصنفین	اسماء کتب
۲۵۱۰	Rudi Paret	"Istihsan and Latislah'-arti le in Supplement to voe Enovelopedia of Islamic.
۲۵۱۱	R. Roberts	The Social Laws of the Koran 1925 London
۲۵۱۲	F H Ruxlon	The Maliki Law (1916) London.
۲۵۱۳	Iqseph Sehacht.	The Origin of Mohammedan Jurisprudence (1950) Oxford. - "Islamic Law" article in Enoyclopedia of Social Scien. - "Pre-Islamic Easkground and Early Development of Jurisprudence" and - "The Schools of Law and latter Development of Juriprudence" two art ctes in Law in the Mildle East Vol I (1955) - " Law" is an artcle in Unity and Viriety in Muslaim Cirilization edited by Yon Gruenabam (155) - "Foreign Elemers in Ancient Islamic Law" an article in ovrnal of Compa ative Legislation an International Law 3rd series Vol:32 1950. "Abolition of Shash Courts in Egypt", in The Muslim Wad Hartford, Janua yand April 1958.



(۱۱) جوزف شاخت ایک یہودی اہل قلم کی یہ کتاب یورپ میں بہت مقبول ہے، دراصل اس میں فقہ شافعی پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے لیکن مصنف نے روایت اور حدیث پر بڑے بے بنیاد الزامات لگائے ہیں اور کلامی بحث کے نام سے یہودہ خرافات جدید انداز میں پیش کی ہیں، اس قانون کو اس سے زیادہ شاید کسی اور کتاب میں Misrepresent نہیں کیا گیا اور یہی آج مغربی مستشرقین کی نگاہ میں سب سے مستند کتاب ہے، غلطی ہائے مضامین مت پوچھ:

(۱۲) جوزف شاخت کا بنیادی نقطہ نظر ہے کہ فقہ دراموی میں رونما ہوا اور اس زمانے کے عرف اور روم اور سوریا کے قوانین سے اخذ ہے، اس میں اس کا حصہ بہت زیادہ نہیں۔

اسماء کتب	اسماء مصنفین	سلسلہ
"Law and Society" a chapter in The Legacy of Islam edited by T. W Arnold and A. Guillaume (1914) Oxford	David De Santillane	۲۵۱۳
Muslim Law.	K. P. Saksena	۲۵۱۵
Muhammadan Law.	T. P. Tyabiji	۲۵۱۶
Limited Interest in Muhammadan Law.	Kamila Tyabiji	۲۵۱۷
Mohammedan Law (1931) Oxford.	S. G. Vesey-Firzgerald	۲۵۱۸
-"Nature and Sources of the Sharia" an article in Law in the Middle East Vol: 1 (1955).		
-"The Alleged Debt of Islamic to Roman Law" ²⁰ an article in Law Quarterly Review Vol: LXVII (1951) p. 81-102.		
History of Development of Muslim Law.	Wahid Hussain	۲۵۱۹
Anglo-Mohammedan Law (1908) Lon.	Sir R. K. Wilson	۲۵۲۰
Tagore Law Lectures: (1891-92).	K.B. Muhammad Yousuf	۲۵۲۱

(۱۳) اس میں تمام فقہوں کا ایک تقابلی مطالعہ ہے، یا بالفاظ صحیح تر تمام فقہوں کی تلخیص پیش کی گئی ہے۔

(۱۴) مصنف محترم کا نقطہ نظر مختصر یہ ہے کہ قانون رومانے اسلامی قانون کو کسی قابل ذکر یا نمایاں حد

تک متاثر نہیں کیا اور اگر کوئی اثر ڈالا بھی ہے تو وہ بلا واسطہ تو ہرگز نہیں ہے۔ (۱)

(۱) انگریزی کتب کی پوری فہرست چراغ راہ اسلامی قانون نمبر سے لی گئی ہے۔

باب پنجم

فرہنگ اصطلاحات
(عربی، اردو، انگریزی)

یعنی اسلامی قانون کی بعض اہم اصطلاحات کا
اردو و انگریزی ترجمہ

عربی زبان کی وسعت اور اس میں اصطلاحات کی اہمیت

عربی زبان ایک وسیع فکر و عمل والی زبان ہے، اس میں دوسری مختلف زبانوں کے لئے بڑی گنجائش موجود ہیں، یہی وجہ ہے کہ عربی زبان میں بے شمار ایسے الفاظ موجود ہیں جو دوسری زبان سے مستعار لئے گئے ہیں، مثلاً:

- (۱) **ابریسم:** خالص ریشم، فارسی لفظ ہے، جس کو جوں کا توں عربی میں قبول کر لیا گیا ہے۔
- (۲) **اردب:** غلہ ناپنے کا ایک پیمانہ، آرامی زبان کا لفظ ہے۔
- (۳) **ازمیل:** نیزہ کی نوک میں لگا ہوا لوہا جو شکار میں کام آتا ہے، یونانی زبان کا لفظ ہے۔
- (۴) **استار:** چار، فارسی لفظ ”چار“ سے بنا ہے۔
- (۵) **اسطرلاب:** وقت بتلانے والا ایک آلہ، یونانی لفظ ”استروالابون“ سے ماخوذ ہے۔
- (۶) **اسقف:** مسیحیوں کے یہاں ایک دینی عہدہ، یونانی لفظ ”ایسکوپوس“ سے ماخوذ ہے۔
- (۷) **اصطبل:** جانور باندھنے کی جگہ، لاطینی لفظ ”استابلیم“ سے ماخوذ ہے۔
- (۸) **اکسیر:** چاندی وغیرہ کو سونا بنانے والا نسخہ (متقدمین کی رائے کے مطابق) یونانی لفظ ”کسیرون“ سے ماخوذ ہے۔
- (۹) **بستان:** باغ، فارسی لفظ ”بوستان“ سے ماخوذ ہے۔
- (۱۰) **بطریق:** روم کا عظیم دینی منصب، یونانی لفظ ”پتریکپوس“ سے ماخوذ ہے۔
- (۱۱) **بندقہ:** ایک جنگی ہتھیار، فارسی لفظ ”بندوق“ سے ماخوذ ہے۔
- (۱۲) **دھلیز:** گذرگاہ، فارسی لفظ ہے۔
- (۱۳) **زرنیخ:** مختلف رنگوں کا ایک پتھر، جو بال موٹڈ نے میں کام آتا ہے، یونانی لفظ

”ارسیکون“ سے ماخوذ ہے۔

(۱۳) **سفتجة**: ہندی، حوالہ کا کاروبار، فارسی لفظ ”سفتہ“ سے ماخوذ ہے۔

(۱۵) **سمسار**: دلال، فارسی لفظ ”سپسار“ سے ماخوذ ہے۔

(۱۶) **شطرنج**: ایک مشہور کھیل جو عموماً دو آدمی مل کر کھیلتے ہیں، ہندی لفظ ”شٹورنجا“ سے ماخوذ ہے۔

(۱۷) **صک**: چیک، فارسی لفظ ہے۔

(۱۸) **طراز**: کپڑا کے گل بوٹے، فارسی لفظ ”تراز“ سے ماخوذ ہے۔

(۱۹) **طیلسان**: اونی کپڑا، فارسی لفظ ”تالیسان“ سے ماخوذ ہے۔

(۲۰) **فہرس**: فہرست، یونانی لفظ ”پوریستس“ سے ماخوذ ہے۔

(۲۱) **فیلسوف**: حکیم، فلسفی، یونانی لفظ ”فیلسوفوس“ سے ماخوذ ہے۔

(۲۲) **قنطرة**: پل، یونانی لفظ ”کنٹاناریون“ سے ماخوذ ہے۔

(۲۳) **نرجس**: ایک پھول جو موسم بہار میں نکلتا ہے، یونانی لفظ ”نرکیسوس“ سے ماخوذ ہے۔

(۲۴) **وسق**: ساٹھ صاع، آرامی لفظ ہے۔

(۲۵) **یاسمین**: چنبیلی، فارسی لفظ ہے۔ وغیرہ

اور جدید عربی میں اس کی مثالیں ہیں:

(۲۶) **بولیصة**: اطالوی زبان ”پولیترہ“ سے ماخوذ ہے۔

(۲۷) **سندویش**: ایک مخصوص کھانے کی چیز، انگریزی ”سندویچ“ سے ماخوذ ہے۔

(۲۸) **شای**: چائے، چینی لفظ ”چای“ سے ماخوذ ہے۔

(۲۹) **کمیالة**: مالی حوالہ، اطالوی لفظ ہے۔

(۳۰) **لتر**: لیٹر، فرانسیسی لفظ ہے۔

(۳۱) **تلفون**: ٹیلی فون انگریزی لفظ ”ٹیلی فون“ سے ماخوذ ہے، وغیرہ۔

اس طرح عربی زبان نے حسب ضرورت مختلف زبانوں سے استفادہ کیا ہے، اور ایک محقق کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان تعبیرات کا مأخذ جانے اور ان کے صحیح پس منظر سے واقف ہو۔ اسی طرح ایک صاحب بصیرت فقیہ کے لیے یہ جاننا فضیلت سے خالی نہیں کہ عربی زبان کی فقہی مصطلحات کی متبادل اصطلاحات دوسری زبانوں میں کیا ہیں؟ اس سے اس کے علم میں وسعت اور فکر میں گہرائی پیدا ہوگی۔

اصطلاحات کی اہمیت

عربی زبان بالخصوص علوم اسلامیہ میں اصطلاحات کی بڑی اہمیت ہے، اسلام نے بہت سی نئی اصطلاحات قائم کیں مثلاً الصلوٰۃ، الزکاة، الحج، الصوم وغیرہ قرآن و حدیث میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، متعدد قدیم اصطلاحات کو منسوخ کیا یا ان کو نئے معنی پہنائے مثلاً۔

اتارو: وہ رئیس جو رئیس قوم اپنی قوم کے ہر فرد سے اپنے لئے وصول کرتا تھا، اسلام نے اس کو ختم کیا۔

حلوان: اسلام سے قبل مرد اپنی بیٹی کے مہر کا کچھ حصہ لے لیا کرتا تھا، اس کو حلوان کہتے تھے، یا بلا استحقاق جو مال کسی سے وصول ہوتا تھا اس کو بھی حلوان کہا جاتا تھا، اسلام نے اس کو ختم کیا۔

مکس: رئیس زمین پیداوار سے یا تاجروں سے کوئی مقررہ حصہ وصول کرتا تھا، اس کو مکس کہتے تھے، اسلام نے اس کا خاتمہ کیا۔

مرباع: دشمن سے جنگ کے بعد جو مال غنیمت حاصل ہوتا تھا اس میں رئیس قوم کا الگ حصہ مقرر ہوتا تھا، اس کو مرباع کہتے تھے، اسلام نے عام رئیسوں کے لیے اس کا خاتمہ کیا۔

نشیلہ: یعنی مال غنیمت سے کوئی نفیس مال رئیس اپنے لئے رکھ لیتا تھا، عام افراد کے لئے اسلام نے اس حکم کو ختم کر دیا۔

اسلام نے بعض نئی اصطلاحات دوسرے علاقوں یا دوسری زبانوں سے بھی لی ہیں اور اس

ملے میں کسی تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کیا مثلاً، منافق، حبشہ کا لفظ ہے، اس کو قرآن نے ایسے معنی سے استعمال کیا جو بظاہر مسلمان اور اندر سے کافر ہو۔

حدیثوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ ”دیوان“ کا استعمال منقول ہے، آپؐ نے فرمایا کہ: الدیوان عند اللہ ثلاثة (الحديث)

دیوان اللہ کے نزدیک تین ہیں، (۱)

ابن اثیر جزریؒ فرماتے ہیں کہ دیوان فارسی لفظ ہے، اس کے معنی ایسا دفتر جس میں فوجیوں اور وظیفہ خوار لوگوں کے نام لکھے جائیں، (۲)

اسی طرح ایک حدیث میں لفظ خوان ملتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حتى ان اهل الخوان ليجتمعون على خوانهم (الحديث (۳))

یہاں تک کہ تمام اہل دسترخوان دسترخوان پر جمع ہو جائیں۔

جوالیقی کہتے ہیں کہ خوان فارسی لفظ ہے، (۴)

اس طرح کی متعدد مثالیں احادیث میں موجود ہیں۔

بعض غیر عربی اصطلاحات صحابہ کے یہاں بھی ملتی ہیں، جن کو خود ان حضرات نے شروع

کیا، مثلاً

دھقان: گاؤں کا رئیس، یا کسانوں کا سردار، فارسی لفظ ہے، حضرت فاروق اعظمؓ اور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس اصطلاح کو برقرار رکھا، (۵)

(۱) مسند احمد: ج ۶ ص ۲۴۰، طبع اول (۲) التہذیب فی غریب الحدیث لابن اثیر، مادة: دیوان

(۳) مسند احمد: طبع اول، جلد ۲ ص ۲۹۵ (۴) العرب: ۱۷۷

(۵) مسودہ فقہ عربین الخطاب قلعہ جی، مادہ جزیہ: ج ۲ ص ۳، و مسودہ فقہ علی ابن ابی طالب، قلعہ جی، مادہ: جزیہ ص ۵، طبع دار الفکر دمشق

طسوق: بمعنی خراج، حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کو قائم

فرمایا۔ (۱)

بیشارجات: کھانے سے قبل جو پیش کیا جائے، فارسی لفظ ہے، فارسی میں نصیح لفظ

”بیشارجات“ ہے۔ حضرت علی کے یہاں اس کا استعمال ملتا ہے۔ (۲)

باج: رنگ برنگے کھانے، یہ فارسی لفظ ”باہ“ سے ماخوذ ہے، سب سے پہلے اس کا استعمال

حضرت عثمان بن عفانؓ نے کیا، (۳)

حضرت علی بن ابی طالب کے یہاں بھی اس کا استعمال ملتا ہے، (۴)

صحابہ کے بعد فقہاء کے یہاں تو بے شمار نئی اصطلاحات ملتی ہیں، جو انہوں نے مختلف

مقاصد کے تحت مختلف مواقع کے لئے قائم فرمائیں، مثلاً:

استمتاع: وطی کے معنی میں۔

استفتاح: نماز کا آغاز کرنا۔

استیلاذ: باندی کو ام ولد بنانا۔

المبتوتہ: جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو۔

محاقلہ: غلہ کو بالی سمیت فروخت کرنا۔

مرابطہ: سرحد پر نگرانی کرنا۔

بسملة: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔

حوقلہ: لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا۔

حیعلہ: حی علی الصلوۃ کہنا۔

حیعلتان: حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہنا۔

(۱) موسوع فقہ عبداللہ بن مسعود، مادہ: ارض، ص ۱، طبع جامعۃ ام القری (۲) معرب للجوالیقی: ص ۲۵۲

(۳) المعرب للجوالیقی: ۱۲۱ (۴) معجم البلدان: ج ۱ ص ۴۵۳

غرض نئی اصطلاحات کا سلسلہ مختلف مناسبتوں کے تحت تاریخ اسلام میں موجود ہے، اور مختلف اقدار میں جاری رہا، ایک فقیہ کے لئے ضروری ہے کہ ان اصطلاحات، مواقع استعمال، اور ان کے مأخذ پر نگاہ رکھے، اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا طرز عمل ہمارے لئے بہترین اسوہ ہے۔

علامہ سیوطیؒ نے ”الاتقان“ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ایک دن کعبہ میں تشریف فرما تھے اور لوگ ان کے گرد حلقہ بنائے تفسیر قرآن کے متعلق سوالات کر رہے تھے، مشہور لغوی نافع بن الازرق نے نجد بن عوام سے کہا کہ چلو ان شیخ سے قرآن کے بارے میں ایسے سوالات کریں جو ان کو معلوم نہ ہوں، یعنی ”لغات قرآن“ کے بارے میں کچھ پوچھیں، چنانچہ ان لوگوں نے حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں پہونچ کر عرض کیا کہ ہم آپ سے تفسیر قرآن کے تعلق سے بعض ایسے سوالات کرنا چاہتے ہیں جن کی تائید ہمیں کلام عرب سے مطلوب ہے، اس لئے کہ اللہ نے قرآن پاک کو عربی مبین میں نازل کیا ہے، حضرت ابن عباسؓ نے ان کو سوال کرنے کی اجازت دی، نافع بن الازرق نے پہلا سوال آیت کریمہ ”عن الیمین وعن الشمال عزین“ کے بارے میں کیا، حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ”عزون“ سے مراد ہے ”حلق الرفاق“ اونٹ کی رسیوں کے حلقے، نافع نے پوچھا کیا اس معنی میں یہ لفظ اہل عرب کے یہاں مستعمل ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ہاں! کیا تم نے عبید بن الابرص کا یہ شعر نہیں سنا۔

فجاءوا یہرعون الیہ حتیٰ یکنوا حول منبرہ عزینا

ترجمہ: پھر وہ لوگ اس کے پاس دوڑے ہوئے آئے یہاں تک کہ اس کے منبر کے ارد گرد حلقہ بنا کر کھڑے ہو گئے۔

نافع نے اس قسم کے متعدد سوالات کئے اور حضرت ابن عباسؓ نے ان کے ہر سوال کا جواب

کلام عرب سے دیا۔ (۱)

(۱) الاتقان فی علوم القرآن جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی (م ۹۱۱ھ) جلد ۱ ص ۱۲۰، مطبوعہ مجلس القاہرہ: ۱۳۷۰ھ ۱۹۵۱ء

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث اور علوم اسلامیہ کی خدمت اور ان میں مہارت وبصیرت کے لیے معاون لغات واصطلاحات اور تعبیرات ومحاورات کا علم بھی ضروری ہے، بالخصوص فقہ کے متخصصین کے لیے، اس لیے کہ فقہ کسی ایک علم کا نہیں بلکہ مختلف علوم وفنون کے مجموعہ کا نام ہے۔

لغات اصطلاحات پر لکھی گئی کتابیں

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ اسلامی کے ہر دور میں علماء اور محققین نے قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی کی علمی اصطلاحات وتعبیرات کو مستقل فن کے طور پر برتا، مختلف انداز سے ان پر بحثیں کیں، اور اس موضوع پر کتابوں کا بیش بہا ذخیرہ یادگار چھوڑا یہاں نمونہ کے طور پر چند مشہور کتابوں کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، جو موجودہ دور میں آسانی سے دستیاب ہیں، اور جن کی طرف علماء وطلبہ کوجوع کرنا چاہئے۔

(۱) **معجم مفردات الفاظ القرآن:** امام راغب اصفہانی (م ۵۰۳ھ) مطبوعہ بیروت دارالمکاتب العربی ۱۳۹۲ھ

(۲) **المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الکریم:** محمد فؤاد عبدالباقی، مطبوعہ القاہرہ، دارالشعب ۱۳۳۶ھ۔

(۳) **النهاية في غريب الحديث والاثر:** مجدالدین ابوالسعادات ابن الاثیر (م ۱۲۱۰ھ، مطبوعہ القاہرہ الخلیفہ ۱۹۶۳ء)

(۴) **مقاييس اللغة:** ابوالحسن احمد بن فارس (م ۳۹۵ھ) مطبوعہ القاہرہ، الخلیفہ، ۱۹۴۶ء۔

(۵) **متن اللغة. موسوعة لغوية حديثة:** احمد رضا (م ۱۳۷۲ھ) مطبوعہ بیروت دارمکتبۃ الحیاة ۱۹۵۸ء۔

(۶) **تهذيب اللغة:** ابومنصور محمد بن احمد الازہری (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ الدار المصریة للتألیف والترجمة، قاہرہ ۱۹۶۴ء۔

(۷) لسان العرب: ابن منظور ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم (م ۷۱۷ھ) مطبوعہ بیروت دار لسان العرب ۱۹۷۰ء۔

(۸) محيط المحيط: بطرس البستاني (م ۱۳۰۱ھ) مطبوعہ بیروت لبنان ۱۹۷۷ء۔

(۹) المعرب من الكلام الأعجمی: ابو منصور ابن ابی طاہر الجوالیقی (م ۵۴۰ھ) مطبوعہ قاہرہ وزارت الثقافة۔ طبع دوم ۱۳۸۹ھ۔

(۱۰) شفاء الغلیل فیما کلام العرب من الدخیل: شہاب الدین احمد الخفاجی (م ۱۰۶۹ھ) مطبوعہ مکتبۃ الحرم الحسینی، قاہرہ ۱۹۵۲ء۔

(۱۱) اساس البلاغة: جارا اللہ محمود بن عمر الزختری (م ۵۳۸ھ) مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۴۰۲ھ۔

(۱۲) القاموس المحيط: مجد الدین محمد بن یعقوب الفیر وزآبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ بولاق قاہرہ ۱۲۸۹ھ۔

(۱۳) المعجم الوسیط: مجمع اللغة العربیۃ قاہرہ، دار المعارف قاہرہ طبع دوم ۱۴۰۰ھ۔

☆ علمی اصطلاحات کے لئے درج ذیل کتابیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

(۱۴) کثر الحفاظ فی کتاب تہذیب الالفاظ: ابو یوسف بن یعقوب اسحاق ابن السکیت (م ۲۴۴ھ) مطبوعہ بیروت المکتبۃ الکاثولیکیۃ ۱۸۹۵ء۔

(۱۵) الفروق فی اللغة: ابو طلال العسکری (م ۳۹۵ھ) مطبوعہ بیروت دار الآفاق الجدیدۃ ۱۴۰۱ھ۔

(۱۶) فقه اللغة وسر العربیۃ: ابو منصور عبد الملک بن محمد الثعالبی مطبوعہ قاہرہ الحکمی ۱۹۵۳ء۔

(۱۷) الالفاظ الکتابیۃ: عبد الرحمن بن عیسیٰ الہمدانی (م ۳۲۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۰ھ۔

(۱۸) الافصاح فی فقه اللغة: حسین یوسف موی، عبد الفتاح السعیدی مطبوعہ

دارالفکر قاہرہ ۱۹۶۵ء۔

بالخصوص فقہ اسلامی کے الفاظ و اصطلاحات پر جو کتابیں تصنیف کی گئیں ان میں درج ذیل کتابیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

(۱۹) **المطلع علی ابواب المقنع**: شمس الدین محمد بن ابی الفتح البعلی الحنبلی (م ۷۰۹ھ) مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت طبع اول ۱۳۸۵ھ۔

(۲۰) **المصباح المنیر فی غریب الشرح الكبير للرافعی**: احمد بن محمد بن علی المقرئ القیومی (م ۷۰۴ھ)۔

(۲۱) **شرح غریب الفاظ المدونة**: الحنفی مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت ۱۴۰۲ھ۔

(۲۲) **المغرب فی ترتیب العرب**: رسیدناصر بن عبداللہ المطر زی، مطبوعہ حلب ۱۳۹۹ھ۔

(۲۳) **معجم فقہ ابن حزم الظاہری**: لجنة موسوعة الفقه الاسلامی بکلیة الشریعة بجامعة دمشق، دمشق ۱۹۶۶ء۔

(۲۴) **معجم الفقه الحنبلی**: قلعہ جی محمد رواں، مطبوعہ کویت، ۱۳۹۳ھ۔

(۲۵) **فہرس حاشیة ابن عابدين**: محمد رواں قلعہ جی، مطبوعہ وزارة الاوقاف، ۱۴۰۰ھ۔

(۲۶) **فہارس الفروق للقرافی**: محمد رواں قلعہ جی، مطبوعہ دار المعارف بیروت۔

(۲۷) **فہرست حاشیة القلیوبی**: عبدالحق غریب مطبوعہ کویت ۱۴۰۰ھ۔

(۲۸) **حدود الفقه**: زین العابدین ابراہیم ابن نجم، مکتبہ الهلال بیروت، ۱۴۰۰ھ۔

(۲۹) **التعريفات الفقهية**: مفتی سید عظیم الاحسان المجدوی البرکتی۔

(۳۰) **مفاتیح العلوم**: محمد بن احمد بن یوسف الخوارزمی (م ۳۸۷ھ) تحقیق و اشاعت فان قلوٹن ۱۸۹۵ء۔

(۳۱) **التعريفات**: السید علی بن محمد علی الجرجانی (م ۸۱۶ھ) مکتبہ لبنان ۱۹۷۸ء۔

(۳۲) کشف اصطلاحات الفنون: محمد علی الفاروقی التھانوی (م ۱۲۵۷ھ) مؤسسہ المصریہ ۱۹۶۳ء۔

(۳۳) جامع العلوم الملقب بدستور العلماء: دائرة المعارف الهند ۱۳۳۱ھ۔

(۳۴) طلبہ الطلبة: الامام ابو حفص النسفی (م ۵۳۰ھ)

(۳۵) المنار: ابوالبرکات النسفی (م ۱۰۷۷ھ)

(۳۶) مجمع بحار الانوار: الشیخ محمد شمس محمد طاهر الفتی (م ۹۸۶ھ)

(۳۷) مجموعة المصطلحات العلمية والفنية: مجمع اللغة العربیة قاہرہ۔

(۳۸) مجموعة معاجم فی النبات والحيوان: المكتب الدائم للتغییس العربی فی الوطن العربی، رباط ۱۹۷۱ء۔

☆ بعض قوانین دو یا چند زبانوں کو سامنے رکھ کر تیار کی گئیں مثلاً:

(۳۹) معجم اسماء النبات: (عربی انگریزی، فرانسی لائینی) طبع مکرر دارالرائد العربی، بیروت ۱۴۰۱ھ۔

(۴۰) معجم الحيوان: (انگریزی، عربی) مطبوعہ بیروت، دارالرائد العربی۔

(۴۱) المعجم القانوني: حارث سلیمان فاروقی مطبوعہ مکتبہ لبنان بیروت ۱۹۷۲ء۔

(۴۲) الذخيرة العلمية فی اللغتين الانجليزية والعربية: بئر جرجارج پری، مطبوعہ مکتبہ لبنان بیروت ۱۹۸۰ء۔

(۴۳) معجم اشہابی فی مصطلحات العلوم الزراعیة: احمد شفیق الخطیب مکتبہ اللبناں طبع اول ۱۹۷۸ء۔

☆ اور خاص فقہی اصطلاحات کے لئے جو عربی، انگریزی لغات تیار ہوئیں، ان میں سید مفتی عیم الاحسان المجددی البرکتی، کی ”تعریفات الفقہ“ (عربی، انگریزی) (اس کتاب کا ذکر ڈاکٹر محمد رواس نے معجم لغة الفقہاء کے مقدمہ میں کیا ہے ص ۵) اور ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی اور ڈاکٹر

حامد صادق قنیشی کی معجم لغۃ الفقہاء (عربی، انگریزی) مطبوعہ دارالنفائس بیروت ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء) سب سے زیادہ جامع اور معروف ہیں۔

فقہ کے طلبہ کے لئے ان کا مطالعہ بہت مفید ہوگا انشاء اللہ (ہماری اس بحث کا بڑا حصہ معجم لغۃ الفقہاء کے ابتدائیہ سے لیا گیا ہے۔)

ذیل میں چند ضروری اور مشہور فقہی اصطلاحات کا اردو اور انگریزی ترجمہ دیا جا رہا ہے (جن کی ضرورت بالعموم عالمی قوانین، یا اسلامی قانون کے تقابلی مطالعہ میں پڑتی ہے، تفصیل کے لئے مذکورہ بالا تفصیلی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے، لغوی تحقیقات اور انگریزی ترجمہ و تشریح کے لئے میں نے زیادہ تر معجم لغۃ الفقہاء پر اعتماد کیا ہے۔)

فرہنگ اصطلاحات فقہیہ

(اردو، عربی، انگریزی)

(انتخاب)

(یعنی بعض اہم فقہی اصطلاحات و تعبیرات کا اردو اور انگریزی ترجمہ جن کی ضرورت بالعموم کسی متخصص یا اسکالر کو عالمی قوانین کے تناظر میں اسلامی قانون کے مطالعہ کے وقت پڑتی ہے۔)

الف

انگریزی	اردو	عربی
Rules of Conduct, Public Morals.	قواعد اخلاق	آداب عامہ:
Permission,	اللہ کی جانب سے کسی عمل کرنے کی اجازت	اباحت:
Amputate.	کاٹنا، طلاق بائن دینا، جبکہ تین طلاق سے کم ہو۔	ابانت:
(Final Divorce)	تین طلاق کو طلاق مغلطہ کہتے ہیں۔	
Substitution,	ایک چیز کی جگہ پر دوسری چیز لانا۔	ابدال:
Annulment,	زائل کرنا، عدم صحت کا حکم لگانا۔	ابطال:
Tramp,	وہ مسافر جس کا مال ختم ہو چکا ہو۔	ابن السبیل:
Imitation,	کسی کے پیچھے چلنا، دین کا مطالبہ کرنا،	اتباع:
	کسی کی تقلید کرنا۔	

انگریزی	اردو	عربی
Unity. Union,	کئی چیزوں کو ملا کر ایک کرنا، اس کی کئی صورتیں ممکن ہیں۔	اتحاد:
	چند چیزیں جن پر ایک نام کا اطلاق ہو یہ جن کا مقصد ایک ہو۔	اتحاد جنس:
	مختلف تصرفات پر ایک حکم لگانا۔	اتحاد حکم:
	ایک مجلس کے مختلف تصرفات کو ایک قرار دینا	اتحاد مجلس:
Connection,	رابطہ قائم کرنا۔	اتصال:
Destruction,	ضائع کرنا، کسی شئی کی مطلوبہ صفت کو ختم کرنا	اتلاف:
Accusation,	کسی پر تہمت لگانا، کسی کی طرف ناپسندیدہ چیز کی نسبت کرنا۔	اتهام:
Positiveness,	ثابت کرنا، کسی چیز کو پختگی کے ساتھ ثابت کرنا	اثبات:
Proof,	عدالت میں صحت دعویٰ پر دلیل قائم کرنا۔	☆
Establishment of Title,	ملکیت ثابت کرنا۔	☆
Ascertainment of Death,	کسی کی موت ثابت کرنا	☆
Process of Proof,	ذرائع اثبات، جو عدالت میں قابل قبول ہوں، مثلاً شہادت اور مضبوط قرائن وغیرہ	☆
Massacre,	بکثرت واردات قتل کرنا۔	الغوان:
Consequence,	کسی تصرف سے پیدا شدہ نتیجہ۔	اثر:
Sign,	کسی عمل کے باقی ماندہ اثرات یا علامت	☆
Reply,	کلام کا اعادہ کرنا۔	اجابت:
Wage,	عمل کا بدلہ۔	اجارة:

انگریزی	اردو	عربی
Rent,	کسی شے کے عوص منافع کی تملیک۔	اجارۃ:
Counter Value	اجرت	اجرة
Reward,	اجرت کی ادائیگی۔	☆
Fair Wage	اجرت کا معاملہ کرنا	☆
Fair Rent,	اجرت مثل	☆
Per Mission,	اجازت	اجازت:
Leave,	کسی تصرف کو صحیح قرار دینا۔	☆
Approval,	کسی معاملہ کو نافذ قرار دینا۔	☆
Compulsion,	کسی حکم کا جبری نفاذ۔	اجبار:
Independent Reasoning	کسی کام میں پوری طاقت صرف کرنا، شک سے نکلنے اور غلبہ گان یا یقین تک پہنچنے کی جدوجہد۔	اجتهاد:
Unanimous Resolution	کسی امر پر علماء امت کا اتفاق۔	اجماع:
Consensus,		
Soldiers,	لشکر	اجناد:
Followers,	معاون و مددگار۔	☆
Stranger, Foreigner	بیرونی شخص۔	اجنبی:
Alien,	بے وطن۔	☆
Third Party,	معاملہ سے غیر متعلق شخص۔	☆
Killing The Wounded,	کسی شدید زخمی یا لاعلاج مریض کو موت سے ہمکنار کرنا۔	اجهاز:

انگریزی	اردو	عربی
Miscarriage Throwing Down,	اسقاط۔	اجهاض:
Abortion,	ناقص الخلقیت یا ناقص المدت حمل کا اسقاط	☆
Servant,	جواہرت پر کام کرے، اس کی دو قسمیں ہیں۔	اجیر:
Employee,	اجیر خاص، جو کسی مخصوص شخص کا غلام ہو۔	☆
Workman Free Lancer,	اجیر عام، جو ہر کام لانے والے کا کام کرے۔	☆
Incarceration,	آزادی کی جدوجہد پر پابندی عائد کرنا۔	احتباس:
Charity,	برائیوں پر روک لگانا، خالص اللہ کے لئے کام کرنا۔	احتساب:
Monopoly,	آئندہ گرانی کی امید پر غلہ یا دوسری چیزوں کا اشاک کرنا۔	احتکار:
Precaution,	کسی معاملہ میں ایسی صورت پیدا کرنا کہ آدمی ہر طرح نقصان سے محفوظ رہے۔	احتیاط:
Fraudulence,	تدبیر میں مہارت رکھنا، ناجائز حیلہ جوئی کرنا۔	احتیال:
Census,	مردم شماری کرنا۔	احصاء:
Animation,	زندگی پیدا کرنا۔	احیاء:
Cultivation of Virgin Land,	احیاء موات، بنجر زمینات جن کا کوئی مالک نہ ہو ان کو قابل انتفاع بنانا۔	☆
Recognition of Rights,	اقرار	اقرار:
Information,	خبر دینا	اخبار:
Demarcation,	کسی چیز پر کوئی علامت مقرر کرنا۔	اختطاط:

انگریزی	اردو	عربی
Partition,	کسی زمین کی آباد کاری کے خواہشمند کے لئے زمین کی تحدید۔	تقسیم
Misappropriation,	کسی کی غفلت میں اسکی کوئی چیز اڑالینا۔	اختلاس:
Difference,	اتفاق کی ضد۔	اختلاف:
Disagree Ment,	دلیل کی بنیاد پر اختلاف۔	☆
Enemy Territory,	مختلف اشخاص کا الگ الگ ملکوں میں ہونا۔	اختلاف دار:
Preference,	کسی معاملہ میں عمل کی آزادی دینا، اکراہ کی ضد	اختیار:
Election,	چند میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا۔	☆
Get Out,	اندر سے باہر کرنا۔	اخراج:
Notification,	کسی چیز پر بطور خاص تنبیہ کرنا۔	إخطار:
Payment of Debt,	ادا گیری، ادا طلب چیز کی ادائیگی۔	اداء:
Performance,	وقت مقررہ پر کسی ذمہ داری کی نمیک نمیک تکمیل۔	☆
Moral,	اخلاقی،	ادبی:
Moral Obligation,	کسی چیز کا اخلاقی طور پر پابند ہونا۔	☆
Saving	ذخیرہ اندوزی۔	ادخار:
Addiction,	کسی شے کا تسلسل۔	ادمان:
Emancipation,	کسی مجبور شخص سے معاملات کی پابندی اٹھانا۔	اذن:
To Keep Barely Alive,	میدان جنگ سے کسی زخمی کو اٹھا کر لیجانا، کسی زخمی شخص کا مرنے سے قبل زندگی کے منافع سے فائدہ اٹھانا مثلاً کھانا پینا وغیرہ۔	ارتثاث:

انگریزی	اردو	عربی
Inheritance,	وراثت، یعنی مال کامیت سے ورثہ کی طرف منتقل ہو جانا۔	ارث:
Wound,	زخم وغیرہ۔	ارش:
Blood Money,	دیت، اور زخموں یا نقصانات کا تادان	☆
Compensa Dion, Indemnity,	جان کے علاوہ دیگر نقصانات کا ضمان۔	☆
Earth,	کرہ ارضی جس پر انسان آباد ہے۔	ارض:
Land,	کسی کی خاص زمین۔	☆
Fallow Land,	بے آب و گیاه زمین۔	☆
Arid Land,	غیر آباد زمین جس کا کوئی مالک نہ ہو۔	☆
Widower, Widow,	جس کے شوہر یا بیوی کا انتقال ہو چکا ہو۔	ارمل:
Request of Protection,	کسی ملک میں داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کرنا۔	استثمان:
Assurance of Protection	کسی کے پاس امانت رکھنا۔	☆
Despotism, Arbitrariness,	بغیر مشورہ اپنی رائے سے کام کرنا۔	استبداد:
Absolution,	ذمہ داری سے سبکدوشی چاہنا۔	استبراء:
Recanta Tion,	کسی مرتد کو اسلام کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دینا۔	استتابہ:
Exception,	کسی چیز کو عام قاعدہ سے خارج کرنا۔	استثناء:
Trans Formation,	قلب ماہیت۔	استحاله:
Impossibility,	ناممکن ہونا۔	☆

انگریزی	اردو	عربی
Admiration,	کسی شئی کی طرف طبیعت کا میلان۔	استحباب:
Praise Worthy,	مخصوص فقہی اصطلاح جس کا درجہ سنت سے کم ہے۔	☆
Approbation,	کسی شئی کو بہتر سمجھنا۔	استحسان:
Application of Discretion, in a legal decision	مخصوص فقہی اصطلاح۔	☆
Vindication (of Immovable Property)	کسی چیز کا حقدار ہونا۔	استحقاق:
Attainment,	تلافی مافات، نقصان کی تلافی۔	استدراک:
Reasoning,	صحت دعویٰ پر دلیل قائم کرنا۔	استدلال:
Revendication,	کسی شئی کی واپسی کی طلبی۔	استرداد:
Enslaving,	جنگی قیدیوں کو غلام بنانا۔	استرقاق:
Surrender,	سر تسلیم خم کرنا۔	استسلام:
Submission,	فیصلہ پر اترنا اور جزیہ قبول کرنا۔	☆
Martyrdom,	شہادت طلب کرنا۔	استشہاد:
Quotation,	دعویٰ پر دلیل قائم کرنا۔	☆
Accompanyin,	کسی کے ساتھ چپک جانا۔	استصحاب:
Presumption of	مخصوص فقہی اصطلاح، زمانہ ماضی میں کسی شئی	☆
Continuity,	کے ثبوت کی بنیاد پر اس کے بعد اس کے ثبوت پر استدلال کرنا یا اس کے برعکس۔	
Reclamation,	اچھی چیز طلب کرنا۔	استصلاح:
Consideration of the Public Interest,	مصلحہ مرسلہ کے مطابق عمل کرنا۔	☆
Custom Order,	کسی شئی کا آرڈر دینا۔	استصناع:

انگریزی	اردو	عربی
Contract for Manufacture,	آرڈر پر کوئی معاملہ طے کرنا۔	استصناع:
Capability,	کسی ذمہ داری کی ادائیگی کی صلاحیت۔	استطاعة:
Seeking Help,	کسی سے مدد طلب کرنا۔	استعانة:
Appointment,	کسی شخص کو کسی شہر کا گورنر بنانا یا کوئی ذمہ دارانہ منصب دینا۔	استعمال:
Appeal for Help,	مدد کی درخواست کرنا۔	استغاثة:
Request (for A, formal Legal Opinion Consultation (on A Point of Law)	حکم شرعی معلوم کرنا۔	استفتاء:
Request An Explaation,	وضاحت طلبی۔	استفسار:
Enquiry,	ایسے سوالات جو معاملہ کی تہہ تک پہنچنے میں معاون ہوں۔	☆
Asking for details,	موضوع کے مختلف اجزاء کے تعلق سے سوالات	☆
To Ask for Respite, To Ask for Deferment,	مہلت مانگنا۔ مہلت دینا۔	استمهال:
Commission Royatoire,	کسی معاملہ میں دوسرے کو اپنا قائم مقام بنانا	استنبابة
Deduction,	کوشش کر کے کوئی چیز نکالنا۔	استنباط
Extraction,	حکم شرعی کا استنباط۔	☆
Dwelling,	کسی مقام کو وطن بنانا۔	استيطان:
Captivity,	قید کرنا، دشمن کو زندہ پکڑ لینا۔	أسر:
Intoxication,	نشہ میں مبتلا ہونا۔	اسكار:
Participation. To Draw lots,	قرعہ ڈالنا، قرعہ اندازی کرنا۔	اسهام:

انگریزی	اردو	عربی
To Give A Share,	کسی کو حصہ دینا۔	اسهام:
Signal,	علامت۔	اشارة:
Mixed,	کسی معاملہ کا مشتبہ ہونا۔	اشتباہ:
Over See,	اوپر سے دیکھنا	اشراف:
Supervi Sion,	بڑے کی طرف سے چھوٹے کی نگرانی کرنا۔	☆
Affidavit,	گواہ بنانا۔	اشہاد:
Persistence,	کسی بات پر جم جانا۔	اصرار:
Assertion,	کسی حق کو ثابت کرنا۔	☆
Terminology,	عرف خاص، کسی مخصوص حلقہ کا کسی خاص لفظ یا مفہوم پر متفق ہو جانا۔	اصطلاح:
Ascendents,	کسی شئی کی بنیاد۔	اصل:
Restoration,	اختلاف دور کرنا۔	اصلاح:
Correction,	غلطی دور کرنا۔	☆
Principles,	فروع کی ضد۔	اصول:
Principles of Jurisprudence,	اصول فقہ۔	☆
Theoretical Bases of	اصول شریعت یعنی شریعت کے بنیادی مصادر	☆
Islam,	قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔	
Compulsion,	سخت مجبوری کی حالت۔	اضطرار:
To Lend,	کوئی چیز مفت نفع اٹھانے کے لئے دینا۔	اعارة:
Considerration,	عبرت پکڑنا۔	اعتبار:


انگریزی	اردو	عربی
Analogy,	ایک نظیر کا حکم دوسری نظیر پر لگانا یعنی قیاس عقلی	اعتبار:
Legal Capacity,	شرعی اعتبار، یعنی کسی کا مکلف ہونا۔	☆
Cofession,	کسی چیز کا اقرار کرنا۔	اعتراف:
Belief,	یقین کرنا، ایمان لانا۔	اعتقاد:
Detention, Cofinement,	فیصلہ ہونے سے قبل قید کر لینا۔	اعتقال:
Relief,	کسی پریشان یا ضرورت مند کی مدد کرنا۔	اغاثۃ:
Assistant,	پریشانی سے نکالنے والا شخص۔	☆
Raid. Invasion,	دشمن کا اچانک حملہ کرنا۔	اغارة:
Deliverance of Formal Legal Opinion,	فتویٰ دینا، حکم شرعی بیان کرنا۔	افتاء:
Cheering,	غم دور کرنا۔	افراج:
Release,	قید سے رہائی دینا۔	☆
Reversal of Sale,	باہم رضا مندی سے معاملہ ختم کرنا۔	اقالة:
Power,	قوت و غلبہ حاصل کرنا۔	اقتدار:
Feudal System,	کسی کو کوئی زمین الاٹ کرنا، جاگیر دینا۔	اقطاع:
Minority (Racial)	ایسی قوم جسکی تعداد آبادی کے نصف سے کم ہو۔	اقلیۃ:
Region,	ملک، ایک انتظامیہ کے تحت علاقے۔	اقلیم:
Compulsion Duress,	کسی پر جبر کرنا۔	اکراه:
Atheism,	لامذہب ہونا۔	الحاد:
Princedom,	روئے زمین کے کسی حصہ پر حکومت کرنا۔	إمارة:
Leader. Imam,	امیر قوم۔	امام:

انگریزی	اردو	عربی
Leadership,	ریاست عامہ۔	امامة:
Caliphate,	خلافت، امامت کبریٰ۔	☆
Prayer Leader,	امام نماز۔	☆
Execution,	حکم نافذ کرنا۔	امضاء:
Signature, Ratification,	کسی چیک یا دستاویز پر دستخط کرنا۔	☆
Wealth,	اموال	اموال:
Possessions,	اموال باطنہ۔	☆
Translocation,	ایک حال سے دوسرے حال یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔	انتقال:
Transition,	فکری یا مذہبی تبدیلی۔	☆
Expiration,	وقت پورا ہونا، ختم ہونا۔	انتہاء:
Bible. New Testament,	حضرت عیسیٰ پر نازل شدہ آسمانی کتاب۔	انجیل:
Idols,	علامات، بت۔	انصاب:
Transfer,	تبدیلی۔	انقلاب:
Insult,	حقیر سمجھنا۔	اھانة:
Injure,	کسی کی تحقیر کرنا۔	☆
Influential People. Tho se In Power,	وہ لوگ جن کو قوت و شوکت حاصل ہو اور عقل و تدبیر بھی۔	اہل حل و عقد:
A Free Non Muslim Subject, Living in A Muslim Country,	اسلامی حکومت کی غیر مسلم اقلیت:	اہل ذمة:
Sunnis.	جو لوگ قرآن و سنت پر یقین رکھتے ہوں اور ابو منصور ماتریدی (م ۳۳۳ھ) اور ابوالحسن اشعری (م ۳۳۰ھ) کے مطابق اسلامی عقائد رکھتے ہوں۔	اہل سنة:

Scripturaries. People of The Book, Capacity,	یعنی یہود و نصاریٰ۔ کسی شخص کی ایسی صلاحیت جس کی بنیاد پر اس پر حقوق عائد ہو سکیں اور اس کے لئے حقوق کا ثبوت بھی ممکن ہو۔	اہل کتاب: اہلیۃ:
Capacite De Obliger. (F)	اہلیت التزام: اپنے ذمہ کوئی مقررہ ذمہ داری لینے کی صلاحیت۔	☆
Capacite De Disposer (F)	اہلیت تصرف: کسی ذمہ داری کو ادا کرنے کی صلاحیت	☆
Capacite De Jouissance (F)	اہلیت وجوب: حقوق و واجبات حاصل کرنے کی صلاحیت۔	☆
Capacite De. Exercice (F)	اہلیت ادا: شرعی تصرفات کو قطعیت دینے کی صلاحیت۔	☆
Relativev,	اقرباء و رشتہ دار، ولادت کی بنیاد پر پیدا شدہ قرابت۔	اولوالارحام:
Scholares And Rulers,	قابل اتباع شخصیات، علماء و امراء۔	اولوالامر:
Oath,	بیمین کی جمع، بات کو پختہ کرنے کے لئے قسم کھانا۔	ایمان:
Belief,	یقین اور اعتقاد رکھنا، ایمان نام ہے تصدیق بالجنان، اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا۔	ایمان:
Vain Invalid. Void, Sub Contract, Oppressor,	حق کی ضد، جس کی کوئی اصلیت نہ ہو۔ مخفی، کسی چیز کا اندورنی حصہ۔ ظالم، حد سے تجاوز کرنے والا۔	باطل: باطن: باغی:



انگریزی	اردو	عربی
Rebellious,	حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والا	باغی:
Research,	تحقیق و جستجو۔	بحث:
Innovation	نئی ایجاد	بدعة:
Heresy	دین میں کوئی ایسی ایجاد جس کا ثبوت قرآن و حدیث اور عہد صحابہ میں موجود نہ ہو۔	☆
Freedom From Liability	عیب سے سلامتی، حق سے پاک ہونا۔	برأة:
Release of Deed,	برأت ذمہ: ذمہ میں دین نہ ہونا۔	☆
Veil,	عورت کا نقاب۔	برقع:
Penguin,	موٹی چڑیا، معزز شخص۔	بطریق:
Patriarch,	یہود و نصاریٰ کے یہاں ایک دینی منصب۔	☆
Romaeen Genral (Leader of 1000)	فوجی کمانڈر، رومی فوجی نظام کے مطابق اس کے ماتحت ایک ہزار پیدل فوجی ہوتے ہیں	☆
Emission,	اٹھنا، رسول کو بھیجنا، جماعت کو مخصوص مہم دیکر بھیجا	بعث:
Resurrection (From Dead)	موت کے بعد اٹھایا جانا۔	☆
Of Age Dault,	بالغ ہونا، اپنی عمر کو پہنچنا۔	بلوغ:
Bullet Hazelnut,	بندوق	بندوق:
Bank,	بینک، مال محفوظ کرنے کی جگہ۔	بینک:
Statement,	وضاحت، اظہار۔	بیان:
Statement of Abrogation,	بیان تبدیل، حکم منسوخ کرنا۔	☆
Statement of Interchange,	بیان تغیر: تعلیق، استثناء یا تخصیص کے ذریعہ موجب کلام کو بدلنا۔	☆

انگریزی	اردو	عربی
Statement of Condition,	بیان حال: دلالت حال کو بیان کا قائم مقام ماننا مثلاً مقام بیان پر خاموش رہنا	☆
Husband's House,	وہ مکان جس میں عورت کو شوہر کے ساتھ رہنے کا قاضی فیصلہ کرتا ہے۔	بیت الطاعة:
Public Treasury,	وہ گھر جہاں مملکت کے اموال محفوظ ہوں۔	بیت المال:
Church. Synagogue,	گرجا، کلیسا، یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہ۔	بیعة:
Evidence,	دلیل، ثبوت، شہادت،	بینة:
		
Postponement,	ادائے حق کے لئے کوئی مدت مقرر کرنا۔	تاجیل:
Delay,	لیٹ ہونا، کسی چیز کو اس کے وقت کے بعد کرنا	تاخیر:
Corporal Punishment,	تنبیہ کرنا، حاکم کی طرف سے ہلکی سزا دیا جانا	تادیب:
Determining The Time,	مدت بیان کرنا، وقت کی تحدید کرنا۔	تأقیت:
Assurance,	کسی چیز کو پختہ کرنا، قطعیت دینا۔	تاکید:
Insurance,	بیمہ، دو فریق کے درمیان ایک معاملہ جس میں بیمہ کرانے الا قسط وار کچھ رقم ادا کرتا ہے۔ اور مرنے کے بعد یا بیمہ شدہ شئی کے ضائع ہونے یا مدت پوری ہونے کی صورت میں بیمہ کرنے والے سے مقررہ مقدار مال لیتا ہے۔	تامین:
SOcial Security,	تأمين اجتماعی: حکومت کی طرف سے اپنے ملازمین کے لئے بیمہ۔	☆

انگریزی	اردو	عربی
Reciprocal Insurance	تائین تبادلی: کسی جماعت کا باہم ایک دوسرے کے خطرات و نقصانات کی ضمانت لینا۔	☆
Interpretation,	کلام کی مراد متعین کرنا، ظاہری معنی سے کوئی محتمل معنی مراد لینا، مگر اس کی تین شرطیں ہیں (۱) کلام کو ظاہری معنی پر محمول کرنا ممکن نہ ہو (۲) جو معنی مراد لیا جا رہا ہو اس کو مراد لینا درست ہو، (۳) اس لینے کی کوئی دلیل موجود ہو۔	تاویل:
Alteration. Replacement,	بدلنا، منسوخ کرنا،	تبدیل:
Trade. Commerce,	مالی لین دین۔	تجارة:
Renew,	پھر سے کرنا، کسی شے کو نیا بنانا۔	تجدید:
Spying,	تحقیق، عیوب کی تفتیش۔	تجسس:
Apportionment,	قرض خواہوں کا باہم حصہ تقسیم کرنا۔	تخاص الغرماء:
Taking The Oath,	فریقین میں سے ہر ایک کا قسم کھانا۔	تحالف:
Overload. Unfairness,	طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا یا اٹھانا، ظلم، نا انصافی۔	تحميل:
Liberation (F)	غلامی سے آزادی دینا۔	تحرير:
Manumission,		
Release,	قید سے رہائی دینا۔	☆
Editing,	لکھنا، ایڈٹ کرنا۔	☆
Differentiate,	مسئلہ کو صاف صاف لکھنا۔	☆
Misconstruction,	کلام کے معنی بگاڑنا۔	تحریف:
Reserching The Basis,	کسی بات کو دلیل و برہان سے ثابت کرنا	تحقیق:
Verification,	صحیح مسائل مدلل طور پر بیان کرنا۔	☆



انگریزی	اردو	عربی
Pinpointing The Defect,	تحقیق منط: نص یا اجماع کی علت کو کسی مخصوص صورت میں ثابت کرنا۔	☆
Arbitration,	نزاعی معاملہ میں کسی کو حکم یا ثالث بنانا۔	تحکیم:
Administering The Oath,	کسی کو قسم کھانے کا مکلف کرنا۔	تحلیف:
Breaking Up Absolution,	حلال کرنا، ممانعت ختم کرنا، مطلقہ مغلطہ کا حلالہ کرنا	تحلیل:
Imposition Bearing,	شہادت کی ذمہ داری اٹھانا۔	تحمل:
Asalutation A Greeting,	سلام کرنا، استقبال کرنا۔	تحیہ:
Astonishment,	حیران ہونا، بھولنا، متردد ہونا۔	تحیر:
Dervation of Consequence of the Facts of A Case,	نص یا اجماع کے کسی حکم ثابت سے علت کا استنباط کرنا	تخریج منط:
Specification,	تعییم کی ضد، فرد واحد پر انحصار۔	تخصیص:
Specializing,	کسی مستقل دلیل کی بنیاد پر عام کو بعض افراد کے لئے محدود کرنا۔	☆
Mitigation	کچھ کمی کرنا صرف اس قدر کہ خلل واقع نہ ہو	تخفیف:
Commutation of Penalty	سزائیں تخفیف کرنا۔	☆
Selection,	اختیار کا موقعہ دینا۔	تخیر:
Free Well,	چند چیزوں میں کسی ایک کو اختیار کرنے کی آزادی دینا۔	☆
Inter Ference,	دو چیزوں کا باہم ایک دوسرے میں داخل ہو جانا	تداخل:

انگریزی	اردو	عربی
Planning of Design,	غور کرنا، انجام کار کو دیکھتے ہوئے قدم اٹھانا	تدبیر:
Synony My	دو کلمہ کا ایک دوسرے کا ہم معنی ہونا۔	ترادف:
Arrangement,	ہر چیز کو اس کے مقام پر رکھنا۔	ترتیب:
Biography,	کسی کے حالات بیان کرنا۔	ترجمہ:
Translation,	ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا	☆
To surpass. Or Preference,	ایک کو دوسرے پر فوقیت دینا	ترجیح:
Purification,	تطہیر، پاک کرنا، بڑھانا۔	تزکیہ:
Attestation of Witness,	تزکیہ الشہود: گواہوں کی تحقیق حال۔	☆
Giving Aims,	تزکیہ مال: مالی واجبات کو ادا کرنا۔	☆
Registration,	رجسٹر میں اندراج کرنا۔	تسجيل:
Appraisal Estimation,	بحران سے بچنے کے لئے مارکیٹ ویلو مقرر کرنا	تسعیر:
Defamation Public Scorn,	لوگوں میں کوئی بات عام کرنا۔	تشہیر:
Correction,	غلطی کی اصلاح کرنا	تصحیح:
Affirmation,	کسی کی تائید کرنا۔	تصدیق:
Solidarity,	ایک دوسرے کے واجبات کا ضامن ہونا	تضامن:
Application,	نافذ کرنا، موافق بنانا۔	تطبیق:
Fraud,	زیادتی کرنا، حق سے کم دینا، ناپ تول میں کمی کرنا	تطفیف:
Divorce,	طلاق دینا، قید سے آزاد کرنا۔	تطليق:
Sanctification,	پاک کرنا، گندگی دور کرنا۔	تطہیر:
Equilibrium,	مقدار میں اعتدال، دلائل کی قوت میں توازن	تعادل:

انگریزی	اردو	عربی
Opposition.	دو چیزوں کا باہم مختلف ہونا، ضد ہونا۔	تعارض:
Contradiction,	دلیلوں میں اختلاف ہونا۔	☆
Expression,	بیان کرنا،	تعبیر:
Disabled, Deefeneless	کسی کو عاجز قرار دینا۔	تعجیز:
Transgression,	پیشگی دینا، وقت سے پہلے حق ادا کرنا، ٹھیک وقت پر ذمہ پورا کرنا۔	تعجیل:
Amendment,	برابر قرار دینا۔	تعدیل:
Attestation of Witness,	شہاد کو عادل قرار دینا۔	☆
Setting Right,	تعدیل ارکان، نماز کے تمام ارکان ٹھیک ٹھیک ادا کرنا۔	☆
Acquainting,	پہچان بتانا، تعارف کرانا۔	تعریف:
Identifying The Witness	کسی شخص کا ایسا واضح تعارف جس سے اس کی شہادت کی اہلیت یا نااہلیت ثابت ہو۔	☆
Discretionary Punishment	ایسے جرائم کے بارے میں قاضی کا اپنی صوابدید سے سزا دینا جن کے بارے میں کوئی حد مقرر نہ ہوتا کہ مجرم آئندہ ایسی حرکت سے باز رہے	تعزیر:
Neglecting,	معطل قرار دینا	تعطیل:
Connection (Conditional Manumission)	ایک چیز کو دوسری چیز سے مربوط کرنا۔	تعلیق:
Annotation,	کتاب کا حاشیہ لکھنا۔	☆

انگریزی	اردو	عربی
Justification,	علت بیان کرنا، کوئی ایسا وصف بیان کرنا، جس پر حکم کا مدار ہو۔	تعلیل:
Blame,	عاردلانا، کسی کی طرف عیب کی نسبت کرنا۔	تعییر:
Determination,	کسی شئی کو متعین کرنا۔	تعیین:
Emigration,	وطن سے دور ہونا، یا دور کرنا۔	تغریب:
Exile. Banishment,	جلاوطن کرنا، بعض حالات میں مجرم کو جلاوطنی کی	☆
Evacuation	سزا دی جاتی ہے۔	
Imperil,	اپنے کو ہلاکت کے لئے پیش کرنا۔	تغریو:
Thick,	سختی کرنا۔	تغلیظ:
Strong Oath (Q.V.	بھاری قسم لینا، مثلاً قرآن اٹھا کر، یا کعبہ کے پاس	☆
Solemai Oath)	یا مسجد میں قسم لینا۔	
Inquisition,	صحیح حالات کی کھوج لگانا۔	تفتیش:
Parting,	جدا جدا کرنا۔	تفریق:
Separation of The	میاں بیوی کے درمیان قاضی کی طرف سے	☆
Spouses,	تفریق کرنا۔	
Declaration of	قاضی کا کسی کو مفلس قرار دینا۔	تفلیس:
Bankruptcy,		
Authorization,	معاملہ کسی کے سپرد کرنا۔	تفویض:
Prescription (F)	بہت قدیم ہونا، دعویٰ پر لمبی مدت گزر جانا، حق	تقادم:
	سماعت تقادم سے ساقط ہو جاتا ہے۔	
To Set of.	قرضخواہوں کے مالی مطالبات کی تکمیل کرنا۔	تقاص:


انگریزی	اردو	عربی
Reciprocal Taking Possession,	دین پر قبضہ کرنا، دین وصول کرنا۔	تقاضی:
Trial,	عدالت تک مقدمہ پہنچانا۔	☆
Payment By Instalment,	قسط وار ادائیگی کرنا۔	تقسیط:
Division,	حصہ لگانا۔	تقسیم:
Valuation,	قیمت مقرر کرنا، قیمت لگانا۔	تقویم:
Cost,	خرچ۔	تکلفہ:
Legal Capacity,	کسی شئی کا پابند کرنا	تکلیف:
Commandment of Allah. or Mandatory	حکم تکلفی، شرعی لزوم۔	☆
Collection,	ایک شق کو دوسری میں ملانا۔	تلفیق:
Combination (of View	کئی مذاہب پر اس طرح عمل کرنا کہ وہ کسی	☆
of Different Schools,	مذہب کے لحاظ سے درست نہ قرار پائے۔	
Instructing,	آمنے سامنے سمجھانا۔	تلقین:
Suborning a Witness,	گواہوں کو تلقین کرنا۔	☆
Possession,	کوئی چیز دوسرے کو دینا۔	تملیک:
Dispute,	ہر فریق کا یہ دعویٰ کرنا کہ وہ حق پر ہے۔	تنازع:
Waive Withdrawal,	ہر ایک کا اپنے دعویٰ سے دستبردار ہونا۔	تنازل:
Contradiction,	ایک دوسرے کا مخالف اور ضد ہونا۔	تناقض:
Execution,	فیصلہ نافذ کرنا۔	تنفیذ:
Executiv Power,	عملی اختیارات، تنفیذی اختیارات، انتظامی عہدہ دار	☆
Threat,	سزا کی دھمکی دینا۔	تہدید:


انگریزی	اردو	عربی
Smuggling.	بھگانا، غیر قانونی طور پر سامان دوسرے علاقوں میں بھیجنا	نہرب:
Tradition,	کسی بات کا اتنے لوگوں سے منقول ہونا جن کے کذب پر متفق ہونے کا گمان نہ ہو سکتا ہو	نواقر:
Torah (Old Testament)	حضرت موسیٰ پر نازل شدہ کتاب۔	تورات:
Appointment As Representative,	نائب بنانا	نوکیل:
Procurator,	تصرف میں کسی کو اپنا قائم مقام بنانا۔	☆
Appointment,	کسی کو کسی کام پر مامور کرنا۔	تولية:
Installation,	ذمہ داری حوالہ کرنا۔	☆
		
Revenge.	خون کا مطالبہ، بغیر عدالتی حکم کے اپنے رشتہ دار کے قاتل کو قتل کر دینا۔	ثار:
Constancy,	بے شبہ کسی شئی کی بقاء۔	ثبوت:
Frontier's	سرحد۔	نفر:
Trust Worthy,	قابل اعتماد شخص۔	ثقة:
Reliable Person,	ایسا شخص جو دینی، اخلاقی، مالی اور قول و فعل ہر لحاظ سے انتہائی قابل اعتبار ہو۔	☆
		
Allowed, Permissible	ایسا کام جس کا کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہو	جائز:

انگریزی	اردو	عربی
Reward,	نیکی پر انعام دینا۔	جائزۃ:
Next Door Neighbour	پڑوس۔	جار:
Spy	جو لوگوں کے عیوب خفیہ طور پر معلوم کرے	جاسوس:
Pay Roll,	اوقاف سے متعلق لوگوں کے لئے وظائف	جامکیہ:
Dignity,	عہدہ و مرتبہ۔	جاہ:
Levying (of Taxes)	رعایا سے ان کے مالی واجبات وصول کرنا	جبایۃ:
To Force. Compulsion	زبردستی کرنا، اختیار سلب کر لینا۔	جبر:
Completion,	کمی کی تکمیل کرنا۔	☆
To Invalidate,	گواہوں پر ایسی جرح جس سے وہ شہادت کے لائق نہ رہ جائیں۔	جرح:
Portion. Fraction Piece,	کسی چیز کا ٹکڑا۔	جزء:
Share,	حصہ	☆
Items. Detail,	فقیہی جزئیات اور مسائل۔	☆
Polltax	غیر مسلم اقلیت پر عائد ہونے والا ٹیکس	جزیۃ:
Executioner,	جرمین کو جسمانی سزائیں دینے کے لئے مقرر شخص	جلاد:
Consensus (of Scientists)	جماعت کا بڑا حصہ، اکثریت۔	جمهور:
Majority,		
Army,	لشکر، فوج۔	جند:
Troops. Soldiers,	معاون و مددگار۔	☆
Aegion,	فوجی چھاؤنی کا علاقہ۔	☆


انگریزی	اردو	عربی
Nationality,	شہریت، فرد اور حکومت کا باہمی رشتہ جو فرد کو حکومت کا فرمانبردار بناتا ہے۔	جنسیت:
Permissible,	کسی چیز کا جائز ہونا۔	جواز:
Pasport.	غیر ملکی سفر کا اجازت نامہ، پاسپورٹ۔	☆
Army,	لشکر،	جیش:
		
Chamberlain,	دربان۔	حاجب:
Keeper,	محافظ، نگراں۔	حارس:
Attendants,	بادشاہ کے مقربین۔	حاشیہ:
City Resident,	شہری	حاضر:
Governor. Judge,	حاکم، قاضی۔	حاکم:
President,	سربراہ مملکت۔	☆
Lien,	روکنا، وقف کرنا۔	حبس:
Detention,	قید خانہ میں ڈالنا۔	☆
Office of A Chamberlain	دربانی، سکریٹریٹ۔	حجابه:
Punishment Stipulated In The Quran,	شرعی سزا، مثلاً حد زنا، حد سرقہ، وغیرہ۔	حد:
Robbery,	ہتھیار کا غلط استعمال، ڈاکہ زنی۔	حرابة:
Guarding,	نگرانی، محافظت۔	حراسه:

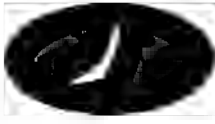
انگریزی	اردو	عربی
Sequestration,	کوئی متنازع سامان جس کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو کسی معتبر شخص کے پاس محفوظ کرنا۔	☆
Forbidden,	حلال کی ضد، ممنوع، ناجائز۔	حرام:
War, Battle.	جنگ۔	حرب:
An enemy's Country	دارالحرب، حربی کافروں کا ملک۔	☆
Combat,	جنگجو۔	حربی:
An infidel (an inhabitant of Dar-Al-Harb,	دارالحرب کا شہری۔	☆
Sacredness,	جس کی توہین جائز نہ ہو۔	حرمة:
His Wives Or Harem,	کسی آدمی کی بیویاں۔	حریم:
Inapproa Chable,	کنواں یا چشمہ کے ارد گرد احاطہ۔	☆
Siege,	فصیل شہر۔	حصار:
Fortress,	قلعہ۔	حصن:
Right. Title. Claim	درست، ایسی ثابت شدہ چیز جس کا انکار صحیح نہ ہو۔	حق:
Truth. Reality,	حق شخصی: یعنی ایسا حق جو کسی شخص معین کے لئے واجب ہو۔	☆
Personal Right,	حق عینی: ایسا حق جو کسی مقررہ چیز سے متعلق ہو ذمہ سے نہیں۔	☆
Real Right,	لفظ کا اسی معنی میں استعمال جس کے لئے اس کو وضع کیا گیا ہو۔	☆
Fact,		حقیقہ:


انگریزی	اردو	عربی
Judgment,	فیصلہ۔	حکم:
Decision,	وہ تجویز جو فریقین کا نزاع ختم کرنے کے لئے جاری کی جاتی ہے۔	☆
Wisdom,	حقائق اشیاء کا علم، شی کو اس کے صحیح محل میں رکھنا	حکمة:
Arbitration,	فیصلہ، تجویز۔	حکومة:
Government,	سلطنت۔	☆
Licit, Lawful,	جائز، حرام کی ضد۔	حلال:
Oath,	قسم۔	خلف:
Bill of Exchange,	منتقل ہونا، دین کو مقروض کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ میں منتقل کرنا۔	حوالة:
Stratagem,	حیلہ جوئی، جائز کے نام پر ناجائز کا ارتکاب	حيلة:
		
Faithlessness, Deceiving,	خیانت کرنے والا شخص۔	خائن:
Treasurer,	اموال کی حفاظت و نگرانی کا ذمہ دار۔	خازن:
Kharaj (Land Tax)	زمینی پیداوار کا ٹیکس (غیر مسلم اقلیت سے)	خراج:
Treasure House	مال محفوظ رکھنے کی جگہ۔	خزانة:
Safe Vault,		
Opponent,	جھگڑا کرنے والا۔	خصم:
Litigant Adversary	متنازع حق کا فریق۔	☆


انگریزی	اردو	عربی
Litigation,	جھگڑا، ایک فریق کی طرف سے کسی حق کا دعویٰ اور دوسرے کی طرف سے انکار۔	محصومة:
Fault,	غلطی، صواب کی ضد۔	مخطا:
Caliphate,	امامت کبریٰ۔	خلافة:
The Four Lawful Caliphs	حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ	خلفاء راشدین:
Immediate Successors of Prophet,	حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ اور وہ تمام خلفاء جو ان کے نقش قدم پر چلیں۔	
Caliph (Sovereign)	اسلامی حکومت کا سربراہ۔	خليفة:
Breach of Trust.	نقض عہد۔	خیانة:
		
House. Yard. Country,	گھر، انسانی رہائش گاہ، ملک۔	دار:
Islamic Country,	ایسا ملک جس میں مسلمانوں کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہو	دار الاسلام:
Enemy Territory	ایسا ملک جس پر غیر اسلامی حکومت کا غلبہ ہو اور اسلامی حکومت سے جنگ کی پوزیشن میں ہو۔	دار الحرب:
Country Linked In A Peace Treaty,	جس ملک نے اسلامی ملک سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہو۔	دار العهد:
Non Islamic Country	جس ملک میں غیر اسلامی حکومت ہو اور مسلمان اقلیت میں ہوں۔	دار الکفر:
Impostor. Liar,	کذاب۔	دجال:


انگریزی	اردو	عربی
Swindler (Antichrist)	ایک مخصوص شخص جو قرب قیامت میں اٹکے گا۔	☆
	چاندی کا سکہ جس کا وزن چھ دانق ۳۸ حبہ	درہم:
	۲۰۹۷۹ گرام۔	
	وہ درہم جس سے اشیاء کا وزن کیا جاتا ہے	☆
	اس کا وزن ۵۱ حبہ ہے ۳۱۷۱ گرام۔	
Dirham (Coin)	بغلی درہم جس کا وزن ۳۶ حبہ ۳۷۷۶ گرام	☆
Statute,	وہ قاعدہ جس پر عمل کیا جائے۔	دستور:
Constitution,	سلطنت کے اساسی قواعد کا مجموعہ۔	☆
Lawsuit,	دعویٰ کرنا۔	دعویٰ:
Legal Proceedings, Case,	عدالت میں مطالبہ حق کا دعویٰ۔	☆
To Propagate Islam,	دعوت اسلام۔	دعوة:
Invitation,	دعوت طعام۔	☆
Account Book official Register,	دفتر تجارت، دفتر سلطانی۔	دفتر:
Auctioneer,	بمعنی دلالی، خرید و فروخت کے لئے۔	دلالة:
Guide. Evidence,	رہنما، قائد۔	دلیل:
Life In This World,	برزخ سے قبل اس روئے زمین کی زندگی	دنیا:
Atheist,	قیامت اور ثواب و عذاب کا منکر۔	دھری:
Astonishment,	حیرانی، بوجہ خوف یا حیا عقل و حواس کا فقدان	دهشة:
Worship Faith Religion,	خلوص سے کام کرنا۔	ديانة:
Blood Money (Diyah)	دیت جان۔	دبة: 3

انگریزی	اردو	عربی
Indemnity (For Wound's And Frac Turest	دیت اطراف۔	☆
Monastery,	نصاری کے رہبانوں کی جگہ۔	ذیر:
Financial Claim,	مالی مطالبہ، قرض۔	دین:
Commitment,	دین ضعیف مثلاً مہر، وصیت، بدل خلع وغیرہ	☆
Dinar of A Gold Coin,	سونے کا سکہ، وزن میں قیراط ۷۲، حبہ ۴۵ گرام	دینار:
Register,	دفتر، دیوان حکم، جس میں حسابات یا عدالتی فیصلوں کا اندراج کیا جائے۔	دیوان:
Procurer	ذلیل، اپنی عزت کے معاملے میں بے غیرت شخص۔	دیوث:
		
Slaughter,	ذبح	ذبح:
Conditional Slaughter	شرعی طور پر ذبح یا نحر۔	ذکاة:
Safekeeping,	عہد و امان۔	ذمة:
Covenant of Protection Giving to The	وہ مخصوص عہد جو جان و مال کے تحفظ اور مذہبی آزادی سے عدم تعرض کے عوض غیر مسلم اقلیت سے اسلامی حکومت کرتی ہے ایسے غیر مسلم ذمی کہلاتے ہیں۔	☆
Zimmi (Non Muslim Subjects At Home)	جس کو عقد ذمہ حاصل ہو چکا ہو۔	ذمی:
Sin,	گناہ، پاپ۔	ذنب:
Gold,	سونا۔	ذہب:

انگریزی	اردو	عربی
Cognate,	رشتہ دار۔	ذوالرحم:
Maternal Kinsman,	خاص میراث میں ذوالارحام کی اصطلاح	☆
		
Leadership,	کسی قوم کا رئیس ہونا۔	ریاسة:
Salary,	وظیفہ، تنخواہ۔	راتب:
Capital,	اصل پونجی۔	رأس المال:
Guardian,	نگراں۔	راعى:
Shepherd,	چرواہا۔	☆
Monk,	دنیا سے بے تعلق۔	راهب:
Sign,	نصب کردہ علامت۔	راية:
Army Banner of Flag,	لشکر یا ملک کا جھنڈا۔	☆
Chief,	قوم کا بڑا۔	رئيس:
Head,	نگران شعبہ۔	☆
Usury,	سود، زیادتی، عقد میں ایسی زیادتی جو عوض مشروع سے خالی ہو۔	ربا:
Delay Usury,	رباء النسئیة: مدت کے بالقابل مشروط زیادتی	☆
Excess Usury,	ربا الفضل: اموال ربویہ کا جنسی تبادلہ کمی بیشی کے ساتھ۔	☆
Beon Guardin A Frontier Station	سرحد کی نگراںی،	رباط:

انگریزی	اردو	عربی
Profit,	نفع۔	ربح:
Gross Profit,	ربح اجمالی: اصل سرمایہ سے زائد کل منافع تقسیم اور اخراجات وغیرہ کی منہائی سے قبل۔	☆
Net Profit,	ربح خالص: اخراجات کی منہائی کے بعد والا نفع۔	☆
Stoning (To Stone)	سنگ سار کرنا۔	رجم:
Leave of Absence,	ملازمین کو مقررہ نظام کے تحت چھٹی دینا۔	رخصت:
Message,	پیغام۔	رسالة:
Messenger,	پیغامبر۔	رسول:
Bribery,	رشوت	رشوة:
Ratl (A Weight)	ایک پیانہ وزن۔	رطل:
	رطل عراقی = ۷۴ - ۱۲۸ درہم - ۳۰۷۵ گرام	☆
	چاندی کا رطل = ۲۸۰ درہم - ۱۱۲ اوقیہ = ۳۴۸ گرام۔	☆
Subjects,	ملک کے عام لوگ۔	رعیۃ:
Written,	درج شدہ۔	رقم:
Number. Digit,	عدد، شمار۔	☆
Spiritual Exercise,	ورزش، روحانی ریاضت۔	ریاضۃ:
Physical Exercise,	بدنی ریاضت۔	☆
		
Thronging. Jam,	بھیڑ، جنگلی۔	زحام:
Plantation,	کھیت،	زرع:


انگریزی	اردو	عربی
Adultery. Fornication	عورت سے غلط تعلق۔	زنا:
Unbeliever,	بے دین،	زندیق:
Hypocrite,	منافق، اندر سے کافر اور پر سے مسلمان۔	☆
Visit,	ملاقات۔	زیارة:
		
Ask. Request,	طلبگار، سوال کرنے والا۔	سائل:
Beggar,	بھیک مانگنے والا۔	☆
Question,	سوال کرنا۔	سوال:
Begging,	بھیک مانگنا۔	☆
Endeavouring,	کوشش کرنے والا۔	ساعی:
Tax Collector. Revenue Officer,	مالی واجبات وصول کرنے کا ذمہ دار۔	☆
Jail. Prison,	قید خانہ۔	سجن:
Bill of Exchange Letter of Credit	گھنڈی، حوالہ	سفتجة:
Plundering Robbery,	کسی کی چیز چھین لینا۔	سلب:
Sultan. Supreme Ruler,	بادشاہ۔	سلطان:
Broker,	دلال۔	سمسار:
Year,	سال۔	سنة:
Sunnat of The Prophet (Enact Ment)	طریقہ اور سیرت۔	السنة:
Prophet's Sayings	سنت قولی۔	☆

انگریزی	اردو	عربی
Prophet's Doing, Practice Tacitly Approued By The Prophet,	سنت قعلی۔	☆
Prophet's Descriptive Tradition (Opp. to Innovation)	سنت تقریری۔	☆
Recommended,	سنت وضعی۔	☆
Fence. Wall,	سنت بالمقابل بدعت۔	☆
Whip Lash,	اصطلاحی سنت جس کا درجہ واجب سے کمتر ہے	☆
Security,	دیوار وغیرہ۔	سور:
Insurance,	کوڑا۔	سوط:
Policy Grooming,	ضمانت۔	سوکرة:
Adminstration of Justice,	بیمہ کا معاملہ۔	☆
Expediency,	حکمت عملی۔	سیاسة:
Dominion. Control, Flowing Over The Ground (Water)	شریعت کے مطابق امت کی نگرانی و انتظام	☆
	مقاصد شریعت پر عمل میں لوگوں کے مصالح	☆
	کی رعایت	
	حالات کی نگرانی، غلبہ۔	سیطرة:
	نہریں اور ندیاں۔	سیوح:
		
Irregular.	عام قاعدہ یا قیاس یا عرف کے خلاف بات	شاذ:
Abnormal Decisoin	قول شاذ: حکم شاذ	☆
Irregular Tradition,	حدیث شاذ۔	☆

انگریزی	اردو	عربی
Rare Reading,	قرآت شاذۃ۔	☆
Law Giver,	صاحب شریعت۔	شارع:
Witness	گواہ۔	شاهد:
Similar To	ہم مثل، مشابہ۔	شبه:
Quasi-Deliberate Intent	قتل شبه عمد:	☆
Quasi Intentional Killing	شبه	شبهة:
Contu Sedness,		
Judicial Error		
Confusedness of	شبه عقد: یعنی صورت عقد موجود ہو لیکن	☆
Contract	حقیقت میں نہ ہو، مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح۔	
Suspicion of Practice.	شبه فعل: اس کو شبہ اشتباہ بھی کہتے ہیں،	☆
	یعنی حرام کو حلال سمجھ کر کرے مثلاً مطلقہ	
	علا شہ کو حلال سمجھ کر وطی کر لے۔	
	شبه محل: اس کو شبہ حکمیہ بھی کہتے ہیں یعنی	☆
	غیر محل کو محل سمجھ کر کام کر لے مثلاً اپنے	
	بستر پر موجود اجنبیہ کو بیوی سمجھ کر وطی کر لے	
Suspicious Property	شبه ملک: یعنی جزوی ملکیت موجود ہو، اور	☆
	اس میں تصرف کرے مثلاً مشترک مال سے	
	چوری کر لے۔	
Insult. Abuse,	گالی دنیا، تہمت لگانا۔	شتم:
Face And Head Injuries,	سریا چہرہ کا زخم۔	شجة:
Object,	وجود، جسم ظاہر۔	شخص:

انگریزی	اردو	عربی
Individual,	شخص حقیقی، کوئی معین انسان۔	☆
Juristic Person,	شخص اعتباری: جس کے ساتھ ایک حقیقی شخص کی طرح معاملہ کیا جائے، مثلاً کمپنی اور وقف وغیرہ۔	☆
Pre-Requisite,	معاملات میں جو بات باہم رضامندی سے طے ہو۔	شرط:
Condition	شرط وجوب: جیسے نماز کے لئے عقل کی شرط۔	☆
Condition of Conclusion	شرط صحت: مثلاً نماز کے لئے نیت کی شرط۔	☆
Condition of Vailidity,	شرط لزوم: مثلاً لزوم بیع کے لئے اہلیت تصرف کی شرط۔	☆
Condition of Irrevocability,	شرط نفاذ: عقد کے نافذ ہونے کے لئے شرط۔	☆
Condition of Efficacy	شرط خیار: بیع میں کسی ایک فریق کا اختیار لینا۔	☆
Stipulated Right of Cancellation,	بندوں کے لئے خدا کا نازل کردہ قانون	شوع:
Law,	شریعت کے مطابق چیز	شوعی:
Lawful. Legal,	حصہ، حصہ دار۔	شوك:
Share. Partner,	خدائی الوہیت یا ربوبیت میں کسی کو شریک کرنا۔	☆
Poly Theism,		

انگریزی	اردو	عربی
Partner Ship.	حصہ داری۔	شركة:
Joint Stock Company	شرکت مساهمت: کمپنی جو شیر جاری کرتی ہے، اور لوگوں کو حصہ دار بناتی ہے۔	☆
Partnership	شرکتہ التوصیة: جس میں دو فریق ہوتے ہیں ایک فریق پر کمپنی کے تمام معاملات کی ذمہ داری آتی ہے جب کہ دوسرے فریق پر کمپنی کے قرض وغیرہ مسائل میں کے بقدر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔	☆
Commendam	محدود ذمہ داری والی کمپنی۔	☆
Limited Liability,	دین کے احکام عملیہ۔	☆
Muslim Law (Constitution Prescribed By Allah	سفرارش کرنا۔	☆
Intercession, Advocacy,	ایک حق جو شریک یا پڑوسی کو زمین کی بیج کے وقت حاصل ہوتا ہے۔	☆
Preemption,	جس کو مذکورہ حق حاصل ہو۔	☆
Preemption Claimant,	مشاہدہ و معاینہ۔	☆
Attestation Testimony	کسی شخص کے حق میں رویت اور معاینہ کی بنیاد پر گواہی دینا۔	☆
Deposition	بغیر دیکھے ہوئے محض شہرت کی بنیاد پر یا کسی معتبر شخص سے سن کر شہادت دینا۔	☆
Evidence of	جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دینا۔	☆
Witnesses,	مشہور ہونا، مشہور کرنا۔	☆
Hearsay (Evidence of Testimony)		
False Evidence		
Publicity. Reputation		

انگریزی	اردو	عربی
Martyr,	راہ حق میں جان دینے والا شخص۔	شہید:
Consultation,	کسی معاملہ میں اہل علم و کمال سے مشورہ کرنا	شوری:
Satan. Devil,	شیطان	شیطان:
		
Out Mail	سرکاری دفاتر سے جاری ہونے والا اعلامیہ	صادر:
Exports,	بیرون ملک برآمد کی جانے والی پیداوار	☆
Saa. (A Measure of Capacity)	ایک پیمانہ، حقیقہ کے نزدیک صاع کا وزن ہے ۴ رمد، ۸ رطل ۳۶۲، ۳ لیٹر، ۵۱۱ گرام اور دوسرے فقہاء کے نزدیک اس کا وزن ہے ۴ رمد، ۳۱۔۵ رطل ۴۸۷، ۲ لیٹر ۲۱۷۲ گرام۔	صاع:
The Companions of The Prophet,	صحابہ رسول ﷺ	صحابہ:
Companionship,	رفاقت۔	صحابہ:
Validity (of Contract)	کسی شئی کا قانونی طور پر درست ہونا۔	صحۃ:
Vailid, Legally	جس میں تمام شرائط و ارکان کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہو۔	صحیح:
Effective,		☆
Authentic Tradition,	حدیث صحیح، جس کو عادل و ضابط راویوں نے نقل کیا ہو اور شذوذ و علت سے پاک ہو	
Dower,	نکاح میں عورت کا مہر	صداق:

انگریزی	اردو	عربی
Charity,	وہ عطیہ جو رضائے الہی کے لئے دیا جائے	صدقة:
Almsgiving At The	صدقہ فطر۔	☆
End of Ramadan,	واضح، صاف۔	صریح:
Pure, Clear,	صریح لفظ: یعنی لفظ اپنے حقیقی معنی میں	☆
Explicit.	مستعمل ہو اور مراد بالکل واضح ہو۔	
Unequivocal Divorce	طلاق صریح: جو طلاق صریح لفظوں میں	☆
	دی جائے۔	
Row, Rank	صف۔	صف:
Conclusion of A Contract	عقد بیع۔	صفقة:
Prayer,	نماز	صلاة:
Reconciliation, Arbitration,	باہمی رضامندی سے جھگڑا ختم کرنا۔	صلح:
Cross,	دو ایسے خط مستقیم جو ایک دوسرے کو قطع کرتے	صلیب:
	ہوں جن میں ایک عمودی ہو اور دوسرا افقی یہ	
	نصاری کے نزدیک ایک مقدس شکل ہے۔	
Right. Just,	درست، لائق۔	صواب:
	ض	
Errant,	جو راستہ بھول جائے	ضال:
Deviating,	گمراہ، جو راہ حق نہ پاسکے۔	☆
Guarantor. Surety	کسی چیز کا ذمہ دار، نقصان کا ذمہ دار۔	ضامن:


انگریزی	اردو	عربی
Exactitude. Exactness,	کسی چیز کو پوری طرح انجام دینا، پوری	ضبط:
Control Core Storage,	طرح محفوظ کرنا۔	
Contrary.	مخالف	ضد:
Contrast,	دو متضاد چیزیں۔	☆
Necessity	شدید حاجت۔	ضرورة:
Compulsion		
Necessity Knows No	ایسی چیز جو پانچ بنیادی مقاصد میں سے کسی	☆
Laws The Five	ایک کو نقصان پہنچائے، وہ پانچ مقاصد یہ	
Fundamentals.	ہیں، حفظ نفس، حفظ دین، حفظ عقل، حفظ	
	آبر، اور حفظ مال۔	
Weak. Doubtful	کمزور۔	ضعیف:
Doubtful Tradition	حدیث ضعیف، جس میں حدیث صحیح کی شرائط	☆
	مفقود ہوں۔	
Debt Deemed Unco	مال غائب جس کے ملنے کی امید نہ ہو۔	ضممار:
Llectible.		
Guarantee,	کسی کا ذمہ لینا۔	ضمان:
Social Security,	اجتماعی ضمان: مثلاً گورنمنٹ یا کوئی رفاہی	☆
	ادارہ ضرورت مندوں کی ذمہ داری لے۔	
Guarantee For	ضمان الدرک: بائع مشتری کو ممکنہ نقصان	☆
defective Title	کی طمانی کی ضمانت دے۔	

انگریزی	اردو	عربی
Garantie De Rouble (F)	ضمان تعرض: بائع معلقہ بیع میں کسی ممکنہ نزاع کی صورت میں مشتری کو حمایت کا یقین دلائے۔	☆
Warranty Deed.	ضمانت کی دستاویز یا رہن، کفالت وغیرہ	ضمانۃ:
	ط	
Emergency Circumstance,	اتفاقاً پیش آنے والے حالات۔	طاری:
Pious Deed, Obedience	بندگی، حکم کی بخوشی تعمیل۔	طاعة:
Pure,	پاک	طاهر:
Medical Treatment,	علاج معالجہ	طب:
Medicine,	قوانین طب کا علم۔	☆
Class. Generation	درجہ۔	طبقة:
Physician,	معالج	طبيب:
Medical Doctor	قوانین طب کا ماہر	☆
Tyranny	سرکشی، ظلم	طغیان:
Divorce, Repudiation	عقد نکاح ختم کرنا۔	طلاق:
Revocable Divorce	طلاق رجعی۔	☆
Irrevocable or Final Divorce	طلاق مغلظہ۔	☆
Cleanness	صفائی، ستھرائی۔	طہارۃ:
Purity,	پاکی۔	☆
Asepsis	عورت کی حیض و نفاس سے پاکی۔	طہر:

انگریزی	اردو	عربی
Aseptic Infarction	وہ سفید مادہ جو حیض کے اختتام پر عورت کی شرمگاہ سے نکلتا ہے۔	☆
The Procession Round The Kaabah	خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانا۔	طواف:
	ظ	
Literal Or Apparent Meaning	جس لفظ کا معنی بالکل واضح ہو، صیغہ کلام سے جو مراد ظاہر ہو	ظاہر:
Conjecture. Opinion	غالب گمان۔	ظن:
Injurious Assimilation (of Wif To Mother)	مرد کا اپنی بیوی سے ظہار کرنا۔	ظہار:
	ع	
Family,	خاندان۔	عائلة:
Urgent Price	نقد، پیشگی، فوری۔	عاجل:
Custom, Habit,	جس پر لوگ بلا تکلف ایک سے زائد بار عمل کرتے ہوں	عادة:
Indcidental	خلاف اصل حالت۔	عارض:
Contingency,	آسمانی عوارض یعنی جن میں بندہ کے اختیار کا دخل نہ ہو۔	☆
Accidental	خود کا پیدا کردہ عارضہ۔	☆
Sany, Fully Responsible,	عقل مند، نفع و نقصان کو سمجھنے والا شخص۔	عاقل:
Universe, World	دنیا، خدا کے ماسوا ہر چیز عالم ہے۔	عالم:

انگریزی	اردو	عربی
Collective,	ایسا لفظ جو اپنے مدلول کے تمام اجزاء کو شامل ہو	عام:
Labourer	کارندہ۔	عامل:
Prince,	امیر	☆
Governor, Ruler,	جس کو حکومت کی طرف سے کوئی عہدہ دیا گیا ہو۔	☆
Common,	عام شخص۔	عامی:
Illi Terate,	ایسا شخص جس کے پاس نہ علم ہو نہ تہذیب	☆
Act. of Devotion	عبادت	عبادة:
,Performance of Rituals		
Example	ایسی چیز جس سے آدمی سبق حاصل کرے	عبرة:
Non Arabs	غیر عربی،	عجم:
Honorability, Moral	قابل اعتبار حالت	عدالة:
Integrity, Justice		
Woman's Prescribed Retreat, or	وہ وقفہ جو طلاق یا شوہر کی وفات کے بعد	عدة:
Waiting Period (After	عورت گزارتی ہے۔	
Divorce Or Death of		
Husband)		
Enemy Foe	دشمن، مخالف۔	عدو:
Excuse.	ایسا سبب جس سے انسان کو اصل حکم پر عمل	عذر:
	نہ کرنے کی اجازت ہو۔	
Custom	عام لوگوں کا طور و طریق	عرف:
Customary Martial	احکام عرفیہ جن احکام کی بنیاد عرف پر ہو	عرفی:
Law		
Setting Apart	عورت سے عزل کرنا۔	عزل:
Decision	پختہ ارادہ،	عزيمة:

انگریزی	اردو	عربی
Decisive Judgment	وہ ثابت شدہ حکم جو کسی دلیل معارض سے پاک ہو	☆
Troops	لشکر	عسکر:
Tithe, One Tenth	زمنی پیداوار کی زکوٰۃ	عشر:
Passionate Love	ایسی محبت جو عقل کی حدود پار کر جائے،	عشق:
Kindred Relations or Agnatic Relatives	عصبہ سبیہ	عصبۃ:
Relations On Father's Side, Paternal Relative	عصبہ نسبیہ	☆
Inviolability, Protection	ممانعت، حفاظت۔	عصمت:
Pardon	غلطی سے صرف نظر	عفو:
Release	کسی کے ذمہ واجب حق ساقط کرنا۔	☆
Forgiveness	گناہ کو مٹانا۔	☆
Amnesty	مجرمین کی عام معافی	☆
Favour Or Redundant Surplus	ضرورت سے زائد مال	☆
Punishment,	کئے کی سزا۔	عقاب:
Contract	باہم کوئی معاملہ کرنا۔	عقد:
Faith. Creed	عقیدہ	عقیدۃ:
Connection	رابطہ باہم۔	علاقۃ:
Ratio. Relatio	قیاس کے لئے دو شئی کے درمیان امر مشترک، مثلاً علیت اور اضافت وغیرہ۔	☆
Sign	علامت۔	علامۃ:
Effective Case	سبب، جس وصف پر حکم کا مدار ہو۔	علۃ:

انگریزی	اردو	عربی
Action. Practice	وہ کام جو قصد و فکر کے ساتھ کیا جائے	عمل:
Impotent	نامرد	عنین:
Covenant	پختہ معاہدہ۔	عہد:
Letter of Appointment	اہل عہد، جس سے معاہدہ ہو	☆
Beasts of Burden	کام کرنے والے جانور	عوامل:
Effectives	اسباب و محرکات	☆
Defect. Fault, Blemish	عیب۔	عیب:
Flaw	عیب لیسیر: تھوڑا عیب جو زیادہ موثر نہ ہو	☆
Imperfection	عیب فاحش: جو موثر ہو، یا مقصد کو نقصان پہنچاتا ہو	☆
Feast	یوم جشن	عید:
Lesser Bairam (1st of Shawwal)	عید الفطر	☆
Greater Bairam Feast of Immolatio	عید الاضحی	☆
		
Absent	غیر حاضر۔	غائب:
Debtor	ایسا مقرض جو اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو	غارم:
Fine	وہ جرمانہ جو بطور تنبیہ یا بطور عوض عائد کیا جائے	غرامة:
Risk Uncertainty	جہالت، دھوکہ	غرر:
Aleatory	بیع غرر: ایسی بیع جس میں جہالت موجود ہو	☆

انگریزی	اردو	عربی
payment And performance Bond	وہ رقم جو کوئی شخص کسی نقصان کے بدلہ ادا کرتا ہے، جس نقصان میں اس کی جنایت یا خیانت کا دخل نہ ہو	غرم:
Adversary, Antagonist	ترضخواہ یا قرضدار (سیاق سے مراد متعین کی جائے گی)	غوریم:
Invasion, Incursion	دشمن سے جنگ	غزو:
Usurpation	کسی کا مال ناحق لے لینا	غصب:
Anger	غصہ	غضب:
Wrath	ایسا غصہ جس میں دماغی توازن ٹھیک ہو	☆
Passion	ایسا غصہ جس میں دماغی توازن بگڑ جائے	☆
To Act Unfaith Fully	خیانت	غلول:
Stealing From the Warbooty Before 1st Distri Bution,	مال غنیمت سے تقسیم سے قبل کچھ لے لینا	☆
Richness. Wealth	مالدار	غنی:
Booty	جنگ میں دشمن سے حاصل شدہ مال	غنیمہ:
Jealousy,	اپنی محبوب چیز میں کسی غیر کی شرکت گوارہ نہ ہونا	غیرہ:
ف		
Group, Class. Band	جماعت، گروہ	فئۃ:
Horseman	گھوڑ سوار	فارس:
Person Not Meeting Legal Requirements of Rightness, Sinner	گناہ کبیرہ کا مرتکب یا اصرار کے ساتھ گناہ صغیرہ کرنے والا شخص	فاسق:
Victory	کامیابی	فتح:


انگریزی	اردو	عربی
Trial, Temptation	امتحان	فتنة:
Affliction	مصیبت میں پڑ جانا	☆
Impiety, Unbelief	کفر	☆
Formal And Legal Opinion	حکم شرعی جو فقیہ سائل کو بتائے	فتویٰ:
Redemption (From Omission of Religious duty)	اپنے کو بچانے کے لئے جو مال خرچ کیا جائے	فدیه:
Shares in Estate, Prescribed Shares	مقررہ حصے	فرائض:
Desertion, Runningaway	بھاگنا	فرار:
Elopement Divorce	بیوی کو وراثت سے محروم کرنے کے لئے طلاق دینا	☆
Insight, PhysioGnomy	مخصوص فہم، دل میں جو بات پیدا ہو	فراصة:
League(About threemiles)	مسافت، تین میل، بارہ ہزار ہاتھ ۵۵۴۴	فرسخ:
Divine Command, Precept, Duty	میلر لمبا فاصلہ	
Individual Obligation	وہ حکم جس کا وجوب دلیل قطعی سے ثابت ہو	فروض:
Collective Obligation	فرض عین، جس کا پابند ہر شخص ہو۔	☆
	فرض کفایہ، ایسا حکم کہ کچھ لوگ ادا کر لیں تو	☆
	باقی سے ساقط ہو جائے۔	
Legal Distinction	مقیس اور مقیس علیہ کے درمیان فرق،	فرق:
Separation (of Man, Woman or Friends)	میاں بیوی کے درمیان جدائی۔	فرقة:
Annulment, Cancellation	ختم کرنا، عقد کی ضد۔	فسخ:
Abrogation		
Revocation,	فسخ نکاح۔	☆
Redemption,	فسخ بیع۔	☆


انگریزی	اردو	عربی
Officious of Unauthorized Agent	بغیر استحقاق کسی معاملہ میں دخل دینے والا شخص	فضولی:
Comprehend	دقائق امور کا ادراک	فقہ:
The Science of Shariah	علم فقہ۔	☆
The Sacred Law of Islam	علم اصول فقہ	☆
Jurisprudent (The Religious Lawyer of Islam)	علم فقہ کا ماہر	فقیہ:
The Seven Jurisprudents,	عہد تابعین میں مدینہ کے سات فقہاء (۱) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود (۲) عروہ بن زبیر (م ۹۴ھ) (۳) قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق (م ۱۰۶ھ) (۴) سعید بن المسیب (م ۹۱ھ) (۵) ابوبکر بن عبد الرحمن الخزومی (۶) سلیمان بن یار (م ۱۰۷ھ) (۷) خارجہ بن زید (م ۹۹ھ)	فقہاء سبعة:
Philosophy	حکمت، علوم اربعہ کا مجموعہ، ہندسہ، حساب، منطق، الہیات اور طبیعیات، لیکن اب ان میں سے بعض علوم مستقل علم کا درجہ حاصل کر چکے ہیں، اور فلسفہ الہیات یا مارواء الطبقات تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔	فلسفہ:
Art	فن	فن:
Comprehension Conception	سمجھ	فہم:
War Booty, Gained Without Fighting	کفار سے جو مال بغیر جنگ کے حاصل ہو۔	فنی:


انگریزی	اردو	عربی
Remarry (Take Back A Divorced Woman After Paying Afine)	ایلا کے بعد فئی، یا طلاق رجعی کے بعد رجوع	☆
Judge, Magistrate (Qadi)	حکومت اسلامیہ کا مقرر کردہ شخص جو لوگوں کے مقدمات حل کرے۔	قاضی :
Chief Justice	قاضی القضاة، بڑا قاضی۔	☆
Rule,	قاعدہ کلیہ جو تمام جزئیات کو محیط ہو۔	قاعدة :
Carvan	مسافروں کی جماعت۔	قافلة :
Canon	ہر چیز کا پیمانہ، قاعدہ کلیہ جو تمام جزئیات کو شامل ہو	قانون :
Law	مملکت کا تحریری دستور جس کی پابندی تمام طبقوں پر ضروری ہو	☆
Harp,	ایک آلہ موسیقی۔	☆
Midwifery	دستاویز	قبالة :
Grave, Tomb	وہ گڑھا جس میں انسانی لاش دفن کی جائے	قبر :
Penis And Wagina	شرمگاہ کا اگلا حصہ	قبل :
Direction of Prayer	خانہ کعبہ	قبلة :
Acceptation	کوئی چیز رضامندی سے لینا، فریقین کا کسی بات پر متفق ہونا،	قبول :
Tribe	خاندان، یا کوئی سیاسی، یا اقتصادی اجتماع	قبيلة :
	باہم خونی رشتے ہوں یا نہ ہوں۔	

انگریزی	اردو	عربی
Fighting	مسلح جنگ۔	قتال:
Killing	جان سے مارنا۔	قتل:
Intentional Killing	قتل عمد: ہتھیار سے عمدہ قتل کرنا۔	☆
Quasi Intentional Killing	قتل شبہ عمد: ارادہ قتل ہو مگر ہتھیار دھار دار نہ ہو	☆
Accidental or Unintentional Homicide	قتل خطا: بغیر ارادہ قتل کسی کو مار دینا	☆
Execution	بطور حد کسی کو قتل کرنا مثلاً مرتد کا قتل	☆
Retaliation	بطور قصاص کسی کو قتل کرنا۔	☆
Drought,	جس مطر، بارش رک جانا	قحط:
Might, Ability	زندہ انسان میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی طاقت	قدرة:
Power, Aptitude	قدرت ممکنہ کم از کم اتنی قدرت کہ کسی طرح مطلوبہ کام انجام دے سکے خواہ مشقت ہی سے سہی	☆
Capability	قدرت میسرہ، اتنی قدرت کہ آسانی کے ساتھ مطلوبہ کام انجام دے سکے۔	☆
Moment, Measure	مطلق وقت۔	قراء:
Menstruation Or purity	یہ الفاظ اضداد میں سے ہے اس کے معنی حیض بھی ہیں اور طہر بھی۔	☆
Holy Quran.	سید الاولین والآخرین امام الانبیاء، رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر خدا کی طرف سے نازل شدہ آسمانی کتاب	قرآن کریم:
Decision	محکمہ کی تجویز، کسی مسئلہ پر ثابت شدہ حکم	قوار:

انگریزی	اردو	عربی
Offering, Oblation, Sacrifice, Approach.	ثواب کی نیت سے کام کرنا۔	قربۃ:
Loan	قرض۔	قرض:
Lot	قرعہ۔	قرعة:
Near. Relative,	نزدیک، رشتہ دار۔	قریب:
Compurgation (By Oath) The Oath Taken by Some people (50 Men) of the Tribe of A Person Who is Being Accused of Killing Some Body	ایسے مقتول کے لئے جس کے قاتل کا پتہ نہ ہو مقام واردات کے لوگوں سے قسم کی کاروائی کرنا۔	قسامة:
Division	تقسیم کرنا، مشترک حصوں کی تعیین	قسمة:
Partition in Kind	قسمت افراز: ایسی تقسیم جس میں بغیر کسی رد کے برابری ممکن ہو۔	☆
Conset Partition,	قسمت تعدیل: تقسیم برابر کرنے کے لئے	☆
Adjusted	ایک دوسرے کے حصے کو باہم عوض قرار دیا جانا	
Distribution Par	قسمت غرماء: کسی مفلس کا مال غرماء میں	☆
Contribution	ان کے دیون کے تناسب سے تقسیم کرنا۔	
Retaliation	جنایت کا پورا بدلہ	قصاص:
Intent, Aim, Purpose Criminal Intention	ارادہ و اختیار مثلاً جرم کا ارادہ کرنا	قصد:
Acts of Allah	قضا و قدر	قضاء:
The Courts (of Law), Judgment	مقدمات کے بارے میں فیصلہ کرنا	☆
Payment	قانونی واجبات کی ان کے مثل کے ذریعہ بعد از وقت تلافی مثلاً قرض کی ادائیگی، نماز کی قضا وغیرہ	☆

انگریزی	اردو	عربی
Piece of Land, Fief	جاگیر جو حکومت کی طرف سے کسی کو دی جاتی ہے	قطیعة:
Gambling	جوا	قمار:
Consul	دوسرے ملک کا وہ نمائندہ جو اپنے ملک کے مفادات کے تحفظ اور اس ملک سے رشتہ کی استواری کے لئے یہاں مقیم ہو اس کا درجہ وزیر اور سفیر سے کم ہوتا ہے۔	قنصل:
Strenght, Force	ضعف کی ضد	قوة:
Power, Ability.	کسی کام کی طاقت	☆
Analogy	کسی مشترک علت کی بنا پر ایک نظیر کو دوسری نظیر پر قیاس کرنا۔	قیاس:
		
Clerk	منشی، ادیب، لکھنے والا۔	کاتب:
A Disbeliever of Allah,	اسلام کا منکر۔	کافر:
Abundant, Plentiful	قلیل کی ضد، زیادہ	کثیر:
Alcohol	نشہ آور مادہ، خلاصہ خمر	الکحول:
Lie, Falsehood, Untruth	جھوٹ	کذب:
Reprehensi Bility	نا پسندیدہ چیز	کراہة:
Slump, Depression	بازار سے کسی چیز کا رواج ختم ہو جانا	کساد:
Fitness (Matching)	برابری، نکاح میں کفایت	کفاءة:

انگریزی	اردو	عربی
Qualification	کفایت فی العمل۔	☆
Religious, Expiation,	گناہ مٹانے کے لئے شریعت کے بعض	کفارة:
Expiatory Gift	مقرر کردہ اعمال اور وظائف۔	
Sufficient Means for	بقدر ضرورت خرچ۔	کفاف:
Aliving		
Bail Bond, Guaranty,	ضمانت۔	کفالة:
Suretyship		
Atheism, Blasphemy,	انکار۔	کفر:
Guarantor, Surety,	ضامن۔	کفیل:
Bondsman, Bailsman,		
One Who Has No Parents or	جس شخص کی نہ اولاد ہو نہ والدین، نہ وارث شخص	کلالة:
Children Left.		
Allusion.	صراحت کی ضد، اشارہ میں کوئی بات کرنا	کنایة:
Measurement Scale	غلہ کا ایک پیمانہ۔	کیل:
		
Appeared.	جو چیز بالکل ظاہر ہو	لائحة:
Regulation.	وہ مجموعہ قواعد جن کو حکومت تنفیذ قوانین کی	☆
	تنظیم کے لئے جاری کرتی ہے۔	
Obligatory	ضروری، واجب۔	لازم:
Beard	ڈاڑھی۔	لحیة:
Condition of Irrevocability	پختہ ہو جانا جس سے رجوع درست نہ ہو	لزم:
	مثلاً لزوم بیع۔	
Irrevocability	وجوب۔	☆

انگریزی	اردو	عربی
Inseparable	صحبت کو لازم پکڑنا، چپک جانا۔	☆
Slapping	ٹھانچہ مارنا۔	لطم:
Language	زبان۔	لغة:
Nonsense, Vain Discourse	نا قابل اعتبار کلام۔	لغو:
Thoughtless (In Your Oaths) Oath of No Value	ایسی چیز جس کا کوئی اثر مرتب نہ ہو، مثلاً یمین لغو	☆
Article Found	راستہ سے اٹھایا ہوا ماں جس کے مالک کا پتہ نہ ہو	لقطة:
Foundling Waif.	راستہ سے اٹھایا ہوا بچہ جس کے باپ کا پتہ نہ ہو	لقیط:
Flag	لشکری جھنڈا	لواء:
Major General	فوج کا سب سے بڑا جھنڈا۔	☆
Sodomy, Homosexuality.	اغلام بازی۔	لواط:
Suspicion,	شبہہ ربط بالخصوص قسامتہ کے مسئلے میں۔	لوٹ:
		
Water	پانی۔	ماء:
Running Water	ماء جاری: بہنے والا پانی۔	☆
Abundance of Water	ماء کثیر: بہت زیادہ پانی۔	☆
Fresh Water	ماء مطلق: تازہ پانی۔	☆
Used Water.	استعمال شدہ پانی۔	ماء مستعمل:
The one Who Performs Marriage Ceremonies	جسے نکاح کرانے کا اختیار ہو	مأذون:
Who Authorized With Limited Legal Rights	جسے تصرفات کی اجازت ہو	☆

انگریزی	اردو	عربی
Past.	حال سے قبل کا زمانہ۔	ماضی:
Finance, Assets, Property	ایسی چیز جس کی طرف انسانی طبیعت کا میلان ہو اور اس کی ذخیرہ اندازی ممکن ہو	مال:
Things With Commercial Value.	مال مقوم: جس مال سے انتفاع ممکن ہو	☆
Thing Without Commercial Value.	مال غیر مقوم: جس مال کی کوئی قیمت نہ ہو۔	☆
ILL-Go Ttin Gain	مال حرام	☆
Movables	مال منقول	☆
Immovables	مال غیر منقول	☆
The People With Reconciled Heart	جن کو ابتداء عہد اسلام میں تالیف قلب کے لئے زکوٰۃ دی جاتی تھی۔	مؤلفۃ القلوب:
Quiddity Essence	شئی کی حقیقت۔	ماہیۃ:
Lawful, Permissible	جائز	مباح:
Exchange	ایک چیز سے دوسری چیز کا تبادلہ	مبادلۃ:
Carrying Out	خود سے کام کرنا۔	مباشرة:
Tuching	بغیر حائل جسم کو چھونا شہوت ہو یا نہ ہو	☆
Sexual Intercourse	مباشرت فاحشہ	☆
To Curse One Another	ایک دوسرے پر لعنت بھیجنا۔	مباہلۃ:
Later Jurisprudents	چوتھی صدی کے بعد کے فقہاء	متاخرین:
Truce	ایک دوسرے کے حقوق سے دستبردار ہونا	مشاركة:

انگریزی	اردو	عربی
Disregarded Hadith	مہمل، حدیث متروک، جس کو کوئی متہم بالکذب راوی روایت کرے	متروک:
Similitude, Consimilar	متماثل۔	متشابه:
Allegorical Opp of Basic or Fundamental (of Established Meaning)	جس کی مراد اتنی مخفی ہو کہ اس کے معلوم ہونے کی کوئی امید نہ ہو محکم کے خلاف	☆
Quranic Verses Wich Are Diffecult to Understand		
Continuous,	ملا ہوا، متصل کی ضد	متصل:
Hadith With Uninterrupted	حدیث متصل: جس میں شروع سے لے	☆
Line of Transmission	کر آخر تک راوی نے اپنے سے اوپر والے راوی سے سنا ہو خواہ وہ حدیث موقوف ہو یا مرفوع	
Enjoyment	کسی چیز سے مسلسل نفع اٹھانا۔	متعة:
Temporary Marriage	متعة نکاح: الفاظ متعة کے ذریعہ وقت معین کے لئے مقررہ مہر کے عوض نکاح کرنا	☆
Indemnity Payable in Certain Cases of Requdiation	متعة طلاق: وہ کپڑا جو مرد اپنی مطلقہ کو طلاق کے بعد دیتا ہے۔	☆
Hadith Ensured By Many Lines of Transmission	حدیث متواتر: جس کو اتنی بڑی جماعت روایت کرے جس کا کذب پر متفق ہونا ممکن نہ ہو۔	متواتر:
Charge Daffaires	نگراں، ذمہ دار	متولی:
(Mithkal) A, Weight	ایک مخصوص وزن، ہونا کے لئے اس کا وزن ہے ۷۲ حہ = ۲۲۴ گرام اور دوسری اشیاء کے لئے اس کا وزن ہے ۸۰ حہ = ۲۵ گرام۔	مئقال:

انگریزی	اردو	عربی
Funigible	جس طرح کی چیز ملنا باسانی ممکن ہو	مثلی:
Metaphor	لفظ اپنے غیر حقیقی معنی میں مستعمل ہو	مجاز:
Apocoptic Penis	جس کا عضو مخصوص کٹ گیا ہو	محبوب:
Ajurist,	کسی چیز کی طلب و جستجو میں اپنی پوری قوت صرف کرنے والا شخص۔	مجتہد:
(Mujtahid) Qualified Scholar,	وہ فقیہ مجتہد جو درج ذیل شرائط کا حامل ہو (۱) قرآن و سنت کا علم، (۲) مسائل اجماع کا علم، (۳) لغت عربی اور اس کے اسرار و دقائق کا علم (۴) اصول فقہ اور طرق استنباط کا علم (۵) تاریخ و منسوخ کا علم (۶) اسلام (۷) کمال عقل (۸) نظانت۔	☆
Classification of Mujtahideen	طبقات مجتہد: حنفیہ کے یہاں سات طبقات ہیں	☆
Suspected of Irreligion,	زخمی، جس کی ضبط و عدالت پر کلام کیا گیا ہو	معجروح:
Object Improbation (F)	اور اس کی شہادت و روایت کو رد کر دیا گیا ہو	
Stock Exchange	نہشتہ گاہ، مقام عقد مجلس کسی منافی عمل سے تبدیل ہو جاتی ہے۔	مجلس:
Concilium, Board.	اہل مجلس	☆
Assembly, Academy	کسی خاص موضوع پر لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ	مجمع:
Abstract	مفسر کی ضد، جس کلام کی مراد معلوم نہ ہو	مجممل:
Synopsis	دو یا دو سے زائد احتمالات کا حامل لفظ	☆

انگریزی	اردو	عربی
Mad,	فائدہ العقل: جس کا قول و فعل عقلاء کے قول و فعل کی طرح نہ ہو	مجنون:
Insane	جنون مطبق: جو ایک ماہ اور بعض علماء کے نزدیک ایک شب دروز تک قائم رہے	☆
Someone of Unknown Descent.	جس کے خاندان اور حالات کا پتہ نہ ہو	مجهول:
Highway Robber,	ڈاکو، رہزن	محارب:
Antimuslim Warrior	محارب کفار	☆
Absurd Incredible.	ناممکن	محال:
Im Possible	عادیہ جس کا وقوع نہ ہوتا ہو	☆
Advo Cate, Attorney	وکیل عدالت	محامی:
Esteemed	قابل احترام	محترم:
The Islamic Inspector of the Market or Administrative Supervisor	گورنمنٹ کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے مقرر شخص	محاسب:
Disciplinary Control.		
Ritual Impurity	جس کو حدیث اصغریا اکبر لائق ہو	محدث:
A man of Mental Perception	سچے احساسات کا مالک (Intuition) جس کی سوچ کے مطابق کوئی حکم جاری ہو	محدث:
Representative of the Science of Hadith	جس شخص کو حدیث کے ساتھ خصوصی اشتغال ہو اور شیوخ حدیث نے اس کو راویت و تدریس حدیث کی اجازت دی ہو۔	محدث:

انگریزی	اردو	عربی
Unmarriageable.	محرم فی الزکاح: جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو	محرم:
In A Degree of Consanguinity Precluding Marriage.	محرم فی السفر	☆
Who Has Entered The State of Ritual Consecration	جس نے احرام باندھ رکھا ہو	محرم:
Suffering Privation	نعمت سے محروم شخص، میراث سے محروم آدمی	محروم:
Tax Collector.	لوگوں سے مالی واجبات وصول کرنے والا شخص	محصل:
One Who Is in Protection From Adultery (Wedded Man or Woman)	شادی شدہ مسلمان، عاقل، بالغ آزاد شخص	محسن:
Result, Summary.	خلاصہ کلام	محصول:
Harvest.	غلہ یا پھل کا بقیہ حصہ	☆
Purity.	خالص، صرف	محض:
Minutes Record	جس میں فریقین اور گواہوں کی حاضری درج ہو	محضر:
Prohibited.	منوع	محظور:
Firm, Perfect.	پختہ، قابل اعتماد	محکم:
Quranic Verses Which Are Not Abrogated	غیر منسوخ حکم	☆
Clear.	مفسر حکم (متشابہ کی ضد)	☆
Arbitrator	جس شخص کو دونوں فریق اپنا حکم تسلیم کریں	محکم:
Court	جس مقام سے قاضی کا فیصلہ صادر ہو	محکمة:
Who Marries A Divorced Woman in Order to Dismiss Her, So That The First Husband May Marry Her Again.	مغلطہ عورت کا حلالہ کرنے والا شخص جب کہ اسی شرط پر نکاح کرے	محلل:

انگریزی	اردو	عربی
Divorce At Instance of Wife Who Pays Compensation	مال کے عوض خلع کا معاملہ کرنا	مخالعة:
Violation, Misdemeanor	حکم کی خلاف ورزی	مخالفة:
Detective	خبر دینے والا، حکومت کا جاسوس۔	مخبر:
The Most Exquisite	قول مختار، یہ فقہاء کے یہاں الفاظ ترجیح اور الفاظ فتویٰ میں سے ہے۔	مختار:
Woman Kept in Seclusion	پردہ نشیں خاتون	مخدرة:
Outlet	نکلنے کی جگہ	مخرج:
Genitals	قبل اور دبر	☆
Effeminate	ہجڑا	مخنث:
Mudd (measured)	ایک پیانہ، حنفیہ کے نزدیک اس کا وزن ہے دور رطل = ۰.۰۳۲ لیٹر - ۸۱۵.۳۹ گرام اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ایک رطل اور ٹمٹ رطل = ۶۸۷ لیٹر = ۵۴۳ گرام	مد:
Sycophancy	کسی کی رو رعایت میں یا مفادات کے تحفظ کے لئے حق بات نہ کہنا	مداہنة:
Period (of Tim).	وقت، عرصہ	مدة:
Entrance.	داخل ہونے کی جگہ	مدخل:
Reinforcement	فوجی کمک	مدد:
To Catch Up the Prayer Without Missin A (Rak'a)	امام کو ابتداء نماز سے پانے والا شخص	مدرك:
Claimant, Plaintiff	حق کا دعویٰ کرنے والا شخص	مدعی:

انگریزی	اردو	عربی
Defendant	جس کے خلاف دعویٰ پیش کیا جائے	مدعی علیہ:
Madi (A dry Measure)	ایک پیمانہ جس کا وزن ۱۵ کوک = ۲۲.۵ صاع ہے یہ حقیہ کے نزدیک ۷۵.۶۳۵ لیٹر = ۳۳۸۳.۵۷ گرام کے برابر ہے، اور جمہور علماء کے نزدیک ۶۱۸۳ لیٹر = ۳۸۸۷۰ گرام کے برابر ہے۔	مدی:
Al-Madinah	مدینۃ الرسول ﷺ	مدینہ:
City	شہر	☆
School of Religious Law.	مخصوص مکتب فقہ	مذہب:
Sperm Atorrhea,	ایک مادہ جو عورت و مرد کی ملاعبت کے وقت قبل سے خارج ہوتا ہے	مدی:
Gonacratia	سامان کو قیمت خرید سے زیادہ قیمت پر بیچنا	مراہطہ:
Resale With A Stated Porfit	سرحد کی نگرانی	مراہطہ:
Garrison, Be on Guard in A Frontier Station	تارک اسلام	مرتد:
Apostate	کرایہ پر حاصل کردہ فوج	مرتزقہ:
Mercenaries	حدیث مرفوعہ جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہو۔	مرفوع:
Traceable in Ascending Order Of Hadith to Prophet	کسی شئی کو حاصل کرنے کے لئے مسابقت	مسابقہ:
Competition	زمینی فاصلہ	مسافہ:
Distance	حکم طلب امر	مسئلہ:
Problem	ذمہ داری	مسئولیت:
Responsibility		

انگریزی	اردو	عربی
Leas Holder	کرایہ دار	مستاجر:
Desirable	جس کے کرنے کی شریعت نے ترغیب دی ہو	مستحب:
Recommendable	ایک مخصوص اصطلاح جو سنت سے کم درجہ کی ہے	☆
Beneficiary	صاحب حق	مستحق:
One Having Blameless Record	جس کی عدالت و فسق معلوم نہ ہو	مستور:
Mosque	مسجد	مسجد:
Mosque Wher The friday Prayer is Conducted	مسجد جامع	☆
Al-Masjid (The Holy Mosque in Makkah)	مسجد حرام	☆
Prayer Place in the House.	مسجد بیت	☆
Market Mosque.	مسجد سوق	☆
Local Mosque.	مسجد محلہ: کسی مخصوص قبیلہ یا محلہ کی مسجد	☆
Well Known Tradition.	حدیث مشہور	مشہور:
Public Intrest.	منافع، مصالح مرسلہ جن کے رد و اعتبار کے بارے میں شریعت خاموش ہو۔	مصالح:
Compro Mise.	فریقین کا باہم صلح کرنا	مصالحة:
Disordered Hadith.	حدیث مضطرب	مضطرب:
Unlimited Uncondition Al.	جس کلام میں کوئی قید نہ ہو	مطلق:
Social Relations.	سماجی رشتے	معاشرۃ:
Commutative Contract.	بدلین کا معاملہ کرنا	معاوضۃ:
Assistant.	مددگار	معاون:

انگریزی	اردو	عربی
Lunatic, Idiot.	خفیف العقل، فاسد الذہن، پیر فحش	معتوه:
Excusable	صاحب عذر	معدور:
Fairness Right (Opp Wrong)	منکر کی ضد	معروف:
Sacrosanct	گناہوں سے معصوم (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام)	معصوم:
Protected By law	معصوم الدم: جس کا قتل جائز نہ ہو۔ مال معصوم جس کا لینا بلا اجازت جائز نہ ہو	☆
Disobedience	نافرمانی	معصیۃ:
Standard	کسوٹی جس پر کسی کو پرکھا جاسکے	معیار:
Military Campaigns	احکام جہاد	مغازی:
Mufti (Expounder of The law of the Quran)	مسائل شرع بتانے والا	مفتی:
Commentator	اتحاد واضح کہ اس میں کسی تخصیص و تاویل کی گنجائش نہ ہو۔	مفسر:
Missing Person	گمشدہ شخص، لاپتہ	مفقود:
Bankrupt	محتاج، جس کا قرض اس کے مال سے زیادہ ہو، جس کا خرچ اس کی آمدنی سے زیادہ ہو	مفلس:
meaning	لفظ سے حاصل شدہ مطلب	مفہوم:
Quantity	پیمانہ، وزن، یا عدد کے مختلف معیار شرعی مقادیر کا ایک خاکہ درج ذیل ہے۔	مقادیر:

۱۸۲۱/۷ حبة = ۰٫۰۰۰۰۰۰۰۳ گرام	هباءة:
۱۸۳۲/۸ حبة = ۰٫۰۰۰۰۰۰۰۴ گرام	ذرة:
۱۸۶۹/۷ حبة = ۰٫۰۰۰۰۰۰۰۲۹ گرام	قطير:
۱۸۹۲/۵ حبة = ۰٫۰۰۰۰۰۰۲۳۹ گرام	نقير:
۲۳۲/۱ حبة = ۰٫۰۰۰۰۳۲۱ گرام	فتيل:
۲/۱ حبة = ۰٫۰۰۰۰۸۲ گرام	فلس:
۶/۱ حبة = ۰٫۰۱۰۳۳ گرام	خردلة:
۶ خردلة = ۰٫۰۶۲ گرام	حبة:
۲ حبة = ۰٫۱۲۴ گرام	طسوج:
۴ حبة = ۰٫۲۴۸ گرام	قیراط : (چاندی اور اشیاء کے لئے)
$\frac{۳}{۷}$ حبة = ۰٫۲۱۲۰ گرام	قیراط ذهب :
۸ حبة = ۰٫۴۹۶ گرام	دانق :
۲۸ حبة = ۰٫۹۷۶ گرام	درهم چاندی :
۵۱ حبة = ۰٫۱۷۱ گرام	درهم اشیاء :
۶۴ حبة = ۰٫۷۷۶ گرام	درهم بغلی :
۶۸ حبة = ۰٫۵۷۵ گرام	مثقال : (اشیاء کے لئے)
۷۲ حبة = ۰٫۲۲۴ گرام	مثقال : (سونے کے لئے)
۲۴۰ حبة = ۰٫۵۷۸۸ گرام	نورة :

استار:

۳۱۵،۴۲ حبة = ۶۰ درہم = ۱۹،۵ گرام

اوقية الفقه:

۹۲۰ حبة = ۴۰ درہم = ۱۱۹،۰۴ گرام

اوقية الاشياء:

۳۶۰ حبة = ۵۰ درہم = ۷۸۲،۷۳ گرام

رطل الفقه:

۲۳۰۴۰ حبة = ۲۸۰ درہم = ۱۲،۱۲ اوقية = ۱۴۲۸،۲۸ گرام

رطل: (دوسری چیزوں کے لئے)

۶۵۵۷ حبة = ۱۲۸،۵۷ درہم = ۱۲،۱۲ اوقية = ۴۰۷۹۵،۷۳ گرام

من:

۳۱۱۵ حبة = ۱۴،۷۵ درہم = ۲۳،۲۳ اوقية = ۲ رطل = ۸۱۵،۳۹ گرام

(۲) شرعی پیمانے

وحدتیں	بذریعہ	گرام	لیٹر	دوسری وحدتوں کے ذریعہ
اکائیاں	صاع	جمہور	حقی	حقی
مد	$\frac{۴}{۱}$	۵۴۳	۸۱۵,۳۹	۰,۶۸۷
صاع		۲۱۷۲	۳۲۶۱,۵	۳,۳۶۲
کلیجہ	$\frac{۱}{۳}$	۱۰۸۶	۱۶۳۰,۷۵	۱,۶۸۰
قسط	$\frac{۱}{۳}$	۱۰۸۶	۱۶۳۰,۷۵	۱,۶۸۰
مکوک	$\frac{۱}{۳}$	۳۲۵۸	۴۸۹۲,۲۵	۵,۰۴۳
فرق	۳	۶۵۱۶	۹۷۸۴,۵	۸,۲۳۲
ویہ	$\frac{۱}{۵}$	۱۱۹۴۶	۱۷۹۳۸,۲۵	۱۵,۱۱۴
قفیز	۱۲	۲۶۰۶۴	۳۹۱۳۸	۳۲,۹۷۶
مدی	۲۲,۵	۴۸۸۷۰	۷۳۳۸۳,۷۵	۷۱,۸۳
اردب	۲۴	۲۵۱۲۸	۷۸۷۷۶	۶۵,۹۵۲
قربہ	۴۰	۶۸۴۸ پانی	۶۸۴۸ پانی	۶۸,۴۸
جریب	۴۸	۱۰۴۲۵۶	۱۵۶۵۵۲	۱۳۱,۹۰۴
وسق	۶۰	۱۳۰۳۲۰	۱۹۲۶۹۰	۱۶۴,۸۸
قلتان	۹۳,۷۵	۱۶۰,۵ پانی	۱۶۰,۵ پانی	۱۶۰,۵
کر	۷۲۰	۱۵۶۳۸۴۰	۲۳۳۸,۲۸۰	۱۹۷۸,۵۶

(۳) طول و عرض والے شرعی مقادیر

شعرة البغل:	۰.۵۴ سینٹی میٹر
شعيرة:	۰.۳۲ سینٹی میٹر
اصبع:	۶/شعيرة = ۱.۹۲۵ س م
قبضة:	۴/اصابع = ۷.۷ س م
شبر:	۶/اصابع = ۱۱.۵۵ س م
قدم:	۴/قبضة = ۳۰.۸ س م
ذراع العامة:	ذراع الکرباس ۶/قبضة = ۴۶.۲ سینٹی میٹر
خطوة:	۳/قدم = ۹۲.۶ س م
غلوۃ:	۴۰۰/ذراع = ۱۸۴.۸۰ میٹر
میل:	۴۰۰۰/ذراع = ۱۸۴۸ میٹر
فرسخ:	۳/میل = ۱۲۰۰/ذراع = ۵۵۴۴ میٹر
برید:	۴/فرسخ = ۱۲/میل = ۲۸۰۰/ذراع = ۲۲۱.۷۶ میٹر
مرحلة:	۲/برید = ۸/فرسخ = ۲۴/میل = ۴۴۳.۵۲ میٹر

(۴) شرعی پیمائش

ذراع هاشمی:	۸/قبضة = ۶۱.۶ س م = ۹۴۵.۶/۳ میٹر مربع
قصبة:	۶/ذراع = ۳۶۹.۶ س م = ۱۳,۶۶۴.۰۱۶/۱۳ میٹر مربع
جریب:	۱۰/قبضة = ۳۶۹۶ س م = ۱۳۶۶,۴۰۱۶/۱۳ میٹر مربع

(ماخوذ از مجمع الفہماء، محمد رواس قلعبہ جی، حامد صادق قنیشی: ص ۴۳۸ تا ۴۵۱، مطبوعہ دار الفکس بیروت)


انگریزی	اردو	عربی
Boycotting	ترک تعلق	مقاطعة:
Graveyard	مدفن	مقبرة:
Accepted Hadis	حدیث مقبول، جو وجوہ ضعف سے محفوظ ہو	مقبول:
Following	تابع	مقتدی:
Praying Aftar	نماز کی اقتدا کرنے والا	☆
Poor	غریب	مقتور:
Due	مقتضائے نص	مقتضیٰ:
Vulnerable Spot.	قتل گاہ	مقتل:
Premise	شیء کا اگلا حصہ جس پر کوئی چیز موقوف ہو	مقدمة:
Forefront (Army)	مقدمة الجیش	☆
Introduction	مقدمة کتاب	☆
Intended Meant	مقصود	مقصود:
Closet	خاص کمرہ	مقصورة:
Closet Most Private	مسجد میں محراب کے بازو میں بادشاہ کی	☆
Room	مخصوص عبادت گاہ تاکہ حملوں سے وہ محفوظ رہے۔	
Who Imitates	امام کا تابع	مقلد
Measurement Unit, Scale	پیمانہ	مقیاس:
Limited, Qualified.	محدود	مقید:
Restricted	کسی حکم میں کوئی قید لگادی گئی ہو۔	☆


انگریزی	اردو	عربی
Office	آفس	مکتب:
Reprehensible	ناپسندیدہ عمل	مکروہ:
Disapprved Disagreeable	مکروہ تحریمی	☆
Unpleasnt	مکروہ تنزیہی	☆
Responsible	احکام کا پابند	مکلف:
Angels	فرشتے، نورانی مخلوق	ملائکۃ:
Sworn Allegation of	میاں بیوی کا لعان کرنا	ملاعنة:
Adultery Committed By		
Either Husband or Wife		
Unbeliever, Apostate.	بے دین	ملحد:
Rational.	صاحب تمیز شخص، جو نفع نقصان میں تمیز کر سکے	ممیز:
Abolishment	فرائض میں کئی پشتوں کا حساب	مناسخۃ:
Place Where Something is	علت، مدار حکم	مناط:
Suspended		
Hypocrite	منافق	منافق:
Mangonel	ایک آلہ حرب	منجنیق:
Crane	بھاری وزن اٹھانے کا ایک آلہ	☆
Recommended	جس کو کرنا باعث تحسین ہو	مندوب:
Interrupted Hadith	حدیث منقطع	منقطع:
forbidden	بری چیز	منکر:

انگریزی	اردو	عربی
Denied Hadith	حدیث منکر	☆
Dower	مہر مثل	مہر:
Prostitution Rate	مہربانی، اجرت زنا	☆
Contract of Clientage	عقد مولات: کوئی مجہول النسب کسی معروف النسب سے کہے کہ تو میرا ولی ہے جب میں مر جاؤں تو میرا وارث تو ہے اور جنایت کروں تو جنایت کی دیت تو ادا کرے	موالاة:
Death	موت	موت:
Wealthy	خوشحال، صاحب نصاب شخص	موسر:
Music	موزوں نغمے جو مقررہ قواعد کی روشنی میں آلات نغمہ پر دہرائے جائیں۔	موسیقی:
Discontinued Hadith	حدیث موقوف	موقوف:
Mortmain	عقد موقوف	☆
New Born	نیا پیدا ہونے والا بچہ	مولود:
Dead	مردہ	میت:
Budget	اخراجات کا تخمینہ، بجٹ	میزانیة:

انگریزی	اردو	عربی
	ن	
Representative	تصرفات میں کسی کی اجازت سے نیابت کرنے والا شخص مثلاً نائب قاضی۔	نائب:
People's Representative, Deputy.	مجلس نیابت میں مختلف شعبوں کا نمائندہ	☆
Administrator	نگراں، ناظر مدرسہ، ناظر وقف	ناظر:
Superfluous.	وہ انعام جو جنگ کے موقع پر امام کسی مجاہد کو اس کے حصہ سے بڑھ کر دیتا ہے۔	نافلہ:
Prophet	پیغمبر	نبی:
Ratio	دو چیزوں کے درمیان رشتہ	نسبہ:
Percentage	فی صد کی نسبت	☆
Affiliation	کسی مقام یا کام کی طرف نسبت کرنا مثلاً مدنی، مدینہ کی نسبت سے۔	☆
Sacrifice	ذبیحہ، عبادت	نسک:
Forgetfulness	بھول جانا	نسیان:
Nash (A Weight =20, Drachms)	ہر چیز کا آدھا، نصف اوقیہ کی مقدار = ۲۰ درہم = ۵۹.۵ گرام۔	نش:
Advertising	اطلاع، عوام کی اطلاع کے لئے کوئی اعلامیہ جاری کرنا	نشر:
Publication	کتابوں کی اشاعت	☆
Text	اصل عبارت	نص:

انگریزی	اردو	عربی
Wording	ایسا کلام جس میں تاویل کا احتمال نہ ہو۔	☆
Minimum Amount of Property Liable to Payment of Zakat	اصل، مرجع، نصاب زکوٰۃ۔	نصاب:
The Minmum Amount of Thett Liable to Cut The Hand	حد سرقہ میں چوری کا نصاب۔	☆
Christians	حضرت عیسیٰ پر ایمان رکھنے والی قوم۔	نصاری:
Monument, Idol	وہ مجسمہ جو یادگار کے لئے یا عبادت کے لئے نصب کئے جائیں۔	نصب:
Christianity	مذہب نصرانیت، حضرت عیسیٰ پر نازل شدہ دین	نصرانیۃ:
System Regulation (Law), Order,	کسی باب میں مخصوص قواعد کا مجموعہ	نظام:
Similar	ہم مثل	نظیر:
Denying	انکار کرنا	نفی:
Deportation, Banishment, Exile	جلا وطن کرنا	☆
Jail	بعض لوگوں کے نزدیک قید خانہ	☆
Antinomy	توڑنا، علت کے باوجود حکم کا نہ پایا جانا۔	نقض:
Cassation, Reversal	حکم کو توڑنا، تعمیل نہ کرنا	☆
Right of Veto.	اعتراض کا حق	☆
Captain	نمائندہ، ایک فوجی عہدہ۔	نقیب:
Contrary	ضد، مخالف	نقیض:
Sexual Intercourse	وطی کرنا، ملنا	نکاح:
Marriage	عقد نکاح	☆

انگریزی	اردو	عربی
Temporary Marriage (Mut'a)	نکاح متعہ: لفظ متعہ کے ذریعہ	☆
Temporary Marriage	نکاح موقت: لفظ نکاح کے ذریعہ نہ کہ متعہ کے ذریعہ	☆
Refusal to Testify or to Take The Oath	ادائے شہادت یا قسم کھانے سے انکار کرنا	نکول:
Growth	بڑھوتری	نمو:
Daytime	دن	نہار:
Booty	لوٹ مار	نہبہ:
Bloodshed	خون بہانا	نہر:
Prohibition	روکنا، پابندی لگانا	نہی:
Intention	ارادہ	نية:
Persian New Year's Day	مارچ کی اکیسویں تاریخ، اہل فارس کے نزدیک یوم جشن ہے۔	نیروز:
		
Telephone	فون	هاتف:
Emigration	وطن چھوڑ کر دوسرے ملک میں قیام کرنا	هجرة:
Guidance	خیر کی طرف رہنمائی کرنا	هداية:
Animals for Immolation	وہ جانور جو حرم کی طرف بھیجا جائے	هدی:
Escape	فرار	هرب:
Defeat	ہکست، مغلوب ہونا	هزيمة:

انگریزی	اردو	عربی
Des Truction.	کسی شئی کا قابل انتفاع نہ رہنا	هلاک:
Crescent New Moon	پہلی تاریخ کا چاند	هلال:
Organization, Committee of Public Morality	جماعت، مخصوص کا زر کھنے والی کمیٹی۔	هنية:
		
Duty	ضروری	واجب:
Obligatory (ACT)	فرض اور سنت کے درمیان ایک مخصوص اصطلاح	☆
Valley	پہاڑوں اور ٹیلوں کے درمیان کا کھلا حصہ	وادی:
Event	نئی پیش آمدہ صورت	واقعة:
Governor	حاکم، ذمہ دار	والی:
Tia A Bond.	بندھن، پابندی	وثاق:
Trusty	پختہ چیز	وثيقة:
Voucher.	قرض وغیرہ کا چک	☆
Document.	قابل اعتماد دستاویز	☆
Find What Was Lost	پانا، حاصل کرنا	وجدان:
Affection.	ایک مخصوص کیفیت جس سے آدمی فکر سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔	☆
Conscience	ضمیر	☆
Inspiration	کسی نبی پر خدا کی طرف سے القاء	وحی:
Farewell	رخصت کرنا	وداع:
Deposit	امانت:	ودیعة:
Capacity	طاقت، صلاحیت۔	وسع:

انگریزی	اردو	عربی
Means, Instrumentality	ذریعہ	وسيلة:
Wasila (Honourable Station)	ایک بلند مقام جو قیامت میں اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائیں گے	☆
Description, Attribute	صفت	وصف:
Cause	علت (اصولیین کے نزدیک)	☆
	حکم تکلفی، مباح، مندوب، سنت، واجب، فرض وغیرہ (حنفیہ کے نزدیک اور دیگر فقہاء کے نزدیک شئی کے تابع چیز جو اس سے جدا نہ ہو	☆
Circum Stances of Transacttion	رہنے کا مقام	وطن:
Native, Country	وطن اصلی، جہاں انسان پیدا ہوا ہو، یا مستقل رہنے کا ارادہ رکھتا ہو۔	☆
Fatherland, Point Of origin	وطن رہائشی	☆
Home Land	ڈیوٹی، مسلسل کسی کام کی ذمہ داری	وظيفة:
Function, Occupation.	ڈھال، تحفظ	وقاية:
Protection	روکنا، اللہ کے لئے کوئی چیز وقف کرنا۔	وقف:
Mortmain, Religious Endowment	وقف خیری: کسی مخصوص جہت خیر کے لئے وقف	☆
Charitable Waqf	وقف ذری: واقف کی ذریات کے لئے وقف	☆
Family Waqf	کسی کو مخصوص تصرف میں اپنا قائم مقام بنانا	وکالة:
Power of Attorney	قائم مقام شخص	وکيل:
Deputy, Agent, Proxy Attorney	وکیل مسخر: مدعی علیہ کے غیابت میں حکومت کا مقرر کردہ وکیل	☆
Attorney (Inal litigation)		

انگریزی	اردو	عربی
Rule	امارت	ولاية:
Province, District	ملک کے صوبجات اور اضلاع	☆
A Favourite (of Allah)	تصوف میں روحانی مقام	☆
Guardianship	قوت تعفید، ولایت اجبار	☆
Exclusive Jurisdiction	ولایت خاصہ: مخصوص اشخاص پر ولایت	☆
Tutelle des Biens (F)	ولایت مال: جیسے کہ مجبور کے مال پر کسی کو نگران بنایا جائے	☆
Tutelle Sur La	ولایت علی النفس: کسی کے شخصی مسائل کا	☆
Personne (F)	نگراں ہونا۔	
Guardian	ذمہ دار	ولی:
The Avenger of	مقتول کے ورثہ	ولی دم
Blood, Blood Heir.		
Friend, Intimate,	دوست	☆
Banquet	وہ کھانا جو دعوت کے موقعہ پر لوگوں کے کھانے کے لئے پکایا جائے۔	ولیمہ:
Wedding Feast	نکاح کی دعوت	☆
Concept	دل میں پیدا ہونے والا خیال	وہم:
Fancy	کنز و اعتقاد	☆
Suspicion	شک	☆
ILLUSION	غلطی	☆

انگریزی	اردو	عربی
	ی	
Hand	ہاتھ، قبضہ	ید:
Upper Hand	ذوالید: صاحب قبضہ، صاحب تصرف	☆
Ease, Facility	آسانی، سہولت	یسر:
Profusion, Affluence	مالداری، خوش حالی	☆
Certainty	شک سے بالاتر علم، پختہ اعتقاد	یقین:
Power	قوت	یمین:
Oath	قسم	☆
Promissory Oath	یمین منعقدہ: مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا	☆
Binding Oath	یمین غموس: جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا	☆
Unconsciously Oath	یمین لغو: صحیح سمجھ کر غلط بات کی قسم کھانا، یا بلا ارادہ جو قسم زبان پر جاری ہو جائے	☆
Assertory Oath.	یمین فور: وقتی طور پر کسی بات کی قسم کھانا جس کی تعیین قرینوں سے ہوگی۔	☆
Aualified Oath	یمین مقیدہ: کسی قید کے ساتھ قسم کھانا، مثلاً آج میں فلاں کام نہیں کروں گا	☆
Unqualified Oath	یمین مطلقہ: بلا قید قسم کھانا	☆
Jews, Judaism,	یہودیت، یہودی، حضرت موسیٰ علیہ السلام	یہود:
Judaic, Jew,	پرایمان رکھنے والی قوم۔	

سب سے بڑا خادم

میرا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص زمانہ حال کے جو اس پروڈنس (اصول قانون) پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال کر احکام قرآنیہ کی ابدیت کو ثابت کرے گا، وہی اسلام کا مجدد ہوگا اور بنی نوع انسان کا سب سے بڑا خادم بھی وہی شخص ہوگا، تقریباً تمام ممالک میں اس وقت مسلمان یا تو اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں یا تو انین اسلامیہ پر غور و فکر کر رہے ہیں..... غرض یہ وقت علمی کام کا ہے کیوں کہ میری رائے ناقص میں مذہب اسلام اس وقت گویا زمانے کی کسوٹی پر کسا جا رہا ہے، اور شاید تاریخ اسلام میں ایسا وقت اس سے پہلے کبھی نہیں آیا (علامہ اقبال)

مغربی قوانین عالم اسلام میں

یہ موجودہ طریقے راہی ملک عدم ہوں گے
 نئی تہذیب ہوگی اور نئے ساماں بہم ہوں گے
 نہ خاتونوں میں رہ جائے گی پردے کی یہ پابندی
 نہ گھونگھٹ اس طرح سے حاجب روئے صنم ہوں گے
 نئے عنوان سے زینت دکھائیں گے صنم اپنی
 نہ ایسا بیچ زلفوں میں نہ گیسو میں یہ خم ہوں گے
 عقائد پر قیامت آئے گی ترمیم ملت سے
 نیا کعبہ بنے گا مغربی پتلے صنم ہوں گے
 ہماری اصطلاحوں سے زبان نا آشنا ہوگی
 لغات مغربی بازار کی بھارت میں ضم ہوں گے
 کسی کو اس تغیر کا نہ حس ہوگا نہ غم ہوگا
 ہوئے جس ساز سے پیدا اسی کے زیر و بم ہوں گے
 تمہیں اس انقلاب دہر کا کیا غم ہے اے اکبر
 بہت نزدیک ہے وہ دن نہ تم ہو گے نہ ہم ہوں گے
 (اکبر الہ آبادی)

قانون خدا کا

سولن کا ہو قانون کہ آئین جمہورا
 اللہ کے قانون سے کیا اُن کا تقابل
 فطرت کے مطابق ہے محمد کی شریعت
 یہ کام وہ ہے جس میں بھلائی ہی بھلائی
 اسلام کے قانون کی ہر دم ہے ضرورت
 الجھن ہوئی پیچاک ہے گمراہ مسافر
 تعبیر مسائل کی یہ اشیاء و نظائر
 اس فکر خود آگاہ پہ اللہ کی رحمت

یونان کی حکمت ہو کہ ہو دانش روم
 یہ نور کا ترکا، وہ گھٹا ٹوپ اندھیرا
 انصاف مجسم بھی ہے اور خیر سراپا
 اس بزم میں ہر سمت اجالا ہی اجالا
 جس دور سے بھی چاہے گزرتی رہے دنیا
 وہ ذہن کہ جس پہ نہ ہو قرآن کا سایا
 دنیا پہ ہے احسان گردہ نقباء کا
 جس فکر نے ہر عقدہ دشوار کو کھولا

انساں کے تراشے ہوئے قانون سے اب تک
 اخلاق کی محفل ہو کہ انصاف کے دیوان
 یہ وہ ہیں کہ آنکھوں سے چرا لیتے ہے کا جل
 اب ان کے ہاتھوں میں قیادت کی ہیں باگیں
 یہ بادۂ و شاہد کے ہمیشہ سے پرستار
 گھٹی میں پڑی جن کی ہو تہذیب فرنگی
 جاگو کہ نمایاں ہوئے پھر صبح کے آثار
 غنچے کی گرہ کھلنے لگی موج صبا سے
 ایسے میں سنادے جو کوئی سورۃ ”والفجر“

دنیا نے یہ سوچا بھی کہ دنیا کو ملا کیا
 یہ بھی ہے پریشان تو وہ بھی تہ و بالا
 یہ لوگ بنا دیتے ہیں پیتل کو بھی سونا
 مگر پھونک کے جو دیکھنے آتے ہیں تماشا
 یہ رندوہ ہیں جن کی ازاں قلقل مینا
 کیا ان کو خبر کیا ہے مشیت کا تقاضا
 اٹھو کہ بتدریج ابھرتا ہے سورا
 ہر طائر خوش لہجہ ہوا زمزمہ پیرا
 سینوں میں ہو بیدار ابھی صبح تجلی

دب جائے یہ باطل کی کھنکھتی ہوئی آواز

گو نچے پھر اسی شان سے پیغام خدا کا

ہستی علم ز آئین است و بس

ہستی مسلم ز آئین است و بس
 برگ گل شد چوں ز آئین بستہ شد
 نغمہ از ضبط صدا پیدا رستے
 تو ہی دانی کہ آئین تو چیست؟
 آں کتاب زندہ قرآن حکیم
 نسخہ اسرار تکوین حیات
 حرف اور ادیب نے تبدیل نے
 نوع انساں را پیام آخریں
 ارج می گیر دازو نا ارجمند
 آہرناں از حفظ ادا ہبر شدند
 دشت پیایاں زتاب یک چراغ
 از جہانبانی نو از د ساز او
 شہر ہا از گرد پایش ریختند
 گر تومی خور ہی مسلمان زیستن

باطن دین بنی اس است و بس
 گل ز آئین بستہ شد گلستہ شد
 ضبط چوں رفت از صدا غوغا ستے
 زیر گردوں سیر تمکین تو چیست
 حکمت اور لایزال است و قدیم
 بے ثبات ز قوتش گیر و ثبات
 آ یہ رش شرمندہ تاویل نے
 حاصل اور رحمۃ للعالمین
 بندہ از سجدہ ساز و سر بلند
 از کتاب صاحب دفتر شدید
 صد تجلی از علوم اندر دماغ
 مسند جسم گشت پا انداز او
 صد چمن از یک گلشن انگینند
 نیست ممکن جز بقرآن زیستن

(علامہ اقبال)

شریعت اسلامی اور یورپ

قطع ید سارق یہ ہے یورپ کا یہ فتویٰ
 تہذیب کے استاد کے اس قول کو سن کر
 دو تولہ ربڑ کے لئے افریقہ میں لیکن
 مقطوع ہوں اعضا فقط اتنی سی خطا پر
 ہر مشغلہ تفریح کا مثلہ حبشی کا
 ہے معترض اسلام چوروں کا یہ ہمدرد
 وحشی ہے وہ قانون جو دیتا یہ سزا ہے
 میں نے یہ کہا آپ کا ارشاد بجا ہے؟
 اک ہاتھ اور اک پاؤں جو کٹ جائیں یہ کیا ہے
 مزدور نے پینے سے کم کام کیا ہے
 کسی مذہب و ملت میں یہ تعزیر روا ہے
 خود اس نے کبھی جائزہ اپنا بھی لیا ہے

شہیتہ سے منہ موڑ کے تنکے سے الجھنا

اے امت عیسیٰ تری دیرینہ ادا ہے

(مولانا ظفر علی خان)

مراجع و مصادر کتابیات


(BIBLIOGRAPHY)


مراجع ومصادر کتابیات





الف




سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین
۱	الاتقان فی علوم القرآن (مطبوعہ الحکمی القاہرہ ۱۳۷۰ھ ۱۹۵۱ء)	جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر السیوطی (م ۹۱۱ھ)
۲	الاحکام السلطانیۃ والولایات الدینیۃ (مطبوعہ مصر، مطبعۃ مصطفیٰ الحکمی ۱۳۸۰ھ ۱۹۶۰ء)	ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب البصری البغدادی الماوروی (۳۶۳-۳۵۰ھ)
۳	الاحکام فی اصول الاحکام مع مقدمہ (مطبوعہ بیروت دار الفکر ۱۹۹۶ء)	سیف الدین ابوالحسن علی بن ابی علی الآمدی الشافعی (۵۵۱-۶۳۱ھ)
۴	احیاء علوم الدین (مطبوعہ بیروت دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)	حامد بن محمد بن محمد الغزالی الشافعی (۳۵۰-۵۰۵ھ)
۵	اخبار الحکماء (مطبوعہ مصر)	ابن القفطی (م ۶۶۶ھ)
۶	ازالۃ الخفاء عن خلافتہ الخلفاء مترجم (مطبوعہ حافظی بکڈ پوڈیو بند)	شاہ ولی اللہ دہلوی (۱۱۱۳-۱۱۷۶ھ)
۷	اسلام اور مستشرقین (مطبوعہ دارالمصنفین اعظم گڑھ ۱۹۸۶ء)	علامہ شبلی نعمانی / سید سلیمان ندوی
۸	الاشباہ والنظائر (مطبوعہ دیوبند)	زین الدین بن ابراہیم المعروف بابن نجم مصری (م ۹۷۰ھ)
۹	اصول الفقہ (مطبوعہ مصر)	ابوالنور زہیر
۱۰	اصول الفقہ (مطبوعہ مصر)	عبدالوہاب خلاف

مصنفین	اسمائے کتب	سلسلہ
ابن القیم الجوزی الحنبلی (م ۷۱۷ھ)	اعلام الموقعین عن رب العالمین (مطبوعہ بیروت دار الفکر ۱۳۷۲ھ ۱۹۵۵ء)	۱۱
مولانا ظفر احمد تھانوی (۱۳۱۰-۱۳۹۴ھ)	اعلاء السنن (مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۱۵ھ)	۱۲
خیر الدین الزرکلی	الاعلام (مطبوعہ مصر، المطبعة العربیة ۱۳۴۷ھ ۱۹۲۸ء)	۱۳
ڈاکٹر حمید اللہ حیدر آبادی، پیرس	امام ابو حنیفہ کی تدوین قانون اسلامی (مطبوعہ حیدر آباد)	۱۴
اسماعیل پاشا بن محمد امین بن میر سلیم	ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون (مطبوعہ ۱۴۰۲ھ) البابانی	۱۵
ب		
ابن نجیم مصری (۹۷۰ھ)	البحر الرائق شرح کنز الدقائق (مطبوعہ دیوبند)	۱۶
	بحوث فی الشریعة الاسلامیة والقانون المجموعۃ الثانیة ۳۸ (مطبوعہ جامعۃ القاہرۃ ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء)	۱۷
ملک العلماء علاء الدین ابوبکر بن	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع	۱۸
سعود الکاسانی الحنفی (م ۵۸۷ھ)	(مطبوعہ دیوبند)	
ابوالفداء الحافظ ابن کثیر دمشقی	البدلیۃ والنہایۃ	۱۹
(۷۷۴ھ)	(مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت ۱۹۶۶ء)	
مجد الدین ابوطاہر محمد بن یعقوب	بصار ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز	۲۰
فیروز آبادی الشیرازی (م ۸۷۱ھ)		
حکومت ہند	بھارت کا آئین (اردو)	۲۱
	(مطبوعہ قومی کونسل برائے فروغ اردو ۲۰۰۰ء)	

سلسله	اسماء کتب	مصنفین
		
۲۲	تاج التراجم فی طبقات الحنفیة	قاسم بن قطلوبغا حنفی
	(مطبوعه بغداد مطبعة العالی ۱۹۶۲ء)	(۸۰۲-۸۷۹ھ)
۲۳	تاریخ کبیر (مطبوعه مطبعة الاستقامة، القاهرة ۱۳۵۸ھ)	ابو جعفر طبری (م ۳۱۰ھ)
۲۴	تاریخ الکامل (مطبوعه مطبعة ذات التحریر، مصر ۱۳۰۳ھ)	ابن اثیر الجزری (۵۴۳-۶۰۶ھ)
۲۵	تاریخ مختصر الدول (مطبوعه لندن)	ابو الفرج
۲۶	تاریخ بغداد (مطبوعه بیروت دارالکتب العلمیة)	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب
		بغدادی (۳۹۲-۴۶۳ھ)
۲۷	تاریخ الفقه الاسلامی	ڈاکٹر احمد فراج حسین
	(مطبوعه المكتبة القا نومیة الدار الجامعة ۱۹۸۸ء)	
۲۸	تاریخ التشریع الاسلامی	ڈاکٹر مناع القطان
۲۹	تاریخ الفقه الاسلامی	ڈاکٹر عمر سلیمان الاشر
۳۰	تاریخ الفقه الاسلامی	ڈاکٹر علی حسن عبدالقادر
۳۱	التالیف بین الفرق (مطبوعه دمشق دار قتیبة ۱۹۸۵ء)	محمد حمزة
۳۲	تبیین الصحیفة فی مناقب الامام ابی حنیفة	جلال الدین عبدالرحمن السیوطی
	(مطبوعه دائرة المعارف حیدرآباد ۱۳۱۱ھ)	(۸۴۰-۹۱۱ھ)
۳۳	تحقیقی مقدمہ علی المحصول للرازی	طہ جابر فیاض علوانی
	(مطبوعه سعودیہ جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیة ۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء)	
۳۴	تذکرۃ الحفاظ (مطبوعه دارالاحیاء التراث الاسلامی)	ابو عبد اللہ شمس الدین الذہبی (م ۷۴۸ھ)

مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
مولانا محمد عارف اعظمی عمری	تذکرۃ مفسرین ہند حصہ اول (مطبوعہ دارالمصنفین علی گڑھ ۲۰۰۶ء)	۳۵
ڈاکٹر عبدالقادر عودہ شہید	التشریع الجنائی الاسلامی (مطبوعہ مصر)	۳۶
	تطبیق الشریعۃ الاسلامیۃ فی البلاد العربیۃ (مطبوعہ مصر)	۳۷
امام فخر الدین رازی	تفسیر کبیر (بیروت دارالفکر، طبع ثالث ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء)	۳۸
(۵۴۴-۶۰۶ھ)		
حافظ ابن حجر العسقلانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)	تقریب التہذیب	۳۹
سیوطی (۸۴۰-۹۱۱ھ)	تنویر الحوائک (مطبوعہ الندوة الجدیدۃ بیروت)	۴۰
حافظ ابن حجر العسقلانی	توالی التامیس لمعالی بن ادریس فی مناقب الامام الشافعی (مطبوعہ الامیریہ بولاق مصر ۱۳۰۱ھ)	۴۱
(۷۷۳-۸۵۲ھ)		
صدر الشریعۃ عبداللہ بن مسعود حنفی	التوضیح علی التفتیح	۴۲
(۷۷۳-۸۵۲ھ)		
شمس الدین ذہبی (۷۴۸-۸۴۸ھ)	(مطبوعہ بیروت دارالکتب العلمیۃ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۶ء)	۴۳
	تہذیب التہذیب (مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۳۲۶ھ)	
		
امام ابو عیسیٰ ترمذی (۲۰۹-۲۷۹ھ)	جامع ترمذی	۴۴
جناب امداد صابری دہلی	جرم و سزا جلد سوم (مطبوعہ دہلی چوڑی والا، ۱۴۱۵ھ)	۴۵
ابونصر قاضی القضاۃ ابن تمام السبکی	جمع الجوامع (مطبوعہ بمبئی اصح المطابع)	۴۶
الشافعی (۷۷۳-۸۵۲ھ)		

مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
محی الدین ابو محمد عبدالقادر ابن ابی الوفا	الجواہر المصنیۃ فی طبقات المحفۃ (مطبوعہ کراچی)	۴۷
محمد آقندی مصطفیٰ	الجواہر النفیس فی تاریخ حیاۃ الامام محمد بن اوریس	۴۸
	(مطبوعہ الحسیدیۃ مصر ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء)	
		
	چراغ راہ اسلامی قانون نمبر جون ۱۹۵۸ء پاکستان	۴۹
		
ابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)	حاشیۃ ابن عابدین (مکتبۃ الامیریۃ القاہرۃ)	۵۰
شاہ ولی اللہ دہلوی (۱۱۱۳-۱۱۷۶ھ)	حجۃ اللہ البالغۃ (مطبوعہ دہلی)	۵۱
جلال الدین سیوطی (۸۳۹-۹۱۱ھ)	حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر القاہرۃ	۵۲
	(مطبوعہ مصر، مصطفیٰ آقندی)	
مولوی محمد رحیم بخش	حیات ولی (مطبوعہ دہلی)	۵۳
		
شہاب الدین ابن حجر مکی (م ۹۷۳ھ)	الخیرات الحسان (مطبوعہ مصر الحسیدیۃ ۱۳۱۱ھ)	۵۴
		
	دائرہ معارف اسلامیہ اردو، لاہور دانش گاہ پنجاب	۵۵
	(۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء)	

مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
احمد بن علی بن احمد الکفانی ابن حجر (عسقلانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)	الدرر الکامہ فی اعیان المائۃ الثامۃ (مطبوعہ بیروت دار البیروت)	۵۶
	دعوت (سہ روزہ) (مطبوعہ دہلی ۳/۳/۱۹۸۳ء)	۵۷
ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی	دنیا کی حکومتیں (مطبوعہ دہلی)	۵۸
ابن فرحون المالکی (م ۷۹۹ھ)	الدیباچ المذہب (مطبوعہ بیروت دار الکتب العلمیۃ ۱۹۹۶ء)	۵۹
		
محی الدین ابوبکر یاسینی بن شرف نووی (م ۷۷۶ھ)	ریاض الصالحین	۶۰
		
شمس الدین ابن القیم الجوزی الحسینی (م ۷۵۱ھ)	زاد المعاد فی ہدی خیر العباد	۶۱
		
امام عبداللہ بن عبد الرحمن دارقطنی (م ۲۵۵ھ)	سنن دارقطنی (مطبوعہ سہارنپور)	۶۲
امام بن ماجہ القزوی (۲۰۹-۲۷۳ھ)	سنن ابن ماجہ	۶۳
سلیمان بن الاشعث ابوداؤد السجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ)	سنن ابی داؤد (مطبوعہ دیوبند)	۶۴

سلسلہ	اسماء کتب	مصنفین
۶۵	سفن نسائی (مطبوعہ دیوبند)	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی (۲۱۵-۳۰۳ھ)
۶۶	السفن الکبریٰ (مطبوعہ حیدرآباد ۱۳۵۴ھ)	امام بیہقی (م ۴۵۸ھ)
۶۷	سیر اعلام النبلاء	شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ)
۶۸	سیرت عمر بن الخطاب	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی المعروف بابن الجوزی (م ۵۹۷ھ)
۶۹	سیر کبیر (مطبوعہ جامعہ قاہرہ)	امام محمد بن الحسن الشیبانی (م ۱۸۹ھ)
۷۰	سیرۃ المصطفیٰ (مطبوعہ دیوبند)	علامہ ادریس کاندھلوی (۱۹۰۱-۱۹۷۷ء)
۷۱	سیرۃ النعمان (مطبوعہ دارالاشاعت کراچی ۱۳۱۲ھ)	علامہ شبلی نعمانی (۱۸۵۷-۱۹۱۴ء)
۷۲	سیرت النبی (مطبوعہ لکھنؤ)	علامہ شبلی نعمانی (۱۸۵۷-۱۹۱۴ء)
ش		
۷۳	شرح السیر الکبیر	امام سرخسی (م ۴۸۳ھ)
۷۴	شریعت اللہ وشریعت الانسان (مطبوعہ دیوبند)	علی منصور مصری
ص		
۷۵	صحیح البخاری (مطبوعہ دیوبند)	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری (۱۹۴-۲۵۶ھ)
۷۶	صفا (سہ ماہی) حیدرآباد خصوصی شمارہ فقہ اسلامی نمبر مرتب: مولانا محمد رضوان القاسمی و مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	

مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
	ط	
قاضی محمد ابن ابی یعلیٰ الفراء المحسبی (۳۸۰-۴۵۸ھ)	طبقات الحنابلہ (مطبوعہ بیروت دارالمعرفۃ)	۷۷
شیخ عبدالقادر بن محمد القرشی (م ۷۷۵ھ)	طبقات الحنفیۃ	۷۸
تقی الدین بن عبدالقادر التیمی (م ۱۰۰۵ھ)	الطبقات السعیۃ فی تراجم الحنفیۃ (مطبوعہ القاہرۃ المجلس الاعلیٰ للعلوم الاسلامیۃ ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء)	۷۹
جمال الدین عبدالرحیم الاسنوی (۷۷۶-۷۰۴ھ)	الطبقات الشافعیۃ (مطبوعہ بیروت، دارالکتب العلمیۃ ۱۴۰۰ھ)	۸۰
	ظ	
مولانا محمد حنیف گنگوہی	ظفر المحصلین باحوال المصنفین (مطبوعہ حنیف بکڈ پوڈیو ہند)	۸۱
	ع	
	عائلی قوانین پر چند اعتراضات، ایک معروضی جائزہ (مطبوعہ یونیورسل پریس فاؤنڈیشن نئی دہلی)	۸۲
ڈاکٹری اے نال لینو (اطلی)	عثمانی قانون عمومی و خصوصی (مطبوعہ اسکندریہ ۱۸۶۵ء)	۸۳
البوزہرہ	عقد الزواج	۸۴
علامہ شمس الحق عظیم آبادی (۱۸۵۷-۱۹۱۱ء)	عون المعبود فی حل ابی داؤد	۸۵

مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
ف		
علامہ شبلی نعمانی (۱۸۵۷-۱۹۱۴ء)	الفاروق (مطبوعہ لاہور، مکتبہ رحمانیہ)	۸۶
ابوالفتح ظہیر الدین عبدالرشید بن	فتاویٰ الولوالجیہ مع مقدمہ شیخ مقداد بن موسیٰ فریدی	۸۷
(مطبوعہ سہارنپور، مکتبہ دارالایمان ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۶ء)	ابی حنفیہ ابن عبدالرزاق الولوالجی	
(م ۱۵۴۰ھ کے بعد)		
شیخ الاسلام ابن تیمیہ (۶۶۱-۷۲۸ھ)	الفتاویٰ (مطبوعہ دارالرحمۃ الریاض)	۸۸
ملائطام	فتاویٰ عالمگیری (مطبوعہ دیوبند مکتبہ زکریا)	۸۹
کمال الدین ابن ہمام (م ۶۸۱ھ)	فتح القدیر (مطبوعہ دیوبند، مکتبہ زکریا)	۹۰
حافظ ابن حجر عسقلانی	فتح الباری شرح بخاری	۹۱
(۷۷۳-۸۵۲ھ)	(السعودیہ ادارۃ البحوث العلمیہ)	
عبداللہ مصطفیٰ الراغی	الفتح المبین فی طبقات الاصولیین	۹۲
	(مطبوعہ بیروت، محمد امین دج)	
ڈاکٹر صفی محمد صانی بیروت	فلسفۃ التشریع فی الاسلام	۹۳
	(مطبوعہ بیروت، مکتبۃ الکشاف ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء)	
پٹن	فلسفۃ قانون	۹۴
ڈاکٹر فاروق حسن	فن اصول فقہ کی تاریخ، عہد رسالت سے حاضر تک	۹۵
	(مطبوعہ دارالاشاعت کراچی پاکستان ۲۰۰۶ء)	
ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی	الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ	۹۶
(۱۲۴۶-۱۳۰۴ھ)	(مطبوعہ کراچی، مطبعہ خیر کثیر)	

مصحفین	اسماء کتب	سلسلہ
	ق	
	القرآن الکریم	۹۷
قلم	قانون خود اپنی تلاش میں (مطبوعہ: ۱۹۵۰ء)	۹۹
ابوالحسن علاء الدین علی بن محمد بن علی	القواعد والقواعد الاصولیۃ	۹۹
ابعلی الدمشقی الحسبلی ابن اللجام الحسبلی (م ۸۰۳ھ)	(مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۵ھ م ۱۹۸۳ء)	
ابن جزى المالکى (م ۷۳۵ھ)	قوانین الاحکام الشرعیۃ ومسائل الفروع الفقہیۃ (مطبوعہ دارالعلم بیروت)	۱۰۰
	ک	
امام ابو یوسف (۱۱۳-۱۸۲ھ)	کتاب الخراج	۱۰۱
	(مطبوعہ مصر، مطبعۃ السلفیۃ طبع ثالث ۱۳۸۲ھ)	
امام شافعی (۱۵۰-۲۰۴ھ)	کتاب الام (مطبوعہ بیروت دارالفکر ۱۴۱۰ھ م ۱۹۹۰ء)	۱۰۲
ابن الندیم محمد بن یعقوب شیعہ معتزلی (م ۳۸۰ھ)	کتاب الفہرست (مطبوعہ کراچی، نور محمد)	۱۰۳
ابن رجب الحسبلی (م ۷۵۰ھ)	کتاب الذیل علی طبقات الخنابلہ (مطبوعہ بیروت دارالمعرفۃ)	۱۰۴
علامہ جلال الدین مجتہدی (م ۵۳۸ھ)	الکشاف عن حقائق التنزیل	۱۰۵
محمد علی القاروقی تھانوی (م ۱۲۵۰ھ)	کشاف اصطلاحات الفنون (مطبوعہ مؤسسۃ المصریۃ ۱۹۶۳ء)	۱۰۶

مصحفین	اسماء کتب	سلسلہ
بدرالدین العینی (م ۸۵۵ھ)	کشف القناع المرئی عن مہمات الاسامی والکنی (مطبوعہ جدہ، جامعۃ الملك عبد العزيز ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء)	۱۰۷
حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبد اللہ لقسططنی الرومی الحنفی ملا کاتب الحلبی (م ۱۰۶۷ھ)	کشف الظنون عن اسامی الکتاب والقنون (مطبوعہ بیروت دار الفکر، ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء)	۱۰۸
علی بن حسام الدین الشہیر بالہندی	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	۱۰۹
ل		
قراندین	لیگل تھیوری (آصفیہ لائبریری حیدرآباد میں موجود ہے)	۱۱۰
م		
شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی اہل السرخی (م ۴۸۳ھ)	المبہوط (مطبوعہ مطبعۃ السعادة مصر ۱۳۲۴ھ)	۱۱۱
علی بن ابوبکر پیٹمی (م ۸۰۷ھ)	مجمع الزوائد	۱۱۲
دکتر محمد علی امام	محاضرات فی نظریۃ القانون	۱۱۳
ابوالولید محمد بن رشد الحفید (۵۲۰-۵۹۵ھ)	مختصر المصحفی للقرانی	۱۱۴
مصطفیٰ احمد الزرقاء	المدخل الفقہی (مطبوعہ مصر)	۱۱۵
الاستاذ محمد مصطفیٰ اشیل	المدخل للتعریف بالفقہ	۱۱۶
محمود محمد الطنطاوی	المدخل للفقہ الاسلامی (مطبوعہ دار المنہجۃ القاہرہ ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء)	۱۱۷

مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
دکتر توفیق فرج	المدخل للعلوم القانونية	۱۱۸
احمد تیمور پاشا	المذاهب الفقهية الاربعة	۱۱۹
	(مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)	
علی بن سلطان ملا علی قاری الحنفی	مرقاۃ المفاتیح علی مشکاة المفاتیح	۱۲۰
(م ۱۰۱۴ھ)	(مطبوعہ، کتب خانہ اشاعت الاسلام چوڑی والان دہلی)	
ابو عبد اللہ الحاکم النیشاپوری	المستدرک	۱۲۱
امام مسلم القشیری النیشاپوری	مسلم شریف (مطبوعہ دیوبند)	۱۲۲
(۲۰۶-۲۶۱ھ)		
گولڈزیہر	مسلم اسٹیڈیز	۱۲۳
امام احمد بن حنبل (۱۶۴-۲۴۳ھ)	مسند احمد (مطبوعہ بیروت مکتب اسلامی ۱۳۹۸ھ)	۱۲۴
ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۳۷ھ)	مشکوٰۃ المصابیح (مطبوعہ کتب خانہ رحیمہ دیوبند)	۱۲۵
شیخ ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الحموی	معجم البلدان	۱۲۶
الرومی البغدادی (م ۶۲۶ھ حلب)		
عمر رضا کمالہ	معجم المؤلفین	۱۲۷
	(مطبوعہ دمشق، المکتبۃ العربیۃ ۱۳۷۶ھ م ۱۹۵۷ء)	
محمد مظہر بقا	معجم الاصولیین (مطبوعہ مکرّمہ جامعا ام القریٰ ۱۴۱۳ھ)	۱۲۸
ڈاکٹر محمد رواں قلعه جی	معجم لغۃ الفقہاء (عربی انگریزی)	۱۲۹
ڈاکٹر حامد صادق قنبی	(مطبوعہ دار النفاّس بیروت ۱۴۰۵ھ م ۱۹۸۵ء)	
ابو منصور مہوب بن ابی طاہر احمد	المعرب	۱۳۰
الجوالیقی البغدادی (م ۴۶۵ھ)		

مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
موفق ابن قدامہ (م ۶۳۰ھ)	المغنی (مطبوعہ مصر مطبعہ المنار ۱۳۴۷ھ)	۱۳۱
دکتر عمر سلیمان الاشقر	مقاصد المکلفین	۱۳۲
علامہ شبلی نعمانی (۱۸۵۷-۱۹۱۴ء)	مقالات شبلی	۱۳۳
عبد الرحمن بن محمد بن خلدون مالکی	مقدمہ ابن خلدون (مطبوعہ بغداد، مکتبہ المثنیٰ)	۱۳۴
(۷۸۰-۷۳۲ھ)		
ابوزہرہ	مقدمہ المملکیہ ونظریۃ العقد (مطبوعہ مصر)	۱۳۵
سید سلیمان ندوی (۱۸۸۴-۱۹۵۳ء)	مکتوبات سلیمان (۱۹۶۱ء)	۱۳۶
قاضی عیسیٰ بن مسعود الزواوی	مناقب الامام مالک بن انس	۱۳۷
(م ۷۴۳ھ)	(مطبوعہ مکتبہ طیبہ مدینہ منورہ ۱۹۹۰ء)	
ابوالسعادات محمد الدین المبارک بن	مناقب الامام الشافعی	۱۳۸
محمد بن محمد بن عبد الکریم ابن الاثیر	(مطبوعہ بیروت، مؤسسۃ علوم القرآن ۱۹۹۰ء)	
الجزری (۵۴۴-۶۰۶ھ)		
الموفق بن احمد المالکی	مناقب الامام ابی حنیفہ	۱۳۹
(۳۸۴-۵۶۸ھ)	(مطبوعہ کوئٹہ پاکستان ۱۴۰۷ھ)	
حافظ الدین محمد ابن بزار الکردی	مناقب الامام ابی حنیفہ	۱۴۰
الحنفی (م ۸۲۷ھ)	(مطبوعہ کوئٹہ پاکستان ۱۴۰۷ھ)	
شجاع الدین فاروقی (علیگ)	منتخب دساتیر کا تقابلی مطالعہ (مطبوعہ دہلی)	۱۴۱
	من ثمار الفکر (جامعہ قطر ۱۴۰۴ھ)	۱۴۲
محققین کی ایک جماعت	الموسوعة الفقهية الكويتية	۱۴۳
	(مطبوعہ وزارت الاوقاف والاشئون الاسلامیہ الکویت)	
امام مالک (۹۳-۱۷۹ھ)	الموطا (مطبوعہ کراچی، دار الاشاعت)	۱۴۴

مصنفین	اسماء کتب	سلسلہ
ن		
جمال الدین ابوالحسن یوسف بن تغری بردی الظاہری مولانا عبدالحی الحسنی (۸۱۳-۸۷۴ھ)	انجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ (مطبوعہ مصر، وزارت الثقافة والارشاد القومي)	۱۴۵
مولانا عبدالحی بن فخر الدین الحسنی (م ۱۳۴۱ھ)	نزہۃ الخواطر و ہجۃ المسامع والنواظر (مطبوعہ حیدرآباد، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ ۱۳۸ھ ۱۹۵۱ء)	۱۴۶
جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف الزیلعی (۷۶۲-۱۲۷۸ھ)	نصب الرایۃ (مطبوعہ مجلس علمی ڈابھیل ۱۹۸۸ء)	۱۴۷
محمد بن علی شوکانی (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ)	نیل الاوطار شرح منشی الاخبار (مطبوعہ مصر، مکتبہ کلیات الازہریۃ ۱۳۹۸ھ)	۱۴۸
و		
ابن خلکان (م ۶۸۱ھ)	وفیات الاعیان و انباء الزمان (مطبوعہ المیمیۃ مصر ۱۳۱۰ھ)	۱۴۹
ہ		
برہان الدین المرغینانی (۵۱۱-۵۸۳ھ)	ہدایہ (مطبوعہ دیوبند)	۱۵۰
اسماعیل پاشا بغدادی (م ۱۳۳۹ھ)	ہدیۃ العارفین (مطبوعہ دار الفکر ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء)	۱۵۱
ڈاکٹر بی این پانڈے صاحب	ہندو مندر اور اورنگزیب کے فرامین (مطبوعہ مولانا آزاد اکیڈمی دہلی)	۱۵۲

جامعہ ربانی منوروا شریف

منوروا شریف (ضلع سستی پور بہار) ایک علمی و روحانی بستی ہے۔ جو عرصہ تک قطب الہند حضرت مولانا الحاج عظیم احمد منورویؒ مجاز بیعت قطب الارشاد مولانا بشارت کریم گڑھلویؒ کی دینی و روحانی سرگرمیوں کا مرکز رہی، جو کل وقوع اور وسائل کے لحاظ سے ترقی یافتہ علاقوں سے الگ تھلگ ہونے کے باوجود اکرین و طالبین کی آمد و رفت سے ہمیشہ آباد رہی، اسی بستی میں نبیرہ قطب الہند حضرت مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی مدظلہ العالی نے اکابر علماء و مشائخ سے مشورہ کے بعد جامعہ ربانی کی بنیاد ڈالی اور خانقاہ کے احاطے میں مدرسہ کا کام شروع کیا، الحمد للہ بہار کے چند ممتاز مدارس میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور اسکی تعلیم و تربیت پر عوام و خواص کو مکمل اعتماد ہے۔ تعلیم و تربیت کے علاوہ تحقیق و تالیف اور نشر و اشاعت کے میدان میں بھی اس ادارہ کی خدمات بہت اہم ہیں، معتد بہ اہم ملی، دینی اور تحقیقی کتابیں اس ادارہ سے شائع ہو رہی ہیں، سہ ماہی رسالہ دعوت حق چار سال سے جاری ہے، جو لک و بیرون ملک میں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اس رسالہ نے کئی اہم نمبرات شائع کیے ہیں جو بجائے خود کتاب کا درجہ رکھتے ہیں، عام انسانی فلاح و بہبود کے کاموں کے لئے یہاں باقاعدہ امداد المسلمین، کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے۔ جس سے بیواؤں کو ماہانہ وظائف دئے جاتے ہیں، علاوہ ازیں محذوروں کی امداد۔ ہنگامی حالات میں ریلیف، اور غریب بچیوں کی شادیوں میں بھی تعاون اس ادارہ کے تحت کیا جاتا ہے، اس طرح جامعہ تلف محاذوں پر جدوجہد کر رہا ہے، اس کے علاوہ کئی اہم عصری، صنعتی اور فنی منصوبے زیر غور ہیں، جن سے انشاء اللہ اس جامعہ کی افادیت کافی وسیع ہو جائے گی۔

جامعہ بیک نظر

سرپرست: ————— حضرت مولانا محفوظ الرحمن صاحب دامت برکاتہم

مہتمم: ————— حضرت مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی مدظلہ

سن قیام: ————— ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء

طلبہ: — ۵۵۰ ————— مقیم طلبہ: — ۳۰۰ ————— اساتذہ و ملازمین: — ۲۱ —

مبلغین و کارکنان: — ۵ ————— سالانہ اخراجات: — ۱۳ لاکھ (علاوہ تعمیرات)

بینک اکاؤنٹ

JAMIA RABBANI MANORWA SHARIF.

A/C NO:01000050035.STATE BANK OF INDIA.BITHA.(6017)

**Maktaba Jamia Rabbani
Manorwa Sharif**

P.O. Sohm, Via: Bithan, Distt. Samastipur, Bihar- 848207 (India)
Phon: 9934082422, 9431883368 E-Mail: md.a_adil@yahoo.co.in

